

**DUE DATE**

CI. No. \_\_\_\_\_ Acc. No. \_\_\_\_\_

**Late Fine Rs. 1.00 per day for first 15 days.  
Rs. 2 00 per day after 15 days of the due date.**

--	--	--	--	--

[illegible]





# ٹولین

گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۵۵ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

الم



جی اتھرٹن اینڈ کمپنی

جی پی ایم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۱۱۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## قومی گیدڑ

لیڈر

باندھی جو ہوا ہے اسکو جھکڑ کیئے

لکچر جو یہ دین بھی تو پھر بڑ کیئے

وہ بھپکیان دیتے ہیں الٹی توبہ

ان قومی لیڈروں کو گیدڑ کیئے

ایضاً

بیٹھا کلا اٹھ کر یہ مچائی گڑ بڑ

دنیا تو کجا لیتے ہیں سبکدان بکڑ

”پدرم سلطان بوڈکا دلخوش کن راگ“

ہر دم گوالا پتے ہیں قومی گیدڑ

## لعبتان فرنگ

سٹرے ہیں جہانمیں گورنگینی کے

سکے بیٹھے ہیں قلب کی سنگینی کے

بے شبہ تمام سمبتان یورپ

ایجاد ہوئے مگر ہیں تام جینی کے

اور مورالا پتا ہی قانون قانون

چپڑ یا یہ صدا دیتی ہی چن لون چن لون

اور پوچھتی ملی ہی مین آؤن آؤن

(نصرت کی تشریح ملج)

یہ تو آجکل یہ قومی لیڈر ہیں

اور مور بھی مختار یا پلڈر ہیں

یورپ کے سوداگریہ مگر ہیں چڑیاں

مسکین گربہ ہیں پادری بے ڈرین

## نیچرل منطق الطیر

(مشتی نود از خدایا)

کو تے تو کیا کرتے ہیں کاؤن کاؤن

اور مورون کی آواز ہیں قانون قانون

چڑیاں ہمیشہ کرتی ہیں چن چن

اور پلڈیاں بولتی ہیں میا میا

(نصرت)

کو اہی کہتا ہڈ کہہ ڈن کھاؤن

## بچوں کی صحت



والدین کی بڑی فکر کی بات ہے

اگر بچہ چھڑا ہو یا معدہ ضعیف ہو تو اسکو

اسکاٹ کا اسٹیشن

دینے میں آؤنٹ لیا ہے

اگر چند قطرے دودھ میں ملا کے دینے جائیں تو بچے میں تغیر معلوم ہو۔ بچہ خوش  
بشاش چانگلا ہوگا اور غذا (جو صحت کی نشانی ہے) مزے سے کھاؤ۔

ہا فٹ سے نہیں چھو اہی

سب دافروشن بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (متحد)

دواسازان

لندن انگلینڈ



## آدھا تیسرا آدھا بیڑ

(یعنی آدھو بجلی)

غیر توراہ میں کاٹھورے آتے ہی رہی

اور عدد و گناات میں ہر وقت کھلو ہی رہی

انفرنس کیا کیا پنجاب میں دسے کی گل

سرخ جان اک کر دی عشق میں جو ہی رہی

سلافت  
"لا فر"

نوٹ:۔۔۔ تیرہ بجے شہر گھبرا گیا۔ کھلے۔

کھڑے۔۔۔ دھندلا۔۔۔ کھٹا۔۔۔ کی = کیا۔

گل۔۔۔ بات۔۔۔ کر دی = کر کی۔ ۱۲۔

## مترانہا و لکشمی

دلت کی تلاش

ہے فکر کہ لاکشمی آئے کسی طور دہن

لیکن نہیں آئی کوئی تدبیر ہی بن

مجھ سے سنو نہیں ستا ہر دکن میں

جاؤ تم کیوں نہ حیدر آباد کن

پیشینگوئی

کام اب اندھ میان کالا ابالی ہو گیا

موسم گرما میں موسم برش کالی ہو گیا

قحط کا ہو گا عمل سنتے ہیں ہندوستان بھی

انتظام اس سال کا ملکی و مالی ہو گیا

جوشش ابر

ہوا ہے دیکھ کے گرمی کا آبا ب ہرا

برس پڑا جو کرار اس آج اک لہرا

ہوا سے سرد کی بجلی لگی چمکنے خوب

ریاض ہند پہ اب بڑھ چکا گیا لہرا

ایضاً

قائم نہ رہا گرمی کی تیزی پر صبر

کرتے رہے کچھ دلوں لیر صبر

نالے ندی بہا دے گلشن میں

جب جوش پہ آبِ زس پڑ حفت ابر

ایضاً

بادل خان فوج لیکے گرمی پہ چڑا

ندی نالے چلے بھرے خوب گروہی

گرمی نے شکست کھائی اور پیچھی ہٹی

فاتح سیلاب کی طرح آگے بڑھی

یعنی حکمت علی

حکمت علی کے معنی ہیں بولے جھوٹ

کمزور کو لے کہلے خزانے ہی لوٹ

تدبیرت شہ زور کو کمزور کر

تا آنکہ پنجہ سے نہ جائے پھر

پنجہ نگارین

عالمی طغیانی بہ در سہ دوا

لوح سنگیش در کنار نہاد

اوسپہ لکھا سلیٹ پنس سے

چشم من روشن و دل من شا

چڑ گئی اسپہ مدد کی خداد

ساق

تمشاخ

## حالتِ زمانہ

کنفرن جب داخل دربار گئے

میرزا و میر اور مغل خوار ہو گئے

اجلاف کرتے جاتے ہیں علی قیلا

اشراف علم چھوڑ کے بریکار ہو گئے

ہل جوتے پہ جنگی کمائی تھی منحصر

وہ لوگ اچھے خاصے زمیندار ہو گئے

آمین بلائیں زریں گیا دروسر ہوا  
جبکے اسیر زلف گرہ دار ہو گئے  
نفسانیت کا زور کدورت کا دور ہے  
ظاہر خراہیوں کے سبب تار ہو گئے  
اب کشمکش زمانہ کی بھل فلاح دہ  
سارے ہوئے تدریسے مسبار ہو گئے  
جھوٹے علاقوں کے چلے زور نہ رہے  
جھنڈے مو انست سے نگو تار ہو گئے  
راہدراز لیش پہ اتنا گندہ ہے  
سب وارھی مہکا اندرون میں تار ہو گئے  
گروہ منافق و کدورت فساد و نشر  
انسان کے گلے کے یہی ہار ہو گئے  
سچ پہنچنے کا ساتھ ہی زمانہ ہی اکھل  
زمین شان اسے دوست بھی اغیار ہو گئے

نیرنگ دہر بدولت کو بچ ہی  
حالتہ خراب دیکھ کے بیاہ ہو گئے  
ساق  
تمغہ شاہپوری

## شریت بہار

ہمارے شہر کے کہ فرما جوں کی آتش ہے دود کو  
تھنڈا کر کے کیلے ہمارے دوست ایسے حکیم  
کے فانیاد شربت بہار نے وہ کام دیا ہے جو اب بہار  
کشت زار پر دیتا ہے۔  
ایسے حکیم کے کارخانہ دوا ساز کی فیض  
نوجوانوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ کرم خورد  
بزرگوں کی اس سے زیادہ نیشٹ بننا ہی کر چکا ہے  
گزشتہ موسم سرمایہ ان کے مالک علی غیری کی  
دھوم دھام ہم مخلوق کی زبان سے سن چکے تھے  
اے سال موسم بدلتے ہی انھوں نے شربت بہار  
کے ذریعہ سے فصل بہار کا خیر تقم کیا اور

اصطلاح کیا کہ شربت لب کے زبان پر شربت بہار  
ہی شربت بہار آ گیا۔  
اسمین کچھ شبہ نہیں کہ یہ شربت قطع نظر اپنے قویٰ  
ہونیکے دل و دماغ کے تازہ رکھنے میں اکسیر کا  
کام دیتا ہے خوشبو نہایت لطیف اور پاکیزہ  
جاستنی خوشگوار رنگ وہ رنگ جسکو دیکھ کے  
خیر گردوں کی گلابی نثر ماحلے۔ ظاہری صفائی  
تو دل و لبس وغیرہ کے ہی کسی انگریزی اونچی دکان  
سے بھی نہیں رہی ہے۔  
قیمت صرف ۱۲ روپیہ تو دل نقد وقت اور اسی  
سے ساتھ از العم غیری ہی اگر مطلوب ہو تو دو روپیہ  
اور بھی بیچیں گے نہیں پھر کیا ہے زمین آسمان  
کے قرا بے راڈ ایسے۔

## کفن کھسوٹ

(بقیہ - ۲۷ جون ۱۹۵۹ء)

ونگ لی پیری جانب کس قدر استعجاب اور  
تفتیشی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ مگر سنے کچھ ایسا  
انداز بنایا گیا جو مجھ کو کچھ زیادہ دلچسپی نہیں دی۔  
واہ فو کہنے لگا کہ یہ میرے برادر بیکن سے  
آئے ہیں۔  
ونگ لی کو کوئی تنفر کا باعث نہ تھا جب تک  
برادران بیکن کے پاس دولت ٹٹلنے  
کو تھی۔  
میں رک رک کے کھیلنے لگا کہ ہی ہارتا تھا  
اور کبھی جیتتا تھا۔ مگر ایسا نہ تھا کہ اوس  
زرد و تابوت ساز کے پاس دولت جمع ہوئی  
مگر واہ فو کی قلمی کھلگئی وہ تو پکا جواری بکلا۔  
بے جھجک برٹے برٹے داؤن لگاتا تھا  
تھوڑی دیر میں سب ہار بیٹھا اور مجھ سے  
قرض لینے لگا۔ میں اس نئی رشتے داری  
کیوجہ سے بری شش و پنج میں تھا۔  
اب اوسکا داؤن بھی پھرا اور تابوت ساز  
سات داؤن اوسے کے بکلے اور اوسے  
اپنے سامنے بڑی دولت اکٹھا کر لی۔ اب تو

تابوت ساز جھگڑے پر آملاہ ہوا اور دونوں  
میں خوب لوتو مین مین ہوتی۔ ہی اور اس قدر  
بروہی کہ دوسرے جواری ایک ایک کر کے کھیلنے  
لگے۔ اسوقت میرا سا حق خوب جیتا ہوا تھا۔  
میں ہی بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا تھا۔ طبیعت  
پریشان ہو ہی تھی اپنے ساتھی سے کہنے  
لگا کہ یہی اب جیلو۔ جتنی بار میں نے اس سے  
کہا یہی جواب بلا ذرا کھڑو۔ ایک داؤن اور  
میں عاجز آ کے اٹھ کھڑا ہوا اور بوا کہ  
صرف ایک داؤن کا اور انتظار کرونگا۔  
اسے منظور کیا اور پھر کھیلنے لگا۔ داؤن  
بھی جیت گیا۔ اب انگلی کا چہرہ خونخوار  
دیکھنے کے قابل تھا۔ اوسے میرے  
اول خیالاتوں کا جواب ملتا تھا جو میرے دل میں  
یکایک پیدا ہو گئے تھے۔

تابوت ساز انتہی کرنے لگا کہ ایک داؤن کا  
مجھ کو بھی موقع دیجیے اور یہ تین بڑا مال  
ہوگا۔ وہ بات بارگیا ہے۔ وہ تباہ  
ہو جائیگا۔ ایک داؤن اوسے اور مانگا۔  
واہ فو ایسا سادہ لوح تھا کہ برابر منظور کرتا گیا

سرمایہ دہل لاکھ  
جدید پراسیکشن  
بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہمیں کے مدد و مختلف اقسام مع منافع و بلا نفع بیمہ  
زندگی خواہ اول یا بیخ سال کیلئے اسال کو بعد چندہ  
نصف میعاد میضا عت یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام میعاد پر دھا۔ بیمہ زندگی  
مستقل میعاد ہی مستورات بیمہ و بیمہ شادی۔  
بیمہ تعلیمی خیراتی کاموں میں امداد کے لیے بیمہ میں  
خاص عایت کیواسطے صفحہ ۲۲ پر اسیکشن ملاحظہ ہو۔

پر اسیکشن ملنے کا پتہ  
لالہ لاجپت راسا ہنی قائم مقام منیجر بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور یا سکر ٹریان شاخا ہے  
کلکتہ - اجیر - احمد آباد - راولپنڈی - الہ آباد - بنگلور

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی  
شاخ کلکتہ



# میسر کا سر

محترمہ جناب سسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترمہ جناب سسٹنٹ کیسل کا رج کے پروفیسر نامور ڈاکٹر دین دلیان ریاست اور ولایت کی پونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹر ورن بعد تجربہ ہیں جس کی حدیق فربانی کہ یہ سرمد ام اصل ذیل کے پلو اسیر کی منفعت بعبارت تارکی پشور دھند جارا پڑوال غبا پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بندرانی جانا خارش و معر زڈاکرہ و جیکو بجا سے اور اور کے آنکھوں کے مرغیوں پر اب سرمد کا استعمال کر رہے ہیں چند روز کے استعمال سے مینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کا بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمد جیساں مفید ہے قیمت سینے دھکی جو کہ عام و خاص اس سرمد سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی بوتلہ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عامہ نمبر یکا سرمد سفید اعلیٰ قسم فی بوتلہ تین روپیہ حاص میردنی لائٹہ بیس روپیہ - معری سرمد فی بوتلہ ۴۴ حرج ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیونست اخبار حوالہ فردین نقل و جعلی میر سے کے سرمد کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ لہو دانیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان دینو پر کہ جسکی آنکھیں دست گزدار اور جیارت حقین استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان دینوں کیوں سٹے جسکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر جو یہ سرمد نہایت ہی مفید پایا۔  
طافم برج لال گھوس رائے بنادر ایل ایم ایس۔  
سسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور  
حال نرہری سونگ گورنمنٹ ہند

تھان کریشے اگر تیر یہ برامسی تعریف ہی نہیں ہی  
معاذ اللہ مفید اور حریف یا یا سیری سلسلے میں بجا رہے  
تھان کو بین بڑی روڈ کی - جات اور سرکار و بکر  
کی معرفت فروخت ہونا چاہی تاکہ بہ امیر و حریف کی معرفت  
مستند ہو سکے آجکو دھانڈیہ سے یا نری براہ مہرانی لیکر  
میردہ مفید سرمد اعلیٰ قسم دی پی پوسٹ بھیجیں۔  
ماختم - ڈاکٹر محمد علی امیر خان مینڈیکل ایجنس  
شفاف خانہ لائٹہ - میردہ قازی خان +

انے بڑھکر اور کیا مقبرہ شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱) میں اور میرے دوست متعلقین نے میرے بچہ پر  
سرمد اسٹیک لہو الیہ نے نیا نیا ہی استعمال کیا  
مایت ہی مفید پایا آنکھ کی جابہ یوان کے پو اسیر  
سورکت ہی آنکھ کو ترارہ دھانڈی اور مینائی و  
طافت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمد بڑی قایم رکھو  
کے لپنی نہایت ہی مفید اور زرد اور تیرہ آفتاب  
کبھی کوئی دوا اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی  
ماختم - آرنیل لوب ٹھکریات خان - خان مہاروی  
ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمت جالندھر  
سرمد کو سبل گورنمنٹ ہند  
۲) پروفیسر پاشا صاحب آتے کہ سفید سرمد ایک  
شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
یہ شخص چند روز کا علاج کر کے۔ یوس تھا برا بھلا  
مہربانی لیکر سرمد اعلیٰ قسم نہایت قیمت طلب کر لیا  
ماختم - مہاراجہ جیتر دیت - تاپ بہادر سہا صاحب  
بہادر اسٹہر ریاست ٹکوی ضلع گورداسپور۔  
۳) جک صاحب پروفیسر سرمد اسٹیک صاحب  
سلیم - میردہ سفید سرمد کو غریب یا جس مفید  
۱۱) جو کہ موتیا بند - دھند بھولا ناخوڑا کھنڈن رو  
- باجئے عارکہ میں تھانوی - انور سہا صاحب

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے سرمد کی سندات میں سے  
جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرنی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے پانچ سہ ماہ  
سے جمع کیا گیا ہے

۴) جناب سرمد صاحب تسلیم ہی کیا میرے استعمال کیا  
میں تسلیم کرتا ہوں کہ جیکے یہ کمزوری ہے کہ کبھی  
مفید ہی میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک  
ہام کریشے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ  
مٹ جاتا روز کے استعمال سے تین تین پر لگتا  
دیں اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
ماختم - میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد  
بہادر رئیس اعظم بھوپال۔  
۵) اکرم بندہ تسلیم - میں آجکو قابل قدر میرے بڑے  
عمر ۵۷ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
استہار - میں لکھا ہوا اس کو بھی کسی درجہ بہتر ہوئی ہے  
لگاتار بالکل چھڑ گیا اور اب میرے چشمے کے بجلی مکہ ہو سکتا ہے  
ماختم - رادھا کشن گورنمنٹ جیشتر دھلی محلہ  
جور ایشوان۔  
۶) میں نے میردہ سرمد اسٹیک لہو دانیہ تیرکیت

لیکن میں اوتھ کھڑا ہوا۔ اور سلام کر کے زمین کی طرف جانے لگا۔ وہ چلا یا کہ میں کبھی آتا ہوں مگر میں نے اپنے پروردگار سے لگا۔ میں نصف زمین پر نہیں کر چکا تھا کہ ایک عجیب آواز سننے لگی۔ ٹھنک رہا۔ ایک لمحہ رکا رہا مگر پھر آواز نہیں سنائی دی۔

میں نے پکار کے پوچھا۔ واہ فو کیا آتے ہو کچھ جواب نہیں ملا۔ مگر دنگ کی زمین کے نیچے آیا اور کہنے لگا۔ باہر کا وہ راستہ نہیں اور ہر آئے۔ میں نے پوچھا میرا بھائی کہاں ہے دنگ کی بولا وہ چلے گئے۔ اس نے میں روشنی غائب ہو گئی اور بڑے بڑے گئے۔ میں میں ٹھول ٹھول کے اوتھ لے لگا۔ میرا طبیعت شوش بھی اور سمجھتا تھا کہ اب دشمن سے سامنا ہے۔ میں یہ بھی سوچتا تھا کہ ہر گز کھلاڑی اسی راستے سے باہر گئے تھے پھر یہ تابوت ساز جھوٹ کیون بولتا ہے۔ آہستہ آہستہ اوتھ کے مینے پر رہ پٹایا۔ ہٹانا تھا کہ کچھ میری نگاہ کے آگے چکا اور ایسا معلوم ہوا کہ دماغ میں ہزار ہا بجلیاں کڑک رہی ہیں دماغ اوبھ گیا۔ میں کنبک غفلت میں رہا یہ نہیں بتا سکتا۔

ہوش میں آنے پر بھی خواب کی ایسی کیفیت تھی۔ یہ بھی صحیح طور پر نہ معلوم ہوا کہ کب ہوش میں آیا۔ دماغ درد سے ہل رہا تھا اور تمام جسم میں درد تھا۔ رفتہ رفتہ مجھے ہوش آتا گیا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے مار کے گرا دیا تھا۔ مگر کس وقت اور کس طرح یہ خیال میں نہ آیا۔ صرٹ اس قدر خیال سے کہ جوت یکا یک تیزی سے لگی اور میں بلا کسی ٹاؤاز کے زمین پر گر پڑا۔

جب ہوش آیا اور خون رگون میں دوڑنے لگا تو میرے عضو حرکت کرنے لگے۔ یہی غیبت تھا۔ کوئی ہڈی نہیں اٹھتی تھی شاید میں اس قدر مضروب نہ تھا جیسا میرا خیال تھا۔ اب مجھ میں اتنی طاقت آئی کہ میں اوتھ بیٹھا۔ سر پر ایک لمب لٹک رہا تھا۔ مگر اس قدر دھندلی روشنی تھی کہ ہیکل گرد و پیش کی چیزیں دکھائی دیتی تھیں۔ ہر ایک چیز سیاہ تھی تھی کہ نگاہ اوسمیں سے گزر کے دوسری جانب نہیں جا سکتی تھی۔ میںے اپنا ہاتھ

چاروں طرف بڑھایا۔ ہاتھ کو کچھ محسوس ہوا۔ یہ معلوم کر کے کہ تابوت ہے میں کانپ اٹھا۔ اب کس قدر اور عواس بجا ہوئے اور دکھائی دیا کہ تابوت ہی اور یہ دنگ کی کوٹھری ہے اور دنگ کی ہی نے میری یہ کت بنائی ہے۔ کوشش کر کے میں اوتھ اور روشنی تیز کر دی۔ ہر ایک چیز اوسیطرح تھی جیسی میں آخری وقت دیکھتی تھی۔ میںے اپنے تین جو سے کی میز پر تابوت کے پاس بڑا پایا۔ مجھ کے بھی خیال آیا کہ وہ فو پر کیا بنی ہوگی۔ نہایت استعجاب کے ساتھ جھک کے میں تابوت کے اندر دیکھا۔

یہ دیکھ کے میرے خوف کی حد نہ تھی کہ اوسمیں ایک لاش ہے۔ بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیچارہ بد نصیب واہ فو ہے جو رات کی جیت میں اپنی جان ہی پار بیٹھا۔ چہرہ زردیر گیا تھا۔ اور مردی چھاتی تھی۔ آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ اوسکے سر پر بھی ویسی ہی جوت تھی جیسے میرے سر پر جبے تھو اسکے ستونی بزرگون کے زیر سایہ ہو چکا تھا۔ تابوت ساز سمجھتا ہوگا کہ مجھ کو بھی ایسی ہی ملک ضرب لگی ہوئی کیونکہ ہم دونوں یک ہی جوت پڑے تھے۔

بمشکل میں میز پر سے اوتھ اور اسکے سہارے کھڑا ہوا۔ مجھے اپنی پائی کی بوتل یاد آئی۔ مگر وہ غائب تھی۔ مگر غور سے فاصلے پر ایک چھوٹی تیالی پر کھڑا رکھا ہوا دکھائی دیا جس میں کس قدر پانی تھا۔ پانی کے کچھ نشکین ہوئی۔ کرسل دور ہوا اور غلبیت کس قدر حسرت ہو گئی۔ بفضل اچھی طرح چلنے لگی۔

اب مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا میرا چاہیے فوراً دھنسنے یا دنگ کی۔ چاروں طرف دیواروں کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پردے کے آگے ایک لوہے کا تختہ لٹکا تھا جسے زمین سے آندورفت بالکل بند کر دی تھی۔ یہ لوہے کی چادر اس مقام پر کس طرح آگئی کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ میںے اوسکے ہٹانے کی کوشش کی مگر بیکار رہی۔ وہ ایسی مضبوط جی تھی گویا دیوار میں جسیاں تھی۔

اسٹیشن کو شش کر کے ایک رستہ میں تابوتی شکل کی کوٹھری کو دیکھنے لگا مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دیوار چاروں طرف بہت خوب تھی کہ شاید کہیں چور دروازہ ہو مگر بجز زمین کے پاس اور زمین کچھ نہ معلوم ہوا۔ معاملہ نازک ہوتا جاتا تھا۔ جیسے کھڑی ہوئی غائب تھی وقت نہیں معلوم ہو سکتا تھا۔ قابل ہمیں یہاں کیون تھوڑے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا۔ مگر اس امر کا یقین کہ آؤینگے ضرور۔

ایک دفعہ میںے اپنی جیب اور ٹھول تینے بھی تھا۔ اگر کوئی آئے تو مقابہ سطر۔ مٹا ہوں یہ خیال کر کے میںے اس زردور دنگ کی اور اوسکے پھور سے ملازم کا خیال کیا اور مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔

میں پھر میز کے پاس لوٹ آیا یکا یک ایک عجیب خیال دھن میں پیدا ہوا جس سے کل جسم میں خون تیزی سے ساتھ دوڑنے لگا۔ کہاری لاشوں کو یہ کیا کہینگے۔ مجھے زیادہ تر اپنا خیال تھا جو اپنے خیال میں تن جیاں نہ تھا کو دنگ کی ایسا ہی سمجھتا ہوں میرے۔ لیکن ایک عجیب دیری کا خیال عکس تھن ہوا یہ سوچنے لگا کہ وہنگ کی ایک بے خوف شخصیت ہے اور اوسکا ہمیشہ ایسا ہے جس سے اسٹولا اسٹون کے دفن کرنے میں کوئی وقت نہیں۔ پس وہ انکو مکان کے اندر کبھی دفن نہ کرے گا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہوگا کہ اگر یہ راز فاش ہو گیا تو حاکمون کے نتیجے میں ہمیں جاکے گا۔ ذریعے شک پر حاکم فوراً ملاشی لے سکتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھی کہ لاش کو نکال کے اپنی جگہ لٹا دوں اور نو تابوت میں جالیٹوں۔

میری عادت ہے کہ سامان عیاری کس قدر ہر وقت جیب میں رکھتا ہوں خوش قسمتی سے وہ میرے جیب میں موجود تھا۔ سفاکون نے حقیر چیز سمجھ کے چھوڑ دیا تھا۔ اسو میں لاش کے چہرے کو بنانے لگا۔ چونکہ اس کام میں مجھ کا نل دستگاہ حاصل تھی میںے اوسکا چہرہ بنا لیا بنادیا۔ اور تابوت سے نکال کے اسے کسٹ سے خود اپنے اور اپنے اسی ہٹا دیا۔ اور پھر ایک جیوت



آخر میں آپ یہ یقین کر لیں کہ میرے دوست جی نے ہانگ چاؤ کے تابوت ساز کو زیادہ دنوں تک نہیں رہنے دیا اور انسانی ہمدرد کو بچا کے



خوش روئس

نوجوان لڑک

دیگر سلاطین یوں نہ

قدیم سلطنت ترک

۱۱۰۰  
۱۲۰۰  
۱۳۰۰  
۱۴۰۰  
۱۵۰۰  
۱۶۰۰  
۱۷۰۰  
۱۸۰۰  
۱۹۰۰  
۲۰۰۰  
۲۱۰۰  
۲۲۰۰  
۲۳۰۰  
۲۴۰۰  
۲۵۰۰  
۲۶۰۰  
۲۷۰۰  
۲۸۰۰  
۲۹۰۰  
۳۰۰۰



# نئی لگام نیازین اور نیاکوڑا نئی ہی نسل شایق و نیاکوڑا

سیر کا بے گھوڑے کا خیال عام طور سے  
عام رہا اور نہ اس نسل کے نواہشمند  
وشتاق معلوم ہوئے۔ کیونکہ عام طور سے  
سے کہ سدا کی گھوڑیاں ابھی اسی نسل کی  
ناکتہ موجود ہیں۔

فی الحال تربوزی نسل کا گھوڑا نفا سے گزرا  
ہے جو اب تک غالباً نہ تو لوگوں نے دیکھا ہوگا  
اور شاید سننے والے بھی کم ہونگے اور اگر  
جوئے او شافر ایک طور پر تربوزی گھوڑا  
مشہور ہو سکتا ہے تو قابلیت رکھتا ہے اور  
تربوزی اخبار و بین قابل تذکرہ ہو جاتا مگر  
افسوس ہے کہ وہی عین روز کے اندر  
کچھ اسباب پیش آئے کہ جن سے  
نسل کی تحقیق غلط ثابت ہوئی گھوڑا تو موجود  
ہے مگر ردالون اور خریداروں کی تعداد اتنے  
کم نظر آتی ہے۔ اور چونکہ یہ گھوڑا اب  
قصہ طلب و انتہ سے تعلق رکھتا ہے۔

اسو اسٹیلے ناظرین کو بھی بخیر نہ رہنا چاہئے۔  
یک سال و رکس کے لازم نے ایک گھوڑا معہ شہم  
ایسی بیس میں خرید ا گھوڑا معمولی ہے اچھی طرح  
سے جو خدمت کیلئے ذرا ہاتھ پاؤں نکالے اور  
الک نے اس کی قدر و منزلت میں زائد ان  
لہر دت کو شش کی اور ہر موقع پر شافری ہونے  
لگی۔ جن صاحب کے ذرا خرید ا چھوڑا منظم و جروس  
بچنے کفایت شعاری کے اعتبار سے یا ران کو  
موقع ملا گھوڑے کی تعریف روزانہ شریف کر دی  
صبح و شام مشتاقین و خریداران کا جھوم ہے  
نکا ایک ہزار روپیہ قیمت تجویز ہوئی قیمت کا اندازہ  
معلوم ہونے ہی مالک کا دل ہاتھوں مست  
ایسا لگے سے بڑھا اور اس گھوڑے کی خدمت  
انگرائی زائد رہی۔ آخر کار مسخون نے فقر و کو  
اجاد کرنا شروع کر دیا اور جو شایق بن کر گیا خواہ  
محبت خریدار اسے قیمت زائد بڑھائی۔

چنانچہ اب میں ہزار تک دام لگا دیئے گئے تھے  
مگر مالک کا اندازہ اس سے زائد ہی رہا اور قدر و منزلت  
کی وجہ سے گھوڑے کی نسل تربوزی معلوم ہوئی  
ہے۔ اس نسل کی وجہ تسمیہ دو ضرورتوں سے  
ہوئی اول تو عربی نسل سے ترقی ہی کر رہے ریت  
کے مقام کا اس نے سب سے زائد عمدہ تربوزی ہو  
ہے۔ دوم گھوڑے کو پانی ہرگز نہ دیا جائے  
جس قدر تربوز کا عرق ممکن ہو استعمال کر لیا جائے  
تاکہ گرم نہ ہونے پائے اور بجائے دانہ و دودھ  
میں ذیل روٹی جھلو کے دی جائے جس میں روغن  
چربی کی مائش ہونا چاہئے۔ عیال میں بکلی قیمت  
روغن بیلہ برابر لگا یا جائے۔ اس سے  
رنگ روپ بڑھیک قوت ہی آئیگی فلو لیا  
گیا۔ حقان بر فرس وغیرہ انتظام ہی قدرے  
تفیل صفائی کا بندوبست معقول۔

جو اشتیاد خوردنی گھوڑے کو اس دو ہفتے کے  
اندہ سیر ہوگی اور قدر بڑھائی وہ آجک نہ تو  
مالک کو اور گھوڑے کو تو بھولے زبھولی ہوں اور  
کسی لڑکے کو۔ صبح کو اگر ہی چر جائے تو شام  
یکساں ہی کے دلچسپ انسانے ہیں۔ حتی کہ بڑے  
سے قیمت اور بڑھیک ہی بچیں ہزار روپیہ  
کسی نے سوداگر کے لگا دیا تھا۔ اسی خوشی  
میں زندگی اچھی گزرتی تھی اپنی ہی اور  
گھروالوں کی بھی۔ انعام و اکرام بھی تقسیم ہوا  
شیرینی بھی آئیگی۔ اور یار لوگوں نے نوش جان  
فرمائی (جو احمق درجہ ان باقیست نفلس  
در نمی ماند) کھانے والوں اور سننے  
والوں کو اچھا مشغلہ ملا۔ نقصان جس کا ہو اس کا  
دل جائے۔ اس طرف یہ سامان دلچسپی وجود  
اور ہر کسی بیوقوف نے صحیح طور سے یہ فہم ہوا  
کہ جس قدر گھوڑے کی تعریف کی جاتی ہے۔  
سب غلط۔ معمولی گھوڑا ہے۔ کھانے  
مینے والوں نے سفر ہا میں سے اس قدر  
اوسکو بڑھا دیا ہی مالک کو تحقیق کی ضرورت  
اب زائد ہوئی ہے۔ واقعہ عجیب نکلا۔  
فسوس ہوا۔ جس قدر رقم فلول صرف ہوئی  
وہ تو گئی۔ گھوڑے نے جو کچھ کھایا وہ بھی  
ضائع ہوا۔ احمق مشہور ہونے وہ مستعد  
مدون کا جمع کیا ہوا سرمایہ کچھ صرف ہوا اور  
تلفی ناکفہ رہے۔

سنایا ہی کہ فی الحال ماتم بریا ہے۔ اور عجیب

طرح کا مدد مانگ رہے۔ بالوگ چلتے پھرتے نواہ  
ریشمی دوری و اگادی بھاری کا پارسل بھرا  
بانی ہی تھا بلکہ لے لیا گیا فقط

(باقی آئندہ)

ساق  
مہر  
از گوندہ

## جدید تحقیقات

دو بے تکلف دوست ایک ہی دفتر میں کام کرنے  
والے ایک میرزا صاحب دوسرے میر صاحب  
دونوں کو باندانی اور سخندان کا دعوے  
مرزا صاحب کو بوجہ قربت دہلی واقفیت  
کا غرآ میر صاحب کو بسبب آمد و رفت و تعلقات  
لکھنؤ معلومات پر گھنڈ۔ غرض کہ دونوں  
سخندان اور سخن فہم زبان دان اور قابلیت  
کے مدعی۔ معاملہ طے ہو تو کیونکہ اور مضمون  
درست ہو تو کس طرح پارسل کا استعمال  
ہوا۔  
مرزا صاحب پارسل کو مونٹ قرار دے کے  
استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اوسکا زبندہ  
قرار دیتے ہیں میر صاحب پارسل مگر قرار دے  
استعمال کرنا چاہتے ہیں اور زمرہ کے  
بول چال سے تمثیل دیتے ہیں۔ لیکن بحث  
طالت پر آگئی۔

اب ثالث کا ہونا ضرور ہے۔ بغیر اسکے  
فصل دشوار۔ اتفاقاً ایک نیاز مند حکم ہوا  
تفتیش سے و تحقیق۔ سننے ثابت ہوا کہ پارسل  
پارسل کا لفظ لائین زبان کا ہے اور پارسل  
ہے۔ مگر کثرت استعمال سے پارسل ہو گیا  
ہے اور تذکرہ تائیت دونوں طریقوں سے  
مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ دہلی والے  
مونٹ کام میں لائے ہوں  
اور بلند اسکا ذکر ہو۔ مگر یہ غلط ہے۔  
اور دوسرے مقامات والے تذکرہ کے  
طور پر استعمال کرتے ہوں۔ بہر حال دونوں  
طور پر ہونا ہے۔ لیکن اچھی





روش ایسی چھوڑو ہو بدنام جس سے

سما یا ہے کس قسم کا سر میں سودا

تھیں آج خلقت برا کہہ رہی ہے

مخالفت زمانہ بنا ہے یہ سارا

طاقت کوئی کر رہا ہے ہر اک دم

تھیں واسے افسوس غیرت نہ پڑا

کہیں گالی کھاتے ہو ملنے کسی جا

اور کھاتے ہو دھکی بہت جاو جا

نہ گالی کی غیرت نہ طعون کا ہی غم

کوئی شہر اکتا ہے یا نکو لپا

یہ انداز آخر تھیں کیوں بچایا

ہمیں بارہ مرغوب ہرگز یشیوا

مقبول اپنی برائی مرغوب کیوں ہے

بتاؤ تو یہ بات ہے نکو زیبا

دفا ترین بدنام تم ہو رہے ہو

بولیں والا ہر اک ہو دشمن تمہارا

کچھ ہی میں حاکم مگر تیریں دل سے

اسی بات کا روز ہوتا ہے چرچا

قوانین ہر روز ہوتے ہیں نافذ

ہے طوفان ہر سمت ایک اور بریا

ستر اونکا طوفان ادا ہے بیڑا

مچا ہی ہر ایک سمت اب شور و غوغا

زمانہ برا منہ پر سب کہہ رہا ہے

ہمیں شرم ہوتی ہے افسوس

ہمیں بخودی میں تھیں ہوش بالکل

بتاؤ تو کیوں روز پیتے ہو اتنا

گرے پڑتے ہو آپ ہی آپ ہرم

ہمیں بخودی میں ذرا ہوش رہتا

کہیں راہ میں ٹھوکرین کھا رہے ہو

ہمیں تن بدن کی خبر مت کو اصلا

کہیں گالیوں اور سپکچ اور سختی

ہمیں کوئی ہمدرد افسوس پنا

کہیں لات گھونسنے کی ہر سوزنیافت

کوئی دے رہا تھوڑے دھکے پہ دھکا

کہیں جو تے ہیں گھر کیا ان مستند

ہے بازار میں روز رہتا تاشا

گرمیاں کرتے ہیں قانون والے

کوئی بار قیدی تھیں ہم نے دیکھا

بھلا ایسا کیا توفیق دے ہی بھیجو

بھلا ساتھ کیا بچہ کو لایا تھا را

بھلا ایسا نشہ ہی کس کام کا ہے

جو پہ پہ چٹائے تازہ یونہیں رہیڈ

خدا کے لئے چھوڑ دو اس روش کو

وگرنہ مصیبت میں ہو گئے سراپا

رہیگی نہ عزت ذرا بخودی میں

پرٹے گا جو بازار میں روز جوتا

تسنی تارنی بازوؤں لے نیکی تو سب کچھ

مگر ہو کے جبین سرشار اٹھا

ذرا اپنے حلقے سے کچھ آگے بڑھ کر

مخاطب وہ ناصح کو خود کر کے بولا

مخاطب بنایا جو تے مثل ناصح

بھلا ذکر ہے کار کیوں آکے چھیڑا

غرض اور مطلب تھیں کون آخر

نصیحت کا یہ ڈھنگ سیکھا ہو کیسا

تھیں پند والے کہیں واہ صاحب

کرو گئے نیا فتنہ یاں کوئی پیدا

تھیں کون حق پند کا لگیا ہے

بھلا کون لیتا ہے یاں تسنوفی

ہیں قاضی یا مفتی بتلا میں حضرت

چلیگا نہ یارو نکالیں اور فقرا

ہمیں آپ میں محاسب کچھ ہمارے

ہمیں آپ کے دم سے کچھ ہلو کھٹکا

ہمیں شیخ صاحب کچھ اور نسبت

ہمیں دہلیں رکھتے ہیں کچھ اور خطرا

نہ ہیں آپ وا خط نہ مرشد ہمارے

نہ ہے آپکا اور عالم میں شہرا

بھلا آپ کو کون حق ہم پر حاصل

نصیحت کا کارڈ میں کہیں اور خطرا

بہ فقرے نہ ہم پر ہون کچھ ہی مؤثر

زمانہ کبار رنگ ہی ہمنے دیکھا

چلو دور ہو رہا کچھ اور لاؤ

کہیں اور چھوڑو نیا جا کے شش

تھیں اپنی رولی کمانے سے مطلب

بنو کوئی مسجد میں اب جا کے ملا

پرٹ ہو فالتے اور گوشے میں بیٹھو

رہو قبر فقرا پر کرنے کو میلا

چرطہ ہیں چادرین اور منت برا

مرے لولو جلسوں میں ہو لطف پیدا

رنگو کپڑے گرو سے اور کام نکلے

فقیر وان کے مرقد پر ہواک تاشا

مراہیں ہوں پوری تو سب کام نکلے

کرین حاضری کا ذرا ہم ارادا

سنائیں اس طرح دو چار باتیں

سنا سب کئے اسکو تھا جاو بجا



غرضکہ زلزلے کا اب رنگ یہ ہی  
کھینچا تازی نوشونکا پور اسراپا  
اگر یاد کر لو تو بان کام آئے  
مرنے دار قضا ہے پورافانا

ساق  
تمہر کا کوروی

## بیچی کھچی جو ہوشیشہ میں سیا قیادینا بڑا ثواب ہو دکی لگی بجا دینا

یار پنج! ہر سات کیا آئی انقاب و آداب پرانی  
پھر کیا۔ خیر بہان تک در غایت تھا کہ خیر  
و مرتبہ کی مٹھاس میں کی آگنی۔ اور یاد رکھو  
نے من والی توند کی پرورش نہ کر پائی۔ و دوسرے  
کے دل کی غذا جانے لے اور میرا دل ایک نئی  
آفت میں مبتلا ہو گیا۔ خیر باد شد۔ و کلمہ  
کا مزاج کبسا ہے۔  
یار مزاج ہی قابو میں ہونا چاہیے کہ کیا تھا۔ یا من  
مزاج کے قابو میں ہونا چاہیے کہ کیا تھا۔  
کیا عمن کروں ابھی ہر وقت کر لکھ کر لکھ  
رنگ بدلتی رہتی ہے۔ جسے سنو تو انہوں  
اپنے کر لکھتے ہیں۔ اور یہ ہے۔ اور جسے  
فرمانا کا شوق ہے۔ اسے تو ان کو جلدی بلکہ  
کد کر لے۔ میں نے کیا ہے کہ اس کا  
کا شوق اس قتل سے اس قتل کو ہوا کرتا ہے  
یہی کیفیت میری طبیعت کی ہے۔ اس مانہ  
کو ابھی عرصہ نہ ہوا ہو گا جبکہ میں نے اس  
بات پر تو یہ ہی تھی کہ اب کبھی اس شراب خانہ خراب  
کو ہاتھ نہ لگاؤں گا۔ لیکن بڑا ہوا اس موسم  
پھر سات کا جسے پھر اس کی بیٹی میں  
جھونک دیا۔ و منہل میری طبیعت اس شعر  
کے مطابق ہے۔

ہماری تو یہ بھی تو بہتھی کوئی لے سانی  
ذرا جود بکھتے بدلی ابھی بد لجاتے  
اسیر بطن یہ ہی کہ تمام سامان آسانیش مہیا کر  
بہ صدق اس شعر کے

مے ہی ہو مینا ہی ہی ساغر بھی ہی سانی نہیں  
دل میں آتا ہی رگائیں آگ بیخانے کو ہم  
تو اب میں اپنی پوری کیفیت کا اظہار کرتا ہوں۔  
کان ڈاٹ نکانے کے سینے۔  
نوٹ (یہ گانا بطور تھیٹر ہے)

و ہو ہذا

کیون تکیہا سے جلائے پیاری ساقن

تیری فرست میں ہوا دیوان  
اتو گئے سے لگا سے پیاری ساقن

کیون تکیہا

تیری صورت میں تیرے دل میں  
کیسے میں بھولوں بتا پیاری ساقن

کیون تکیہا

دل میں میں نکالوں تو میں کو تو میں کو  
کیسے ہو گا جلائے پیاری ساقن

کیون تکیہا

گھر ہی چھوڑا ہے تیری بدولت  
اپنے یہاں تو سہل پیاری ساقن

کیون تکیہا

کھو لے سے کداری تو بیخانے کی  
جتنا بیویں میں بلا پیاری ساقن

کیون تکیہا

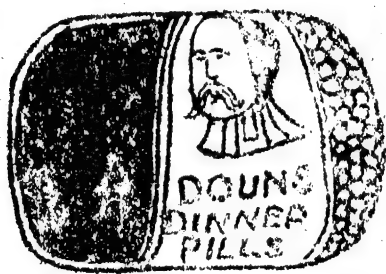
گر تو کہنا نہ مانے گی میرا  
پنج سے کدو لگا سن پیاری ساقن

کیون تکیہا

ساقم۔ میخوار کا بجا ذات بھائی۔  
بقلم۔ بی۔ ڈی۔ سہنا۔

## کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ  
کوئی شکایت ہے۔ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا  
دن بھر میں کچھ ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر نہیں  
تو تو رات کو سوئے وقت دو یا تین ڈون کی باضمہ کی گلی  
(ڈونس ڈونس) کھا لیتے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست  
صاف ہو گا۔ اور بیشتر کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا  
معلوم ہو گا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضیضہ زیادہ  
عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ آپ کو کئی دن تک  
دست نہ آئے۔ اس سے زیادہ مضر ڈون کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے  
کئی سببوں کا کھانا قبض سے یہ بیمار بیدار ہوتے ہیں  
جبکہ کئی شکایات ہیں ان صفراء صفراوی بخاریات۔ بد ہضمی۔  
سوزش۔ پیٹھ کی کمروری جسم کی نقامت۔ امراض صبا  
نیضہ دل۔ اور یعنی چکر آنا اور سر۔ نچا کھلی ڈکار میں آنا۔ اور  
سستوت کی بیماریاں وغیرہ اگر عرصہ تک یہ ہی حالت رہے  
تو تو کیفیت مہربان ہے۔ اور کثرت ہمیشہ کو تو خراب ہو جاتی  
ڈون کی باضمہ کی گلیاں (ڈونس ڈونس) نہایت سہل لگتی  
اور بڑا کور۔ صدر مضر ڈون کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے  
اور نہ ہر بلہ انجروں آنتوں میں سے نکالتی ہیں۔ جبکہ کو تو تھلا  
کرتی ہیں۔ صفراء ایضاً بہت کو اجی طرح بھاتی ہیں۔ جسم کو پاک  
اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ بزم  
صحت بخشی ہیں۔



بارہ آنوالی  
قیمت ۴۰/- ۸ روپے ۴۰/- بارہ آنوالی شیشی میں ساٹھ گولیاں  
ہیں جو ہر آنوالی شیشی کی گولیوں سے کھینی ہیں۔ کل ۱۲۰ گولیاں  
فروخت کرتے ہیں یا ڈون بی۔ او باس۔ ایک بیٹی کی اس سے  
ڈون کا مہر سہم ڈونس اینٹ منٹ ایک مرتبہ لگانی کسی  
قسم کی خارش کیونکہ وہ فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو تک ہی  
ڈون اچھا جن بواسیر (بہر کی ہونی) ہونی سہل۔ کھجوا۔ کھجوا۔ کھجوا۔  
داد۔ اور جلدی سب طرحی خارش مکین خوراد خارش دیکھو کہ بہت گولی ہونی  
حالت میں بھی شفا بخشے کیلئے کافی پانی پانی ہے تمام دو کا مدار کے  
باس قیمت ۴۰/- اور وہ بیٹی ڈیا

میں یہ امر بالامبالغہ صداقت کو پہنچنے تک ہرگز کہہ سکا کہ  
 کی بنائی ہوئی کھڑی پائندہ اری عمہ کی عام اپنی راہ رکھتے تھے  
 میں ۔ دنیا میں کوئی کھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ بلکہ خاص  
 یورپ میں ہفتہ سترہ سے حاصل کی ہوگی اور ہندوستان میں  
 دس سے سترہ سالہ ہوتے ہیں ۔ اس لئے کہ جوئی میں اعلیٰ  
 میں اس کی قیمت ۔ شلنگ ایک ہوئے ہوئے کہ جو سترہ سنا میں  
 ایکل و اچ کاروانج دنیا میں جیسے ان علاقوں کی رہتی  
 قیمت پر رکھی ہو آئندہ سالانہ فروغ تک ایک کھڑی  
 فروخت کیوا سٹے بیس ہوا ہوگی ۔ یہ ایک نمونہ کہ ہر  
 دو برس کی کاروائی ہو ۔ بعد اس کے ہمارے خاص پیش  
 بہ ذیل درجہ کو دیان ہوگی ۔  
 المشرع ۔ ایسے اس کے کہ میں ملک کے اہلکار  
 اورہ ۔ یہ عہد کے اس کے کہ میں ملک کے اہلکار  
 آہستہ ۔ اس کے کہ میں ملک کے اہلکار

کسر شفا و کلام دعا  
طالعون دو آملین کا

پتہ نمبر چھٹا سائبرگ سرحدیں انیسویں اکڑ حرم علامہ نبی رزقہ الحکام لاہور

مطبوع شام ۱۹۱۱ء لکھنؤ نیا کانوئیں محمد مجاہد سین نے عجیب کو تالیف کیا



[illegible]

	فقد اطلع	من	كالم	كالم	من
نامنه	من	من	من	من	من
سماجره	من	من	من	من	من
مستطوره	من	من	من	من	من
سالار	من	من	من	من	من



## برساتی میٹک کا ترانہ

پنچ  
سیان تھو کا ساقی نامہ

اگلی برسات الہ ساقی  
جلد لا اپنی اور اصل ساقی

پھیل مانی لے لے بھائی  
جو کچھ یعنی آنہ ہو یا لی

دھل جین جھوٹے جھوٹے آئے  
سرسے خوب اور خوب برساتے

لال شراب پین گے اسدم  
اٹو ہے خوب سبزے کا عالم

مٹھی مٹھی ہن یہ ہوا لین  
کالی کالی ہن یہ گٹھائیں

پڑ پڑ پڑ پڑ - جھم جھم جھم جھم  
پڑتا ہے پانی خوب ہی اسدم  
کالا کھوا کالی رات

مکھوا بیجون آدمی مات  
پکڑ کے چوٹیاں دو کی لائے  
نہیں تو اپنے سر میں جاے

کسکی رہی اور کسکی رہ جاے  
خوش قسمت وہ جو پئے - پلاے

دوست احباب ہن میر ساتھ  
خوب چھنے گی لانا ہاتھ

جاڑہ گیا اور گر مٹی آئی  
اور بارش ہو ہے کیا رنگ لائی

## ہندوستان میں بچے

ضعیف کرے والی آب دیہا سے بہت کچھ رحمت اٹھاتے ہن ابتدا عمر میں اونگی

ہڈیوں اور اعضاء کو پورا کرنے کیوا سٹے قوی اور تعمیر جسم کرنے والی

دوا کی حاجت ہوتی ہے -

## اسکاٹ کا امیشن

بچوں کی ہڈیوں اور مچھلی کو خوب بناتا ہے

یہ ایک نمونہ ہے

بعد استعمال بہت جلد نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہن

اسکاٹ دہلون میجر

دوا سازان - لندن (انگلینڈ)



دنیا کے یکمیل تماشے  
پیرا - ہرنی - کھیل - تماشے

شادی - سنگائی بیاہ برات

عید محرم ہولی - شہرات

جگڑا - ٹٹا - نیل ٹاپ

بٹی ٹٹا - مان اور باپ

مسلم ہندو کے جھگڑے بکیرے

جیل میں مسینوں کے وہ ڈیرے

علم - چندہ - لینا - لینا

چندہ - وندہ - دینا - دینا

ڈھول - دامہ تا شاہیلین

لوگ پھوٹے کباب اور کھیلین

لینا لینا - جاتا ہی سنڈا

سنگین - بندوق - ہنگڑی ٹنڈا

ہم - تم - یہ وہ اور آئے

دیکھو لٹو را جانے نہ پائے

نائی ہے خوب ہی نخر ا کرتا

میٹھی باتیں خوب ہی جھلتا

لیتا ہے بھٹی لیتا ہے

اتو وہ - چکھ دیتا ہے

لیتا ہے اتو یہ نائی

گنگا قسم - رام دوہائی

خانصاحب جب نذر دلا آئیں

نائی جی سیکر دون قسین کھائیں

پھر چپکے جب آیا بیوہاری

لے کے رقم پھر جیب میں ڈالی

پنشن پر جاتا ہے اب یہ بھائی

اسی لئے ہے دند مچائی



اچکن - شیروانی - کوٹ - اوٹنگا

پوری - کچوری - جھلوا - مانڈا

بچہ بچہ ہے اس سے ماہر

ناؤ صاحب یہ چیم ہے حاضر

ساتی ساتی بھولا بھولا

لا بے جلدی دنگا ڈنگا

کیسے کیسے تادے لگے

تا یہ ستارہ بھلا رنگ لا

میر کی مین سلطان کو گرایا

ایرانین جا دند مچا یا

قحط مین بنیوں سے وہ جھگڑا

سہیوں والوں کا کیا کیا نخر

آئے گیہن کی وہ گرائی

چھو چھا گھڑا اور تھوڑا پانی

دیدے دیدے داتا دید پانی

ناؤ جی کی مرگئی نانی

رخمت ساتی تجھ سے رخصت

نھو بھائی کو دیدے تلچٹ

ہماق

شیخ اکبر پوری اور سید دیوبند کے ہمد

یعنی میان نھو مین علم قسم

ہماق



## تراٹھا دلکش

کیفیت مطلع

اوڑتے ہیں سفید ابر کے کیسے لگے

افراط سے ہیں مہین ہیں اگر دوسرے

کیا لطف کا ہو سمان فلک پر نفوت

پیچ پو چھپے تو نور کے ہیں یہ بکے

ابر یا برف کے پہاڑ

ہیں ابر کے کوہ کیا سفید اور بڑے

چلتے پھرتے ہیں بک ہیں اکیلا پھڑ

تشبیہی سوجھ گئی ہی سنئے

ہیں آئس بریج بحر اخضر مین پردے

دنیا گزشتنی دگرزشتنی

دینا مین جو آیا ہو وہ ہو اک فانی

بہزاد کمان ہو اور کمان ہو مانی

بن بن کے بگڑ گئی ہیں خشک مین چھڑ

دنیا یہ گزشتنی نہ ہمنے مانی

۵ منقطع بارہ مین برف کے پہاڑ پانی پر  
یہاں لگتے ہیں ۱۲

## نتیجہ اعمال

ہو راحت و رنج کا خود انسان بانی

ہر اک مائل کی بات ہے یہ مانی

آئے اعمال کے مطابق اپنے

کھاپی کے چلے گئے ہیں دانہ پانی

زر علیہ اسلام

زر نے زاہد کی زاہدی کھوئی

عارف نے زر کی جیج ہی کھوئی

ایک اسکو بگاڑے ایک کو یہ تو بھ

دینا دولت نہ پا کے کیوں رو دی

زند لا ابالی

بے فکر ہیں زند لا ابالی ہیں سب

بدستون کے طرف طرف عالی ہیں

نانی مرنی ہو محتسب کی مانے

تر دست بکار گو شمالی ہیں سب

ہماق

مشاعر

# مرزا آتا ہی مشدیکے کیا آرام کرہیں لباس کے کوہ متوسدا بدنام کرہیں

عوام الناس نے اس قدر بدنام کیا ہی کہ وزیر نے  
اوسکی پہلی وقت جاتی ہے۔ اول تو زمانہ  
اسکے خلاف ہی۔ دوم۔ جاہل اور ناواقف  
صرف کرٹے رنگ کے فقیر بن گئے ہیں۔ نہ تو  
علم و واقفیت ہے اور نہ خاندانی کوئی سند  
اجازت نامہ مگر غلطی کو بہکانے اور پریشانی کرینگو  
موجود ہیں۔

آج کئی روز کا واقعہ ہے کہ گونڈہ سٹیشن  
پر ایک ہندو فقیر وارد ہوئے اور بلا ٹکٹ  
معر اپنے خادم کے ریل میں بیٹھے تھے۔  
فقیر صاحب ہاتھ میں آہنی کرٹے اور پاؤں  
میں بھی آہنی کرٹے مع زنجیر اور گلے میں  
ایک وزنی ہنسل۔ ہاتھ میں چٹکا۔ جسم پر کپڑا  
نہا۔ ٹکٹ ملنے کے گونڈہ سٹیشن پر  
ٹکٹ طلب کیا تو ایک ڈانٹ اوسکو تھلائی۔  
آخر کار اوسنے مکر ٹکٹ کا تقاضا کیا تو اور  
زائد کرٹے فرمانے لگے کہ آگ لگا دوں گا۔  
پھونک دوں گا ریل کو۔ اوسنے سٹیشن ماسٹر  
کو رپورٹ کی اوسنے حکم دیا اور تر جانا چاہئے  
جواب دیا کہ چلا جا اور ہم کو اتنے خوف خدا  
سے ڈر۔ لوگوں نے سمجھا یا مگر ریل سے  
نہ اوتارے ریل چھوٹ کا وقت قریب۔  
یہاں دعوے کرامت و اعجاز فوراً ریلوے  
پولیس کو اطلاع دی گئی پہلے تو کانٹبل  
آئے اور پھونک نے خفاش زبانی معمولی کی  
اونکو جواب دیا کہ اپنے فسر کو بلا۔ انسپکٹر  
پولیس مع وردی و سپاہیان آئے انھوں  
نے بہت سمجھا یا مگر جواب میں خفگی بڑھتی  
گئی پھر میٹر اپنے درجے سے گزر چکا تھا  
اور انجن دماغی بھی گرم تھا اور جسمانی سٹیٹم  
زور دکھا رہی تھی نہ اوتارے انسپکٹر پولیس  
نے ہاتھ پکڑا تو اونکا ہاتھ اس قدر زور سے

دبا یا کہ جلد پھٹ گئی۔ اور نیچے سات گادقت  
ریل والوں نے تنگ ہونے کے پھر انسپکٹر  
پولیس کو ذرا اگر پایا اور پھونک نے کانٹبلوں  
کو حکم دیا کہ اس فقیر کو اتار لو اب درجے کے  
اندر ہاتھ پائی ہونے لگی اور کانٹبلوں نے  
زبردستی گاڑی سے اوتار ہی تو لیا۔  
مرست معقول شروع کر دی وہیں اسٹیشن پر  
اور جس قدر اس فقیر نے غل و شور برپا کیا  
اوس سے گئی حصے زائد نوٹ زد کوپ آئی  
اور پھونک۔

پا بدست دگر سے دست بدست دگر سے  
حوالہ پولس ہو کے حوالات کئے گئے مقدمہ  
ریلوے میں سپرد ہو گیا۔ وقت تنگ مسافر  
تو اپنے اپنے درجن میں آ گئے۔ مگر حیرت  
جندہ درگاہ اس تماشے کو دیکھ رہے تھے  
کہ گاڑی نے سیٹی دی گھر اسکے درجے  
کی طرف دوڑے خیر گاڑی تو ملگنی مگر جس  
درجے میں بیٹھے اور پھر اسی واسطے  
موجود تھا اوس میں نہ ہو چکے اس قدر اقبہ  
ہرج واقع ہوا۔ مگر تماشہ اس قدر دیکھا وہ  
اس سے زائد پر ہلے۔ ہا کچھ قلع و جبرائی  
ہمراہیوں کا نہ رہا۔

مقدمہ خدا جانے کس طرح پڑے ہوا اور  
نتیجہ آخر کیا ہوا اگر وہ جمع اور سنیں بھی قابل  
دید ضرور تھا۔ ایسی درویشی اور اس روٹ  
کی فقری کو اپنا سلام ہے اگر اتفاقاً پھر اودھر  
سے گزر ہو تو نتیجہ دریافت کر کے اطلاع  
دونگا ورنہ مجبوری ہے۔

ساق

ایک مسافر ریل

## لطیفہ - یا پچھرارشتہ

مرزا۔۔۔ سیک اطراف دلی کے باشندے  
گھر سے خوشحال اور ناز و نعم کے پلے ہو

اتفاقات زمانہ سے نرس خور و سالی پندرہ  
دونوں ہو گئے۔ کچھ نہ محبت ابھی رہی  
اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابتدا ہی سے  
اندر از جدا تھا تعلیم کا سلسلہ کم رہا اور عموماً  
خوشحال دو عقیدہ مسلمانوں کے ارد کے بدشوق  
ہوئے ہی ہیں اور پھر اوس پر یہ ہے کہ نہ تو  
سر پر کوئی بزرگ اور کسی عزیز و قریب خاندانی  
کا اثر۔ مستزاد یہ کہ اہلستان سے زندگی  
بسر ہونے کے بظاہر تھوڑے بہت  
سایاں موجود۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جلد شادی  
نہو۔ اور سونے کی چوڑیا سمجھ کے لوگ و سوس  
دام میں نہ لائیں۔ سونہوان برس شروع ہوا  
ادھر اودھر سے پیام نسبت آئے لگے اور  
ایک اچھے خاندان سے ناتا رشتہ پیدا  
ہو گیا اور ایک سے دو ہو گئے زندگی تھے  
دن اچھی طرح سے گزرنے لگے۔ زن و شو  
کے تعلقات کا ابتدا سے آخر تک اچھی طرح  
بجھ جانا کوئی معمولی بات نہ خیال کرنا چاہئے  
تاہم جیسی گزری غنیمت سمجھنا چاہئے اور  
دوہی برس کے اندر۔ جو رونے جدائی لگوا

سرایہ دس لاکھ

جدید پراسپیکٹس

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بیمہ کے جدید و مختلف اقسام مع منافع و بلا نقص بیمہ  
زندگی خواہ اول ۵ سال کیلئے اسل کے بعد چندہ  
نصف میعادى المضاعف یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا۔ بیمہ زندگی مستقل  
میعادى بیمہ مستورات بیمہ و بیمہ شادی۔ بیمہ تعلیمی  
خیراتی کامونین امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پراسپیکٹس ملاحظہ ہو۔

پراسپیکٹس ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکرٹریان شاخاے کلکتہ  
امیر۔ احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ  
کلکتہ

# میسر کا سرمہ

مصدقہ جناب اسٹنٹ کمیکل لکڑیا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر دن والیان ریاست اور ولایت کی پونہ رشی کے سند یافتہ یوہن ڈاکٹر دن کے بعد تجربہ ہیں عسکری  
عسکریوں زبان کو یہ سرمہ امر اصل ذیل کے بلوئیسیر سے منفعت بصارت تاریکی چشم دھندلا لڑ وال لہا بھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند بانی جانا خدش  
عزیز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک  
کی بھی حاجت نہیں رہتی نیچے سے لیکر پورے آنکھ کو یہ سرمہ یکساں مفید ہر قسمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام دماغ میں سرمہ سے فائدہ اور بھلا سبکین قیمت فی تولد  
سال بھر کے لئے کافی ہے پہلے عکس میسر کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولد میں روپیہ خالص میسر فی تولد مائشہ میں روپیہ - مہری سرمہ فی تولد مہر خرچ ڈاک  
بدنہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل و جعل میسر کے سرمہ کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الہو والیہ مقام تٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
استعمال کر کے بچھا مفید پایا - میسر کے سرمے میں خاصکر  
ان مریضوں کیواسلئے جنکی آنکھوں سے پانی جاری  
رہتا ہے اور دھندلا رہتا ہے اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ  
نہایت ہی مفید پایا -  
مقام برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم - ایس -  
اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور  
حال نرہری سرجن گورداسپور ہند +

استعمال کرتے تھے اکثریت ہوا کسی تقریب سے بھی لپٹا ہی  
استعمال میں مفید اور تر مدت پایا میسر کے سرمے میں ایک  
مثال دیکھو کہ کوئین بذریعہ آنکھ کے جات اور سر کا دھو کر  
کی معرفت فروخت ہونا چاہی تاکہ ہمارے غریب بھائی  
مستفید ہو کہ آج کل دکانوں سے یا دکان پر براہ مہربانی کیونکہ  
میسر کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کی ہے - پوسٹ بھیجیں -  
مقام - ڈاکٹر چودھری امیر خان میڈیکل انچارج  
شفا خانہ تونسہ - ڈیرہ غازی خان +

ایسے بڑے ہکر اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱) میسر اور سرمے بہت سے متعلقین نے میسر کا سرمہ جو کہ  
مردار میا سنگھ الہو والیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی جیا - یوں کے لپٹو کر  
عکس دیکھا ہے آنکھ کو تروتازہ رہتا ہے اور بینائی کو  
طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے  
کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے بہت آنکھ  
کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں بھیجی  
مقام - آنرل لیڈنگ فیکریٹ خان - خان بہادری  
ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمت جاندھر  
میسر کو نسل گورداسپور ہند +

۱۲) جناب بہادر صاحب شفیق منی ایک سرمہ استعمال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت  
مفید ہے میسر آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک  
کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ  
موت چار روز کے استعمال سے تین تین میں ہر کام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
مقام - میان خورشید محمد خان خلف نوابین محمد  
بہادر رئیس اعظم جوبال -

۱۳) پروفیسر میا سنگھ صاحب آب کے سفید سرمہ سے ایک  
شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا - بہت فائدہ ہوا  
وہ شخص چند دن کا علاج کر کے ابوس بیمار راہی  
مہربانی ایک تولد سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب کرلے  
مقام - ہمارا ڈپٹی ڈپٹی - ریٹاب بہادر سہا صاحب  
جواہر داسپور ریاست گورداسپور -  
۱۴) جناب جے پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب -  
سليم -  
۱۵) آپ کے میسر کا سفید سرمہ کو تقریباً چار مریضوں پر  
کیا - جو کہ موتیا بند - دھندلا ہوا آنکھوں میں زخم  
۱۶) عکس کے عارضے میں مبتلا تھم - ان مریضوں پر بھلا

۱۷) مکر مہندہ تسلیم - میں آپ کو قابل قدر میسر کا سرمہ  
۱۸) مہندہ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
استہار میں لکھا جو اس سرمے کی ذریعہ بہتر ہوئی ہے  
۱۹) بالکل چھڑا اور اب بغیر چشمہ کے کوئی دیکھ سکتا ہے  
مقام - رادھا کشن گورنمنٹ ہنسٹر دھلی عکس  
چوڑا بھوان -

۱۸) عکس کے عارضے میں مبتلا تھم - ان مریضوں پر بھلا

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میسر کا سرمہ کی سندات میں  
جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا - جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی طلب کے لئے پارچ ۱۸۹۷ء  
سے جمع کیا گیا ہے

۱۹) عکس کے عارضے میں مبتلا تھم - ان مریضوں پر بھلا



کی جی اتفاقاً حادث سے فوت شدہ کا مفنون پہلی جوت مٹی رچ و طال پانچونوں نے کا کیا سبب دوچار ہے اس مرد عالم میں گزرے آخر کار دل ٹھہرا اور احباب کے سمجھانے سے دوسرے عقد پر راضی ہو گئے اور مناسب بھی یہی تھا۔ مگر بار تو گون کے کوشش سے دوسرا عقد ایسے مقام پر ٹھہرا کہ عورت بھی دو عقد اور محلول اشیئت کے علاوہ مفنون مگر اس عورت کا بھی شوہر مر چکا ہے۔

اور اسی وجہ سے لوگوں نے جلد راضی بنانی کا انتظام کر دیا کہ میان ... کا بھی دوسرا عقد اب ہے اور عورت بھی بیوہ ہے جس کے ساتھ شادی ٹھہری ہے وہ بھی کسیں مگر ایک لڑکا اور بچے شوہر سابق سے خور و سل موجود ہیں۔

عقد ثانی بیوگان کے چرچے ہوئے ہیں اور ریفارم روتھی کے سعی کامل سے کوئی قابل تعجب امر نہ تھا۔ خدا خدا کر کے عقد بھی ہو گیا اور زندگی بھی اچھی طرح سے گزرنے لگی خاندانی جھگڑے اور مقدمہ بازی کا ہونا بھی کوئی تعجب چیز واقعہ تھا اس لیے کہ دولت کے یہ سب کرشمے ہیں۔ جس عورت کے ساتھ عقد ہوا تھا اس وقت بچے کی عمر

تین سال کی تھی۔ اور تیرہ برس یہ عورت زندہ رہی مگر کوئی اولاد نہ ہوئی اس کا تعلق مرزا ... کو مسلسل شب و روز رہا۔ اس عورت نے بھی انتقال کیا اور وہی لڑکا جس کا نام محمود ہے اور اس گھر میں آئے مرزا محمود ہو گیا سولہ برس کا ہو گیا۔ تعلیم وغیرہ میں نقص اور سب طرح

اس میں رہا جیسا کہ مرزا ... میں ہے نہ تو پورے طور سے تربیت ہوئی اور نہ کچھ ادب و لحاظ اور کسب قدر والدین کی محبت اور زائد چوٹ کر دیا تھا۔

مرزا ... چونکہ اچھی طرح سے زندگی بسر کر رہی تھے اس لیے ان کو ضرورت تھی کہ اب تیسرا عقد ضرور کریں۔ مشورہ دینے والوں نے مستعد کر دیا اور حضرت راضی ہو گئے لیکن اب صاحبزادے یعنی مرزا محمود بھی قابل شادی ہو چکے لہذا انکی بھی خواہش باپ پر ظاہر ہو گئی۔

اب بچے کے ایک عقد کے دو عقد و کنی ضرورت تھی۔ خاندان میں تو بعد دو عقد ہو جانے کو

مستورات نے مخوس ٹھہرا دیا اور عذر معذرت و حیلہ حوالہ بیدار دیئے اور ایک طور پر جواب ہو گیا مگر وقت قدر کو جو رو ملنا آسان ہے چاہی کتنی ہی عمر ہو جائے اور کتنی ہی پور و نوک و بار کا ہو مگر لوگ بجنال عشرت و بہ المہینان عیش و لذت دنیا پسندی کر رہے ہیں مگر باوجود اس خیال کے جس قصیبے میں انکا ٹھہر تھا اسی جگہ لوگ راضی ہو گئے۔

غیر مفنون میں ایک جگہ عقد ٹھہرنے کا بند و بست ہوا اور خوبی قسمت سے جس عورت کے ساتھ حضرت ... کا عقد ٹھہرا اس کا بھی عقد ثانی ہے اور اس کے شوہر سابق سے ایک لڑکی قابل شادی موجود ہے۔ گھر سے زائد

خوش تو نہیں ہے مگر ایسی محتاج بھی نہیں ہے کہ عشرت کا اثر پڑا ہو۔ مرزا ... کو یہ بات معلوم کر کے کہ ایک لڑکی بھی اس کے ساتھ ہے جس سے مرزا محمود کا عقد

ہو سکتا ہے۔ مسرت ہوئی اور بلا باز اندر تعلق کے کہ اس سے بیوند ہونا کوئی قابل اعتبار فیق نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ پٹھانی تھی۔ جھٹ بٹ موقع و مصالحت کو نہ سب جان کے ایک ہی روز بیٹا اپنا عقد اس عورت کے ساتھ اور بعد اس کے اسی روز مرزا محمود کا عقد اس لڑکی سے

کر ہی تو دیا۔ مسلمانان میں رشتے دار بیان اکثریت اپنی ہی خاندان میں ہوتی ہیں ہوجوہ ایک کوئی رشتہ اس قسم کا بھی ہونا تھا جس سے وہی لڑکی خود اپنے حقیقی مان کی رشتہ دار بن ہو سکتی تھی۔

اب ایک گھر میں دو شخص ہیں جو بظاہر باپ بیٹے ہیں مگر برائے فرق کم ہے مگر عام نگاہ میں یہی بتا لیتے کہ دونوں باپ بیٹے ہیں اور دونوں عورتیں مان بیٹی۔ اور ساس بہو۔ مگر رشتہ داری کا عجیب معاملہ ہے۔ باپ بیٹے تو پہلے ہی

تھے اور اب داماد سسر۔ ہم نہ نف۔ یہی ہوگا لڑکی مان کی بہو ہو گئی اور سسر کی سالی بھی اور مان لڑکے کی ساس اور سالی بھی۔ باپ خالو بھی ہو گئے۔ جو رخواہ بھی ہو گئے اور خالہ و مان ہم مرتبہ ہے برا بر مان کے ہیں اور مان سالی ہے۔ اور جو رو کے برابر ہے۔ باپ بیٹے۔ اور مان بیٹی کی

درمیان جو رشتہ ہو گیا قابل قدر ہے۔

عوض کہ ہر طرح سے دل لگی اور مزاج کا موقع ہے۔ کیا خوب رشتہ ہے اور کیا خوب زمانہ ہے۔ واہ وا۔

ناظرین سمجھ لیں کہ اس رشتے میں نازک خلافت سترع تو کی نہ پیدا ہوگا۔

مہر کا گوری

مسکالم

پنج با شیطان

پنج صاحب۔ ناز فجر بڑکے اپنے برآمدے میں وظیفے میں مشغول تھے۔ کہ اپنے میں بلا کرے کے دروازہ کھلے ایک صاحب عمامہ سر پر۔ عبا پہنے تسبیح ہاتھ میں لئے وارد ہوئے۔ اور آئے ہی زور سے سلام علیکم کہہ کے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ جسکی انگلیوں میں بڑے بڑے دان کی تسبیح تھی۔

پنج حیرت زدہ ہو کے منہ تھکنے لگے کہ یہ صاحب کسے کدھر سے۔ کوار تو بند ہیں اور آہستہ سے وعلیکم السلام۔ مزاج شریف۔ شیطان۔ شکریہ ہے۔

پنج۔ آجکا ہم شریف۔ شیطان۔ بندے کو ناچیز معلم المملکت کہتے ہیں تو۔ دور دور مردود تیرا کیا کام میرا پاس۔

شیطان۔ ٹھہریے۔ ٹھہریے جلدی نہ کرو کچھ کام ہے اور بہت ضروری ہے۔ پنج۔ دور۔ دور۔ تالاق مردود دلاؤں۔ شیطان۔ ہاتھ کا اشارہ کر کے ٹھہریے۔ ٹھہریے۔ موروئی بلیک گن نہ داغیے مجھے بہت ضروری کام ہے اور چند باتیں آپ سے استفسار کرنی ہیں۔

پہنچ - اور نالائق مجھ سے کیا بوجھے گا۔  
کشتی مولوی سے جا کے بوجھ - میرے پاس  
تیرا کیا کام۔

شیطان - حضرت کچھ کام ہے۔ بخاند ہو جائیے  
جلدی نہ کیجئے۔ زبان بھی سنہارے رہیے  
میں بھی مخلوق ہوں۔ بندہ خدا ہوں۔  
انسانیت کا کام لیجئے۔ اشتغال دلائے  
والی باتیں نہ کیجئے۔ میں بھی بندہ بشر ہوں  
کہا نیک نفس کشی کروں۔ اسی لیے ضرورت  
تھی کہ آپ کے پاس حاضر ہوں۔ مولوی کچھ نہیں سمجھتے  
اور میرے سوالات کا جواب فنون غصہ میں  
ثابت ہیں۔

پہنچ - اچھا کہو۔  
شیطان - یزید سے آپ کیوں خفا ہیں  
پہنچ - دور نالائق مردود۔  
شیطان - پھر وہی۔ پہلے بات تو  
سن لیجئے۔

پہنچ - اچھا کہو۔ اس لیے یزید سے خفا میں  
کہ وہ مردود تھا۔ تیرا مٹھیا تھا۔ باعث بر باد  
خاندان نبوت ہوا۔ ہمارے آقا امام حسین  
کو شہید کیا۔

شیطان - یہی تو بڑی بات ہے۔ کہ ایک  
زبان میں باج سوگانی آئے یزید کو دیدی۔  
کہاں شہید کیا۔ مرزا حیرت کی تاریخی تصدیق  
آئے نہیں دیکھی وہ تو قتلِ ظہیمہ مع عیال و  
اطفال چلے گئے تھے۔ پھر یزید کلمہ گو تھا  
ہاں شراب اور حسن برشتی کا جسکا تھا سوہ  
امیر و نہیں اکثر ہوتا ہے۔ اس سے انسان  
کافر نہیں ہو جاتا اور ایک صحابی جلیل القدر کا  
بیٹا تھا۔ حضور عمان۔ خود حضرت حسینؑ نے  
خلیفہ وقت کے خلاف بقول کار سیاہ مذمت انہم کو  
کیا اور کرب و بلا میں مبتلا ہوئے۔  
پہنچ - غصہ میں۔ دم پیری اور انہم کو کار سیاہ  
اور حیرت کو کیا کہوں۔

شیطان - پھر وہی۔ سن تو لیجئے۔  
پہنچ - ہم نہیں سنتے۔ دور ہو۔ تاجرت اور  
انہم کے پاس لا حول۔  
شیطان - غائب ہوتے ہوئے ہاں ہاں  
پھر بیکس گن کی بھرا۔ ذرا سن تو لیجئے۔ میرا  
خود مر جا چکا۔

پہنچ - اچھا کہو۔ میں تیرا مطلب سمجھ گیا۔ تیرا مطلب  
پہنچوڑانے آیا ہے۔

شیطان - وظیفہ آپ شوق سے پڑھے۔  
اور رات دن پڑھا لیجئے صرف اتنا بتلا دیجئے  
کہ یہ حیرت مسلمان ہیں کہ نہیں اور انہم کے  
ادب عالم اور سنی ہیں کہ نہیں۔ یہ عجیب غریب  
ہے کہ اتنے بڑے مسلمان لوگ اور ایسی جگہ  
شہادت دین کہ حضرت امام حسینؑ شہید نہیں  
ہوئے۔ اور آپ کے خلاف حکم بادشاہ وقت  
کیا جو قرآن شریف کے خلاف ہے اور جو  
نبی زاد ہے۔ لے لے ہرگز زیبا نہ تھا اور  
پھر آپ کو یزید کو برا کہیں اور ادھر وہاں  
عالم و زنج اسی غلط فہمی میں اور سیر عذاب برجانہ  
لے رہا رہا تھا نازل کر دیں۔ علماء اور انہم کو  
کو دیکھئے کہ وہ کیسے منصف مزاج ہیں جو فرمایا  
کرتے ہیں یزید اور حضرت حسینؑ کے بارے میں  
دو شہزاد ہا باہم جنگ کر دیں۔ کیے قہار باد کے  
شکست مارا اور و تیرا۔ یہ ہم ہندوستان کو  
کیا ہو گیا ہے جو ایسی کھلی باہل بریزید کو برا  
کہتے ہو۔

پہنچ - جاتا ہے کہ دون۔ چلیے آپ تشریف لیجائیے  
دفان ہو جائے۔

شیطان - (ہاتھ جوڑ کے) بند ٹھہریے  
چلا جاؤ گا۔ ابھی تو وقتہ کا وقت ہی نہیں  
ہے۔ میں بوجھتا ہوں کہ آخر یہ انہم اور  
حیرت کیا مسلمان نہیں ہیں جو منصفانہ بات  
کہہ رہے ہیں۔

پہنچ - ہم نہیں جانتے ہیں کہ مسلمان ہیں کہ نہیں  
کسی مولوی سے بوجھ ہم کو دق نہ کرنا۔

شیطان - اہی مولوی تو یہاں کے حبیب ہیں  
وہ سے ظاہر ہیں۔ مولوی ہیں مسقط کے مولوی  
ہیں اور انہم کے۔ مولوی ہیں مولوی انہم مولوی حیرت  
اچھا اتنا تو بتا دیجئے کہ یزید کی مرضی کے آپ  
شہید ہوئے۔

پہنچ - ہاں ہاں اسی نالائق کے حکم سے  
اوس کی مرضی سے۔

شیطان - لیکن انہم تو یہ کہتے ہیں کہ یزید نے  
بڑا رنج کیا۔ اور اپنی عورت ہندہ سے کہا کہ  
ادھندہ مجلس عزابریا کر فرزند رسول اللہ کو  
ابن مرجانہ نے میری مرضی کے خلاف شہید

کر دیا اور پھر امیر معاویہ نے اوسکو مرتے  
دم وصیت بنی کی تھی کہ حسین علیہ السلام  
آداب رکھنا۔ اور بقول انہم اوسے امیر  
کی وصیت پر عمل بھی کیا کہ اپنی بیوی سے  
اظہار رنج کیا۔

پہنچ - میں مولوی نہیں۔ جا انہم سے  
مجھے پریشان نہ کر۔ چلو ٹھلو۔ ورنہ دھڑکا  
دیتا ہوں۔

شیطان - ٹھہریے۔ ٹھہریے۔ جلدی  
نہ کیجئے اتنا اور بتا دیجئے کہ انہم سے  
تطہیری الجنان جو مدون امیر معاویہ کے  
مناقب میں لکھی۔ اور یہ لکھا کہ خاندان نبوت  
سے انکو محبت تھی۔ تو جب جہدہ قبا تک  
امام حسن علیہ السلام انکے پاس گئی اور کہا کہ  
میں امام حسنؑ کو زہر دیا تو کیا وجہ کہ امیر نے  
جو خلیفہ اسلام تھے اور بادشاہ وقت تھے  
امام کے خون کا قصاص کیوں نہیں اوس  
لیا۔ اور صرف اسی قدر رجز پراکتفا کیا کہ  
دور ہونا لائق برا کیا۔

پہنچ - ہیں۔ مذہبی بحث۔ میں کیا جالوں  
مجھے لکھا اوس سے بوجھ جا۔ میں نے  
کہا ہے ؟

شیطان - اچھا حضور یہ سب باتیں انہم  
اور حیرت سے آپ بوجھ دیجئے۔  
پہنچ - کھکو اسکی آخر کر کیا۔ کھکو غرض ہو خود  
جا کے بوجھ۔

شیطان - اچھا ایک بات اور بتا دیجئے  
تو جاؤں۔ نسیم لکھنوی جو ہندو تھے۔  
شہر کہہ سکتے تھے۔ ہندو اور اردو شعریہ مراد  
آپ کو کون کا کام ہے یا ہندو و کلمہ بھلا سنا  
کہنا جانیں یا اردو۔

پہنچ - پھر وہی شرارت کی بات۔ اے ہندو  
آدمی نہیں ہیں ہندوؤں کے دماغ نہیں  
میں۔ کیا تو اوس فرتے کا طرفدار ہی جو نسیم کے  
خلافت میں۔ اور بخانی یا بانی جی کہلاؤ ہیں  
ہندو تو ایسے لائق ہوئے ہیں جنہوں  
نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے۔ مائیکر کے  
میںشی بر سر صاحب کون تھے۔ اور  
نسیم تو ایسا قابل شاغر تھا جس نے شہزادی  
میں اقلہ توڑ دیے ہیں۔  
شیطان - اہی جا بیٹے مسلمان ہو



آکٹا سٹرا اور و بال جان بال







# حضرت ریاض

اور

## اونکی غزل پر تنقید

حقیقت حال یہ ہے

تامر و سخن نگفت باشد

عیب و بنش نہفت باشد  
 آج چنے ریاض الافیاء مطبوعہ ۱۲ جون ۱۹۰۹ء  
 کا پیرچہ آقا کا ایک اسنے مغز اور لائق دوست  
 کے ملا خطے میں دیکھا۔ از میں ایک غزل جناب  
 ریاض صاحب کی تصنیف ہے۔ یہ بھی  
 محاکو حضرت ریاض صاحب سے فن میں بہی  
 عقیدت تھی مگر غزل کے دیکھنے سے میرا خیال  
 بالکل بدل گیا۔ بیشک جناب کسی فن کی تاج پر تاج  
 خود نہ کرے۔ تقلید آمان بنانا اچھا نہیں ہونا  
 میں اپنے دلیوں کو جو اپنے غفایت کے  
 جو اس غزل کے قیل تھی کمال نر مند ہوا۔  
 لہذا مجھے اتنا کہنے کا حق ضرور حاصل ہو گیا

سُن تو سہی بہانہیں ہی تیرا فسانہ کیا

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا۔ اخابانہ کیا

اب میں حضرت ریاض صاحب کی غزل برعالی  
 سے بحث کر کے بطور تنقید ملک کے سامنے  
 پیش کرتا ہوں تاکہ اونکے لفظ و قلا وہ تقلید  
 اپنی کو غیب ڈالے ہو۔ میں خصوصاً جناب  
 احسن صاحب مابہ میں کہ جنھوں نے اس غزل  
 کی طرح و ستائش میں مع اپنے دو معزز  
 اعیان کے جو بطور مہمان اونکے ہاں فرود کش  
 تھے جیسا کہ اونکی تحریر سے روشن و ہودا  
 ہے۔ غزل جناب میر تقی میر کے حسین صاحب  
 اشک رفیع و آغ مرحوم اور جناب وجاہت حسین  
 صاحب جتھیا لوی اور میر صلاح سخن لاہور  
 کو بڑی دقیقہ فز گراشتن نہیں کیا۔ آنکامیں  
 کبول نہ منم سے کام لین۔ اور ملا خطہ فراموش

کہ کس قدر غلطی معنوی و لفظی سے حلال عیوب شعر  
 کے صرف ایک غزل حضرت ریاض صاحب  
 کی آراستہ و پیراستہ ہے۔

مشتے نمونہ از خرداری

لہ ڈھل چکی ہے اب جوانی جانیگی

یہ شراب ارغوانی جائے گی  
 جوانی سے شراب کی تشبیہ تو خیر کچھ ہو جائیگی۔ مگر  
 ارغوانی چہ معنی دار دیونکہ اگر یہ کتنا جائے کہ  
 جوانی میں چہرے پر سرخی ہوتی ہے اس لحاظ  
 سے ہے۔ یہ مسئلہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثر یہ  
 ہے لہذا ارغوانی براسے بیت ضرور مان لینا  
 بڑے گا۔

دوسرے یہ کچھ نہ کھلا کہ ذکر جوانی معشوق پر  
 یا کہ جوانی عاشق ہے اگر شراب ارغوانی کو جو  
 سے معشوق کی جوانی مان لی جائے تو معشوق  
 کی جوانی کا ذکر ملتا ہی طرفہ مذاق غزل ہے۔  
 اگر عاشق کی جوانی کے ڈھلنے کا ذکر ہے تو  
 ارغوانی چہ عاشق کی صفت نہیں ہو سکتی  
 چہرہ عاشق کی صفت تو بوجہ ضعف و نقاہت  
 کے زرد آتی ہے کچھ عجیب اجتماع ضدین ہو  
 لہذا ہر طرح یہ مطلع منہی سے بزار ہے  
 ایسی حالت میں عیوب ردیف پر فقر ڈالنا بیکار  
 ہے۔ چونکہ شعر کو بیت ہی کہتے ہیں۔ اس  
 سبب سے میں اس کہنے کا ضرور قصداق  
 ہو گیا کہ این خانہ تمام آفتاب است۔

لہ ہوگی وہ جو دلیں ٹھانی جائیگی

کیا کسی کی بات مانی جائیگی

اس مطلع میں سوا صنعت تالیف کے کوئی لطف

خاص نہیں۔

آگ بنر آئی کیا تیغ پر آب

آئی ہے تو ہو کے پانی جائیگی۔  
 اگرچہ اردو میں تیغ کی صنعت (پر آب) اور  
 ہی استعمال کی ہو مگر فارسی میں اسکا تینا نہیں  
 جلتا ہی۔ سند در کار ہی۔ اور تیغ پر آب  
 آگ بنکے کہان آئی کچھ معلوم ہوا پھر ہی تیغ  
 پر آب جو آگ بنائی تھی پانی بنکے کیوں جائیگی  
 اور کہان جائیگی کوئی سبب نہ کھلائیے بہت

فکر کی گرا اس شعر میں کچھ اس طرح معنی اس میں  
 نکالے سے ہی نہیں نکلتے۔

۵۴ خضر یوسفی گم رہیں گے عمر بھر  
 یوسفی عمر جاودانی جلے گی  
 اسپر مصرع نہیں لگا اگر یوں ہوتا تو اچھا ہوتا  
 خضر کی تقدیر میں مرنا نہیں  
 یوسفی عمر جاودانی جائیگی

۵۵ تیغ ہی کیا ہاتھ میں قاتل کھو  
 لے جنا تو ہی تو سانی جائیگی  
 شعراے سلیم المذاق و صمیم الذراغ اول تو  
 مبتدل قافیہ یا مبتدل مضمون کہتے نہیں لیکن  
 اگر مجبوری کسی وجہ سے کہتے ہیں تو جہانگ  
 ممکن ہوتا ہے اوسکے ابتدل کے دو کر کے  
 کی کوشش کرتے ہیں جناب ریاض صاحب  
 تو علاوہ قافیہ مبتدل ہونے کے معانی تک  
 ندراد کر دیے۔ یہ صاف سنو اگر جناس سے  
 سانی جائیگی اور کیوں سانی جائے گی بیچے  
 ہم اسکو ہی درست کہتے دیتے ہیں۔

تیغ خالی دست قاتل میں نہ تھی  
 خونین مہندی بھی سانی جائیگی

۵۶ آئے تاسے ہجر کی شب میں نظر

اب بلا سے ناگہانی جائیگی  
 اس شعر کے ہی کچھ عجیب معنی ہیں شاید جلوہ معا  
 ہی بسبب تاریکی شب ہجر کے کہ جسکا شعر مذکور  
 میں ذکر ہے معدوم ہو گیا ہو۔ شاید کہ مصنف  
 کا یہ مطلب ہو کہ ہجر کی رات بہت سیاہ ہوئی  
 ہے تارے ہی نظر نہیں آئے ہیں۔  
 اب چونکہ تاریکی شب ہجر تھی کم ہو گئی ہے کہ  
 تارے نظر آئے لگے بلا کے اٹھائی کو کہ جو  
 خانہ عاشق گھر سے ہوئے ہے بوجہ  
 سیاہی کم ہوئے کے رستا لہجائیگا اور  
 کسی طرف کو متقل ہو جائیگی یا دور ہو جائیگی۔  
 اور بلا سے اٹھائی سے مراد وہی شب ہجر  
 ہے نہ رہیگی۔ مگر شعر سے یہ مطلب نہیں  
 پیدا ہوتا ہے۔ یہ معنی ہی میں خود سے



گڑھے دیئے ہیں ۵

ماین نہ ماین آپ کو یہ اختیار ہے  
ہم نیکہ و بد حضور کو سمجھا جاتی ہیں  
چارے را سے میں یہ شعر بھی ہمیں ہی -

عرش پر ہی خوشحالوں کا مزاج

کیونکر اونکی لسترانی جائیگی

گو اہل لکھنؤ بھی لسترانی یعنی غرور اردو میں لولو  
ہیں مگر بازاری محاورہ ہے - شاخ کو چا بیٹے  
نہا اسکان لسترانی اصلی ہی یعنی پر نظر کرے تاکہ  
کوئی جھگڑا نہ رہے - کاغذ کے مختلف صاحب  
یوں فرما لے لے

پڑا آنکھوں سے ہر دیا میں رکھی

کیونکر اونکی لسترانی جائیگی

میں نے یہ شعر دیکھا ہے اس سے  
مصنف صاحب - کہ شعر کا ایک بہت بڑا عیب  
معنوی کھلیا ہے وہ یہ ہے کہ ذکر بہت سے  
معتقون کا ہے اور عاتسی آیا - ہر کہ جس کے  
عاشق کا ہر جانی ہونا یا جاتا ہی عاشق کا ہر جانی  
ہونا ہوا معشوق کے خلاف مذاق عزلی -

خدمت میخانہ کابلے ورنہ شیخ

رائیگان یہ زندگانی جائیگی

جناب مصنف صاحب کچھ عجیب ترکیب مہر  
لگاتے ہیں کہ دست و گریبان دونوں مصرع  
شعر کے کم ہوتے ہیں اگرچہ شعر کا تودار مدار  
شعر میں ہر مضمون کے لیے مناسبات پر  
زیادہ ہوتا ہے مگر خلقات اوروں کے جناب  
رباعی صاحب کو اسطر توجہ بالکل نہیں  
جب تو جناب ہمارے شیخ سے مخاطب ہو کر  
فرماتے ہیں کہ خدمت میخانہ کر لے ورنہ یہ  
زندگانی رائیگان جائیگی - ہاں معنی تو فرور  
ہیں اگرچہ کوئی لطف شعر یہ نہیں ہے نہ سہی  
میرے نزدیک اگر یوں ہوتا تو بہت اچھا تھا  
اور دونوں مصرع شعر کے مناسبات کو لے  
دست و گریبان ہی ہوتے -

ناز کی قابل کی دشمن ہے می

رائیگان یہ زندگانی جائے گی

۵۹ شوخیان کستی ہیں کھل کھیلین گے وہ

اب حیا کی پاسبانی جائیگی

جائیگی چہ معنی - قرینہ تو بتاتا ہی جاتی رہیگی -  
ا کھل کھیلین گے وہ (کننا بڑا دم کا پہلو کھلتا  
ہے کہ جس کے معنی یہ ہوے معشوق بخیا ہو کے  
ہر کوئی و بازاری میں مکمل شاہان بازاری کے  
مرنے اور آتا پھر کجا واہ کیا مذاق سلیم ہے  
حیا کی پاسبانی کا لطف کوئی خاص طور سے  
پیدا نہ ہوا

آگ بنکر جام میں آئے گی ٹے

رمزمی میں ہو کے پانی جائیگی

یہ کچھ نہ معلوم ہوا کہ جام میں سے آگ بنکر کہاں  
آئے گی - اور پھر وہی مے پانی ہو کے  
رمزمی میں کچھ نہ دریافت ہوا کس طرف جائیگی -  
اور کہیں جائے گی - شعر کا ہیکو ہے  
معا - ہے -

موت بدتر بڑا پایا آئے گا

جان سے اچھی جوانی جائیگی

جان سے اچھی کیا معنی - جان سے بہتر جوانی  
جائیگی -

۶۰ بولے سنکر دل کی پامالی کا حال

کس گلی کی خاک جھانی جائیگی

اس شعر میں بھی صنعت بمعنی ہے - آؤ دل  
عاشق کسے پامال کیا اسکا کچھ نام نہ کھلا شاید  
کہ جناب مصنف صاحب کے دو معشوق ہیں -  
ایک نے دل پامال کیا ہی اور دوسرا دل  
پامالی سنکے بولا کس گلی کی خاک جھانی جائیگی -  
تو پھر اس کے معنی کیا ہوئے عجب گو گو معاملہ  
ہے - مہربانی کر کے یوں فرماتے تو کیا  
مضائقہ تھا -

دل کرے پامال کیوں وہ بگمان

کیونکر اوس خاک جھانی جائیگی

۶۱

بوسہ کیسو سے ہیں چین چین جبین

رات بھر کیا سرگمراںی جائیگی

اس شعر میں بے انتہا معنی تالیف ہے -

۶۲

جان سے بڑ بکرا سے رکھتے عزیز

کیا سمجھتے تھے جوانی جائیگی

جائیگی کیا قرینہ تو (جانی رہیگی) کا ہے  
واہ ری رو دلف -

۶۳

شیخ نے مانگی ہے اپنی عمر کی

میکدہ سے اب پڑانی جائیگی

یہ شعر نہایت دم کا پہلو لئے ہوئے ہے  
بالکل لغو و تبدیل ہے اگرچہ معنی تو ٹھیک  
محذوف مان کر کچھ درست ہو جائیں گے لیکن  
واضح رہے زیور تہذیب سے عاری ہونا  
ہزار کیا بلکہ لاکھ عیب کا عیب ہے -

۶۴

نالے کرنا سیکھتے ہیں عندلیب

اب یہ طرز نغمہ خوانی جائیگی

ردیف پھر خفا ہے (جائیگی) کب (جانی رہیگی)  
اور عندلیب نالے کرنا کیوں سیکھتے ہیں  
اور کس سے سیکھتے ہیں - طرز نغمہ خوانی  
کیون جانی رہیگی کوئی سبب خاص نہ کھلا -  
شاید مصنف صاحب کا یہ مطلب ہو کہ جب  
عندلیب نالے کرنا سیکھ لے گی تو نغمہ خوانی  
بھول جائے گی - یہ کلیہ نہیں ہی بلب کی صفت  
تو ہزار داستان ہے مگر جناب ریاض  
صاحب کے چمن معنویت میں طرفہ عندلیب ہی  
کہ نالے سیکھنے سے نغمہ خوانی بھول جاتا ہے  
واہ کیا معنی ہیں مرعبا جذبا -

۶۵

جا چکے ہیں آپ کل دشمن کے گھر

آج مرگ ناگہانی جائیگی

یہ شعر جناب مصنف صاحب کا اظہارِ دو معنی رکھتا ہے  
یعنی یہ کہ یا تو عاشق بوجہ رشک و حسد کے  
دشمن کو آج مار ڈالنے کا یا دشمن خود بوجہ حسد  
فراق اپنی جان آج دیدیگا مگر تاگمانی کا کوئی  
لطف خاص پیدا ہوا بالکل برائے قافیہ ہے۔

۱۵

ساتھ لائے ہیں نفس سے ناتوان

جالتے جالتے ناتوانی جانے گی  
شعرو با معنی - ہے اگرچہ کوئی بات نہیں ہو مگر  
مصرع اولی دوسرے مصرع کی شان کے  
موافق نہیں لگا اگر لوں ہوتا تو مصرع ثانی کی  
شان مصرع اولیٰ میں ہی ہو جاتی - اور معنی  
بھی لطیف و نازک نکلتے

او ٹھٹھے او ٹھٹھے او ٹھٹھیں گودنیا سے ہم

جالتے جالتے ناتوانی جانے گی

۱۶

پینے آئے ہیں فرشتے خود ریاض

خور کے دامن میں جھانی جائیگی کے  
شراب جھانکے کوئی نہیں پتیا - سبزی چھان  
البتہ لی جاتی ہے سبزی سے استعارہ محبت  
معتوق حقیقی کسی نے نہیں کیا بلکہ یہ استعارہ  
مہمل ہے ایسی حالت میں جناب مصنف صاحب  
کو تو بہ کرتی چاہیے کیونکہ جو روں اور فرشتوں پر  
کہ جو ہمہ تن نوری میں بڑی محبت کنہ ہے -  
ہاں اگر شراب کا چھاننا شراب خواروں میں  
جائز ہوتا تو استعارہ محبت معتوق حقیقی ضرور  
ہو جاتا -

غرض از مطلع تا مقطع انیس - شعر اس غزل میں  
جناب ریاض صاحب نے تصنیف فرمائی ہیں  
اور ایسے تصنیف فرمائے ہیں کہ جنہوں نے  
صاحبان مذاق کے نزدیک مذاق تفریل کا طوطی  
کر ڈالا ہے -

روز شرما میں گئے ہم اونکو خبر ہو کہ نہو

خوب سمجھائیں گے ہم اونکو اثر ہو کہ نہو

ملاقات

مصلح زبان

# اشتہار

حسب رزلوشن بورڈ نمبری ۲۰۹ مورخہ

۱۴ جون ۱۹۰۹ء کے ہر خاص و عام کو اطلاع

دی جاتی ہے کہ ایک کوچہ متصل مکان شیخ

محمد یوسف حنیف صاحب بیرسٹر و ممبر مینوسپل

بورڈ لکھنؤ واقعہ یوٹھی آغا میر متصل باغ

شیرجنگ تھانہ وزیر گنج ہے جسکے نسبت

شیخ محمد یوسف حسین خان صاحب موصوف نے

درخواست دی ہے کہ اپنے مکان میں

شامل کرنے کی اونکو اجازت دی جائے جس

کسی کو کوئی عذر بابت بند کر دینے کو چہ مذکورہ

کے ہووے وہ اپنی عذر داری بتا رہا

جولائی ۱۹۰۹ء تک دفتر مینوسپل بورڈ

لکھنؤ میں گزرائے اوپر عذر کیا جاو گیا فقط

دستخط ڈبلو۔ اے۔ بانگ صاحب سکریٹری

مینوسپل بورڈ لکھنؤ

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۹ء

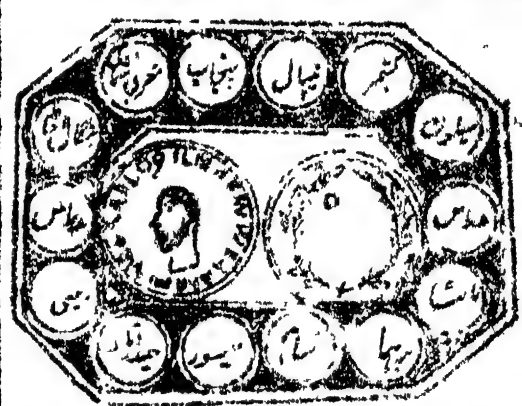
## صحت کی سطح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہوتا ہے جسکو  
اور ضعیف کرنے کے خونین جسطرح فطرت چاہتی ہے اس سطح  
چھان نہیں سکتی ہیں کیونکہ سبھی جسم کی صحت کا بہت بڑا  
دارو مادہ ہی - گودو پنج ضعف اور مرض کی علامات حسہ ہیں  
ہیں پشت میں درد نیند نہ آنا - پیشاب کا کم آنا اور سرکا  
رنگ خراب یا دھندلا ہونا - پیاسا ہونا ہمیشہ لگنا جسم میں  
مکان معلوم ہونا - دلکی کمزوری - درد سر - چھوٹی باریاں  
نظر کا دھندلا ہونا - چکر آنا - جوڑو میں درد - جاننے خراب  
ہو جانا اور جسم کی عام ثقاہت وغیرہ اگر تو جہ نہ کیگی تو  
پیشاب کے امراض لکھیا جندہ پڑیا بیٹیس اور گرد و نچکا اٹھا  
نقے - طرنا اور مستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو  
اکثر غلطی سے ایامی مرض خیال کئے جاتے ہیں پیدا  
ہوئی دون کی درد پشت اور گرنے کی گولیاں (ڈولنس)  
بیک ایک کڈنی پلس (گردون) اور پیشاب کے اعضا کو قوت  
بخشتی ہیں - اور پیشاب کا تیزابی مادہ خونین سے  
نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جسکی وجہ سے عمدہ صحت  
حاصل ہوتی ہے - اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو  
گرد و نچکا اچھا رکھئے - دون کی درد پشت اور گرد و نچکا  
کی گولیاں (ڈولنس بیک کڈنی پلس) جو انکے لیے  
موجب دوا ہیں اونکو اچھا رکھتی ہیں -



دورو پیہ غلہ یا چھ شیشونکے عملہ تمام دوا فروش  
فروخت کرتے ہیں یا دون لی اوباکس یا مینو کی پاس  
دون کا مرہم - ڈولنس اینٹ منٹ ایک تہہ لگانے  
سے کسی قسم کی غارش کیوں - دو فوراً کم ہو جاتی ہے اور  
اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھان جو اسیر (باہر کی ہوئی  
خونی یا بادی) سرخ بادہ - کھجوا - کید - چٹہ - داد  
اور جلد کی سب طرح کی سوزش - تکلیف شور - اور  
غارش وغیرہ کو بہت بگڑی حالت میں شفا بخشنے  
کے لیے کافی پانی کئی ہی تمام دکاندار کے پاس  
قیمت دو رو پیہ فی ڈبیا چھ

# کاغذ شمع چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن پارہ دہلی لکھی گئی



یہ قلم معہ ساری تفصیلات مہر کار آکٹ یہ سنے ناشکاہ  
لندن میں اشتیاد و دل کی عمدی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے جو شمع مین ہونی بھی چونکہ اس کا خانیہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی ریلیسوں - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہے  
ہے۔ دو سہ سہ سہ سہ کی صورت میں گذارش ہے  
کہ اس کی خرید و فروخت کی ضرورت  
ہو۔ طلبہ فرماویں پتہ یہ ہر اس ساری تفصیلات ہی

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دانی ہل بوٹیدار نہایت عمدہ	۱۲	۱۲	۱۲
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے	۱۲	۱۲	۱۲
ہل بوٹوں مین بہار کا دانی	۱۲	۱۲	۱۲
ہنی ہونی	۱۲	۱۲	۱۲
چکن بوٹیدار طرح میں نہایت عمدہ	۱۲	۱۲	۱۲
نیکر کا دانی سنہری بیکات	۱۲	۱۲	۱۲
لے لاتی	۱۲	۱۲	۱۲
پتہ چکن جسکے گل بوٹوں مین	۱۲	۱۲	۱۲
ہار کا دانی	۱۲	۱۲	۱۲
اری چکن جسکے گل بوٹوں مین	۱۲	۱۲	۱۲
بہار کا دانی	۱۲	۱۲	۱۲
چکن سوئی دھنسی چوٹی	۱۲	۱۲	۱۲
سی مہری کے	۱۲	۱۲	۱۲
پتہ چکن بیل بوٹے دار	۱۲	۱۲	۱۲
سے ہوئے تیار	۱۲	۱۲	۱۲
چکن دہلی جو کو شیعہ عمدہ کام	۱۲	۱۲	۱۲

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزنی کول جسکو ہنگو بکیر	۱۲	۱۲	۱۲
عمامہ کے کپڑے جاکری	۱۲	۱۲	۱۲
کلاہ کول کشتی نما زردوزی	۱۲	۱۲	۱۲
دریشمی کلاہ جون	۱۲	۱۲	۱۲

## فہرست اسباب موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
دو رشتہ دار سہ سہ سہ سہ	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
بھات نہ سکہ دار کین نہایت	۱۲	۱۲	۱۲
عمدہ خوش رنگ	۱۲	۱۲	۱۲
پلیٹ پوش جھالدار و جالدار	۱۲	۱۲	۱۲
نہایت عمدہ	۱۲	۱۲	۱۲

## پانین کھانیوالی تمباکو کی خوشبودار مشکلی گولیان

کہان ہن لہاب ہن کو غیرت مشک و ختن بنانے والے  
کدھر ہن لب نوشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھرتشریف لائیں اس روحانی و راحت جہانی  
وزیریت زبان کی لذت دہان کی نہکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب میز ش بعض خواہر ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مہرے دار خوش ذائقہ نقوی دماغ مغز دل دماغ  
مفرج قلب بھر رنگ خسار جاذب رطوبات نفعلیہ  
محبی دندان یعنی خون وغیرہ وغیرہ کے ہن -  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت عمر  
سادہ ۲۰ توہ ۲۰  
قوام جسکی گولیان ہن نی ڈبیہ ۵ توہ قیمت عمر  
زرد کہ - یعنی ہتی دار تمباکو فی سیر پچھ  
محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن سوداگر ان چکن پلہ پڑی الکی لکھنؤ

## ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں آری ہن)  
(۱) دوا جیسے روز اوجھلتا ہو سی دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیا ہی -  
(۲) نیارہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما بڑھ جاتا  
(۳) یوں دے دوائے یا جکا دما دم کا ساحتی ہو گیا ہو وہ بھی  
اس انداز میں ہن قیمت ایک شیشی ایک وپہرہ جالانہ -  
دعہ کی دوا - ڈاکٹر محصول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹر مین طاقت دین والی دوا یوں مین مشہور دوائیں

فاسفورس شکنیا اور ڈینا ملا کر یہ گولیان بنی ہن معہ  
رگ - ماس اور خون کو بھارت - ہتی ہر اسیلے انکی کڑواہ  
سے پیدا ہو کر معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی عمر  
مقوی قہوی کی گولیان کا بننا تودہ وغیرہ ان گولیان  
اکرام ہوتے ہن دو ہفتہ کی خوراک مین گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیر ڈاکٹر محصول ایک شیشی چار شیشی تک ۵  
امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہی ہر طرز کا رحم کی بیماری پر در - روکٹ حمل کی کمزوری پر  
ماتنگ مین درو وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کا استعمال سو عمر کی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہی - ایک ہفتہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ (سودا خوراک ہواک  
محصول چھ آنہ ان دوا یوں کی تفصیل حال مہر ساری تفصیلات  
کے پوری کتاب بلا قیمت ہتی ہر ہنگا کر پڑھئے -  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت شریٹ  
کلکتہ

## راہٹ انگر سون اور نیویارک امریکہ رعائتی قیمت ۳۱ راج سنہ ۱۹۲۰ء

ایگل امریکن  
لیور و اچ  
دنیا مین امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہر کہ  
اور پائدار مین

رعائتی قیمت ۳۱  
محصولہ اک ۵  
ذمہ خیز دار  
ساخت پڑو کی  
ہر اسکی وجہ  
قیمت مین کم  
ہتی آپ نظر

ہن یہ امر بلا مغالہ صداقت کو پہنچ چکا ہی کہ انگر سون  
کی بنائی گھر دیو نکا پائدار عمری عمدی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
مین - دنیا مین کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ مین ہر قدر شہرت حاصل کی ہو کہ اس سطر روزانہ  
دست ہزار یا ۳۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہن انگلستان  
مین اسکی قیمت ۵ شلنگ ہی - چونکہ ہر کو پسند و ستائش  
ایگل و اچ کار و اچ دنیا ہی اسیلے ان گھڑیوں کی رعائتی  
قیمت کم رکھی ہو اسلئے سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت کیوا سٹے بھی جاوگی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہو - ہندوستان مین ہماری خاص تحیت  
بہ ذیل سی یہ گھڑیاں ملینگی -  
المشتر - الیست اینڈ و اچ کمپنی کلکتہ رادھا بازار نمبر  
اودہ پنچ - یہ گھڑی مینے بھی منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہی - قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہی -



مکتبہ شام ۱۹۱۰ء، مضافیہ کلاں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا





اجرت اشتہار				
تقدار طبع	نام نہ	چھ	لکھ	کالم
سمازی	صد	سے	دو	کالم
ستتہا ہی	سے	دو	دو	کالم
سالانہ	دو	دو	دو	کالم

نقشہ قیمت اوروں بیچ				
نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت
نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت
نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت
نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت	نقشہ قیمت



# نورس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمار والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں  
نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## موسمی ترانے

اگر گرمی کی گرمی

یہ جسم ہڈی سے پسینے کا آباں

کپڑے کا ہر ایک تار بھی تن پر چھنچال

ہر وقت پسینے میں شہ ابو ترہیج

گرمی نے کیا ہی سبک کیا تو دل

گرمی کے جہان بھر میں پو بار میں

جسموں کے پسینوں کے دھواں میں

ہر ایک بن موسیٰ ٹپکتا ہے عرق

یہ بال میں جسم پر کہ فوا سے ہیں

گرمی کی مگر ہے سرد مہری کو کمال

دل سرد ہے جینے سے ہوا ہو حال

ہر دم برب عرق میں گرستا ہے

مہم ہے یا کوئی پسینے کی پچال

گرمی کی فشار سے ہے پٹنگ صورت

مرہ سے پڑے ہم ہیں کیے جان صبر

کیون سیل عرق میں پھر نہ آرام ہے

ہر پارچہ جسم ہو جب لکھ ابر

گرمی نے دیا کان جو بنگھے کا مروڑ

وہ بھی تو ہوا ہوا ہوا خواہی چھوڑ

کیون دل بھی نہ اڑنے لگے پاری کی روش

گرمی کا ہوا ہے ایک کس درجہ چوڑ

سابقہ

لا ابالی

## پربہار ساقی نامہ

ساقی شراب تاب لانا

روح گل گلاب لانا

ہوشاد جس سے طبع ناشاد

گلہریز ہوں عندیبل شاد

ساقی بلا شراب گلگون

مسرور ہو جس سے طبع محزون

دکھلاؤں طبع کی روانی

ہو جس سے حریف پانی پانی

مضمون ہوشل در کنون

بندش ہو خوب چست و موزون

زندون کی جان لا تا ساقی

مستون کی آن لا تا ساقی

## ۱۹۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک

بتر بیک وقت

۳۰ سال پہلے

اسکات کا المشن

نمائت تجربے میں جو ابامہ فریاد ہے دینا پورا اور آج اوسید کا نتیجہ ہے ساری دنیا میں  
امراض سینہ

مفرغہ

ضعف ہاضمہ

کے سبب بچے اور جوانوں کے لئے مہربانی اور مصلحتی بنانے والی ہے

بلا تہ سے نہیں چھوڑا

سب دوا فرستیں جیتے ہیں

اسکاٹ و بون متحد

دوا سازان لندن

انگلینڈ



مینا ہو گوہر مدن کا

ساغر ہو عذیبہ چمن کا

ساغر چھلک چھلک کے تر ہو

پہلو میں ایک سیمبر ہو

قربان تیرے ساقیالا

لبریز شراب جام لالا

مینا جوئے صدا کے قفل

دین رند جان بہا کے قفل

ساقی یہ دیر کس لئے ہے

یہ ہمیر پھیر کس لئے ہے

لاجلہ تبتنی ہو بلالہ سے

مخوڑ جب ہوں دل دھماکے

ہو موجزن جو بحر معانی

مضمون رقم ہوں رستانی

اچھے سے میرے بھروسے ساقی

تلچھٹ شراب جو ہو باقی

لاجلہ پیارے جلد لالا

منا ہو خم ہو یا ہسیالا

ظالم یہ دیکھ کر کیا کہان ہے

جو بن ہے آج گلستان ہے

آئی بہار ہے چمن میں

مدحو گلون کی انجمن میں

دیتن چچ دعائیں بلبلیں ہیں

سبکی دم میں جھلجھلیں ہیں

غنجے ہی لگ ہیں مسکراتے

مانند حسین ہیں دل بھجواتے

نرگس ہے انکھڑیاں دکھاتی

سوسن زبان ہی لڑاتی

ہیں نخل نہال بھونستے ہیں

سب بائے بہار چومتے ہیں

طاؤس ہیں خیال گاتے

پتے ہیں تالیاں بجاتے

شمشاد مرے نہ بانگ ہیں میں

اکڑے نا سرو بھی بچیں میں

کھسار میں کبک کی یہ قہ قہ

گلزار میں بلبلون کی چھو چھو

قمری یلار گار ہی ہے

کوئل بھی سُر ملا رہی ہے

پلی پی ہے الا پتا پیچھا

ہنسنگر میں سنا تے رگ لالا

ڈالی لکھتے ایہ ٹوپ چھوٹا کر

بجلی چھپی وہ جگمگا کر

مینڈک سہاگ گار سہت میں

شادی میں اچھل کے آ رہی ہیں

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں

کلیان ہیں خوش محل رہی ہیں

قمری ہے سر کی بغل میں

جو بن ہی انار میں کنول میں

سنبل نے زلف وہ سنواری

باد صبا ہے حب پہ واری

یہ طور ہے آج نستر کا

ہے باغ باغ دل چین کا

سر مایہ دس لاکھ  
جدید پراسپیکٹس  
بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بیمہ کے جدید و مختلف اقسام مع منافع و بلا بیمہ  
زندگی خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے چند نصف  
میعادی المطاعف یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا - بیمہ زندگی  
میعادی بیمہ مسنورات بیمہ رویمہ بیمہ شادی - بیمہ تعلیمی  
خیراتی کاموں میں امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پر اسپیکٹس ملاحظہ ہو۔

پراسپیکٹس ملنے کا پتہ  
لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام منیجر بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور یا سکریٹریان شاخاے کلکتہ  
جنمیر - احمد آباد سندھ اوکینڈی - آہ آباد - بنکپور

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ  
کلکتہ





# سیر کا سر

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مذکر انگیزہ میں مذکور کا بج کے پروفیشنل محوڈا کو دن والیان ریاست اور ولایت کی پونورشی کے سند یافتہ یوہن ڈاکٹر دن بعد تجربہ جس طرح کی  
صحت پر فانی کہ یہ سرسرا اراض ذیل کے لکڑا میز سے منع بصرات تا یہی چشمہ صند جالائروال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جاتا خارش  
ہر زڈاکر اور حکیم جاسے اور او یہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرسرا کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے مینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور مینک  
لی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرسرا بیکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص میں سرسرا مفادہ اور نفعائیں قیمت فیتوہ  
۱۰ سال بھر کے لئے کافی ہو مبلغ ۵۰۰ نمبر کا سرسرا اعلیٰ قسم فیتوہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - معری سرسرا فیتوہ ۴۰ خرچ ڈاک  
بدنہ خریدار درخواست کیونست اخباریہ حوالہ ضرور دین نقل و جعل میرے کے سرسرا کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنگلی آنکھیں بہت کمزور اور جبار تھیں  
استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاصکر  
ان مریضوں کیواسلئے جنگلی آنکھوں سے پانی جاری  
رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرسرا  
نہایت ہی مفید پایا -  
مقام برج لال گھوس رائے بہادر ایل ایم - ایس -  
اسٹنٹ سرجن و پروفیشنر میڈیکل کالج لاہور  
حال نریری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے سے اگر تیرت ہو اسی تعریف سنی تھی سپاہی  
استعمال میں مفید اور تیر مدت پایا میری رائے میں ابکا سر  
مثلاً بچوں کو میں بذریعہ آنکھ جات اور سر کا ڈیڑھ  
کی معرفت فروخت ہوا چاہتا ہوں تاکہ ہا میری غریب کو میری  
مستفید ہو کے آجودا عالی خیر سے یاد کری براہ مہربانی ایک  
میرہ کا مفید سرسرا اعلیٰ قسم دی تی - پوسٹ بیجین -  
مقام - ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل انچارج  
شفا خانہ ٹونسہ - ڈیرہ غازی خان +

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے  
۱۱) میں اور میرے بہت سے مریضوں نے میری کھانسی کو  
مردار میا سنگھ اہودالیدہ سے تیار کیا ہی استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کے پانی سے لیکر  
علم رکھتا ہے آنکھوں کو تازہ رکھتا ہے اور مینائی کو  
طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سرسرا مینائی کا قیمتی  
کے لکڑا میز ہی مفید اور درد اور سبب آنکھ  
بھی کوئی دوا اس سرسرا سے بہت فائدہ بخش فیتوہ بھی  
مقام - آنریبل ڈاکٹر محمد حیات خان - خان سادوی  
ایس سابق ڈویژنل سبیشن کالج سست جالندھر  
میر کو نسل گورنمنٹ ہند +  
۱۲) پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ کے سلسلے میں ایک  
شخص جس کی آنکھیں ناخن ہو گیا تھا - بہت فائدہ  
میں نے دیکھا کہ اس کا علاج کر کے اس کی آنکھیں  
مہربانی دیکھتے ہیں سرسرا اعلیٰ قسم سے بہت فائدہ  
مقام - سارو پتھر جیت - پانی - پانی - پانی - پانی -  
بہادر اسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب  
۱۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۰۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے

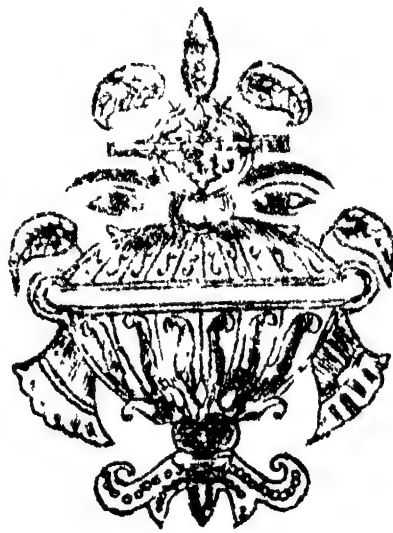
## پانچزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے سر کی سندات میں  
جو قریب تیس ہزار روپیہ ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا - جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے اچ ۱۸۹۵ء  
سے جمع کیا گیا ہے

۱۷) جناب سردار صاحب تسلیم فرمائیے ابکا سر استعمال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک یہ کمزوری کیم کیڈو بہت  
مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار دیکھ  
کا کہ میرے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ  
میں چار روز کے استعمال سے تین تین میں میری کمزوری  
دیکھ لیں اگرچہ کام کر سکتا ہوں +  
راحمہ میان خورشید محمد خان خلف نواب تین محمد  
بہادر رئیس اعظم جوبال -  
۱۸) مکرم بندہ تسلیم - میں آج قابل قدر میرے سر کو  
میں نے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا اب  
ہستہ میں لکھا ہوا ہے میری کمزوری بہت تھوڑی  
لگاتار بالکل چھوڑ دیا اور اب میرے چشمہ کے بغیر  
میں - رادھا کشن گورنمنٹ ہسپتال جلی محلہ  
چوڑی گوان -  
۱۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۲۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۳۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۴۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۵۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۶۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۷۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۸۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۱) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۲) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۳) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۴) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۵) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۶) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۷) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۸) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۹۹) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے  
۱۰۰) میں نے پروفیشنر میا سنگھ اہودالیدہ سے

کرتا ہے رعدِ باری  
کہتا ہے گرج کے باری باری  
ہر پہر و جوانِ سیر و آزاد  
بیٹھا ہے ہر اک طلبِ دلشاد  
دالان میں کوئی در میں کوئی  
بازار میں کوئی گھر میں کوئی  
لے ابرہہ کھل گیا بس کر  
بہر خداتو اب ترس کر  
کیون مجھ سے ہے یہ بیر ساقی  
کیا بات ہے ہی تو خیر ساقی  
کیون مجھ سے یہ عتاب تیرا  
غیر وں سے ہے خطاب تیرا  
کیون چپ ہیں نہ سے بول ساقی  
مقصد کی گرہ تو کھول ساقی  
لہذا یہ عتاب کیون ہے  
غیر وں سے یہ خطاب کیون ہے  
رجش یہ ستم ہے میر حق میں  
کیسا یہ ستم ہے میر حق میں  
ساقی یہ مجھ سے لاگ کیون ہے  
بو تل میں آج کاگ کیون ہے  
ہے تو جو تیرا یہ تغافل

پے درد ہی ظلم یہ تامل  
پی پی کے یہ سب ترین میخوار  
جاتے ہیں مست سو گلزار  
باقی رہا ہوں میں ہی ساقی  
ساقی رہا ہوں میں ہی باقی  
مجھ کو بھی جو کچھ ہو جلد لادے  
تلچھٹ میں بھی چاہے ستم ملا دے  
تو نے جو کی ہو دیر ساقی  
تقدیر کا میرے پھر ساقی  
میخانہ ز بادہ گشت خالی  
اب کیا ہی تری یہ دیکھا بھالی  
نوشیدن جامِ حریفان  
رفتہ ز میکدہ بہ بستان  
سلوک



ایک سیرہ آنجہانی کا صحیفہ شقیہ  
مشتمل ہے چند سطور نصیحتِ آمود  
جانشین کے نام از ملاء الاعلیٰ

یاد مہنکینی و زیاد مہنکینی  
عشرت دراز باد فراموشکار من  
نخت جگر - لہذا رہبر غفلت شعار - ناپسندیدہ اطوار  
سرمست بادہ کبر و نخوت - سراپا عجب و کمند  
حاکم اشرفی الہدیین -  
سپیس از دماؤن یاد عمری و ترقی مدارج دولت  
واقبال و انبغ و لاج خاطر عزیز باد - گو مجھے بعد  
مات حالادنیادی معاملات سے کچھ تعلق و سروکار  
نہیں - ہا - لیکن رعایا کے قلق اور تہ ساری  
صغیر اسنی اور نا بجز بہ کاری کے خیال نے مجھے  
مجبور کیا کہ میں غرق ہوں بہشت علیین سے  
تھا رہے عادات و حرکات رعیت کے نکالین  
وحالات کی نگران و خبر گیران رہوں - ماشاء اللہ  
اب تم حد بلوغ سے تجاوز کر گئے - لیکن پھر بھی  
بچے ناکردہ کار ہو - اسی جہت سے میں نے  
تھنین کمسن و نا بجز بہ کار لکھا -  
موجودہ حالت اور مختار روتیہ نامرغوب اس  
بات کا یہی ثبوت ہے کہ ابھی تم گرم و سرد  
بالا و پست زمانہ سے بالکل کور ہے -  
ناواقف ہو - مہین بلحاظ عمر مختار اکوئی قصور  
بھی نہیں - کیونکہ بچہ کاری و زمانہ شناسی  
کے لئے عرصہ دراز و مدت بسیار درکار  
ہے - اگر یہ تکویری کیفیت سے آگاہی نہیں ہو سکتی  
کیونکہ یہ عالم ہی اور ہے - لیکن راقمہ بذریعہ  
معتقد میں آئینہ گان اینصوب اکثر ہمیشہ تمہارے  
وریاست کے حالات حسن و قبح سے گاند

ہو سکتی تھیں۔ مگر پھر ہی تمہیں براہ سعادتمندی  
ایضاً وقت میں میرے دل کو وہ حد تک جانگسل ہو چکا  
جس کا اثر ہنوز میری روح پر باقی موجود ہے۔  
گویا یہ تمہاری ناخلفی ہی کیون نہ ہو لیکن میں  
اوسے سعادتمندی ہی سے تاویل کر دیتیگی۔  
مگر با اینہم جوش محبت مادی سے

از خردان خلاست و از بزرگان عطا  
کے متعلقہ کو ملنا پڑا رکھتے ہو سے چند مدعو انوں  
کو دیکھ کے جو کہ مختار سے اور ریاست دولوں  
کے حق میں نہ قائل کی تاثیر کھیتی ہیں۔ مناسب  
معلوم ہوا کہ یہ یہ کلفوں کے ذریعہ کو فراموش  
کر کے بہتیدین نفع و ضرر سے آگاہ کروں۔  
اگر خیال آج کے اور یہی نصیحتوں پر عمل پیرا  
ہوئے تو فساد ہو گیا۔ لفقان تھیں کہ میاڈہ  
اوٹھا نا پڑ گیا۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان و تو تر دارند  
جو انان سعادتمند پند پیر و انارا  
یہ اندرونی کشش جو روز بروز ترقی پذیر ہے

جسے تم نے اپنی ناقصیوں سے غائب جو شہنام  
کے سبب خود پیدا کر لیا ہے بظاہر اس  
اسکا رفع ہونا اب ذرا مشکل امر ہے بلکہ  
خود کردہ راعلا ہے نیست

لیکن خیر جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب تمہیں ہر ایک  
معاملے میں براہ دور اندیشی احتیاط و نظر رکھنا  
چاہیے۔ کہیں غفلت میں ایسا نہ ہو کہ سیاسی  
رنجش کوئی نیا گل کھلائے اور پھر جو دست  
افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔ یہ بھی  
قدیم نیک پروردہ و خیر سگال تھے اون کے ساتھ  
جو مراعات بصلہ خدات گدہ نشینان سابق  
کے عہد سے برابر جاری و ساری چلی آئی  
تھیں اونکو تم نے یکدم موقوف و مسدود کر دیا۔  
گو آہیں تمہارا کچھ نایاب و معتد بہ نفع  
ہی نہیں ہوا۔ لیکن تم نے اون لوگوں کی حق تلفی  
کر کے اپنے سر پر سبب بدنامی رکھ لیا۔ تلو  
چاہیے تھا کہ قدیم خیر خواہوں کی عزت  
افزائی کرتے اور اگر سہو ہے اون سے  
کوئی قصور بھی سرزد ہو جاتا تو بھی اوس  
حشم پوشی۔ اغراض و درگزر کرتے۔ تاکہ  
انتظامات ریاست میں رخنہ نہ پڑتا۔ نہ یہ کہ  
بلا وجہ اون کے حقوق قدیم نا انصافی سے پامال  
کئے گئے جو کہ اتنی انتظام کے علاوہ باعث  
آنگشت نائی ہوئے۔

مداخل و مخارج کا احوال تلو کچھ لحاظ نہیں ہے  
آمد سے خرچہ چند زیادہ ہے۔ ابھی سطرف  
تمہارا خیال رجوع نہیں ہے۔ اگر خدے  
یہی خالت و سائلم رہی تو اسکا آئندہ  
نتیجہ ہر ایک دانائے شخص قبل از وقت مستخرج  
کر سکتا ہو۔ اکثر ترقی خواہان قدیم فو تلق سے  
انتظامی معاملات میں تم سے عرض کرنا چاہتے  
ہیں۔ لیکن بوجہ خوف کہ شاید اکہین مور و خراب  
نہ ہوں کوئی حرف زبان پر نہیں لا سکتے۔

اہل برادری کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ نہیں  
کرا جاتا۔ اون سے معمولی بے انتفع و کمزور میں ہر ہر  
برائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلا عرض  
و سبب خاص کوئی شخص برادری سے  
ادب سطرف آنے کا رخ نہیں کرتا۔ گو تہذرت  
رستہ۔ غرض کہ مرتبہ میں اون سے فضل و

۱۰

[illegible]





ابتو آرام سے گزرتی ہو  
عاقبت کی خبر خدا جانے



بالا تر ہو۔ مگر بچا نا احوال بڑے نہیں ہو۔ لہذا  
تھیں اونکی رضا جوئی خوشنودی کا خیال و پاس  
رکھنا چاہیے خصوص یہ بہت بڑا اندھیر ہے  
کہ کارکن لوگ رعایا کو بہت حیران و پریشان  
تباہ و برباد کرتے ہیں اور تم رعیت کی داد و فریاد  
پر بالکل متوجہ و منتہ نہیں ہوتے۔

تیسرا آواز مظلومان کہ ہنگام دعا کردن  
اجابت از در حق بہر استقبال می آید  
برخوردار من ابرعایا کی بہتری استحکام ریاست  
کا باعث ہے۔ حضرت سعدی فرماتے ہیں  
کہ

رعیت چون پنج دست سلطان درخت  
درخت لے سپر باشد از پنج دست  
مستغنیوں کی فریادیں تمہارا فرض اولیٰ ہونا  
چاہیے۔ میں اس بات سے میں بہت کچھ کہتی  
ہوں کہ اب عبادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ لہذا  
اپنی ہی تحریر پر اکتفا کرتی ہوں۔

از عاقل تکفیه الاشارة  
ہاں ایک امر بوجہ تعلقات خردی و بزرگی  
معروض تحریر میں لانا مناسب خیال کرتی ہوں  
تم خود سمجھ سکتے ہو۔ میرا صرف اس قدر کہنا  
کافی ہوگا کہ

نتیجہ کار بدکار بد ہے  
افعال ذمیم و قبیح سے دست کش ہو کے  
راہ راست پر ہو۔ گزشتہ راصلوۃ آئندہ را  
آفتیاد۔ معنی ماضی۔ اب بھی توبہ کا موقع  
ہے۔ کیونکہ گنہگار کے لیے ہر وقت در توبہ  
باز ہے۔ توبہ کرو۔

دنیا و آخرت میں حفاظت اسی ہے  
توبہ بڑی سیر ہے گنہگار کے لیے  
خدا کے واسطے کہیں اس شعر پر عمل نہ ہونا  
کہ

رات کو شوق سے پی صبح کو توبہ کرنی  
زندہ کے زند رہے ہاتھ سے جنت کی  
مٹھاری سرکار میں خنیا گردن و بلند نواز دین

کی قدر و پریشانی زیادہ ہے۔ اور ہر وقت قص و  
سرود کا مشغلہ رہتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ چیزیں  
امراہی کے شوق و دل بہلانے۔ غم فٹپ کرنے  
کے لیے ہیں۔ ہاں اوقات انجام دہنی انفصال  
اور ریاست کے علاوہ اس شغل کو واسطے  
بھی کوئی خاص وقت مقرر کر لیا جائے تو کوئی  
ہرج و مرج و منالغہ نہیں۔

آہل علم اور سیاف بہادر دن کو ہمیشہ قیرو  
وقت کی نگاہ سے دیکھتے رہو۔ کس بل  
کہ مصیبت کے وقت ہی وگ آڑے آئیں گے  
اور تمہارا ہاتھ بٹائیں گے۔

قلم زن نگہدار و شمشیر زن  
نہ سطر ب کہ مروی نیاید زن  
سیری آخری نصیحت ہے کہ ہر کام میں سلیقہ  
و دانائی سے کام لینا۔ حکام وقت کی خوشنودی  
مقدم سمجھنا۔ مندرجہ بالا اسقام و بدعنوانین  
کو رفع کرنا۔ تکبر و غرور کی مخرب اخلاق  
عادت کو ترک کرنا۔ اسکا بھی خیال رہے  
کہ چند چیزوں کا اجتماع اچھا نہیں۔ بمصدق  
الشعار

جو الیٰ لے یزی زر حکومت  
ہے انکا ایجا ہونا قیامت

ہوئی ہیں جس جگہ باہم یہ چاروں  
و ہاں پر آفتیں آئیں ہزاروں  
اگر تم نے میرے نصائح و نصیحت انگین پر ایمان  
کر کے موجودہ شکایتوں حر ابوں کو رفع و  
رفع کیا تو میں بہت مسرت کے ساتھ آئندہ  
بھی تمکو فوری معاملات میں صلاح نیک  
دیتی رہوں گی۔ ورنہ تم جانو۔ تمہارا کام جانے  
میں اپنا فرض و حق محبت ادا کر چکی والدعا۔  
فقط  
سلامت

ناصرہ شفقہ۔ از خلد برین

غریب کسان کی مصیبت  
مبارکباد اسیاد کو مردہ سیری کو  
بہت مشہور سیری خوشنودی ہوتی ہے

غریب کسان کی مصیبت

مبارکباد اسیاد کو مردہ سیری کو  
بہت مشہور سیری خوشنودی ہوتی ہے

غریب کسان کی مصیبت

زیر پنج۔  
مودبانہ سلام قبول فرمائیے اور ایک قبل  
الہ کا شکر ادا کی مصیبت کی کہانی سنئے۔ اور  
آٹھ آٹھ آنسو روئیے۔ یہ اساتذہ کا مینا۔  
کاشتکاری کا زمانہ۔ بارش کے دن اور  
آرزوں کی بالیدگی۔ کشت تمنا کی سرسبزی۔  
انسوس صد افسوس کہ ان سب پر پانی پھر گیا۔  
لٹیا ڈوب گئی۔ آپ خود ذرا اپنے عقل ناقص  
پر زور دین کہ اس حالت میں جبکہ فصل خریف  
کا مستقبل چشم تصور کے سامنے ایک اہلماں  
ہوئے کشت سے کہیں زیادہ دلکش و  
و فریب منظر پیش کر رہا تھا۔ یکایک بد نصیبی  
کا نمودار ہونا اور چیتی اور اچھوتی پر دیا۔  
(بھینس کی دختر نیک اختر) کا اس جہان سے  
گزر کر داغ مفارقت دیجانا ایک غریب  
کسان کے لیے کس قدر جہاں بایوسی خیز ہو سکتا  
ہے جس پر دیا پر اسکی تمام امیدیں منحصر  
تھیں ان سب پر خاک پڑ گئی۔ آہ اب  
اوسکے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے  
برائے نام دو درہم کا سہارا تک نہ رہا۔  
شیخ جلی نے محض مزدوری کے دو پیسوں  
سے آندا اور مرغی لے کے آئندہ عروج  
کمال تک پہنچنے کی سوچی تھی وہ اپنے  
تجربہ میں ناکام ہوا۔ غریب کسان  
جسکی مستقل فراخی مشہور ہے۔ من حیران و  
پر عمل نہ کیا اور آج اس کے خیالی بلا فتنہ  
کھل گئی۔  
پر دیا کے حادثہ جانگزا نے کسان کو دین  
نہ رکھا تھا۔ لیکن قاعدہ کی بات ہے کہ  
انسان کو زیادہ غم نہ ہونی چاہیے۔

تازہ رکھنے کی وہ پوری پوری کوشش کرتا ہوں  
جناج اس موقع پر کسان کے اندرونی  
جذبات نامانوسوں کی شکل میں ظاہر ہوئے  
ہیں اور اس نے اپنی پڑیا کا ایک مختصر گزشتہ  
مرتبہ لکھ کر دلی محبت کا ثبوت دیا ہے۔ کسان  
اور شاعری بظاہر دو متضاد نقطہ ہیں لیکن لارڈ  
مکالے فرایکے ہیں کہ شاعری تہذیب و تمدن  
سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی۔ اور نظیراً  
وہ پہلا سے عرب کی بیثال قوت شعر و سخن  
کو پیش کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے  
دیکھیں کہ بیچارہ کسان اظہارِ نیازات پر کہا تک  
قادر ہے۔ اس سے نئی روشنی کے تشاوہ  
کو سبق لینا چاہیے۔

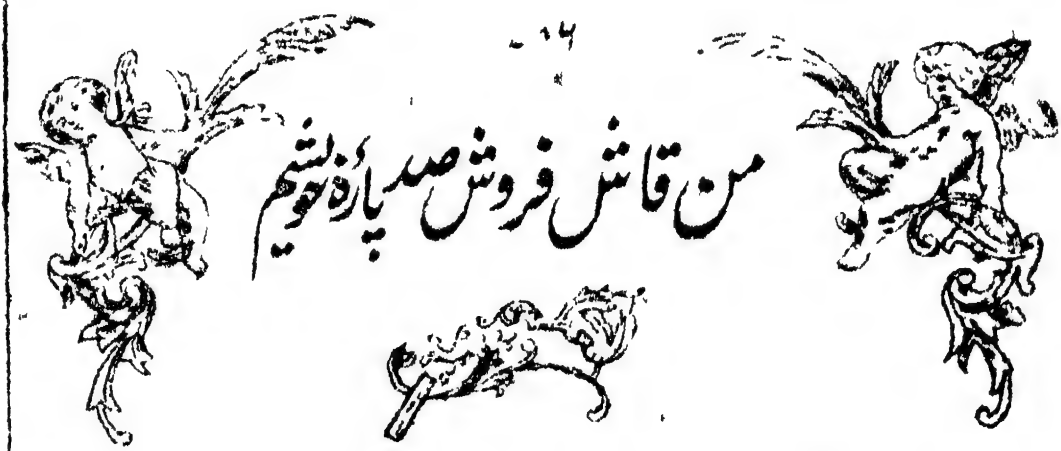
چل بسی سو عدم ہاں سے ہماری پڑیا  
آہ وہ راحت جان راج دولاری پڑیا

کی زمانے ترے ساتھ نہ یاری پڑیا  
حرف شکوہ ہی زبان پر مہرے جاری پڑیا

۱۵ متاری - مان ۱۲

عیش دنیا کے اٹھا ہے نہ سہاگن بگر  
گئی اشد کے نزدیک کنواری پڑیا  
اپنی بہنوں سے بھی زیادہ تجھے سنبھالیں  
تھی مجھے تو جدا جان سے پیاری پڑیا  
تیسرے مرنے سے پیاش ہو میرے گھر میں  
رو رہی ہیں میری خالہ اور ستاری پڑیا  
بعد مردن ہی ترادھیاں بسا ہو دلیں  
تیرے مرقد کا بنو نکا میں پیاری پڑیا  
آمراد وہ کالو کون کے گیا صد افسوس  
بے سبب انکی بہنیں گریہ و زاری پڑیا  
لے فلک اسکا بدل ہکو ملیگا کیونکر  
ہم سنے پائی تھی ہزاروں نین پڑیا

۱۵ متاری - مان ۱۲



## من قاش فروش صدیادہ شمیم

دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے۔ بطنی السیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سبب  
اسوجہ ادوہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) ہجوری  
ہوں اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھی  
کی جلد کا قیمت ہے معہ محصول ڈاک تھی۔ گراں یہ ششما ہی جلد کی قیمت معہ محصول ہے مقرر  
اسمیں عجیبہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار ادوہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

منجراوہ پنج اخبار لکھنؤ

کیا عجب فرط مصیبت یہ بیچارہ کسا  
مار کر پیٹ میں مرجا کٹاری پڑیا

کشت زعفران

دلون کو کھینچ لیتی ہے ہر اک طرز زبان میری  
کہان سے لاسکی بلبیل دہن میرا زبان میری

ارخوانی شراب کے دلدادہ۔ جناب مولانا  
پیچ صاحب دام کباب کم۔

کئیے مزاج کے قلم امیر کا کیا حال ہے۔  
سوڈ گرتی سے کم ہے یا زیادہ۔ یار برسات  
تو وہ دھماجو کرتی جا رہی ہے کہ ہر خاص و عام  
مزاج برکت نہ ہو رہے ہیں۔ اور کیونکر نہ ہوں  
جبکہ پڑوالی ہو ا کے جھونکوں کے ساتھ کالی  
کالی گھٹاؤ کا ادب نا بھلی کا چکنا بالو کا گر جینا  
میںہ کا پر سنا۔ ممکن نہیں ہے کہ یہ سمان دیکھ کر  
دل بے قابو نہ ہو جائے۔ بقول شاعر

میںہ برستا ہو اور اُمی ہو گھٹا ساون کی  
دل اڑاے۔ لے جاتی ہے سناون کی  
مانتا ہوں دوست۔ واہ وا شعر سنکر دل تو  
پھر دک اٹھا لگے ہاتھوں اور بھی کچھ کہہ دے۔  
اچھی آئے ابھی سنا کیا اور دیکھا کیا۔  
قلہ تو رکھنا ضرور یہ ساتی پیش خدمت ہے۔  
اگر کس آئے تو واہ وا۔ اگر بند نہ تو سنا  
معاذ حقہ بدزیر یعنی آرڈر میرے نام روانہ  
فرما دے۔

ساقی نامہ

آئی اب برسات ہے ساقی  
خوب گھٹا کاسات ہو ساقی



سب کچھ میں جو دیکھنے اور مطالعہ کے لائق ہیں۔  
اُردو کے انہماکات نکلنے کی فصل کو تو خزان معلوم  
ہوتی ہے۔ مگر اُردو سالوں کی ادھنی کوئل سے  
امید ہوتی ہے کہ اُردو کا گلستان پھرتی  
دل خوش کن رنگ پیدا کرے۔



بشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اس امید  
پر درج کئے جاتے ہیں کہ اور حضرات جو اب تک  
خاموش ہیں تو جبر فرمائیں اور شکریہ کا موقع  
دینے۔

بھارت انشورنس کمپنی

جناب ہری ہر سہا صاحب

اخوان الصفا

دی اندین اسٹانڈرڈ ویا کمپنی

جناب شیر سنگھ صاحب

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب

جناب سید محمد خواجہ صاحب

جناب ڈاکٹر برمن صاحب

جناب عبدالغفور صاحب

دلش ایٹارک

جناب ولیم رام شکر صاحب شرما

جناب نصیر الدین صاحب

عالمجناب آنرہیل نواب سید محمد خالصا

جناب محمد غلام الدین صاحب منصف

جناب نصاحب احمد حسن خان صاحب

عالمجناب راجہ صدیق رسول خان صاحب

جناب کنور کا متا پر شاد صاحب

## لوکل علیہ السحاب

برسات کی رت منہ پانی کا کیا پوچھنا۔ اور بھر پور  
کی خشک سال قحط و کمی پیداوار کے بعد۔ اور  
برسات کا رو سے دو چار پہلے کی بوجہ نکلنے  
یعنی پانی برس پڑنے سے تادمیہ کا حل حشا  
اور حشرات الارض۔ جولائی۔ مکر موتوں۔  
جھینگر۔ مید کون سے پوچھے کہ ایک طرف تو  
ابر بالائی پھینٹے دیتا ہے دوسری طرف دریا سب  
بھی موجوں پر ہیں۔ گومتی کا پاٹ موتی محل  
سے مارکین کی کوئی تک آب روان کی چادر کی طرح  
پھیلا ہوا ہے۔ امارا تو خیر کوٹھنوں۔ بنگلون  
قصر و ایوان میں بھگی بلی بنے دیکھے بیٹھے ہیں  
مگر غریب کے مکانوں میں چھتر سا بانوں میں  
مرغابیوں کی دیکھو نکا لطف شیا شب۔ گدا گد  
دھون دہان کی چاشنی کے ساتھ اٹھاتے ہیں۔  
اللہ باقی من کل پانی



## الناظر لکھنو

یہ شہر کے کوئی عمامہ یا منہ دل دیے۔ عبا  
زیب جسم کئے۔ قلمدان نظارت نعل میں دا لے  
عدالتی انگریز لکھنے لگے۔ میز کرسی درمی خیمہ  
وغیرہ لائے عدالت کے ناظر صاحب بہادر  
دام نظارت بہین یہ ایک نئے اُردو کے  
رسالے صاحب ہیں جو مال مذکور و مونس  
(یعنی مردوں اور خواتین کے مضامین کا  
مرکب یا جنس) فرق بہارک پر لا لے  
یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے منصف شیعہ میں تشریف  
ارزانی فرماتے ہیں اور بعض دور و پیر چوہانہ  
سالانہ۔ ارادت گردانی کچھ لکھنو سے باہتمام  
محمد علی صاحب۔ ووصی الحسن صاحب علوی  
بی اے و ظفر الملک علوی کی اڈیری سے  
نکلے ہیں۔ انہیں مضامین نظم و نثر اور خبریں

ہکو ملی نشتی ہے

بیچھے لگی گھنٹی ہے

دنیا سے ہم تو ترانے ہیں

سب کچھ دیکھے بھالے ہیں

جو کوئی مانگے مجھ سے چندا

دون میں اُسکے سر پر ڈنڈا

کوئی مرے اور کوئی جیے

کوئی بچے کھائے اور کوئی پیے

نشتی نشتی بوندیں پڑتیں

یہ تو سویاں سی ہیں جھڑتیں

جھم جھم جھم جھم پانی برسے

دل ہی ہمارا مے کو ترے

بھلی تھو پے بادل گرے

منی جان کا تجیرا لے جے

بو تل لیتے جانا جی

خوب بھرا کر لانا جی

انگریزی ہو یا دیسی ہو

خوب پین گے حبیبی ہو

ہم تم پین گے ایک ہی ساتھ

دیکھا جائے گا لانا ہاتھ

خوب چھنے بھائی خوب چھنے

گت میخا رون کی خوب بنے

جتنی پیوں میں خوب پلانا

پیاسے بھر دیتے جانا

آجاساتی آجاساتی

دل میں رہے تاراں باقی

آجاساتی کا ہیکا کھٹکا

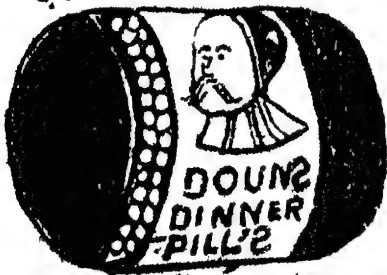
منہ میں لگا دے لاکھ ٹھکا

بی۔ ڈی۔ سنہا۔

## کیا آپ بیمار ہیں



جبکہ آپ طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کر سکتے  
شکایت ہی آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دل  
بھر میں مجھے ایک دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر یہ بات بھی  
تورات کو سولے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں  
(ڈولنس ڈنر پلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست  
صاف ہوگا۔ اور پیشہ کی بنائیت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم  
ہوگا۔ قبض کیونکہ آنتوں میں فٹیلے زیادہ عرصہ تک  
رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو  
دنیا کے نصف سے زیادہ مضمون کا باعث ہوتا ہے۔ اس  
بجائی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی  
ہیں جگر کی شکایات ہیجان صفر اور ایسی بیماریاں  
بد ہضمی، سود ہضمی، پھٹون کی کمزوری جسم کی نقاہت  
امراض قلب یعنی دل دوار یعنی جگر آنا۔ درد سر۔ انفج۔ کھٹی  
دکارین آنا۔ اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک  
یہ ہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ  
کیلئے خراب ہو جاتی ہے ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈولنس ڈنر  
پلس) بنا کر بنائی گئی ہیں اور مذکورہ مضمون کو  
مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے اجزاء کو آنتوں  
میں سے نکالتی ہیں جگر کو توت عطا کرتی ہیں اور مرد و عورت اور  
بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشی ہیں۔



بارہ آنہ والی

قیمت ۴ روپے ۸ آنہ اور ۱۲ روپے بارہ آنہ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں  
ہیں جو ۴ آنہ والی شیشی کی گولیاں بجلی ہیں۔ کل دو ڈون  
فروخت کرتے ہیں یا ڈون پی۔ او بکس ۲۰ بیسی کے پاس  
ڈون کا مرہم۔ (ڈولنس اینڈ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی  
قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہو اور اکثر وقت تو ایسا  
قویا چھان بوا سے (باہر کھلی ہوئی یا غلی) سرخ بادہ  
کھرچو۔ کیر۔ چمچ۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش  
نکلیں شور اور خارش وغیرہ کو بہت جلدی ہوئی حالت میں  
بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پالی گئی ہے۔ تمام دوکاندار  
کے پاس قیمت چار روپے دینے دیں۔

(۸) ایک شیشی قطر۔

(۹) اٹلی کا بنا ایک روپے۔

(۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس

(۱۱) ایک قینچی۔

(۱۲) ایک چاقو۔

(۱۳) ایک گٹھی۔

(۱۴) ایک شیشہ۔

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف

ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور یو سیٹج ڈنل نہ جدا لگے گا

بچہ مٹانے سے بیچنے کے لئے جلد آرڈر بھیجئے

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناکامی نفع

ایک وہ موقع جسے ہاتھ سے جانے

نہ دینا چاہئے۔

ایک سترنگ چاندی کا گارڈ

نقش۔ شرف اور امیر زادوں کی

نذر کے قابل۔

نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس

کیلیس۔ ادین فیس۔ دریا اور ٹھیک وقت

بتائی والی گھڑیاں۔ نذرین پیش کرنے کے قابل

گارڈی پانچ سال۔ مکمل کیس والی کی قیمت

سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے

سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت

نور روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی قیمت

قیمت بیس روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی

کی قیمت پندرہ روپیہ۔

گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک

گھڑی کے لئے پیننگ اور یو سیٹج۔ دس آنہ

جدا لگے گا۔

ڈی ایندین اسٹانڈرڈ و ایج کمپنی نمبر ۱۵

ہری پال کی گلی۔ کھانا نہ منہ۔ کلکتہ

## ہماری سالانہ صفائی کی فروخت

کل نئی گھڑیاں جو صفائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی

نادر موقع! ناکامی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوے ریگلیٹر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت

ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چابی بھر دینے

سے ۳۰ منٹ چلتی ہے۔ کیلیس ادین فیس

ہے۔ اسکی سوئیاں اور ہند سے نہایت

واضح ہیں۔ مکمل پرزوں کی منہ پٹ۔

شو قینوں کی نہایت ہی کسی بھی استعمال

کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گاڑنی تین سال۔

قیمت ساڑھے چار روپیہ لگے

درمیانی سکند والی کروٹو گراف گھڑی

ایسی ایسی منہ پٹ اور منہ پٹ وقت بتانے والی

گھڑی بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس

جدا لگے۔ اسٹاب ایکشن مکمل جدا ہے۔

گھڑی کے درمیانی حصے میں یون

سوئیاں ہیں۔ ٹھنڈے منٹ اور

سکند کی طلبا۔ سوار افسروں کے

لئے برٹنے ہی کام کی ہے۔ گارڈی چار سال

اصلی قیمت ساڑھے بیس روپیہ۔ رعایتی پانچ روپیہ

دو آنہ پھر

ساتھ ساتھ نہایت قیمتی تحائف

جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خریدیں گے وہ ہر ایک

گھڑی کے ساتھ حسب ذیل تحائف مفت

جائیل کریں گے۔

(۱) ایک کمانی۔

(۲) ایک شیشہ۔

(۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔

(۴) گھڑی میں سوئیکا ایک سٹ ہون۔

(۵) ایٹا میر سے یا اصل پرزوں کی گھڑی۔

(۶) ایٹا خمدار صحن۔

(۷) ایٹا ایک لکٹ۔

ہیں یہ امر بلا مناعہ صداقت کو چوتھی دکان پر کہ انگریزوں کی  
کی بنائی گھڑی کا پائہ اوری تھ کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں۔ دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں اس قدر شہرت حاصل کی ہے کہ اوسطہ روزانہ  
دس لاکھ ستر ہزار یا ۶۷ لاکھ ستر ہزار روپے قیمت ہوتی ہیں ایک لاکھ  
میں اس کی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ حکومت ہندوستان میں  
ایک لاکھ روپے کا رواج دینا ہے اس لیے اس کو لوگوں کی رہائی  
قیمت پر رکھی ہو آئندہ سال شروع ہونے پر اس کا ایک لاکھ روپے  
فروخت ہوگا۔ اس سے بھی جاویدگی ہے۔ ہر ایک گھڑی کے ساتھ  
دو برس کی گارنٹی ہے۔ ہندوستان میں جاری خاص خوب  
پتہ ذیل سے یہ گھڑیاں لینگی۔  
المستشرق - ایسٹ اینڈ وائچ کیننگ کلکس راجہ بازار لاہور  
اودھ پٹنہ - یہ گھڑی مجھے بھی منگوانی تاہم صفات بہتر نہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان رفت کی توصیفی لا لکھنؤ۔



جسکی قضیت حق حکیموں کا کفر اور فوسی علم لوگوں نے کی ہے

[illegible][illegible][illegible]

پتہ: مینجر شفا خانہ حاج الشہین حکیمہ الزلمیہ بی بی اکملہ قادری حشری - لاہور

سلطان شاہ اور دہلی کے گورنر کاٹھن بن محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا







# نوس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں کے  
فائدہ نہیں اوتھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

جی اتھرٹن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

ہو جاؤں نہ مالہ اچھر کر مین  
وہ شوخ جو لیکے پاسل آئی

## پاسل

درماندہ کو پیاری اک سائیکل ہو تم  
تبشیر کے منہ لگنے کو چھگل ہو تم  
میوون کی جو بٹی ہو تو گل کی ڈالی  
واٹھ سراپا پاسل ہو تم  
ساق "لافر"



## اتفاقہ نظم



اٹھو تو زمانے کے گزشتہ اوراق  
پاؤ گے اتفاق کو ہمدوش نفاق  
صحبت میں بھی اپنے ہی حقیقت خاتون  
آغوش میں اپنی ہی حقیقت بی مروت  
ہم بھی جتنے حسد اور عداوت کے جڑا  
تھے دو رکھی ہم بھی بغض و نفاق

## آیا آئی

شادی کا اسی مین سبے سامان پایا  
بات نہ کسی مین اور کسی میں پایا  
بنجائی جو پوکر پندرے کی شکل  
جب دیتی ہو مہس کو کوئی پاسل پایا

## آئی آیا

میں نے جو لگایا اسکو کل آئی  
ڈالی یا اٹھائے سر پھل آئی

## میان غوک کا غوغا

(ایک رسائی نظم)

جب بیز کی غین و جھپٹے کی سرین  
بھر جائیں نہ نقبہ ہرے غیرت کی سرین  
نہنوں کا یہ ارغنون ہر گل کی ضیاء  
واللہ یہ عین وقت پہ کیا آیا غین

عین غین



لہ میرے تاریکے خورشید کے چشم  
اسے جیسے اب سے بطریق تعمیر ہزار  
بیل رانز غین گفتند ۱۰

## خطرے کر نشان

نچھڑے بہت سے نشانات خطر سے بچنے کو لہو عطا کئے ہیں

کھانسی خطر کا نشان ہے

پھیپھڑے ضعیف ہیں نشان ہے کہ وقت پر او کو قوی کرو۔

اسکاٹ کا ابلشن

اس خطر کا علاج ہے

پھیپھڑوں کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرتا ہے

ہاتھ سے نہیں جھوٹا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (مقہ)

دوا سازان لندن انگلینڈ



تھی عقد میں اپنے ہی اخوت بانو  
ہم سے ہی مروت کا تھا عہد و شاق

پہلو میں اتفاق کی بگیم تھی سدا

دیکھا تھا نہ ہنسنے کبھی ملت کا فرق

محبوب تھے اپنی ہی وفا و زلفت

مطلوب تھے اپنی ہی رفا اور رفاق

خوبو تھی نہ اپنی تو شقائق و نکوت

اعدا پر بھی کرتے تھے ہم اپنی شفاق

ان سب کو یہ چھوڑا کہ رکھا یاد نہ بھر

یاد آئے نہ بھولے سے بھی نسیان کا طاق

دے بیٹھے طلاق اتفاق کا قطعی

کیون غیر نہ وجہ تھی بالاجطاق

کیون غیر کے گھر بیٹھ نہ جائیں پھر

کیون نہیں کسی اور کا پھر بھگو ہوا شاق

حلت کیلئے غیر سے جب عقد کیا

نہیں رہو جیتا کہ وہ نہ واکو طلاق

ما ق

”لا فر“



## نشے کی بہار



چمن ہی ساقی ماہ ویش ہی نہ خوف شمع نہ نور حسن کا

بہار کی وہ ابرجھایا ہی شور بہر سو بریں بریں کا

دلون کر ارمان نکل ہی میں خوشی سی میکش چھل چھل میں

بغل میں کسین مجھار ہے میں لگا ہی بوسہ کا خوب چسکا

غم جدائی سی ہو گا بالکل فراغ تجکو ہوشاد لبیل

ہوا ہی تنگ خیال لہلہ خود ہی ہٹا میکا در قفس کا

پئے تھا چوری جام بھر بھر جو دیکھا زارہ کو میں بیکار

کہا بلا بوش ہونہ مسطر ذرا سہل میں لگو نہ ٹھسکا

یہ ہیں یہ کرو فسون کی باتیں ستم یہ چاہیں نہ تباہی

ہو گئے پیدائش کل کی باتیں زمانہ گزرا ہی کہ میں کا

جو کھینچا پہلو میں تنگ کس کس چھلکے چنچ اٹھا وہ بس بس

کہوں کیا دوسے مقام میں بھی بڑیں گرنے موقع تو تھا ترس کر

بہار آئی ہی نکلے دوامن چمن پہ کچھ عجیب جو بن

شکوئے گھر سے ہیں خوب بن ٹھن ملا ہی بھولوں و فرس

نہال میں سنہال گلشن بھاتا ہی دل خیال گلشن

بہار نے بدلی سنال گلشن بد گلیارنگ روپ کا

یہ گد گدائی ہی یاد کسکی سرور لیتا ہے دین چنگی

امنگ بڑہ بڑہ کی چھچھاتی تھا صاف رد کے ہی ہوس کا

ستم کسی کا وہ شب جھمکنہ بلا ودا آغوش سے کھسکا

غضب وہاں دکھ چھپ سکا بلا زہ شور ہاں بس کا

ہنیں ہی اب ہا تاب بالکل کرے کاج مک کوئی محل

ہی رات کم اب نہ تو تامل نہیں ہی اب موقع نہیں

خدا پرستی نہ عیش و مستی نہ تن درستی نہ طاعتی

ہزار نعمت تندرستی بشر میں کبھی نہیں



دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے یطی اسیر ملکوں یا پندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں

اسوجہ سے اوردہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) جنوری سے

جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہوتا ہے۔ پہلے سال بھر

کی جلد کی قیمت پچیس روپے مع محصول ڈاک تھی۔ مگر اب یہ ششماہی جلد کی قیمت مع محصول چھ روپے

اسمیں بجنسہ سب وہی مفاد میں ہونگے جو ہفتہ وار اوردہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔



منبر اوردہ پنچ اخبار لکھنؤ



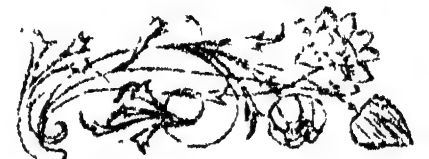
سیام امریکہ روس بربر زمین فلک لاسکان سمندر  
خیال کا ہے یہ ایک چکر قدم ہی سیما بے اُس فرس کا  
جو دیکھ پائے بھی ایک جلو اکر سے فراموش من سہوا  
غضب کا حضرت ہی تاک جلو انکا زابہ بھی آکے مسکا  
گیا ہی میخانے آج لافز چہ عمار باہو سو و ساغر  
انکا ہر اک تار سا برابر حساب کچھ نہیں کا نہ وئس کا

ملفوظات  
لافت

[illegible]

سفر کے جھگڑے

ریلو کے گزرنے



اگر بیچ پوچھیں تو۔ یوں سے کاسفر میدان حشر کی  
ناپ تول سے کچھ بھی تم نہیں۔ ہاتھ میں گٹ  
سنبھا لئے ہی ایسی نفسی نفسی کی پکار پڑتی ہو  
کہ تو یہ ہی بھلی۔ تیسری درجے والو ان کا تو  
ذکر ہی نہ کیجئے اُن کا تو قسور ہی دیر کے واسطے  
لا اُمّتی فرقہ سمجھ لیجئے ان عربوں کا کوئی شفع  
و نگراں ہی نہیں۔ گٹ کی کھر کی پردہ و کم و کم  
کہ دو بائی۔ ڈبی۔ ٹی۔ ایس۔ صاحب کی یاد  
معلوم ہوتا۔ ہے کہ گٹ کے ساتھ کھر کی کے  
تختے ابی اوکھاڑ لے جائینگے۔ پولس کے  
جوان یا پیران نابالغ کو دیکھتے ہزاروں کے  
مجمع میں بیچا سے اکلوتے تن متاقرئی پنک  
مین ریلوے سگنل کی طرح برائے نام بھڑے  
موسے قیافہ شناسی کر رہے مالداروں کے  
دستگیر قلاشوں کے دھکے لانے کی تدبیر سوچ رہے  
ہیں۔ انڈر گٹ بابو صاحب جاہل بھٹوں کو  
بجائے آٹھ آنے کے پونے آٹھ آستے  
واپس دے رہے ہیں۔ کیوں بہین قطرہ قطرہ دم سٹو  
بسیار۔ غریب مسافر کی جان نشہ دروان غیر ہون

اگر مسافر نے کہیں سفید سفید جھلک دکھا دی  
تو آٹا فٹا ٹکٹ مٹھی میں آگیا ورنہ مجمع میں کھڑے  
کھڑے گدہا کھجاؤں کرتے رہتے۔ پیارے  
لال پکڑی والے کو انتظام کی دفعہ ہی یاد نہیں  
ورنہ ضرور باقاعدہ انتظام کرتا۔ ادھر گردون  
جھگڑوں سے مسافر ٹکٹ ملا اور دھڑکی سننے  
انکا اسباب جدالت و بوجا چلو میان گاڑی  
چھوٹی جاتی ہے۔ اتنی دروازہ کان میں بیٹے  
ہی ہاتھ پیر ایک ایک من کے ہو گئے۔ دودھ وال  
جوتے دھیلے پگے آکر ہلکے پھلکے ہیں تو  
خیر ورنہ اسباب بے تمیزی کا سبب ناخلاق  
تو اتنی دروازہ ہی پر نہ ٹکٹ کنسٹر  
ٹانگ کی اسباب امیر و بدروزن زیادہ ہے  
اور دھڑکی سے کسی شہنشاہ کی سیٹی  
سپا پائی پھر کیا تھا تا بوقت ہو کر ٹکٹ کنسٹر  
پیر اوٹھتے ہو گئے یا ٹکٹ نہ گیا اور  
ریل بھی کئی دو لون طرح سے یتیم و یر ہو گئے  
اب اگر ذرا کنسٹر صاحب کے پراوٹ شیک بنی  
ہو گیا تو پھر کھینچ لیتے اسباب بنی ہکا جب بھی  
ملکی سڑک بنی تیار۔ اناب شتاب کا ڈیوین  
ٹکٹس نے۔ اب گاڑی کے مسافروں سے  
تواضع تو یاد دہانی اور شہری کتوں کی مدد بھیر  
شروع ہوئی۔ بے لگاڑی انکو باہر ڈھکیں۔ آگے  
جاؤ۔ یہاں جگہ نہیں۔ مگر اٹھوں نے بھی کڑی  
کہو ایسا تھا ماکہ ہزاروں دیکھوں پر بھی گاڑی کی  
سلاخ ہاتھ سے نہ چھوڑی اور ہر قلی نے  
اسباب کے ساتھ میان کو اندر ڈھکیل کے  
گاڑی کا دروازہ بند کر دیا چلو چھٹی ہوئی۔ اب  
قلی صاحب کے غمزدگی کا آغاز خاضہ حضور کو  
سلامت۔ کئے اسوقت حضور کو ٹھونسنا ملین  
کام تھا۔ ہزاروں مسافر آج ٹرین سے رہ گیا  
بس میری محنت آپ خود سمجھ کے دیدیجیے  
اب حضور اس ہاتھ کھڑے ہیں اختلاج  
رروں پر سے دھینکا مشتی کے باعث  
تو ندین سانس نہیں ساتی بجائے بڑے  
کے ازار بند کولڈ والا دھڑکی کا بار بار تقاضا  
حضور جلدی کیجئے لائین کلیر کیا۔ جون لون کر کے  
حضور نے قلی کو بے دے مگر قلی صاحب کی ہر  
سیدھی نہیں ہوتی قلی کو لاکھ لاکھ کچر دے رہے  
ہیں کہ دیکو قاعدے کی رو سے دو پیسہ بدل  
جو انکو دو گنا دیا ہے۔ کرو قاعدے واندے

کی کچھ ساعت نہیں کرتا وہ حضور کو پھرتا رہنے  
کی فکر میں ہے۔ غرض کہ کچھ اور ایک حضور کی جان  
چھوڑی۔  
اب حضور حقیقتاً بیڑے کا ٹی مین کھڑے  
ہستوں کی طرح اودھار و دھگر گھور رہے ہیں مگر چوڑے  
نکالنے کی کہیں جگہ نہیں۔ اب ٹنٹ ٹنٹ سے  
کہتے تو کوئی سنتا ہی نہیں۔ "بس ٹھیک رہو" سے  
ہم جگہ کہاں سے لائیں تم بھی کہیں نہیں بیٹھا  
بیٹھ جاؤ وہاں دیکھتے تو بجائے دھن سے پندرہ  
مساقر دھڑے ہوئے ہیں کس کے سر پر۔  
بیٹھیں اور کس کے سر پر رکھیں اسی بیوی  
چار رکھٹا بیٹی مین کاڑھی چھوٹ گئی۔ اب جینی  
کڑے گزرا رو۔

شرفِ وقت میں رہیں شمع سے مجھ سے بائیں  
 آجھی رات بجیں گے تو سحر دیکھیں گے  
 ریلوے اسٹان کو غریبوں کی آرام و سکین  
 سے کیا غرض - تیسرے درجے کا تو تین ترہ  
 حساب ہو کر علی درجوں میں ہی عموماً چین  
 ہوئی رہتی ہے چنانچہ حال میں کسی ذی اقتدار

۹-۲-۶۵  
سرایه حسن لاکو  
جیدیریا (سیکسٹر)  
۶-۱-۱۴

بجارت الشور نس لمبني لميڻڻ

ہیمہ کے جاریہ و مختلف تمام معہ من فہم و بل انہ  
زندگی خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے چندہ  
میعادی المنافع یعنی دو چند منافع یا نصف  
پر دو چند اتمام میاد پر آدھا - ہیمہ زندگی مشتمل  
ہیمہ مستورات ہیمہ رزید ہیمہ شادی - ہیمہ تعلیمی خیر  
ساتھ من انداد کے لئے ہیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پر اس کی کس ناما خطہ ہو۔

پراسیکٹس ملنے کا پتہ  
لالہ لاجپت رائے سہاہنی تمام مقام میں جو بارات لائے  
کینی بلبلد لاہور۔ یا سکریٹریان شاخہ ایسے حکومت  
آحمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ نیکلور

مکسر طری تجارت انشورنس کمپنی شاخ کلکتہ

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میری سزا کی سند ات میں سے  
جو قریب بتیس ہزار کہن ایک کو بھی فرنی  
ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے پارچ ۱۹۰۷ء  
سے جمع کیا گیا ہے

## حالت خود بدلت

اور

## جور و کی ضرورت



چھپا کرتی ہو شادی کی ضرورت اشتہار دین  
عروہوں کی بڑھی ہے قدر و عہد اتھو یاد دین  
ہمیں کو اب نہیں ہو چھپتا کوئی سیبستہ  
تہا کا ہاے خون ہو کیا سخت آنت ہو  
خدا نے روح ڈالی ہے میری انسان کا دین  
مذہب دور کے دوا چھہرے کے قسمت کا دین

بعدالت خفیفہ الہ آباد

نمبر مقدمہ ۲۵۰۱ - ۱۹۰۹ء

لی ڈی موتی سادہ مالک دوکان سائیکل کمپنی واقع ۲۲ نمبر گنگ دھڑ الہ آباد - مدعی

محمد رفیع خان ولد احمد خان ساکن محلہ بدی پور شہر بنارس  
پنڈت پریشتر ناتھ ولد گلناٹھ ساکن جوگنہا شہر بنارس

چونکہ سمن بنام مدعا علیہم مذکور ان کئی بار عدالت ہذا سے اجرا کیا گیا وہ بلا تعمیل واپس  
اوجو کہ مدعا علیہم مذکور ان کا صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا یہ نوٹس اجرا کیا جاتا ہے کہ  
مدعا علیہم مذکور ان عدالت ہذا میں اصالتاً خواہ وکالتاً بتاریخ ۲۰ جولائی - ۱۹۰۹ء  
حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کی کریں اور اگر مدعا علیہم مذکور ان تاریخ مذکورہ بالا میں حاضر عدالت  
نہ ہوں گے تو فیصلہ مقدمہ کا یکطرفہ کیا جاوے گا۔

المرقوم - ۶ جولائی ۱۹۰۹ء

سید رسول احمد

منصہم عدالت خفیفہ الہ آباد

عدالت مطالعہ خفیفہ  
الہ آباد

متمول ہندوستانی راجہ کے دولہ کے دہلی  
سے راجپوتانہ کو سفر کر رہے تھے ڈاک گاڑی  
میں فرسٹ کلاس کے دو درجے ریڑھ لیے ہوئے  
تھے کہ ایک فوجی یورپین افسر صاحب بہادر  
جو کہ فوج میں میجر تھے بغرض سفر اس گاڑی  
داخل ہوئے ایک تو خالص صاحب بہادر  
دوسرے فوجیت کا طرہ ان دولہم معاملوں  
گاڑی میں قدم رکھتے ہی صاحب بہادر ایکدم  
بھڑک گئے۔ یہ دونوں لڑکے ہندوستانی  
راجہ کی وضع میں تھے اور ہندوستان میں  
یہ وضع تعجب خیز نہیں۔ صاحب بہادر کا بڑا کتا  
بالکل بے غل تھا۔ صاحب بہادر نے  
ان دونوں سے گاڑی خالی کرانی چاہی۔ مگر  
وہ افسریت اور پھر فوجیت پر کودتے تھے  
تو یہ لڑکے بھی راجہیت اور مالیت پر  
زغذغہ مارتے تھے ماسوا اسکے درجہ ریڑھ تھا  
لہذا جی اپنی جگہ پر ڈٹے رہے تب  
جامے خیال میں صاحب بہادر نے انکو  
ڈھکائی پر دھمکا یا جب وہ لوگ زیادہ مجبور  
ہوئے تو انہیں سے ایک نے ریلوالو  
کا لاسوت کھلبلی پیدا ہوئی پھر تو پوس  
بلانی کئی اسٹیشن والے دوڑ پڑے  
تھما کتھہہ پر جرم لگا گیا۔ لیکن انکے  
تھما رہے تمام لئے تمام رات دو سڑی صبح تک  
اسٹیشن میں روکے گئے۔ اس دوران  
میں ان لڑکوں نے اپنے والد کو اسن جرد  
کا تار دیا۔ انھوں نے فوراً کئی ہزار روپیہ  
مقدمہ لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ انکے  
والد نے ملک معظم اور لاڈلہ بنتو بہادر کو  
مار دیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جرم وغیرہ سے  
بریت ہوئی اور معاملہ رفع دفع کر دیا گیا۔  
اب دیکھئے ذرا اسے معاملے میں اس قدر طوا  
ہوئی۔ گورنمنٹ تو رعایا کے واسطے آرام  
پہونچانے اور ایک دوسرے سے  
میل جول پیدا کرنے کی کوشش کرے  
مگر بعض ناواقف لوگ رعایا سے ایسے برتاؤ  
کریں جبکہ ایک ہی درجے کے ہمسفر ہوں  
اس طرح پر رعایا کا بدل کرنا ہے۔ پڑھے  
لکھوں کو تو قاعدے کی پابندی ضرور کرنی  
چاہئے۔ ایسے ہی سفر کو صورت سفر  
کئے ہیں۔

خدا کی شان کا اک شانہ انسان میں بھی ہوں  
مسلمانوں کو یا ایک یا ایمان میں بھی ہوں  
میں سے زیادہ ہوں تو کون میں مشہور سید ہوں  
میں ہوں ممتاز نسبتی میں گھر لے بھر جین ہوں  
پرٹ ہاؤس ہوں اردو ناگری ہندی انگریزی  
میں انسانوں کو رنگ دیتا ہوں آتی ہو گزری  
مڈل کی جو سند اور وہ بھی کیسی دیکھو لڑکی  
پہنچ اسکول میں مجھ کو جبکہ ملتی تھی ٹیچر کی  
لیاقت پر مری خود مجھ کو بھیہ ناز و غرہ ہی  
میں اردو بولتا ہوں صاف میرا روزمرہ ہی  
میں انگریزی میں گڈ پٹ اور پس بول لیتا ہوں  
گرہ مطلب ہے کہ اپنے ہر طرح سے کھول لیتا ہوں  
سبھی اٹریز ہو میرا کسلا تو جہاں میں ہوں  
مزالا حسن ہی چاہے بس انسان ہوں

انوکھی چال ہے اپنی نرالا دھنگ ہے اپنا  
جد امخلوق کے رنگوں کو یا رنگ ہے اپنا  
سر اپنا گر لکھوں تو اک دفتر کی حاجت ہو  
خطر کو زندگی بھرا بنی جس پر کی رحمت ہو  
نقطہ اک ناک ہے ایسی کہ جو لکھوں پھاری  
کہ جس سے پہنچ لکھتا پہاڑ ابھی اور کداری  
نظارہ دیکھتے میں منہ پر آجکین چھوٹی رکھتا ہوں  
مگر میں صاف سورج دوپہر کو دیکھ لیتا ہوں  
سہین تھکتا ہوں یا نکل ہزاروں کو میں  
چلا جاتا ہوں میں اک چال سے تنگی میں دل میں  
نیرات مجھ میں ایسی ہو تہائی میں جانی  
کہ اپنے ہاتھ سے روٹی بھی تو کھائی نہ جانی  
ہمارے سر پر بھی اب بال ہیں لڑکے نمبر کے  
طریقہ سے کھٹی سین پر دینا ہوتا ہے

کلاہ رکی مجھ کو بخشیدی ہی میری پیر نے  
بنایا فیض اہل مجھ کو سو تھنے کی پرہیز نے  
مجھے حق سے نفرت ہی سگار البتہ تھا ہوں  
لگا تا ہوں کلر اور کوٹ انگریزی پہنتا ہوں  
نیا پتلون ہی اپنا اگر چہ بیس میں ہوں نہ  
نہ روٹی دوہمیں - صاحب کو اسی میں ہوں  
پلے میں نصف دین ڈاگ سی بھونڈا لے  
نہ جبر اسی کا پیرا ہی میں گھر کر رکھوا لے  
نہ سیرا خاں سنان کوئی تو کر پاس ہی اپنے  
میں کھا لیتا ہوں روٹی روزہ میز پر رکھ کر  
بنار کھا ہی اک صندوق کو کب بونڈ کیسوت  
ضرورت پر ہماری رفع ہو جاتی ہی میں جانت  
نہ میں کنگال ہوں اور میں زرد اجہانی ہوں  
سلمان ذات کا ہوں میں گر گھٹیا گرائی ہوں  
میں ہی کچھ کی مجھ کو خدا کی مہربانی سے  
بسر کرنا ہوں اپنے زندگی شامانی سے  
مگر اک جو رو کے گھر میں نہ بنے خالی ہی  
سر اسیمہ رہا کرتا ہوں ہر دم اضطرابی ہی  
جہاں پیغام بھیجا تو نہ کچھ پیغام کام آیا  
گیا جام جس با تو نہ کچھ جام کام آیا  
زمانے میں ہزاروں کبھی زیادہ ڈھونڈ ڈاگر  
مگر تقدیر کو میں کیا کروں جب وہ نور سہر  
میری تقدیر ہی میں جب میں نوشاہہ بننا ہی  
تو ناحی کو شش جور دین اپنی مگر دہنا ہی  
لے سرکار اودہ پنج اب تمہاری ہی دوہائی ہی  
میرے سر باندہ دو گر فالتو کوئی لگائی ہی  
نہ شیخانی نہ سیدانی نہ مغلائی کی حاجت ہی  
ہو کوئی مالزادی - مجھ کو لجاے غنیمت ہی

بعد الت خفیہ الہ آباد

نمبر مقدمہ ۲۵۶۷ سنہ ۱۹۰۹ء

فی ثوی موتی شاہ مالک و کان موسوہ سائیکل کمپنی واقع ۲۴ نمبر کنگ روڈ الہ آباد ہدی  
شیخ کلن خیال و ولد رمضان - اکو محلہ قاضی پورہ وکاندار وال کی منڈی شہر بنارس مدعا علیہ  
چونکہ ممن بنام مدعا علیہ مذکور کئی بار عدالت ہذا سے اجرا کیا گیا اور وہ بلا تعمیل واپس آ  
اور چونکہ مدعا علیہ مذکور کا صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا لہذا یہ نوٹس اجرا کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور  
عدالت ہذا میں اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر بتا دے کہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۹ء پر وی مقدمہ  
کی کرے اور اگر مدعا علیہ مذکور تاخیر مذکورہ پر حاضر عدالت نہ ہوگا تو فیصلہ مقدمہ کا یکطرفہ  
کیا جاوے گا۔ المرقوم ۶ جولائی ۱۹۰۹ء

مہر  
عدالت مطالبہ خفیہ  
الہ آباد

سید رسول احمد  
منصرم عدالت خفیہ الہ آباد







غضب کی بات ہو زندہ اور ہون ایسے نالے میں  
کوئی آتا نہیں ہی کام اب دیکھ بچانے میں  
کسی بند خدا سے دور اپنی گریہ کا ہش ہو  
شریک آدمے کا گرونگا اگر جہشکی خواہش ہو

ماتق

خاندانی زندہ

بقیہ

صغر شاہ پوری



برسات

اور  
اوسکا دلکش سمان



باغبان قدرت کی بخشش اور اوسکی لا انتہا  
فیاضی کا نمونہ کھینچنا صرف جزئ فیصل ہی نہیں ہو  
بلکہ انسان کے قدرت سے باہر ہے۔ کیونکہ  
اگر فی نفس انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونیکے  
وغوی کرے تو سر اسر غلطی ہی۔ قدرت نے  
جو رنگ جس تصویر میں بھر دیا ہے وہ اسل انداز  
سے بھر اسے کہ اگر کوئی دوسرا انقال مصور بھرنا  
چاہے تو ناممکن ہو۔ اور یہی شان یکتائی کا  
انحصار ہے اور اسی کے لئے اولیٰ  
ثبوت ہی موجود ہے کہ جو نقش و نگار قدرت  
ستہ شجر و جہر بر زمین میں ادھکا جواب آج تک  
پیدا ہوا ہے اور نہ ممکن ہے۔ اور اگر کسی فرد نے  
براب کر کے نقل بنائی ہی تو نقل مطابقت  
افضل نہ ہو اور نہ ہوگا۔

نقاش ازل کا نقش بے نظیر اور بے مثل ہے  
نہ اوسکا نقش تبدیل سکتا ہو اور نہ خاکہ اور سکتا  
تاہم ترقی کرنے والے اور زمانہ کے رفتار پر  
مشید ہونے والے اپنے طبعی و ذہانت  
سے آسمان میں نگلی نگلنے کو موجود ہیں اور  
یہ شرف ہی نوع انسان ہی کو بسبب اشرف المخلوقات  
ہونے کے مخلوقات عالم میں ملا ہے۔

جدت پسند طبع گورو زمانہ اپنے فنی  
طبع آزمائی و صنعت پر ناز کریں اور سنے  
قسم کی رنگ بریزی سے ہر دم خلق اللہ کو محفوظ  
و مسرور کریں اور داد چاہیں لیکن آمد و آمد کا  
فرق نہ دور ہو اپنے اور نہ ہو سکتا ہے۔  
قدرتی حسن۔ قدرتی رنگ۔ قدرتی جون۔  
قدرتی رقب۔ قدرتی رونق۔ قدرتی بہار  
قدرتی مہکت۔ کہان سے پیدا ہو سکتی  
ہے اور کون اسکو اپنی طاقت سے پیدا کر سکتا  
ہے۔ انسان ضعیف البیان واقعی اگر اپنی  
ہستی پر غور کرے تو مدتوں غور و فکر میں  
گوارے نہ کہ کسی شے قدرتی کا جواب  
پیدا کرنا۔ یہ محال عقلی و ناممکن ہے۔

اعلیٰ درجے کے صنایع جو اپنے کو بے بدل ثابت  
کرتے ہیں اگر انکی صناعی کا امتحان کسی قدرتی  
شے کے مقابل لیا جائے تو مشکل ہے  
موازنہ ہوگا اور بہت ہی کم امید ہے کہ قدرتی  
شے کے جواب میں وہ ہم پلہ ہوں ترقی کے  
زینے پر قدم رکھنے والے یوں تو ہر امر کو  
کمال کے درجے میں شمار کرنے کو مستعد  
ہیں مگر انصاف سے اگر کام لیا جائے تو اکثر  
فن ایسے ضرور ملین گے کہ جنہیں ایک حد تک  
کمال کی جھلک آگئی ہے۔ برسات کے موسم  
کو پیش نظر رکھنے سے نقاشی کا فن سب  
پہلے پیش ہو جسکا قلعہ نقش و نگار گل  
بولے سے ہے اور جسکی تمثیل کے لئے  
رنگ آمیزی وغیرہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔  
بعد ازاں عکاسی یا حکاکی اور یہ مینون فن  
درجہ کمال تک پہنچنے اور قابل تحسین آفرین  
پائے گئے۔

لیکن انہوں نے اس زمانے کے  
نقاشوں کو نہ قدرتی رنگ آمیزی کا وہ مسالہ  
دریافت ہوا اور وہ دانش معلوم ہوئی  
جس سے وہ مرتبہ اعلیٰ کو پہنچ کر کمال پر درکار

ہو جاتے اور اسطرح عکاسی و حکاکی ہی اوان  
قدرتی اوزار اور پرکار و آلات کو بہت بچا سکو  
تیس سے اصلی کام لیتے۔ ایسے اس سے کہ  
یہ ضرور نکال کر منہ قدرت کا نہ تو جواب ممکن ہے  
اور نہ ہو سکتا ہے۔

زندہ مشرب اگر جب اپنے آزادانہ راسے سے بالکل  
ان جھکروں کے پاس نہیں جھٹکتے مگر برسات  
کا پر لطف موسم دیکھ کے بے اختیار دلہا ہی تو گویا  
اور ناخواندہ معان کی طرح باغون میں آکڑٹ گئے۔  
خدا کی شان ہے کہ ذی روح تو جس قدر فیض  
اوٹھاتے ہیں موسم برسات سے اوسکا  
اندازہ احاطہ خیال سے بالکل باہر ہے لیکن  
موجودات و کائنات عالم میں کوئی شے ایسی  
نہ ملے گی جو اس موسم کے فیض سے بالکل ہی  
بے فیض ہو اور اگر کوئی شے ہے تو بد قسمتی  
اوسکی ہے۔ اور اگر بد قسمتی نہ ہمارا کچا ہے  
تو شامت اعمال ہے کہ اتناک موسم برسات  
اور ساون کے زمانے کو مد نظر رکھ کر و نیز موقع  
کو فہمیت و طبیعت کو مناسب یا اگر فوراً ایک  
غزل بر محل حوالہ قلم کیلئے کہ بیچ بہادر کو کوئی  
شکایت نہ پیدا ہو اور وضع داری میں ہوا  
نہ آئے اگر اتفاق سے کوئی شعر و مصرع  
و لفظ و حرف بے محل ہو تو ناظرین سمجھ لیں  
کہ برسات کا تو زمانہ ہنی قلم بھی پھسل گیا ہوگا  
ورنہ طبیعت کے پھسل جانے میں تو کوئی تعجب  
ہے نہیں۔



ساقیا ہی آرزو ہو بزم میں شامل گھٹا  
دیکھ تو کیا لطف ہاں دکھلائی ہو قائل گھٹا

شوخیان دکھلا رہے ہیں ماہر و گلزار میں  
جمع عشاق میں ہی آج تو داخل گھٹا

دیکھ تو زندہ کا عالم کس قدر عجیب میں  
ہاں ذرا انصاف کر ہے دید کے قائل گھٹا

کستہ روکش سمان ہے آجکل بنجانے کا  
دخت رز کے واسطے ہی مرنے والی گھٹا

شیشہ و عینے میں بے وجہ ان بن آج ہے  
بادہ خواروں کے لئے موتی ہے خود مل گھٹا

واہ کیا جو بن ہے ساقی میکے پراندون

دیکھنا کس شان سے ساغر کی مثال گھٹا

چرخ کا لم نرالا او سپہ آفت ہے بہار

میکشون کو کر رہی ہے بطرح بسمل گھٹا

رند مشرب جوش میں کیسی ہیں اترامو سے

جانتے ہیں جانب مینا ہے مال گھٹا

لوٹے لیتے ہیں مزا سب ماہوش مینا کا

ساقی آئندہ نور ندون سے خود میل گھٹا

واسطہ دیتے ہیں ساقی رز کی حریت کا تجو

رنگ وہ اپنا جسے ہو جائے بس قائل گھٹا

بیخودی میں جام و پیمانہ لگائیں آنکھوں

ایسے موقع پر نہ خلوت میں ہاں حال گھٹا

میکہ آباد ہو ساقی یہی ہو اب دعا

تیر قبضے میں پری ہو واسپہ ہو مال گھٹا

رنگ تیرا میکشون کو تا ابد مرغوب ہو

شوق میں مستانہ دش آئے سر محفل گھٹا

خاق ابرو کے مطون حسین آئین نظر

عیش و عشرت کے لیو بن جائے اک محل گھٹا

شوق سے چھیر میں ملارین باغین ناز

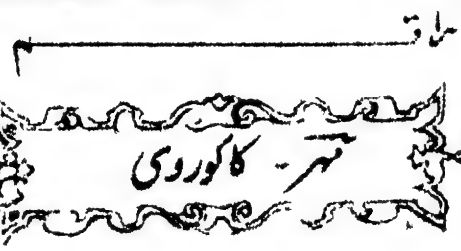
مضطرب ہر دم بنا آنکر قائل گھٹا

کوئی ساون گائے آکے کوئی جھول باغین

عیش کا ہو دور ساقی یار ہو محفل گھٹا

مہر کیون انداز کسکا یاد آیا سچ بتا

دخت زر پہلو میں ہے لطف و قائل گھٹا



## ساقی نامہ ساون



بتائیں کیا تجھے ساقی ہی کیون شراب پسند

ثواب چھوڑ کے کرتے ہیں کیون عذاب پسند

جسے عذاب سمجھتا ہی کل جہان ساقی

اوسیطریقے کا رندون کو ہی ثواب پسند

گناہ جو کہ سمجھتے ہیں بادہ خواری کو

نہ آئیکا او نہیں رز کا کبھی نقاب پسند

اسی کو کہتے ہیں کفران نعمت آیارو

کہ فصل گل میں نہو دیکو جام ناب پسند

کہان گاتقویٰ طہارت کیسی ہی شینی

کہ دخت رز کا نہ آئے ذرا شباب پسند

نہ رند قاضی کے چیلے نہ شیخ کر قائل

بجائے کے او نہیں کیون رہی شہا پسند

عقیدہ منفی کار رکھتے ہیں احمق و نادان

قریب دینے کو ہی شیخ کو خضاب پسند

خدا کی شان ہی ناصح ہی دیتی ہیں فقر

ریا سے کرتے ہیں بے خطرہ بس حجاب پسند

نہیں ہی رندون کو ساقیا گھٹکا

دفا سو د لکو نہیں اب ہی اجنا پسند

وہ دیکھ ساقی ہی مینا نے پر گھٹا چالی

چمک ہی برق کی آفت ہی اضطراب پسند

گھٹائیں قبل کی جانب سو اوٹھی ہیں ساقی

نہ ہاتھ روک نہیں د لکو پیچ و تاب پسند

وہ دیکھ جانب مینا نہ آرہی ہو گھٹا

نہیں ہی بادہ کشون کو تیرا حجاب پسند

مزا کچھ اور ہی دیتا ہے چرخ پر بادل

کہ بادہ نوز شون کو جید ہی انقلاب پسند

ہر اک تختہ زمرہ کا آ رہا ہے نظر

چمن کے رنگ کو کرتا ہی خود گلاب پسند

ہر ایک شکوفہ پر کچھ اور آج ہی جو بن

جو دیکھیں حسن چمن کر لیں شیخ و شاب پسند

ہر اک نخل کا عالم ہے دید کے قابل

چمن کا پیارا ہے منظر لا جواب پسند

ہر ایک گوشہ گلزار ہے مثال عروس

صبا کو نرگس شہلا ہے نیم خواب پسند

ہر ایک ماہ جبین کا غضب بنا عشوہ

پری جالون کو اصددم ہے ماہتاب پسند

غضب کا آج سمان ہے چمن کا اساقی

کسی کو جنگ ہی بھایا کہیں رہا پسند

کرم ہو رند و نہ پھر آج ساقیا جید

کیا ہے گردش ساغر نے انتخاب پسند

دکھائے جلوہ بنت العنب یہی ہی ہوس

خیال ہی بڑے کا ہی ہو کباب پسند

شمار دینگے نہ مینوش آج ساغر کا

خوشی کا دن ہی نہیں اب ہی عجب پسند

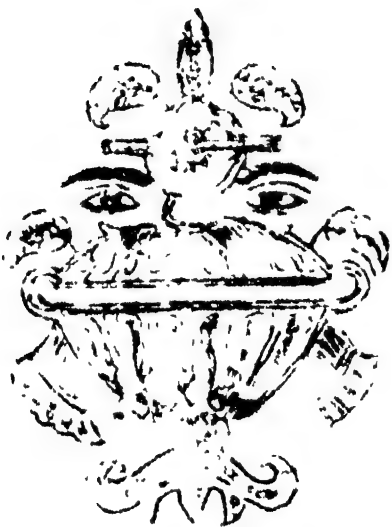


ہر کمالے راز والے ہے مثل مشہور عام  
اور کمال بھی تقدیر سے فی الحال تعاون آگ  
اور جو تھے دشمن پارینہ سرگرم فساد  
جنگلے بغض و کینہ کو ہے ایک عالم جانتا  
جنگلے گھر میں ہیں وصیت نامہ نسلاً بعد نسل  
تار کھین فکر خرابی تاج تخت ترک کا  
(باقی آئندہ)



## لوکل علیہ ما علیہ

اس فصل تین بارش کی نہ ہو چھٹے - بارش کے  
جس میل ملاپ کا انتظار تھا خدا کی عنایت سے  
بوجھا رہا ہے وہ مہاراجہ کے کوئی دان خالی  
نہیں جاتا - رات دن میں جب میلین ہو رہے  
کا جی جا ہا اپنے برس پڑے - اب تک یہی  
تے کھلے تے - آگے آگے غلہ فروشوں کی آواز  
اور اہل شہر کے افعال حائین -  
ہم نے افسوس کے ساتھ بدلتی سیوا میں  
پرائے منکدل وکیل عداوت کی موت سہی  
سب پر کھو ہو اپنے بیٹے صاحب کے پاس  
گئے تھے میں تپائی اور بکینڈہ پاس ہو  
آدھی بار بارش تھی -



این دعا ازین و از جملہ جہان آمین باد

## وہو ہذا

اے سپہر عز و تمکین نیز جو در سنا  
تاج فریق دوست و اقبال مقبول خدا  
رواق اسلام و ایمان زینت دین نبی  
کفر کن شکر شکن جہیت فکری ہر ت فر  
مایہ فخری سلطان قوت شاہان دہر  
زیب تخت سلطنت سلطان ظل بریا  
غازی و سلطان امیر المؤمنین عبد الحمید  
ملک گیر و عدل پرور ناصر و فرما سزا  
تیرے عہد معدت میں خوب گزری عیش و  
آہستہ تھے ہر ایک کے تیرے بے دست و پا

جسکو جو تھا مسلمان تجھ پہ نازان تھا مگر  
ملک جو زیر نگین تیرے تھا اوسکا ذکر کیا  
فکر جب آتا تھا تیرا روح ہو جاتی تھی خوش  
تیری آفت سب کے دلیمن سر میں سودا تھا ترا  
جان مان اپنا فدا کرنے کو حاضر تھے سبھی  
مہین دو تمند ہو یا ہو فقیر بے نوا  
تیرے حسن خلق پر نادیدہ سب تیرے تھو جانا  
تیری ہمدردی کو سنکر دلو آتا تھا مزا  
تیرے دستور سیاست تیرے ایمین عمل  
واہ و امہرہ دا تیری ہی بیشک دلریا  
گرچہ تھا تو حسب طرح بتیس اتوین زبان  
پر نہ کی ہمت نے تیری ایک کی پروا  
ساری قومیں اور سلاطین رنگو ملل کر رہا تھے  
تیرے نظم و نسق نے سب کا مایا چاہا تھا  
سلطنت و موت پس نہ رست تیرے سلاطین  
حامدوں اور مفسدوں کا بس کچھ نہیں چلا

نظر ہو لطف کی بے دام زندوں کو سے  
خوشی سے رنگ تو ہی جو کر خطاب پسند  
بڑے بھر و سے پائے ہیں سیکڑی ساقی  
نواب چھوڑ کے کرتے ہیں خود عذاب پسند  
بہار تجھ کو مبارک چین کی ہو ساقی  
عجب سمان ہو کہ زندوں کو ہی شراب پسند  
منائیں دے سے مست رہی مگر گردن پر  
بہار آئے چین میں رہی شراب پسند

ما ق م

مر



## قصیدہ



ڈیر پنج -  
لو آج ہم تمہارے اور جملہ ناظرین کی  
تفنی طبع کے لیے آج آپ کی عکسی تصویر  
جسکو ہمارے گرو و جوشم جناب حکیم علی محمد صاحب  
رئیس انجمن ضلعاہ بانکی کے قدرتی روانی نے  
حسرت و یاس کے رنگ میں محبت و ہمدردی  
جوش و خروش اور انما سے خلوص اور حسن  
عقیدت کے ساتھ رنگا ہے بہت خوشی کے  
ساتھ پیش کرتے ہیں - شروع سے آخر  
تک کے پرورد و اوقات کا ہو ہو فوٹو نظر کے  
خوشنما لباس میں درد بھری دامن -  
ایک مقبول مناجات پر ذرا لائق ہزاروں  
و تحسین ہے خداوند تعالیٰ حکیم و مہربان  
الغالب و جوں فرما ہے -

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں جو حقائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی  
نادر موقع !  
ناگمانی نفع !

موقع نہ چوکیے پھر ہاتھ نہ آئیگا  
صرف ایک مہینے کے لیے

ریلوے ریکلرڈ گھڑی - نہایت سستی بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں - ایک بار چابی بھر دینے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہیں کیس اورینٹس  
ہی اسکی سوئیاں اور مندر سے نہایت  
واضح - کل پرزوں کی مضبوط  
شوقینوں کی زینت ہو کیس طرح  
استعمال کیے خراب نہیں ہوتی - کارنٹی میں سال  
قیمت سارے چار روپیہ للہ

درمیانی سکند والی کروٹوران گھڑی  
ایسی ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی  
گھڑی بازار میں بہت ہی کم ہیں - ہوائی ٹکٹ کیس  
جدا چابی - اسٹاپ ایکشن کل جدا ہے  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین  
سوئیاں ہیں - گھنٹے منٹ اور  
سکند کی - طلبا - سوار افسروں کی  
لئے بڑے ہی کام کی ہے - کارنٹی چار سال  
اچھی قیمت - ساڑھے تین روپیہ - رعایتی باخوب  
دوانہ ہر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف  
جو صاحب بالاد کو رکھ دیاں خریدینگے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کریں گے -

- (۱) ایک کتابی -
- (۲) ایک شیشہ -
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس -
- (۴) کیس میں - بڑا ایک سٹ میں -
- (۵) آٹھ ہرے باقل تیری انگوٹھی -
- (۶) الصا خمدار بیٹش
- (۷) الفی ایک لاکٹ
- (۸) ایک شیشی عطر -

- (۹) اٹلی کا بنا ہوا ایک رومال -
- (۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس -
- (۱۱) ایک تینجی -
- (۱۲) ایک چاقو -
- (۱۳) ایک گنگنی -
- (۱۴) ایک شیشہ -

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف -  
ہر ایک گھڑی کا پیکنگ اور پوسٹیج و سٹینڈرڈ  
بچھتا فیس سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

غلیظ تیاریاں !  
ناگمانی نفع



ایک وہ موقع ہی جسے ہاتھ جانے  
نہ دینا چاہیے -  
ایک سو رنگ چاندی کارڈیں  
مفت - شرف اور امیر زادوں کی نذر کے قابل  
نقش و نگار سے مزین - نہایت ہی دلکش کیس  
کیس - اورینٹس - ولر با اور ٹھیک وقت  
بتانے والی گھڑیاں نظر میں پیش کرے کے قابل  
کارنٹی یا بیخ سال - مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ - سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ چاندی کے کیس والی کی قیمت لگے  
نور روپیہ - چودہ کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت میں روپیہ - نوکرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ -

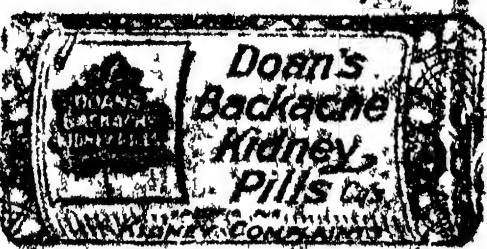
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں - ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیکنگ اور پوسٹیج و سٹینڈرڈ  
لگے گا -

ڈی انڈین اسٹانڈرڈ و اچ کمپنی نمبر ۱

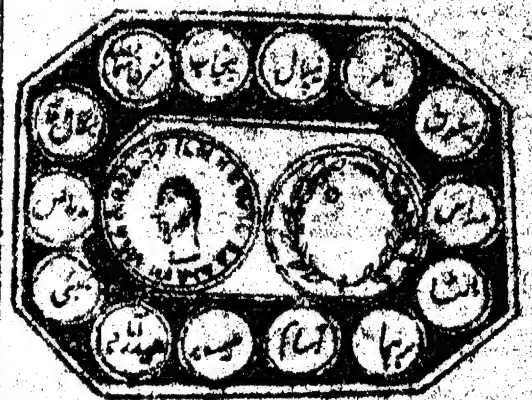
ہری پال کی گلی - ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ

## صحت کسطح حاصل کرنا

مکڑی مکتہ پیدا کا سبب پیشاب کا تیز ہونا اور اس کے بہنے میں  
کمزور اور کمزور ہونے کے باعث خلیہ میں سے غلٹ جسامت  
پیدا ہوتی ہے اور ان میں سے کچھ کچھ اس میں ہوتی ہے جس کی وجہ سے  
پست کچھ درد اور سوجن ہوتا ہے مگر وہ کچھ خفیف اور سوجن کی وجہ سے  
سب ذیل ہیں - پشت میں درد - تیز ذیاب - پیشاب کم  
اور اس کا رنگ خوب یا دھندلا ہوتا ہے یا اس کا رنگ گلابی  
میں نکال سلیم ہوتا ہے دھکی گزرتی ہے اور دوسرے سوجن کی وجہ سے  
نظر کا دھندلا ہونا - جھکاؤ - جوشن میں درد یا سختی اور سوجن  
ہر اور جسم کی عام خفاہت وغیرہ - اگر تو ذیاب کی وجہ سے  
اور اس کی وجہ سے جلد صحت دیا بیس اور گردن کا سوجن  
لیختہ شرم اور مستورات کی اس قسم کی بیماری ہے جس کی وجہ سے  
ایک ہی امراض خیال پڑ جاتے ہیں یہاں چوتھی جوت - ذیاب کی وجہ سے  
پشت اور گردن کی کوئی اور دوسرے ایک ایک کٹائی ہے -  
گردن اور پیشاب کے استحکام کے باعث خلیہ میں اور پیشاب  
تیز ہونا اور خلیہ میں سے خلیہ میں خلیہ میں کچھ اور سوجن  
جو صحت حاصل ہوتی ہے - اگر تب تب سے صحت چاہتے ہوں  
تو گردن کو اچھا کرتے - ذیاب کی وجہ سے اور گردن کو اچھا  
دوسرے ایک ایک کٹائی ہے اور گردن کو اچھے کے لیے مجھے ۱۷  
جوت اولاد کو اچھا کرتی ہیں -



۱۷ - دو روپیہ یا پندرہ شیشہ کی قیمت تمام دوا فرسٹس  
فروخت کرتے ہیں یا دھن پی - او - باکس ۱۷  
جون کا مہم اور دوسرے شیشہ ایک مہم کا مہم  
کی قسمی خاص کیون ہر روز ہم جاتی ہے اور کثرت  
تو ایک ہی ڈیا جمان ہر روز ہر کی جاتی یا خلیہ کی شرف  
بارہ کچھ جاتی ہے - اور اور جلیک - طے علی سوجن کیون  
نور اور دواوش وغیرہ ہر ہر کی جاتی یا خلیہ کی شرف  
نہایت کے لیے کٹائی کٹائی ہے - تمام دکانوں کے پاس  
قیمت ۱۷ - دو روپیہ یا پندرہ شیشہ



یہ تھوڑے سے جلد شیفٹ ہو گا اور انگلشیہ نے ٹانگہ لگا  
لندن میں ایشیا و ایل کی عہدگی کے قیام میں عطا  
فرمایا جو چھ ماہ میں ہوئی تھی جو تکہ میں کاغذ  
میں زیادہ تر چند دستاویزی صنعت کی چیزیں تیار ہوئی  
ہیں اس لیے اس نے ملکی ریسون - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے گا کہ  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ایل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فرمادین تجربہ یوراسا شیفٹ ہو

فہرست اشیاء موسم گرا

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا دلی پیل بوئیدار نہایت	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپیہ تک
تھان چکن کا دلی یعنی چکن کے			
گل بدلوٹون میں پر بہار کا دلی			
بنی ہوئی			
تھان چکن بوئیدار طبع طرح کر شہنا			
دو ریٹ نکدہ الی سنہری بیگمات			
کے لائق			
دو پتہ چکن جسکے گل بوٹون میں			
پر بہار کا دلی			
سنہری چکن جسکے پیل بوٹون میں			
پر بہار کا دلی ہے			
پانچا ہے چکن سوئی و رشہ چھوٹی			
بڑی مہری کے			
کرے چکن پیل بچوئے وار			
سے ہوئے تیار			
کلاہ چکن دو پیل جو کوئی نہ عہد کام			

نام جنس و نوع و قطع کام	طبل	موضع	مشرح قیمت
کلاہ سوزنی گول جسکو ہینکری کہتے ہیں	مینی	مینی	۴ روپے چار آنک
کلاہ گول کشتی نما زردوزی	"	"	۵ روپے چار آنک
دریشی کھاتون			

فہرست اسباب موسم سرما

فرز رضائی مسدود گوشت سبلی	یگز	یگز	یگز
سلائی تیار	یگز	یگز	یگز
لحان قرین کمر دما کین نهائی	یگز	یگز	یگز
عمده خوش ترنگ	یگز	یگز	یگز
پانک پوش چهار در و جالدار	یگز	یگز	یگز
نهایت عمده	یگز	یگز	یگز

یا نین کھانیوالی تبا کو کی خوشبودار مشکلی گویان

کہان ہیں لعاب ہیں کو غیرت مشک و خنوبہ بنائے والے  
 کدھر ہیں لب و لہجہ ہیں پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
 ذرا دھڑکتا ہے لائین اس روحانی و راحت جہانی  
 فریبت زبان کی لذت رہان کی محبت کو ملاحظہ فرمائیں  
 یعنی یہ گولیاں اصل درجہ کی خوشبو دار ہونے کے علاوہ  
 بسبب میزاج بعض جوابدار و یہ لطیفہ کے نہایت  
 مزے دار خوش ذائقہ معوی دماغ مفرح دل و دماغ  
 مفرح قلب بھر رنگ و سار جاذب و طو بات نفسانیہ  
 مجلی دندان معطر بخوان و غیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
 گولیاں و رقدارنی ڈیہ ۲۰ تو کہ قیمت عمر  
 سادہ ۲۰ م ٹوڈ ۲۰

قوام جسکی گویان مہن فی ذبیہ ہ تو قیمت ۱۰  
 زرہ - یعنی پتی دار متباکونی سیر

محمد عبد الرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگران حکیم یارچہ الی کلی کستو

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور وائین

(ایچیویس برس سا ری ہندوستانی ستمناہین (رہی ہیں)  
(۱) دماغ سے روزانہ چھلکاؤس دو کے دو ایک مقدار ہے

رتبہ ہے۔ اس سے اس دو اکستروال کے ساتھ تو زیادہ

۳۔ ایورنے زمانے والے یا جبکہ مارم کا سائنسی ہو گیا ہے وہ بھی

دوسرے کی دوا۔ ڈاکٹر محمد علی بیگ تین مشیشی نامہ پانچ آہ

ڈاکٹری بین طاقت دیو والی دایون مین مشہور دوائین

فاسفورس اسٹکنیا اور ڈینڈا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں معزز  
 رگ راس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے واسیلے کے کچھ  
 ہو کر معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
 سے پیدا  
 مقوی ہردی کی گولیاں { کا پناہ دہہ وغیرہ ان گولیاں  
 آرام ہوئے ہیں دو ہفتہ کی خوراک بتیس گولیاں کی شیشی قیمت

رویداد کے حصول ایک چار سیسی تک ۵۔  
امراض مستورات کی دوا کے یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی

دوا ہی ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در۔ روغن جنل کی کمزوری پر۔

دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے۔ ایک فصد میں دوا کی بھی تیز مالیش کیلئے

قیمت ایک تالیسی ایک روپیہ چار آنہ (سولہ محمدات) ورنہ  
محمول محمدانہ ان دو ایون کی مفصل حال مہ ساری تفصیلات

کے پوری کتاب پر اقیقیت ملتی ہو چکا کر چو ہے ۔

ملک

۲۰۰۰

رمضان قیامت ۲۱ رجب ۱۹۰۹

ایک لکھ مرگن  
رحمتی قیمت  
۱۰۰ روپے

یورپ اور  
دنیا میں امریکن

اور یاد آ رہا ہے

میں یہ امر بلا مشاورہ دریافت کر بیوی بیچ چکا ہے کہ انگریزوں نے

مین - دنیا میں کوئی ٹھہری مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ امر

یورپ میں سہ قند شہرت حاصل کی ہو کہ اوسط روزانہ  
دو ستر ہزار یا ۳۳ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں انگریز

مین اسکی قوت و شگاہ ہی۔ چونکہ ہر کونہ و شاخ میں

قیمت چھ روپے ہی آئندہ سال شروع ہونے تک ایک لاکھ گھڑی

دو برس کی کار بھی نہ بدوستا میں ہمارے خاص میں

بشیر دین و در کھربان جنگی -  
المنشیہ - البیت الیدوج کینی کلکتہ راجا ازانہ

اوردیج - یہ گھڑی میں منگادی تمام سیاحت مذکورہ  
آراستہ ہے۔ یہ دروازہ و قلعہ کی قوت ہے۔

\_\_\_\_\_











اگرچہ اشتیاق				
فقدار میں	محبوب	کالم	کالم	کالم
ماہانہ	عج	عند سے	عند سے	عند سے
سہ ماہی	صد	عند سے	عند سے	عند سے
ستھ ماہی	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے
سالانہ	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے

نظم و قیاس اور پنج				
عند سے	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے
عند سے	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے
عند سے	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے
عند سے	عند سے	عند سے	عند سے	عند سے

# ضروری اشتہار

جو کچھ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۴ روپے روٹے بکسوں کی قیمت میں (جو حال میں جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اسوا سے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴۴ روپے روٹے اور ۱۲ روپے کے بکس قریب قریب ایکساں قدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۴ روٹے کو ۴۴ روٹے کو ۱۱ روٹے کو ۱۱ روٹے کو ۱۱ روٹے کو فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لینے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھارٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

واجب نہیں تمکو سکو دو کچھ الزام  
خالق کا شکر یہ سمجھ کر کہ لو  
تقاضی میں تمھارے لکھ دیا اور کیا نام

ایضاً

خوش رکھتی ہو انسان کو قناعت سکی  
تکلیف بہت دیتی ہو دولت او سکی  
خوش رکھے وہ یا ہزاروں تکلیفین  
ہر حال میں یہ کہ نہ شیت او سکی

ایضاً

دوست لایا کہاں سمجھو کیوں ہی نازان  
عسرت آئی کہاں ہی بتلانا دان  
رنج و راحت کا دینے والا ہو ہی  
ہمت کر اور گزار ہر دم شادان

ایضاً

جو جو خواہش رہ جسم انسان میں  
ایک ایک وسیع ہے سے حیوان میں  
کیسی بد بشرم گر ہوں دونوں کا  
کچھ فزق بھلا عاقل و نادان میں

## ترا نہاد لکش

از تعینات حکیم سینکا

یہ جو کچھ ہے زرو جو اہر تیرا  
ہے سب ہی و دیت خدا بابا  
چمن جائیگا تجھ سے لامحالہ اکدن  
گر انکو نہ قاعدہ سے تو نے رکھا

ایضاً

جب دیکھو کسی کو مبتلا کئے الالم

## گرمی کی چنگھاڑ

پالا پڑا گرمی سے تو پنکھا تھا کفیل  
پنکھے پہ پڑی اوس کیا ہم اپیل  
کیون نیل بکیرے گی نہ اپنا گرمی  
ترتا ہے ہم نیل میں اب ابر کفیل  
لا فر

## بچوں کا دوست

اسکاٹ امشن کو

یہ دوسرا نام لاکھوں والدین نے دیا ہے جنگی اولاد کی تندرستی اور طاقت  
جسمانی کی تعمیر ہے ایسا فریاد ہے کہ بچے کے خوش ہونے میں ضعیف  
بچوں کو اچھا خاصا اور بیجا بچوں کو بھلا چنگا کرتا ہے۔



ہاتھ سے نہیں چھو اہر

سب دو فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون متحد

دو سازان

لندن

انگلینڈ

ایضاً

ہے عقل و خرد پہ اپنی نازان انسان  
فرعون تو ہی مگو بہت بے سامان

یہ عقل نہیں کہ وہ جو چاہی بل میں  
غافل ہو ہو شیار - دانا نادان

جوگ بشت

جسکو پریش جہت میں پاتا ہوں نہیں  
اوسکے ہی در پہ سر جھکا تا ہوں میں  
جو صورت نور دار ہے سب میں نہاں  
اوس معرفت کل میں ساتا ہوں میں

ماتق  
متشاعر

تجامون کا ہر تال

بھڑوؤں کا بھونچال

قربان جائے اس چینی چڑی صدی کے جسکے  
زلف دونوں کے انج پچ میں اچھے اچھے  
اوستادوں کی چار ابرو کا صفایا ہو گیا اسپر بھی  
بڑے بڑے باسلیقہ خلفا کی نظر اسکی مضموعی



دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے۔ بلی اسیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
اسوجہ اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر  
کی جلد کی قیمت پہرے معمولہ اک تھی۔ مگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت مع معمولہ پہرے مقرر ہے  
اسمیں بجنسہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

منیر اودہ پنچ اخبار لکھنؤ



مانگ پٹی برہمک جی ہوئی ہے مگر حرج چہرین کے  
چکر میں کوئی مشغلہ نہ رہے تو فکر غیبت و کسبت  
کا ٹھکانا کہیں ڈھونڈے سے ہی نہ ملے۔ خدا  
حضور کو سلامت رکھے۔ فی زمانہ ہر ایک کے  
ترقی کے لحاظ سے کسی معشوق کے کیس و مذکی  
طرح بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کمی بھی تو معرفت  
اسٹر انک کی۔ اب بھی سلامتی سے دن و دن  
ترقی پر ہے اول تو یہ خورگودہ سے اسٹر انک  
کی گھٹا اودھی اور تعلیم یافتہوں پر برسی۔ پھر  
ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنا اسٹیم سٹر ایک  
تیز کر کے سبکی سیٹی بند کر دی۔ اس کے بعد مدراس  
ریلوے سے اسٹر انک نے بہت کچھ سٹون شیان  
مگر کس برسی کی حالت میں خود ہی ٹھنڈی ہو کر رہ گئی تو  
اپنی اپنی نوکریوں پر مجبوراً حاضر ہو گئے اس طرح  
بہت سے کارخانوں میں جوش و خروش  
ہو کر سب پر پانی پڑنا کیا معنی زر برسر فولاد  
نہی موم شود و الا مضمون ہو گیا اسٹر انک گیا ہوا  
دل لگی بازی یا فضلی بخار ہو گیا۔ ادھر الہ آباد  
میں موسمی بنی اور کچھ گرمی گویا اعراف کی ہوا جو  
ایک حجام کو لگی تو تقریب شادی کا مادہ بھدرا  
اوٹھا۔ الہ آباد کی چند جوئی کی طوائفوں کو سائی  
فے بیٹھے۔ مگر آتش زرا آشنا گروہ نے  
عین وقت پر دھوکا دیا حجاموں کے یہاں  
بجرا کرنے سے ناک بھون چڑھائی اور آپس  
میں ایک دوسرے کی عمیق خیال کار زہدوشن پاس  
کر لیا کہ حجاموں کی کسی تقریب میں مجرا نہ کریں  
آپ جانتے اس فرسے کو اگر حسی و دولت  
پر غزہ اور بھری محفل میں تھرک گئے ہاتھوں  
کی صفائی دکھانے پر ناز ہے تو حجاموں کو  
بھی اپنے آلات پر غزہ اور ہزاروں سے ہاتھ  
کی صفائی سے صفا چٹ کرے۔ پھر ہندو غرضک  
دونوں ملے ہیں برابر کے۔ حجاموں کی قوم تو  
ایک ہی تھی ہوئی۔ یہ نئی اودہ پنچ رنڈلین  
کی دیکھ کے ناچ بڑی انھوں نے یہاں  
اپنی کانگریس منعقد کر کے ایک نئی ترقی  
کا سر کلر جاری کر کے رنڈی بھڑوؤں کو  
اتار دیا کہ جو حجام سی رنڈی کے گھر کھڑا  
میں شرکت اور کسی بھڑوے یا اسکی فریاد کی  
حجامت بنائیکا تو اسپر پاس روپیہ جہانہ اور  
برادری سے حقہ پانی بند کیا جائیگا چنانچہ  
اخیری سنہ ۱۹۰۹ء سے اسپر عمل درآمد ہو رہا ہے۔



اور اگر بالفرض ہے ہی تو مقبرہ دلیمن حسرتوں کا  
عرس ہونا چاہیے کیونکہ میلے اور عرس میں بہت  
فرق ہے شاید مقبرہ دلیمن جناب مضطر کو حسرتیں  
ناجی نظر آ رہی ہیں۔

دوسری وحدت ثابت کرتے ہیں۔

آئینہ دیکھتے ہی توڑ دیا

اور بولے خدا اکیلے ہے

(توڑ دیا) کی لطافت سے ناظرین حظ اٹھائیں

اسکے علاوہ یہ معشوق بھی معمولی معشوق نہیں

یا تو معاذ اللہ خود خدا ہے کہ اپنا مثل نہیں پسند

کرتا یا آئینہ میں خدا کو دیکھ لیا ہے۔

بچھے اور سنئے۔

وصل بت کیوں خدا پسند کرے

وہ تو پہلے ہی سے اکیلا ہے

موجودین کو سنہری حروٹ سے یہ دلیل لکھنا چاہیے

اور یہ کون کبھی ہے جو خدا اور بت میں وصل

کرانا چاہتا ہے خدا کرے کہ حضرت مضطر آئندہ

کسی شعر میں اس کا نام بھی ظاہر کر دیں۔

## مضطر خیر آبادی کی غزل

### تنقید

آج اتفاقاً رسالہ صبح بہار جو ریاست میسور سے  
شائع ہوتا ہے میری نظر سے گزرا۔ حضرت مضطر  
خیر آبادی کی غزل دیکھی شاعر ہی کا آسمان دوسرا۔  
زمین نئی نظر آئی میں آپ کی غزل کی نسبت اپنی  
راے ملک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں  
مگر تحمل۔

یہ غزل از مطلع تا مقطع ایک نئی سانچے میں ڈھلی  
ہوئی ہے کسی مقام پر سرقہ نظر آ رہا ہے کسی جگہ  
مضامین کی معایت کسی شعر میں غلطی کسی بیت میں  
کفر کے مضمون۔

میر تقی میر مرحوم کا بہت مشہور و معروف مطلع سنئے

ہیں کیا جو مرقہ پہ میلے رہے

یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

مضطر صاحب فرماتے ہیں۔

قبر پر کیا ہوا جو میلہ ہے

مرنے والا ترا اکیلا ہے

وہی بحر وہی قافیہ وہی مضمون اب ملک خود فیصلہ

کر لے گا ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

دوسرا شعر فرماتے ہیں۔

اوٹھ کے لاکھوں خدا کے پاس گئے

اور اسپر بھی وہ اکیلا ہے

حق یہ ہے کہ نئے عنوان سے وحدت ثابت کی

ہے اسکی معنویت کے تعریف میں زبان قاصر ہے

پھر فرماتے ہیں۔

مقبرہ بنگیا ہے دل میرا

رات دن حسرتوں کا میلہ ہے

بظاہر تو میلے کو مقبرے سے کوئی تعلق نہیں

اب بھڑوں کی جان آفت میں ہر ناحق زندگی  
کے بھائی بنے کوئی حجام پاس نہیں بھٹکتا۔  
موجھیں منہ میں جا رہی ہیں۔ جو حجام کہ انکی ناک  
کے بال بنے ہوئے تھے وہ بھی اب پریشان  
نہیں۔

بھڑے ناواقف جگہوں پر جا کے پر قبیح ہوا  
ہیں۔ کوئی کسی ہوٹل میں جا کے قتل کے  
ناظر بنے آتا ہے۔ غرضکہ یونہی بھٹکے پر کام  
چل رہا ہے۔ مگر بعض حجام ناخلف زندگی بچی  
والے درپردہ زندگیوں کے لگے حجامت و خطو  
خال درست کرتے ہیں۔ مگر دوسرے حجام

انکی ناک میں ہیں کہ اگر موقع سے لٹکے تو  
انکی چاند صاف کر ڈالیں گے۔ بوئی تجویز تو  
عمرہ ہے بشرطیکہ یہ لوگ اپنے قول پر ثابت  
قدم رہیں اگر حجام حبادار اور عمرہ خلف ہیں  
تو اپنی اس نئی تجویز کو ضرور قائم رکھیں گے۔

بلکہ نئی طرح عیاشیوں کی حجامت سے بھی ہاتھ  
اٹھائیں گے اور یہ بات قائم کر لیں گے جو  
عیاش یا زنا کار کا خط بنائے اسپر حجامت یہ  
جرمانہ اور بھیکے بھیکے منڈے پر ہیں۔ ان

تجاویز سے پھر دیکھتے دیکھتے ملک کی اصلاح  
ہوتی ہے۔ خدا اگرے دیگر شہروں کے  
حجام ہی اس امر پر کاربند ہو جائیں۔

سننا ہے اب بھڑے آپس میں ایک دوسرے کی  
حجامت بنانے لگے بعض بعض زندیان بھی  
سُترہ لے کے اپنے بھائی بندوں پر مشق  
کرنے لگیں خیر کسی صورت خط و خال

درست ہونا چاہیے حجاموں کی خوشامد سے  
بچے۔ گانے ناچنے کے علاوہ حجامت کا  
ہنر بھی سیکھ لیا۔ جوانی میں گاؤں بجاؤں پر ہائیں  
حجامت بناؤ۔ انکی ضد میں کہیں حجام گانا ناچنا  
سیکھ لیں تو محب دل لگی آئے۔ خط بنائے  
دوچار بھڑیاں سنائیں اور اسی طرح حجاموں

خوب کمائیں۔

دیکھیں الہ آباد کے حجام کتبک ثابت قدم رہتے

ہیں اور کتبک زندگی بھر دون کی پٹی میں نہیں  
آتے۔

(سننا۔ ا۔)



سرمدیہ سنل لاکھ ۲۲-۸-۹۰

جدید پراسیکشن

## بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہمیں کے جدید و مختلف اتسام معہ منافع و بلا نفع بیمہ زندگی  
خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے بعد چندہ نصف  
میعادی المضاعف یعنی دو چند منافع یا نصف انتقال  
پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا۔ بیمہ زندگی مشتمل میعاد  
بیمہ مستورات بیمہ روپیہ بیمہ شادی بیمہ تعلیمی۔ خیراتی  
کاموں میں امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پراسیکشن ملاحظہ ہو۔

براسیکشن ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت راساہنی قائم مقام منی بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکریٹریاں شناختیہ کلکتہ۔ جمہور  
احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور۔

سکریٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ کلکتہ

# میسر کا سرمہ

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترمہ انگریزوں میں ایک کالج کے پروفیسر صاحب کا کہنا کہ وہ الیاب ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یونیورسٹیاں اور کونسل کے بعد تجربہ سے عہد کی مصروفیت فرما رہے ہیں۔ سرمہ امر اصل ذیل کے پروفیسر صاحب نے تیار کیا جس نے دھند جارا اور وال فبا جو لاسبل سرخی ابتداء میں موتیا بند بانی جانا خارش دھند سرور ڈاکٹر اور حکیم صاحب سے دو ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں جنہوں نے اس کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ گئی ہے اور بینک کی بھی حاجت دین رہتی ہے۔ نچے سے لیا تو اس کو کہ وہ سرمہ بیکسان سفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرمہ سے فائدہ ادا خاسکین قیمت فیتولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ صرف ۲۰ روپے ۲۰ روپے خالص میری فانی ماشہ میں ۲۰ روپے ۲۰ روپے سرمہ فیتولہ ۲۰ روپے ۲۰ روپے خراج ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیونکہ اجابہ حوالہ فرودین نقل رجلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا سفید پایا۔ میری ما سے میں خاص کر ان مریضوں کیلئے جو اسلے جلی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور عجزار کمزوری نظر آتی ہے سرمہ نہایت ہی مفید پایا۔  
مقام برج لال کھوس را۔ سے بہادر ایل ایم۔ ایس۔  
اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور  
حال نری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کر کے اکثریت ہو جیسی تعریف سن رہی ہے  
استعمال میں مفید اور تیرہ مدت یا یا میری سلسلے میں ایک میز  
مثلاً جو یہ کو میں بذریعہ دیکھا نہ جات اور کڑی دیکھا  
کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہمارے غریب بچے بہتر  
مستفید ہو کے اس کو دعاویں سے یا دیکھ کر براہ مہربانی لکھو  
میرے بچے سفید سرمہ اعلیٰ قسم کی ہے۔ پوسٹ بھیجیں۔  
مقام۔ ڈاکٹر محمد علی اسیر خان میڈیکل ایجنج راج  
شفا خانہ ٹونڈہ۔ ڈیرہ غازی خان +

اس لئے ہر حکم اور کیا معیر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱۔ سرمہ اور سرمہ بہت سے متعلقین نے میرے بچے کو  
سرور میا سنگھ اہلووالیہ سے تیار کیا ہے استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا آٹھویں جی۔ یوں کے لکھ کر  
دیکھتا ہے کہ کون کون تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو  
حافظت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے  
کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ ایک  
بھئی کوئی دو اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی  
مقام۔ آئرنل فاب نجم حیات مان۔ خان بہادری  
ایس سابق وزیر نل سیشن نچ قسمت جالندھر  
میر کو نسل گورنمنٹ ہند +  
۱۲۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک  
شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
یہ شخص چند ڈاکٹر کا علاج کر کے باوجود کچھ بڑھ گیا  
مہربانی لکھو سفید سرمہ اعلیٰ قسم کی ہے قیمت فیتولہ ۲۰ روپے  
مقام۔ مہاراجپور جیت پرتاب بہادر مہاراج صاحب  
بہادر واسپور ریاست لکھنؤ ضلع گورداسپور۔  
۱۳۔ جناب پروفیسر سرور میا سنگھ صاحب  
سليم  
میرے بچے میرے بچے سفید سرمہ کو تقریباً تین ماہوں سے  
ایا۔ جو کہ موتیا بند۔ دھند جولا خور کھٹن دھند  
۱۴۔ مہاراجہ کے مرنے میں متعلق۔ ۱۵۔ مریضوں کے لکھنے

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندت میں  
جو قریب تیس ہزار کی من ایک کو بھی فرمائی  
ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے پانچ ۱۸۹۰ء  
سے جمع کیا گیا ہے

(۱۴) جناب سرور صاحب تسلیم میں ایک سرمہ استعمال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک یہ سرمہ دیکھا ہے بہت  
مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لکھنا دیکھا  
۵ م کر کے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر  
ہوئی ہے چارڑ کے استعمال سے میں میں یہ سرمہ نام  
دان اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
مقام۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب سید محمد  
بہادر رئیس اعظم جوالا۔  
(۱۵) کرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کا قابل قدر سرمہ دیکھ کر  
بوسہ پانچ سال استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ  
اشتہار میں لکھا جو اس سرمہ کی درجہ بہتر دیکھا ہے  
لکھا بالکل چھوڑا اور اب میرے چشمے کے بجائے یہ سرمہ  
استعمال کرتا ہوں۔ راجا کشن گورنمنٹ پشاور دھلی محلہ  
جوڑی خان۔  
۱۶۔ میرے بچے کا سرمہ جو سوارایا لکھ کر دیکھا ہے

وہو ہذا  
ہوئی شادی بوٹھے کی حضرت سلامت  
مبارک مبارک سلامت سلامت  
نوزائش سالہ دولہا ہے نہ سالہ دولہن  
یہ جوڑہ رہے تاقیامت سلامت



رہے گی کنواری نہ دنیا میں کوئی  
اگر آپ زندہ ہیں حضرت سلامت

بڑی چاہ سے چاہ تھے رچایا  
یہ خواہش سلامت یزیت سلامت  
شب وصل آئی نذاہج سے یہ  
یہ عشرت مبارک یہ محبت سلامت

وہاں کو مبارک خیر حار دو لہا  
رہے ہم ذی وجاہت سلامت  
مبارک ہوئے مجھ یوں دار پردہ  
یہ بے دانت منہ اور یہ لکنت سلامت

محبت کے رشتے کو ہوا استواری  
یہ الفت سلامت یہ جاہت سلامت  
آب سنبھلے جب پورے نواب دھن لے کر  
گھر پہنچے اوسوقت خدام نے تہنیت  
ادائی - نذرین گزرا نین اور وہاں کی  
فینس پرستے زور جو اہر نثار کئے - دربار  
تہنیت منعقد ہوا - اور شاہ خاص نے  
سامنے کھڑے ہوئے کے نہایت ادب  
کے ساتھ سہرہ سنایا - جو اس موقع کیلئے  
اگنے نظم کیا تھا -  
ناظرین اودہ پنج ملا خذ کریں اور تک ظرافت  
کافزہ لے کے پورے نواب کے حق میں  
دعا کریں کہ پوتوں پھلے اور دودھوں نہا  
وہو ہذا

یہ شادی امرے آقا مبارک ہو مبارک ہو  
یہ چہرہ اوسپہ یہ سہرا مبارک ہو مبارک ہو  
تن نازک پہ جامہ زیب سر دستار زرین  
بڑی مہری کا پا جا مبارک ہو مبارک ہو  
فرس سو نیکا زور پہنچے جم جم کر ہا ہی کیا  
یہ پونی خاص شلینڈ کا مبارک ہو مبارک ہو

ہر اک سو ہی خوشی کا فل ہر اک دل شادین گل  
سے بلبل بھی ترنم زامبارک ہو مبارک ہو  
خوسٹ کے گئے دن ساعت اشادی کی آئی ہی  
رچا عشرت کا ہی جلسا مبارک ہو مبارک ہو  
بجایا گرنہ رکھے ایڑیاں فرط ہرست  
تجھے بچوں کے بل چلنا مبارک ہو مبارک ہو  
سہے شیرازہ جاہت کا سدا مضبوط اور قائم  
کمرندی نیار شستا مبارک ہو مبارک ہو

دو طعن کیا ہی کھلونہ ہے طبیعت کی پہلنے کو  
غم تنہائی پھر اب کیا مبارک ہو مبارک ہو  
مبارک سر و قمری کو مبارک بلبلوں کو گل  
تجھے یہ نازنین جوڑا مبارک ہو مبارک ہو

ایک براتی



## اطلاع

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب احکم میونسپل بورڈ لکھنؤ مزید تدفین کیلئے  
مقرر ہو چکے ہیں -

- ۱۔ قبرستان اہل ہندو واقع چار باغ -
- ۲۔ قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۳۔ قبرستان اہل اسلام واقع بے باغ -
- ۴۔ نو بکر علی واقع انکی محلہ -
- ۵۔ تکیہ حاجی نصرت -
- ۶۔ قبرستان محمد باوی واقع گڑھیا چوہری -
- ۷۔ قدیم قبرستان اہل اسلام متصل بر جلیل -
- ۸۔ قبرستان متصل پل دھنیاں مہری واقع سعادت گنج -
- ۹۔ قبرستان کشور گنج واقع بلع قندہار -
- ۱۰۔ قبرستان لکھنؤی سعادت گنج -
- ۱۱۔ قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۱۲۔ قبرستان لادارشان واقع عیش باغ -

مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی  
اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت سے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظوری یا  
نا منظوری دیے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کا کافی موقع مل سکے -

حسب احکم

ڈبلو - ای - ہاشنگ صاحب

سکرٹری میونسپل بورڈ لکھنؤ

۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء





کونسل پل

ہردو برادر



# پریس کانفرنس

اور پنج - اور ہر اخبارات کے ملاحظہ سے واضح ہو کہ مذکورہ  
گزشتہ کی شب کو مقام لندن میں پریس کانفرنس  
کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ ۹۰۰  
برطانیہ کے اخبار نویس اور ۵۴ ہندوستان  
اور دیگر پریس آبادی کے اخباری اصحاب کے  
اور حکام گورنمنٹ شیل لارڈ وزیر مملکت لارڈ کرزن  
صاحبان بھی شریک تھے۔ لارڈ وزیر نے  
اپنی تقریر کے ضمن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وزیر  
کی مجلس میں پارلیمنٹ میں سب قانونی ہیں۔ لیکن  
عمرہ اخبارات ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں۔  
اور انھوں نے ہندوستان کے قائم مقاموں  
یہ امید ظاہر کی ہے کہ وہ واپس جانے سے قبل  
اپنی جمہوری حکومت کو بتا جائیں گے کہ ہندوستان  
کی قدیم تہذیب پر حکومت اور اسکی رہبری کریں گے  
درست طریقہ کیا ہے۔

کیونکہ ہندوستانی تمدن کے حالات کافی روشنی  
میں نہیں آئے۔ اور یہ نسبت اسکے کہ ہم اس  
واقعہ ہوں وہ ہماری نسبت۔ یادہ اچھی معلومات  
دیکھتے ہیں۔ الخ  
حضرات ناظرین۔ لارڈ وزیر ایسے مدبر اور  
فرزانہ کی ایسی تقریر سخت قابل تعجب اور فیسوس ہو  
ایک صدی سے انگریزی حکومت ہندوستان  
میں ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں انگریز ولایت  
سے ہندوستان میں آئے اور جاتے رہتے  
ہیں۔ ہندوستان سے جو اخبارات شائع ہوتے  
ہیں وہ بھی ہندوستانیوں کی تہذیب اور خواہشات  
سے بحث کرتے رہتے۔ اور ولایت والی  
اونسے آگاہ ہوتے رہتے۔ اور سب اوقات  
اونکی بنا پر دونوں ہوس اور مجالس وزراء سے  
نفاذ قوانین ہی ہوتا رہتا ہے۔ باوجود لارڈ صاحب  
کے نزدیک ہندوستانی تمدن کے حالات کا ہنوز  
کافی روشنی میں نہ آنا۔ اور ہندوستانی  
اخبار نویسوں کا ولایت قبل از روٹکی اسکو بتانا  
آنان کھنڈال عجائب۔ ہم لارڈ صاحب

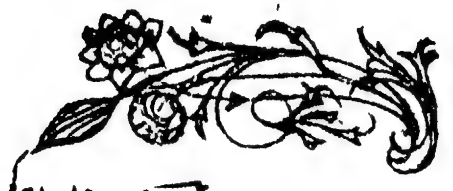
بہت ادب کے ساتھ عرض کریں گی اجازت چاہتے  
ہیں کہ حضور والا اپنے اس ارشاد کی نسبت مکرر  
تذکرہ فرمائیے ناواقفوں کو نہ ور آگاہ فرمائیں کہ یہ  
کس قسم کی تقریر اور انھوں نے ارشاد فرمائی۔  
اور اسکے کیا معانی ہیں۔ اور کیا اون ایسے  
معزز اور پولیٹیشن جنٹلمین کے مرتبہ اور معلومات  
اور پوزیشن کے موافق ایسی تقریر قابل ستائش  
اور حیرت ہے یا کیا ج۔ یہی کے ساتھ ہم لارڈ  
صاحب سے اسی کانفرنس کے اجلاس منعقد  
میں جون کی لارڈ کرزن صاحب کی اس تقریر کے  
معانی اور مطالب سمجھنا چاہتے ہیں جبکہ انھوں  
اتنا بے تقریر میں ارشاد فرمایا کہ لارڈ وزیر  
یورپ کی منحوس علامات کا ذکر کر چکے ہیں میر  
نزدیک ہندوستان میں بھی ایسی ہی علامات  
موجود ہیں۔ اگر وہ ان کی موجودہ رافو کا ہوشیاری  
کے ساتھ روک تھام نہ ہو تو وہ برٹش گورنمنٹ  
کے لیے ایک خطرہ ہو جائیگی۔ میر خیال ہے  
کہ ایسی خطرناک تحریک ہندوستان میں جلد  
پیدا ہونے والی ہے۔ گو بعض اشخاص اس سے  
محسوس نہ کریں۔ لیکن بہر حال یہ یقین ہے  
کہ انگریز اس باغ برطانیہ کے گوہر شاموار کو تباہ  
نہوئے دینگے اور اسپر جان و مال کی قربانی  
چروا دینگے۔

انہم بحیثیت ایک وفادار قوم اور مطیع اور خیر خواہ  
برٹش تاج کی نہ صرف یہ امید بلکہ خدا سے  
دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسا روز ہندوستان کو  
نہ دکھائے۔ بلکہ اسکو ہر قسم کے خطرات  
محفوظ رکھے۔ کیونکہ ہمارے عقائد ہمارے  
مشاہدات۔ ہمارے عقول حکم بتاتے ہیں کہ  
برٹش عہد ہندوستان کے واسطے بہت  
ہی اچھا اور مستقیم اور امن و عافیت کا موجب ہی  
ور نہ سنا کینن ملک کے طبائع اور خیالات  
جو مشہور ہو رہے۔ اور جنسے لارڈ وزیر  
ایسے بجا بنیتے۔ مگر لارڈ کرزن اونکی کچھ  
تقریر کرتے ہیں وہ ضرور قابل حکیمانہ  
غور حکام گورنمنٹ ہیں۔ اسی ضمن میں ہم یہ بھی  
کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ لارڈ کرزن جن  
نے تو مرت اپنی قوم انگریزی کو تاج برطانیہ  
کے گوہر شاموار کے تباہ ہونے دینے  
اور اسپر جان و مال کی کامل قربانی چڑھانے  
کے واسطے ارشاد فرمایا۔ مگر لارڈ صاحب اور

ملک انگلستان کو واضح رہے کہ ہندوستان  
میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی موجود ہے  
جو گوہر آبدار تاج برطانیہ کی حفاظت اور بقا  
کے واسطے اپنے اموال اور نفوس کو میرے  
صرف کر سکتی ہے۔  
چونکہ لندن میں پریس کانفرنس ہو چکی۔ اور  
اوردہ پنج ایسے صاحب اراے اور باوقعت  
اخبار کا کوئی قائم مقام اسکی شرکت کے واسطے  
بھیجا نہ گیا۔ پس سبب یہ تھا کہ بعد اطلاع و  
آگاہی از حالات و تفاریر کانفرنس اوردہ پنج کی جانب  
سے بحیثیت اس کے ہائی پوزیشن کے  
تنقیدی ریمارک کیا جائیگا۔ لہذا اسوقت  
یہ چند منظور بطور ریمارک کے پس از منظوری  
جناب عالی القاب اوردہ پنج صاحب بہادر ملک  
میں شائع کیجاتی ہیں تا در امید ہے کہ میران  
پریس کانفرنس اس سے مستفید اور مستفیض  
ہو سکنے۔ فقط

مقام  
ح۔ م۔ د

کوئی فتنہ تاقیانہ پھر آشکار ہوتا  
تیسے دلکش ظالم مجھ اختیار ہوتا



مرزا نوشہ نواب دولہا مسٹر اوردہ پنج صاحب بہادر  
مرحی دار تسلیم شہنائی دلاؤ آب قبول ہو۔  
بہتیا ترقی کا زمانہ ہے اگر اس زمانے میں بھی  
ایک سے دوا نہ ہوے۔ تو اس بد فیض  
کا خدا ہی حافظ ہی۔ لازم تو یہ ہے کہ ایک لڑکا  
یا لڑکی اس مراے فانی میں نام لینے پانی

دین کے لیے تو چھوڑ جائے۔ اگر یہ بھی  
نہ بچا۔ تو کم از کم ایک دو بی ضرور بالفور  
نام مشہور کرانے لے باقی چھوڑ جانا چاہیے  
ورنہ زندہ دلی میں فرق آجائے گا۔ ایک حال  
کا واقعہ آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ یقین تو  
ہے کہ کم سے کم آنحضرت کی جو اغزی کی داد تو  
مہرورد لیجئے گا۔

کا ٹھیاوار کے ایک زندہ دل جوان مرد جس کے  
منہ میں دانت نہ بیٹھ میں آنت چلنے پھرنے  
میں طاق حسن میں شہرہ آفاق - جمعہ  
آٹھ دن کوئی ستر اکثر کا سین - ۶

جوانی کی راتیں مرادوں کے  
ایک نو عمر لڑکی جسکی عمر نو برس سے زیادہ نہ تھی  
برٹشے دھوم دھام کے ساتھ شادی خانہ بڑی  
کرلائے۔ چاہے ملکی ریفا ضرر گلا پھاڑین  
چاہے مذہبی رہبر جین چلا میں۔ لیکن  
یہاں تو اس شعر کے مطابق چلا کرتے ہیں۔

تتنا وصل کی اس عمر میں کیونکہ منہ بکھلے  
قیامت تک تو بکھلے گر نہایت کم ہو کم بکھلے  
ملوث

پی۔ ڈی۔ سنہا۔

قصیدہ

(بقیہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء)



جو غلامی تیری آزادی کے لئے تھے نخواستگار  
چنگو دیکھ جالی تری شور و شرارت کی سزا  
تجسکے سراو ٹھننے نہ پاتے تھے جلالت ستوری  
عجب وہید ہے کہ سر ہی جو نامرادی میں خدا

جورہا کا مخفیہ سازشوں میں عمر بھر  
اور ارضین افکار میں جو ہمیشہ مبتلا  
آخر ان لوگوں نے تیری قوم سے لیکر دو  
اور ترکوں کو کیا برہم بعد کرو دعا  
خوب نوز عمر دن کو بھر کا یا جو تھے کم تجربہ  
اونکی عقل خام پر ہر طرح سے قابو کیا

اور تیسرے پیشیہ کہ جنگ و علم سے بہرہ نہیں  
اونکے اغوا کے لئے اک ہو فقط کافی ہوا  
اونکو سلطانی منظم گڑھ کے دکھلائے گئے  
اور جمہوری حکومت کے لئے غل جگیا  
دیکھا جب یہ رنگ سلطان نے ترسے تو سب  
آگئے اغوا میں اور اعدا کا جادو چل گیا



کریلیم کرزن ولی

جو مالین امپریل ہسٹوٹ لندن میں ایک ہندوستانی کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔



## مجوزہ اینگلو اسلامک ریڈناٹ

### آہن پوش

بخدمت جناب سرکاری صاحب سلم لیگ علیگڑہ  
جناب والا۔

میں چند روز سے ایک منصوبہ پر غور کر رہا ہوں جو اس مہتمم بالشان ہی کہ اگر اس کی تحریک کے لحاظ سے عملی دنیا بھر خیالی بلا ویکالنے کا الزام لگائے تو مجھے مطلق تعجب نہ ہوگا۔ لیکن مجھے اس الزام کی حیدان پر وہ نہیں ہیں۔ اس لیے کہ مجھے یقین کامل ہے کہ جو تجویز میں پیش کرنا چاہتا ہوں مسلمانان ہندوستان اور مسلم لیگ جو اونکی سیاسی وکیل ہے اٹھکا نہایت خوش سے خیر مقدم کرے گی نہ وہ تجویز یہ ہے کہ: "مسلمانان ہندوستان کی طرف سے طبقہ ڈریڈناٹ کا ایک آہن پوش سلطنت علیہ برطانیہ کی امارت بحری کی خدمت میں بطور نذر گزرا جاسے۔ ہندوستان کی اسلامی آبادی، مرکوز کے قریب ہے اور بحساب اوسط اگر ہر شخص آٹھ آنہ جلد دے تو مجوزہ آہن پوش کے اخراجات کی رقم فراہم ہو جائیگی اور یہ وہ آہن پوش ہوگا جو مسلمانان ہندوستان کی دائمی جان نثاری کی زندہ تصویر بن کر ان ارادت مندانہ تعلقات کو پہلے سے ہی زیادہ مستحکم کر دے گا جو آئین تاج برطانیہ کے ساتھ ہیں۔"

گزشتہ چند سال سے جرمنی کے جنگی جڑے کی طاقت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے جسکی وجہ سے انگلستان کے ان نمبروں کو بھی فکر دامن گیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی جو بہت ہی معزز سمجھے جاتے ہیں اور جب لارڈ رڈز بری جیسا جلیل القدر اہل اہلے جس کی ستانت و احبابت اسے کا سکہ ایک عالم کے دلون پر بیٹھا ہوا ہے اور جو بلا وجہ و جہل کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا۔ یہ اندیشہ ظاہر کرے کہ یورپ کی موجودہ فحوشی کسی آنے والے طوفان کا پتہ دیتی ہے جو نہ معلوم کب تیا ہوگا۔

ہٹ گئے سلطان انگریزی سفارت کا دین اور یہاں ترک و فارس سے لینے کیا محشر پیا کشت و خون ایسا لگا ہونے کہ اربابان سیکروون جابین ہو میں ضائع ہنگام و دیکھ کر سلطان باڈی کارڈ نے یہ اردہاں سہ لگوں کی سرخ جھنڈی اور میدان ہٹا

ہو گیا تبضہ مخالف فوج کا ہر چار سو منگیا ہنگامہ سدم اور تسلط ہو گیا آگے سلطان بھی اپنے قعر عیاجاد میں اور باڈی کارڈ سلطانی کا پیرہ ہو گیا پارلیمنٹ اب لگی اجلاس کرنے میں دیرین اور تحقیقات بھی ہونے لگی ہر ایک جا قتل بھی ہونے لگے سلطان کی بہبود خواہ

از رہو اس سلطان پر الزام قائم بر ملا خون جرم سلطان طے ہوا جھوٹی قسم اور کشت سنے جسکو شیخ اسلامی نے فتویٰ دیدیا یعنی یہ ہرگز نہیں لائق ہیں تخت و تاج کے بلکہ ہونی چاہیے اس جرم میں انکو سزا پھر تو کیا تھا ہی مثل دیوانہ راہو بس است فوج نے چاروں طرف آگے مقید کر لیا فوج باڈی کارڈ نے تلوار پھرتولی مگر روکا سلطان کہ انے پچو میں جاتا ہوں چلا

اب لرو مت جھکو خونریزی نہیں ہرگز پسنید

جو مقرر میں میر تھا وقت اوسکا آگیا

باقی آئندہ



پارلیمنٹ اور نئے دستور پر راضی ہوئے  
تا ہونے پائے کشت و خون کا ہنگامہ پیا  
اس سے بھی مطلب کھلا مفسد و نکا کیا وجہ  
سر یہ سنایا ات سلطانی کا تو قائم رہا  
اور یہی اندیشہ مہلک تھا یہی کھٹکا تھا ایک  
جس سے جھٹکا رہے کی خاطر سارا یہ غوغا ہوا  
اور یہ سچ تھا کہ سلطان دشمنوں و اداوں کے  
ایک بھی چلنے نہ دیتے کچھ نہ بتا مدعا  
اور نہ یہ ہرگز گوارا کرے اپنی زلیست میں  
ہوں یہودی اور نصار ملک میں فرمانروا  
سلطنت اسلام کی ہو کا فردن کے ہاتھ میں  
دیکھ سکتے تھے یہ سلطان ایک ساعت بھی  
دیکھ سکتے تھے کہ ہوا سلام بے نام و نشان  
سرکش و کافر کوین دیندار و نیر ظلم و جفا  
بنتے رو کو نکا کھلو نا شاہ دین عبدالحمید  
پارلیمنٹی حکومت مان لیتے وہ بھلا  
مفسد و ن فکر کر کے خاص شاہی فوج کو  
پارلیمنٹ اور جو انکا مخالف کر دیا  
کشت و خون قسطنطنیہ میں بھی اب ہو گیا  
غدر ساک چکیا طوفان نیا برپا ہوا  
اور ادھر آگے بڑھی فوج عدوت و تخت  
جسکی کچھ تعداد ہی تھی اور یہ حق کچھ انتہا  
اور سلوینیکا جو عثمانی احوال کا دار الفساد  
تھکا گاہ اسکی بنی ہی آجکل مقدرونیا  
وان سے بھی آنے لگی انواع قومی اتحاد  
گھر گیا سلطان کا دار السلطنت سرتابا  
میر پچو کیلے سلطان نے بہت روکا مگر  
کون سنتا تھا بھلا اسوقت میں ایسی صدا

تو زمین ماننا پڑتا ہے کہ انکا اندیشہ سب نبی و دہنوں  
 ہے۔ علیٰ اذہا تقیاس۔ سرسینکا امیر پھر اول  
 نے جو تقریر پر ابھی اگلے ہی دن معاملات ہری  
 کے متعلق کی اس سے جی ہماری تشویش  
 کچھ کم نہیں ہوتی۔ جو مہنی کے بیڑے اور  
 تو بہن اور سامان جنگ روز بروز بڑھتا جاتا  
 ہے اور بظاہر اصفانہ کی جلت نائی قیام من  
 و امان سے کوسوں دور نظر آتی ہے۔  
 برطانیہ کی نو آبادیوں اس خوفناک موقع کی اہمیت  
 کو مد نظر رکھ کر ڈیڑھ لاکھ کے ہدیے پیش  
 کرنے شروع کر دیئے ہیں تاکہ برطانیہ کا جری  
 اقتدار مخالفین کے مقابلہ میں برابر قائم رہے  
 کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان اس طرح  
 میں جو سلطنت کو اعزاز و اجازت کے حلقہ سے  
 محفوظ رکھنے کے متعلق ہو رہی ہے۔  
 حصہ نہ لے لیس بذریعہ عریضہ ہذا میں آپ  
 التماس کرتا ہوں کہ براہ کرم اس خط کی کوشش  
 کے ملاحظہ میں پیش فرادیا جائے تاکہ  
 ارکان لیگ اس تجویز کے مار و ماعلیہ پر  
 کافی غور کر سکیں کہ مسلمانان ہندوستان  
 کی طرف سے برطانیہ کے جنگی بیڑے پر ایک ڈیڑھ  
 لاکھ آہن پوشش کا اصفانہ منجانب مسلمانان  
 ہند بطور اس حصہ کے ہو جو انھیں من حیث اہم  
 سلطنت برطانیہ کی حفاظت میں لینا چاہیے  
 مجوزہ اسلامی آہن پوشش کے مصارف کے  
 لئے کافی مقدار میں چندہ فراہم کرنے کا کام  
 کچھ آسان نہیں ہے۔ لیکن مجھے یقین  
 و افاق ہے کہ اگر اس تجویز کو لیگ اور اسلامی  
 پریس نے بظرف تحسان دیکھا تو اس  
 تحریک کو ہر دفعہ بڑبڑانے اور چندہ جمع کرنے  
 کی غرض سے طول و عرض ملک میں کمیٹیاں  
 بڑی آسانی سے قائم کیا سکیں گی۔ ایسے  
 فرما شوب وقت میں جبکہ ہندوستان  
 انقلاب کی ایک سخت گھٹن منزل طے کر رہا ہو  
 ہم مسلمانان ہند کا فرض ہے کہ کوئی بات ایسی  
 کر دکھائیں جو ہمارے اور ہمارے اخلاف کے  
 لئے سرمایہ نازش ہو سکے۔ ہم نے تاج برطانیہ  
 کی وفادار اور جان نثار رعایا ہونے کے  
 بیڑے بڑے زبانی دعوے کیے ہیں۔ اب  
 وقت آگیا ہے کہ اس لسانی قوت کو ہم ایک  
 ایسے عملی فعل میں لائیں۔ جو ہر اعتبار سے

جلیل الشان ہو۔ یعنی ہلکے چاہیے کہ ہم اپنے  
 شہنشاہ مجاہد ملت اڈورڈ ہفتم قیصر ہندوستان  
 کے مازمان والاک خدمت میں ایک ڈیڑھ لاکھ  
 پیش کر کے حضور مدح کے دشمنوں کی برابری  
 میں پورا حصہ لے سکیں۔  
 چونکہ مجھے امید ہے کہ جو منصوبہ میں نے  
 پیش کیا ہے اسے مسلم لیگ شرف قبولیت  
 عطا فرمائے گی۔ اہذا میں اس عریضہ کی  
 ایک ایک نقل انیگلو انڈین اخباروں اور  
 اسکے ترجمہ کی نقل اسلامی پریس کی خدمت  
 میں اس استدعا کے ساتھ بھیج رہا ہوں  
 کہ تجویز زیر بحث پر نظر اٹھا دیا جائے جو  
 وہ اپنے مسلمان ناظرین سے سفارش  
 کریں کہ جب مسلم لیگ کی طرف سے اس  
 تجویز پر غور ہونے کے بعد مراتب ابتدائی  
 طے ہو جائیں تو ایک ہجرت گیمیا نہ پر بذریعہ  
 چندہ اسلامی ڈیڑھ لاکھ کے مصارف کے  
 تکفل کے لئے تیار ہو جائیں۔

میں ہوں جناب کا خادم

ظ - ع - خ

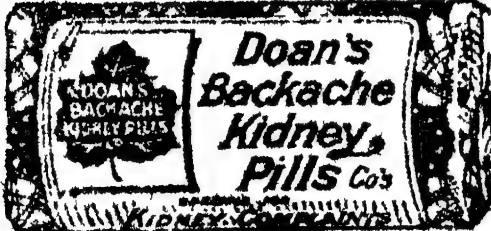
حیدر آباد دکن

۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء



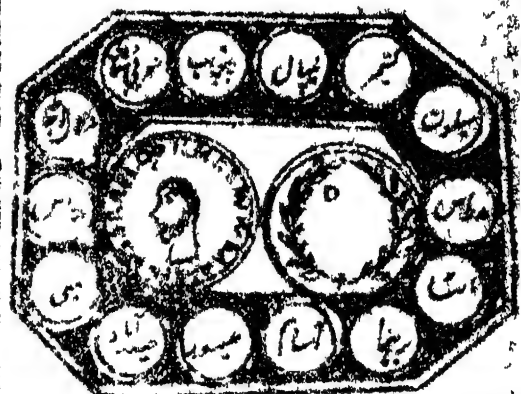
# صحت کسطح حاصل کرنا

بڑا وقت ہماری کاسبب پیشاب کا بڑا ہی ہے۔ ہر  
 کڑوا اور خفیف گوشت خن میں سے صحت حاصل کرنا  
 جس طرح چھان ہیں کتنے ہیں کہ اگر اس پر چھان کی صحت  
 بہت کم کارسوار ہے۔ گوشتوں کے مسعد اور سرور کی صحت  
 حسب ذیل ہیں۔ بہت میں مدور غنیمت آتا۔ پیشاب کم آتا  
 اندر اسکا رنگ خاکی یا عسلی ہوتا۔ یا سیاہ یا گھٹا  
 بہت آتھان معلوم ہوتا۔ دھکی کر دھکی۔ دروستی چھان کو  
 نڈا۔ عسلیان۔ چکڑا نا۔ جوڑ میں صحت کا سختی خاطر  
 بہت اور پھر کمال غنا بہت وقار۔ مگر جوڑنگا گھٹا  
 اور اعلیٰ گھٹیا۔ جہت عہد دیا بیٹس اور گردن کا عسلاط  
 پیچہ مشراہ مستورات کہ اس قسم کی بیماریاں ہر جگہ پھیلی  
 آتی اور اس خیال کیے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ دروستی  
 بہت اور گردن کا گردان دروش بیکس کہ فی لیس  
 گردن اور پیشاب کے عسلاطوت نہیں ہیں اور پیشاب  
 برائی یا دروشن کے نچانے میں سرگرداں ہیں اور اس وجہ سے  
 عورت حاس دل ہے۔ اگر آپ اپنے رب جاتے ہوں  
 و گردن کا چھان کتے۔ دروشن کا مدہشت۔ دروشن کا  
 دروش بیک ایک کٹائی میں جو گردن کے لئے مجرب ہے۔  
 بہت وقت لیا چھان کہتی ہیں۔



خ و دروش یا پیشاب میں کٹائی تمام اس دروش  
 فروخت کرتے ہیں یا دروش پی۔ او۔ پاس۔ ۲۰ بجائی پاس  
 ڈون کا مریم (دروش پیشاب) ایک دروش کاغذ سے  
 کسی نمک خالص کیون ہر دروش ہر جاتی ہے۔ دروش وقت  
 تو ایک کٹائی یا جابن حسیہ دروش کی ہوتی یا غنی (سرخ  
 باور) کہ کٹائی پر ۱۰۰۰ دروش جگہ۔ طے عملی دروش میں  
 بہت اور دروش دروش کہ کٹائی ہوتی حالت میں کٹائی  
 کٹائی کے لئے کافی کٹائی ہے۔ تمام دروش کاغذ کے پاس  
 قیمت جگہ دروش پیہ فی دروش

پارچہ دال علی لکھنؤ



یہ مقدمہ سارا شہادت سرکار نکلنے پر سے نکل گیا  
 لہذا بین الاشیاء انہی کی حد تک کہ خود بین مطالب  
 فرمایا جو کہ شہادہ میں ہونی چاہیے ہیں کہ ان کا  
 بین زیدہ ترہند وستانی صنعت کی چیز بین تیار ہوں  
 ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
 عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیکھا ہے  
 ملک دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
 کہ اہل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
 ہو بلاشبہ فرعون تجربہ یوراسا شہادت ہی

فہرست اشیا و موسمی گرہا

[illegible]

فهرست اسباب موسم سرما

فرمان رضوان معصوم و کوث سلی	آنگن	آنگن	آنگن
سلاطین تیار	آنگن	آنگن	آنگن
مقامات و اعیان و ملائکین و جنات	آنگن	آنگن	آنگن
محمد و خورشید و نور	آنگن	آنگن	آنگن
پیشانی و چویش و مجاز و اوجا و احوال	آنگن	آنگن	آنگن
نهایت محمد	آنگن	آنگن	آنگن

پانچ لکھائیواں تباہ کی خوشبودار مشکی گولیاں

کہاں ہیں لعابِ بہن کو غیرت مشکِ فتن بنانے والے  
کہ ہر بہن لبِ افشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھرتشہیت لائیں اس روحانی و راحت جسمانی  
ورنیت زبان کی لذت وہاں کی نکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میزش بعض جواہرِ ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح دل دماغ  
مفرح قلب مجھ رنگ زسارہ جاذبِ رطوبات فغلیہ  
محبی دندانِ معصی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ تو کہ قیمت عدد  
سادہ ۴۴ قولہ ۴۴

قوام جسکی گویان مین فی ڈبیہ ۵ تودہ قیمت ۷۰  
 زر دلہ - یعنی پتی دار متبا کونی سیر ۱۲

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا لین  
(پچیس برس سارے ہندوستان میں استعمال میں آ رہی ہیں)  
ادبیت سے دراز چلتا ہوس دور کے دوا کے مفاد ہی  
دینا ہے۔  
(۲) نیا رستے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دماغ بڑھتا  
(۳) پورے ذہان کے یا جبکہ دماغ کا ساتھی ہو گیا ہو وہ بھی  
اس دوا سے صحت پائیں قیمت ایک شیشی ایک پیسہ چار آنہ۔  
معہ کی دوا۔ ڈاکٹر مسمول ایکسٹین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹر برمن طاقت دین والی دوا یوں میں مشہور دوا میں

فاسفوس انکھیا اور ڈمینا ملا کر گولیاں بنی جین رو۔  
 رگ۔ ماس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے اس کو رگ  
 سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی یہ  
 مقوی فرد کی گولیاں کہ کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولین کی  
 آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولین کی شیشی قیمت  
 رو بیڑاک محمول ایک سے عارض شیشی تاکہ۔

امراض مستورات کی دوا : یہ ہر ایک اقسام کے مستورات کی دوا ہے ہر ایک رحم کی بیماری پر دور۔ روت حمل کی کمزوری پر فو مانگ مین درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کو استعمال کرو رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے۔ ایک فغم اس دوائی بھی آزمائش کیجئے قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ (اسولہ خوراک ہڈوں محصول چھ آنہ ان دوائیوں کی مفصل حال مہر سارنٹیکٹ کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے ہنگامہ پڑھئے۔

ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر ۵۶۹ تارا چند دت ہسپتال  
کلمتہ

۶-۱۱-۲۰ رابرٹ انگر سون براد نیویارک امریکہ  
رعائتی قیمت ۳۱ رایج سن۹۸ نمبر



ایک ان امریکن  
لیورڈا ج  
دنیا میں امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہو کر  
اور پائڈ امریکن

ہیں یہ امر بلا مخالفہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریزوں کی بنائی گھر دیو کا پائہ ادا کی عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہونے میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص طور پر - بین ہسٹد شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ دس لاکھ سالا ۳۶ لاکھ سالا نہ فروخت ہوتی ہیں انگریزوں میں اس کی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہکسٹد وستا میں ایکل وایج کار وایج دنیا ہی اس لیے ان گھڑیوں کی رعایت پر قیمت بڑھ رکھی ہے آئندہ سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی فروخت کیوں اسے بھی جاوے گی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ دو برس کی گارنٹی ہے - ہندوستان میں ہماری خاص قیمت تہ ذل سے یہ گھڑیاں لینے -

افشہ - ایست اینڈ وائچ کمپنی کلکتہ راولپنڈی بازار غم  
اودہ بیچ - یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔



وایں آیتیں مذکور

[illegible]

روغن عصارہ کھجور

پتہ:- حاج الحرمہ الشریفیہ، حلیہ یوڈاکٹر غلام نبی پچکما، لاہور (رحمہما فیہ)

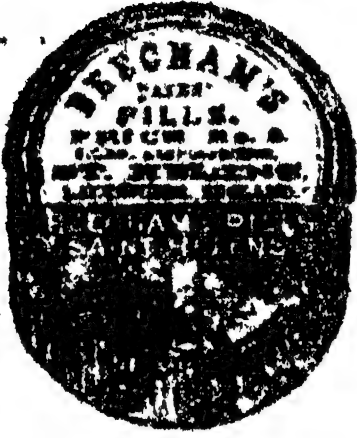
مطبخ شام اووه لکنو نیاگاٹون میں محمد سجاد حسین نے چپو اٹھائی کیا





اجرت اشتہار				
نقد و معی	چھ	چھ	کالم	کالم
ملہ	۱۵	۱۵	۲۰	۲۰
سہ ماہی	۳۰	۳۰	۴۰	۴۰
شش ماہی	۴۵	۴۵	۶۰	۶۰
سالانہ	۹۰	۹۰	۱۲۰	۱۲۰

نقشہ قیمت ادوہ پنج				
نقص و فرا	چھ	چھ	چھ	چھ
طبا کر شفا	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
عام خریدار	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
روسا	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
داسیان	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰



# نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اپنی ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۱۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیں گے۔

جی اٹھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

## ترا نہاد لکش

خطاب بہ رقیب روسیہ

کس کے برے یہ اس قدر بھولے ہیں آپ

کس بل ہی کہ بادی کی طرح پھول ہیں آپ

کس آپ وہو امین پرورش پائی ہی

بملائیے کس کھیت کی مولیٰ ہیں آپ

ایضاً

منہ کی آتا ہی کیوں بے ابن شیطان

منہ کی کھائیگا بند کر اپنا دہان

اے دشمن جان خولیش خاموش لیک

گدی سے کھینچی جائے گی تیری زبان

آدھا تیرا آدھا بیڑ

تہذیب میں پڑ گیا ہے اب تو باد ہا

بیٹھے ہوئے یاد کیجیے اپنی راد ہا

ہندوستانی - لباس انگلش پھین

آدھا تیرا بیڑ کہئے آدھا

تمام اودھر غیر بھی فی الفور ہو

دلبر سے بنے آپ بھی جائے کیا کیا

آنکھیں جو چرائیں ہم تو چور ہو

تصدیق

تھا کید اور فریب کا بانی مرزا

کرتا تھا جو حق سے آنا کافی مرزا

”از کوزہ ہماں ترادو کہ دروست“

بیشک تھا مسیح قادیانی مرزا

سابقہ لاء بالی

## گہنہ مذاق

(فرقت کا جیسٹنا)

فرقت میں جودن رات تری روتا ہوں

بیچ اشک کا بیج کھیت پڑا بوتا ہوں

کہتے ہو جو وہ بدل کے لیئر منہ دھو

ہر دم ہی تو آنسوؤں کی منہ دھو

(نئی چوری اور نئے چور)

غیر وں جو خلی کی چغل خور ہو

## ازالہ مرض سے حفظ ماتقدم بہتر

جسکے قوی اور نظام جسمانی صحیح ہوں اوسکو طاعون اور چیچک یہ فیضہ مراض

شش سے کوئی خطرہ نہیں یہ عارضہ ضعیفوں اور اونکو جب تک نظام گھس گیا ہوتا ہی۔

اسکاٹ کا المشن

بیمار کو ان ضعیف حصوں کی تعمیر اور مستحکم کر کے روکتا ہی اس سے عارضہ

کو سون دور بھاگ جاتا ہی۔

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ



آپ بنی یا جگ بنی

تھے ہم بھی کہی بہت کردی خان مشہور  
لیکن عاجز ہیں اور بہت ہیں محبوبہ  
لڑکے بالوں نے عافیت کردی تنگ  
جو روئے بنالیا ہوا اپنا مزدور

ہندی انارکسٹ

کچھ ہندی طفل حیف کھل کھیلے ہیں  
ہتے بدے میں اونکے غم بھیلے ہیں  
لندن میں مچالی ہو دھا چوڑی جا

یورپ کے انارکسٹوں کے چیل ہیں

ایضاً

سننے ہی نہیں جوادگو دیتے کچھ نپند  
بھرتے ہیں سبھی انارکسٹی کو دقتند  
دل چاہتا ہو کہ شان میں انکی کہو  
بدنام کنندہ نکو نامے چند

کرنل کرزن و ایلی کی پرستش

دھنگرا افسوس نہ جانا تنے  
کرنل کو مار کر کیا کیا تنے

ایضاً

دھنگرا نے دھنگا مشتی لندن میں کی  
کرزن و ایلی کی جان پیچھے سے لی  
تھے ڈاکٹر ایک لال کا موجود  
کرنل کے بچانے میں نہوں جان دی

سریندر ناتھ نبجی و لارڈ کرمر

منہ کی آئے تھے خوب حضرت کرمر  
منہ زوریاں کی تھیں اور اوٹھایا تھا سر  
پایا دندان شکن جواب آخر کار  
بنیزجی سے ہوئے نہ ہرگز سربر

ایضاً

بدنام کیا تھا ہند پون کو کیسر  
بنگالی انارکسٹوں پر کر کے نظر  
یورپ کا مرض ہی جب نبجی نے کہا  
بس جھپکے رہ گئے جناب کرمر

مناظر

## من قاش فروش و صبا پاف شمیم

دنیا دم اٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے۔ بطی السیر ملکوں یا ہندوستان  
تغیر و ترقی نشان سب میں۔ اسوجہ اودھ پنچ کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے  
(یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے جون اور جولائی سے  
دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال ہر  
کی جلد کی قیمت ہے مہ محمولہ اک متی۔ مگر اب ششما ہی جلد کی قیمت  
مہ محمولہ مہ مقرر ہے۔ سہین جیسے سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار  
اودھ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نیو اودھ پنچ اخبار لکھنؤ



# مرزا قادیانی کی کھلی چٹھی



”اے میرے عقیدت کیش حواریو! اور اے  
میرے اُمیتو! اے خدا تمہارے من سلوانا جلو  
مانڈے میں کھنڈت نہ ڈالے۔ سابق ایک فرمان  
فلک بنجم سے تمہارے پاس بدست اپنے

مخلص دوست یعنی حاجی شیخ بخدی ارسال کر چکا  
ہوں جسکو تم نے چشمہ حینم بعیرت بنا یا ہوگا۔  
پانچویں آسمان پر تو میں نے بہت کچھ رسوخ  
اور اثر پیدا کر لیا ہے۔ اس کا رروائی میں مجھو  
اپنے قوت بازو معلم الملوک سے بہت کچھ مدد لی۔  
اب میں چھٹے آسمان کی سرپرستی میں مشغول ہوں اور اپنی  
مشن کی اشاعت کی کوشش اور سعی بلیغ کر رہا  
ہوں۔“

لیس علی الانسان الا ماسعی“ زمین پر تم لوگوں  
کو چھوڑ دیا ہے کہ تمہیں کارروائی و تبلیغ نہیں  
کرتے رہو۔ مشہور مثل ہے کہ  
اگر پدرتواند لپس تمام کند  
امتی بھی مثل اپنے بیٹوں کے ہوتے ہیں پس  
اگر میں نے تمہیں اپنا خلف الرشید سمجھ سکے اور  
”الولد سر لابیہ“ کے مصداق اپنا جانشین کر دیا  
تو کیا بُرا کیا۔ ہا گو کم بین کو تہ نظریہ آواز کریں گے  
کہ تہ  
تو کار سے زمین را نکو ساختی  
کہ با آسمان نیز پر داختی

## نمائش ممالک متحدہ

۱۱-۱۹۱۰ء

یہ تجویز ہے کہ ۱۱-۱۹۱۰ء کے موسم سرما میں ممالک متحدہ کی ایک نمائش منعقد کی جائے۔  
چنانچہ اسی امر کی نسبت غور و گفتگو کرنے کی غرض سے ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء کو سینچر  
کے دن شام کے پانچ بجے شہر الہ آباد میں بمقام میو ہال ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا  
جن صاحبوں کو اس معاملہ سے تعلق و دلچسپی ہو ان سب سے اس جلسہ میں شریک ہونے کی  
درخواست کی جاتی ہے۔



مگر ایسے سکڑن کی باتیں اس کان سنو اور اس کان  
اڑا دو۔ دنیا میں کوئی تنفس ایسا نہیں گزرا  
جسکو بدگوئیوں نے بُرا نہ کہا ہو۔ پس اگر مجھے  
اور تمہیں بھی ایسے ہی نامہذب دریدہ ۱۰ ص  
گندہ خیال۔ شیخاں بُرا بھلا کہیں تو کوئی چنبھے  
یا استعجاب کی بات نہیں۔ ہمیں اپنے کام سے  
کام۔ نوگ خواہ بُرا کہیں خواہ اچھا۔ ہمارا نو  
مقصود مطلب براری ہے۔ وہ جس طرح بھی  
ممکن ہو۔

”الذی نازہ رولا یحصل الالازور“

اس زرین فقرے کو ہر حالت میں پیش نظر  
رکھو۔ اور جس طرح ہو سکے جس دھبے  
ممکن ہو۔ جس پہلو سے ہاتھ آئے۔  
جس ترکیب سے لے۔ غرض ابھی عالیہ العیاد  
کا خیال حصول ہر وقت دامگیر خاطر رہے  
اے زر تو خدا نہ وہیکن بخدا

ستار عیوب و قاضی الحاجات  
دنیا میں کیا دین میں کیا ہر جگہ سی کا جلوہ ہے  
خیر اس سے متعلق مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت  
یوں نہیں کہ تم خود ہی بہت کچھ اسے محسوس  
کر چلے ہو۔  
رہے مذہبی خیالات اور عقیدہ اس میں ہمیشہ  
خیال رکھو کہ حدت کا پہلو کبھی ہاتھ سے بجائے  
آیت ہو حدیث ہو قول ہو مسئلہ ہو غرض  
کچھ ہوا سکے معنی اسکا مطلب انوکھے انداز  
نئے طریقے اور نرا لے ڈھنگ سے بیان  
کرو۔ تاویل ہو تو وہ نئی اور ترکیب ہو تو  
وہ اچھوتی۔

کل جدید لذیذ

انسان کا رجحان جدید سے اور مایہ منع کے  
جانب زیادہ ہوا کرتا ہے۔

”الانسان حر لیس علی مایہ“

بعض لوگوں کی مخالفت اس بارے میں اکیر  
ثابت ہوتی اور مفید پڑتی ہے۔ کیا معنی  
بعض سادہ لوح دام میں پھنسنے اور بعض  
مدبرین یعنی دھلیقین جھگڑنے اور بعض لوگ  
انہیں باز رکھنے کی بے سود کوششیں  
کرتے اور انہیں روکتے ہیں۔ یہی اتنا  
ہمارے حق میں از بس کیسی کی خاصیت رکھتا ہے

# میر کے کاسرہ

محکمہ جناب اسٹنٹ کیل گرامیز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز گلہ زون میڈیکل کالج کے پروفیسرین محمود اکو دن والیان ریاست اور لایت کی پونورشی کے سند یافتہ پورین ڈاکٹروں کے بعد جو یہیں ہو کر  
 مصروف فرماں کہ یہ سرسہ امر اصل ذیل کے بلو کسیر کی منفع بھارت تار کی حیثیت دھند جالابر وال خبا کھو لاسبل سرخی ابتدائی موتیا بند بانی جانا خارش  
 عزیز ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرسہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی جو اور عینک  
 کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا کوڑی تک کو یہ سرسہ بیکان مفید ہی قیمت اسلئے کم بھی ہو کہ عام دھام میں اس سرسہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولد  
 دو سال بھر کے لئے کافی ہو مبالغہ نہ ہو میر کا سرسہ مفید اعلیٰ قسم فی تولد تین روپیہ خالص میر و فی ماشہ میں روپیہ مہری سرسہ فی تولد ہر خرچ ڈاک  
 بزمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ فروردین نقل و جعل میر سے کے سرسہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الودایہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کبھی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
 استعمال کر کے دیکھی مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر  
 ان مریضوں کو اسلئے جنگل آنکھوں سے پانی جاری  
 رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرسہ  
 نہایت ہی مفید پایا۔  
 مقام برج لال ٹھوس را۔ سہارن پور ایم۔ ایس۔  
 اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور  
 حال نری پری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے کی عبارت ہو جیسی تعریف مٹی ہی لسانی  
 استعمال میں مفید اور تیر مدت یا امیری سلے میں ایک سر  
 مثل بلو کہ کو من بذریعہ ڈاکھا نہ جات اور ہر گز دیکھ  
 کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہمارے غریب کو میر کی  
 مستفید ہو کے ایک دو عالمی فیروزے یا کوڑی براہ مہربانی لکھو  
 میر کا سفید سرسہ اعلیٰ قسم دی نی۔ پوسٹ میں  
 مقام۔ ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل انچارج  
 شفا خانہ ٹونہ۔ ڈیرہ غازی خان +

انے پر حکم اور کیا مقبر شہاد ہو سکتی ہے  
 ۱۱۔ چند اور میر سے بہت متعلقین نے میر کا سرسہ جو کہ  
 مردار میا سنگھ الودایہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا  
 نہایت ہی مفید پایا آٹھویں ہوا۔ یوں کے بلو کسیر کا  
 حکم لکھتا ہی آٹھ کو تروتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو  
 طاقت بخشتا ہی۔ درحقیقت یہ سرسہ بینائی قائم رکھنے  
 کے یوں نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آج تک  
 کبھی کوئی دوا اس سرسہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دے گی  
 مقام۔ آٹھویں جناب محمد حیات خان۔ خان بہادر وی  
 ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمٹ جالندھر  
 میر کو نسل گورنمنٹ ہند +  
 ۱۲۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آٹھ کے سفید سرسہ ایک  
 شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
 یہ شخص چند ڈاکٹر دیکھا علاج کر کے بالوں غبار لگے  
 مہربانی اکتوہ سفید سرسہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت دے کر نسل گورنمنٹ  
 مقام۔ مہاراجہ جیت پرتاب بہادر سہا صاحب  
 بہادر والیہ ریاست ٹکڑی ضلع ٹکڑی۔  
 ۱۳۔ جناب پروفیسر سرور دیا سنگھ صاحب  
 تسلیم ہے کہ میر کا سفید سرسہ کو تقریباً تیس مریضوں پر  
 آیا۔ جبکہ موتیا بند۔ دھند جالابر وال غرضت آنکھوں میں زخم  
 دھند جالابر وال غرضت میں مبتلا ہو۔ ان میں سے ایک

پانچ ہزار روپیہ انعام  
 اگر کوئی شخص میر کی سرسہ کی سند ات بین  
 جو قریب تیس ہزار کی بین ایک کو بھی فرمیں  
 ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
 دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
 میں ہی مطلب کے لئے پانچ ۱۸۹۵ء  
 سے جمع کیا گیا ہے

۱۴۔ جناب سرور صاحب تسلیم ہو چکا ہے کہ استعمال کیا  
 میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک یہ کمزوری کے بلو کسیر بہت  
 مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک ہفتہ  
 کام کر کے معدوم ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ  
 صرف چار روز کے استعمال سے تین تین میں یہ بلو کسیر نام  
 دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
 مقام۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد خان  
 بہادر رئیس اعظم جوبال۔  
 ۱۵۔ کرم بندہ تسلیم۔ میں ایک قابل قدر میر کی سرسہ کو  
 عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
 اشتہار میں لکھا ہو اس کو بھی کمی درجہ بہتر ہوئی ہے فیروزہ  
 لگاتار بالکل صحت مند اور اب جیر جیر کے بڑی لکھ کر سکتا ہوں  
 مقام۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر دھلی محلہ  
 جوڑیخان۔  
 ۱۶۔ میر کا سرسہ سو اور سا سنگھ نے تیار کیا ہے

کا معاملہ ہے۔ ورنہ شرم تو عورتوں کا لباس ہونہ  
مردوں کا۔ پس

”اے مردان بکوشید و جلد نہان پوشید“

یہ تو پھر ہی قوی امید ہے کہ تم ہارے تو نہو گے

”جو سمجھا سو ہارا“

یعنی ہارے تو وہ جو کچھ سمجھے۔ اور میان بھلا ایسے  
ایسے لوگوں کو ہی کیا سمجھتے اور ایسوں کی بات  
کو کب خاطر میں لاتے ہیں۔ مگر پھر بھی یار لوگوں  
کو تو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہ لگے یہ میٹو نیاں کرنے  
اور مضحکہ اڑانے کے لیے سب کچھ بزم خود ہے۔  
اگر تم آج بھی گئے تھے تو اول نشر اظہر مناظرہ  
حسب منشاء طے کراے ہوئے۔ اور جب تک  
گفتگو کا سلسلہ جاری نہ کیا جوتا اور شر الٹ نہ  
ایسے پیش کئے ہوتے کہ جیت ہی اٹا اور  
پٹ ہی اٹا۔ ہم خرم و ہم ثواب۔ مگر خرم  
پر عقل تھا۔ سے نہیں معلوم کیا آنکھوں پر  
پٹی باندھ کے کوہو گئے ہل کی روش چکر میں  
آئے۔ اور یوں ایک تھوڑی سی برائے نام

شیر و شیر کو ایک ہی سمجھے ہوئے میں نہیں سمجھتے۔  
مگر جب ذرا غائر نظر سے کام لینگے اور بات کی تہ  
تک پہنچ کے بعض حق کو پائین کے تو پھر کہیں  
کھلینگی اور حقد و اہوا کا یہ اپنی غلطی سے نشان  
ہونے اور سر دھینگے۔ خیاب ہی میں تم زیادہ  
اپنا رنگ جاسکتے ہو۔ اور کچھ دکن اور مغربی  
ساحل ہند پر ہی۔ کیونکہ جہان کہیں مذہبی  
تعلیم ناقص یا عقیدے والے ہونگے وہاں بھی  
بات زیادہ مقبول ہو سکتی اور دونوں کو گرویدہ  
کر سکتی ہے۔ بات ایسی تو جو جو فاسد عقول  
میں آسکے۔ خواہ مذہب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ  
آجکل زیادہ دنیوی عقل کا زور ہے جو فساد سے  
خالی نہیں ہو سکتی۔ دینی فہم و خرد ضرور باغون  
سے زحمت ہو چکی یا ہو رہی ہے۔ گو  
سابق کے زمان میں جو قلاب جہم سے روانہ  
کیا گیا تھا میں نے تمہارے جنازہ لیجانے  
وغیرہ کی غلطی سے آگاہ کر دیا ہے مگر اب  
پھر کتنے ایک ایسی لجاری فروگرداشت اور  
سہو کیا ہے جسکی پاداش دشوار ہے۔ یعنی  
میں نے چند روز ہوئے کہ اپنی قوت بازو  
سے یہ سنا ہے کہ تم لوگ میری روش کے  
خلاف مناظرہ کرنے بے بس و پیش چلے گئے۔  
اور گئے بھی تو دارالامان سے کوسوں دور۔  
رامپور میں۔ افسوس صد افسوس۔ تمہیں تو  
یاد ہو گا کہ مجھے ایک نہیں بیسیوں بار ثناء اللہ۔  
محمد الحکیم۔ محمد علی شاہ۔ جماعت علی شاہ۔ وغیرہ  
مناظرے کے لیے ہر چند دعوت دی بکلیا  
مگر ایک کے شکے میں بھی نہ آیا۔ اور شرانط مناظرہ  
وغیرہ کچھ ایسے سخت لگوئے کہ انھوں نے ہی  
اکر دیا۔ اور یوں اپنا اوسیدہ ہو رہا۔ میری  
پالیسی کچھ ایسی ہی رہی تھی مگر نہیں معلوم کہ  
تم کیا پختہ کار اور شامت آسوار ہوئی کہ تم نے  
بہتر کی چال اختیار کی اور ایک کے پیچھے مجھے  
تھکا کر زمین ڈالے چلے گئے۔ اور وہاں جا کر  
مجھ کو ورنہ مساری کی صورت دیکھی۔ مگر نہیں  
سمجھتا۔

”چہ گیت کہ پیش مردان بیاید“

یہ بات مخالفین نے غالباً اڑائی ہوئی۔

”ولیکن قلم در کف دشمن اوست“

لوگ خواہ مخواہ مشتاقانہ اور زیادہ دلچسپی کے  
ساتھ ہماری جانب دوڑتے اور آگے بھٹتے  
ہیں۔ مگر اول دونوں میں ایسا اثر پیدا کر لیا کہ وہ  
فحش کا کھانا کھاتے ہوئے۔ ہمارا گرویدہ ہو جائیں  
اپنی بات کی سرسختی کے لیے جا بے کوئی بھی  
پر ایہ جو حضور اختیار کر لو۔ کہیں تو کیا ہی سے  
سنبھلے گا۔ کہیں لالچ اور منہ دیکر کام نکالو  
کہیں دھوکے اور عیاری و چال بازی سے  
کام لو۔ مگر دیکھو! ایسے کبھی بھوٹ کا نام بھی نہ  
آنے دو۔ بعض لوگ تمہاری کمینہ میں بہت  
ہی تردد اور چالاک ہونگے ہیں وہ میری  
نگہ میں بھی واقع تھے اور میں تمہیں سے ایک  
نے تو میرے گھر پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہے۔  
بمصدقہ

کس نیا موخت علم تیراز من

کہ مرا قبت نشانہ نگار

تاشا تو دیکھو کہ ہم نے ہی تو بھونگنا سکھایا اور  
ہمیں ہی کو کاشے دوڑے کیے کیا معنی کہ یہ اندھیر  
نہیں ہے کہ میان نور الدین میری اہلیہ سے  
ازدواج کرنا اور میری اندوختہ بوجھ کو ہضم کرنا  
چاہتے ہیں انکے لیے یہ شیوا احسن نہیں۔  
ان دونوں بوڑھوں کو لوگ میرے دوڑے سے  
بتاتے تھے اور یہ ایک جتنا بجا بھی نہیں۔  
مگر یہ ضرور ہے کہ اب فروقی ت کے شدت  
کی وجہ سے بہت کچھ شست اور کمزور ہو چکے  
ہیں لہذا ان کو ان کی امداد بلکہ اگلی قائم قادی  
کی جدوجہد کرنا از بس ضروری ہے۔ دیکھو  
تو عام و خاص کیسا ہی نگہ اور سادہ لوح ثابت  
ہوتے ہیں کہ مجھے مسیح نہیں مانتے حالانکہ اب  
پھر ڈنکے کی جوت کتا ہوں کہ میں مسیح ایکبار  
نہیں ہزار بار مسیح ہوں اور ایک روز ضرور  
ساراجہاں بلا اختلاف مان لے گا۔  
کیا عجیب بات ہو کہ فریضی حضرت عیسیٰ تو جوتے ہما  
تک ہی نمود کریں اور مسیح کہلا میں اور ہم  
چھٹے آسمان پر آ براہین اور پھر بھی مسیح نہ  
ماننے جا لیں۔ واہ ری فصیح اور واہ ری  
عقل۔

برین عقل و دانش بیاید گریست

ابھی چونکہ سطحی نظر سے کام لے رہے ہیں اور

سرمدہ دہل لاکھ  
جدید پریسیکشن  
۸-۲۲-۸۰

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

جیسے کہ جدید و مختلف اقسام معوضہ و بلا نفع زندگی  
خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے بعد چند نصف  
میعادی المنافع یعنی دو چند منافع یا نصف انتقال  
پر دو چند اہتمام معادیر آدھا۔ جیسے زندگی مستقل میعاد  
جیسے مستورات جیسے ربیبہ جیسے شادی۔ جیسے تعلیمی۔ خیرات  
کاموں میں امداد کے لیے جیسے میں خاص۔ رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پر اسپیکشن ملاحظہ ہو۔

پراسیکشن ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام منیجر بھارت انشورنس

کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکریٹریان شاخا کلکتہ جمہور

احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور۔

سکریٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ لکھنؤ



خفت اپنے مرقوں - مگر ضرب بھی کیا دن گیا  
یا رات فوراً بہت سی تحریریں اس مضمون کی  
کہ چونکہ نواب صاحب طرفدار اہل خلاف ہو گئے  
اس واسطے ہم لوگوں نے وہاں سے جلا آنا ہی  
مناسب خیال کیا وغیرہ وقیرہ شائع کر دو اور  
پمفلٹ کی صورت میں جہاں بھر میں بھیجا دو۔  
تاکہ عام لوگ ان خیالات کو دلوں سے محو کرالیں  
نیز غلط بحث وغیرہ کے معقول عذرات بہت  
ہی صاف صاف اور برا تا مل بے جبک بیان  
کر دو کہ لوگ پھر تمہاری ہی جانب لے تا مانہ  
اوبد کے دوشین اور رجوع کریں تمہیں مظلوم

خیال کریں - اس سے میرا منشاء یہ ہے کہ اپنے  
مشن اور پالیسی کے ذریعہ رولس کو کام میں  
لاؤ جنگی بار ہا میں تحقیق تعلیم دی جا - اور خود عامل  
ہوے نہیں عین مشاہدہ کر اچکا ہوں - اور  
جنگی حیرت انگیز کامیابی تم نے خود میرے عین قاتل  
دنیا کے دلی میں ملاحظہ کر لی اور بخوبی دیکھ لی ہے  
مجھے ذیلی پورٹ اپنے دوست اور قوت بازو  
کے چیلون اور مریدوں سے ملتی رہتی ہے۔  
میں بھی تم لوگوں کی امداد عالم بالا سے پذیرم  
تحریرات کرتا اور تمہاری نغمہ مشون اور  
فرد گزشتوں سے وقتاً فوقتاً متنبہ آگاہ کرتا

رہو گا۔

گھبراؤ نہیں اور اطمینان سے کوشاں رہو۔  
وقت کے منتظر اور تجاوت میں لگے رہو۔ قابو  
چلا اور جیسے اپنا کام بنایا پہلو پایا اور  
جسٹ بیٹ چٹ کیا - پہلے فرانس میں جو کچھ لکھا  
ہے اسپر اور اسپر ہمیشہ کار بند رہو۔

(دستخط)

غلام احمد قادیانی مسیح موعود

بقلم خود

از فلک اشتم



ہندوستانیوں کے

حقوق



ڈیر پینچ -

۸۔ رحون گزشتہ کو سر پمفلٹ فار صاحب ریٹائرڈ  
نقشب گورنر صوبہ جدید بنگا لہ نے بمقام لندن  
ایک جلسہ عام میں جو بددلت لارڈ کرزن صاحب  
منفقہ ہوا تھا جو لکھ دیا اسکی نسبت ہم سر پمفلٹ فار  
کا شکریہ ادا کرتے ہیں - اونکا یہ ارشاد  
”کہ یہ خیال ہندوستان جمہوری حکومت چاہتا  
صحیح نہیں - وہ محض ہندوستانیوں کے لیے  
اعتبار و عزت کے عہدوں کا حصول چاہتا ہے۔  
سر فلر نے مسٹر سہنا کے تقریر کو پسند کیا - گوشت  
سے سفارش کی کہ ہندوستان میں اعلیٰ  
سرکاری عہدوں کا یورپین ہی کے لیے  
مخصوص رکھنے کا طریقہ برقرار دے۔  
اوتھون نے ہندوستانی افسروں کی  
وفاداری اور خوش لیاقتی تعریف فرمائی بلکہ

## اطلاع

- ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہو کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب المحکمہ نیو سبل بورڈ لکھنؤ مزید تمدن کیلئے  
بند ہو چکے ہیں
- ۱۔ قبرستان اہل ہندو واقع چار باغ -
  - ۲۔ قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
  - ۳۔ اہل اسلام واقع برہانہ -
  - ۴۔ نو نگر علی واقع انجمی محلہ -
  - ۵۔ تکیہ حاجی نفرت -
  - ۶۔ تکیہ گھسوا میں و پھول شاہ واقع فاضل نگر -
  - ۷۔ موٹیا -
  - ۸۔ امام بارہ آغا باقر -
  - ۹۔ قبرستان محمد ہادی واقع گڑھیا چودہری -
  - ۱۰۔ قدم قبرستان اہل اسلام متصل پیر خیل -
  - ۱۱۔ قبرستان متصل بل صنیان مہری واقع سعادت گنج -
  - ۱۲۔ قبرستان کشور گنج واقع باغ قندھار -
  - ۱۳۔ قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -
  - ۱۴۔ قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -
  - ۱۵۔ قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -

مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہو کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی  
اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت سے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظوری یا نا منظوری  
دے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کافی موقع مل سکے۔

حسب المحکمہ

ڈبلو۔ ای۔ باننگ صاحب

سکرٹری نیو سبل بورڈ لکھنؤ

۱۲ جولائی - ۱۹۰۹ء







اسے دیکھہ طفلی میں کھتی ہے دایہ یہ بچہ طہر مدار پیدا ہوا ہے



یہاں تک کہ ان کے ماتحت ہندوستانی انڈسٹریز ترقی کی امید ہو رہی ہیں ہوتی اپنے اعلیٰ یوروپین انڈسٹریوں سے بہتر کارکردگی کر رہے ہیں۔ انھوں نے ہندوستانیوں کی اس بہانہ خواہش سے ہندوستان کی کہ اس لئے یورپین کے کم درجے کا سامان نہ کیا جائے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہندوستانی وہ خود دہریہ جو حاصل کرنا چاہتے جو عرصہ دراز تک محکوم رہنے کی باعث انہیں ہمالیہ کی پوٹلی ہو جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ تقریر بالکل ہندوستانیوں کے خیالات کا عکس ہے۔ بیشک فوسیدہ مہاجد ہرگز جمہوری حکومت نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ اپنی حقوق کے خواستگار اور طالب ہیں۔ خود اگر ہندی تعلیمات اور یورپین کے مجازی حالات نے ہندوستانیوں کی آنکھیں کھولی ہیں اور سوچتے ہیں کہ جو اعلیٰ عہد کے گورنمنٹ نے یورپین اصحاب ہی کو واسطے مخصوص کر رکھا ہے اس میں گورنمنٹ کو اندر سے مخصوص ضرورت تھی۔ کوٹا چاہئے۔ صرف مسٹر مینہا کا تقریر یا ایسے اور بعض برائے نام تقریرات اس مانہ کے لوگوں کے خیالات کی بنا پر تفسی بخش نہیں

ہیں۔ بلکہ ہندوستان اس قسم کے انتظام کو تسلی اطفال اور دفع الوقتی خیال کرتے ہیں۔ وہ خود جانتے ہیں کہ یہاں مسٹر مینہا ایسے بہت سے ہندو مسلمان موجود ہیں جسے چشم پوشی کیجا رہی ہے علاوہ بران یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر ہندوستانیوں کے مطلوبہ بہتر عہد سے ان کو دیئے جائیں تو اوسین گورنمنٹ کا یہ فائدہ بھی ہے جو پیشہ قرار مشاہرات یورپینوں کو دیئے جاتے ہیں۔ ہندوستانی اوس سے کم مشاہرات پر اور اوس سے بہتر کام کر سکتے ہیں۔ دوسرا ایک یہ بھی فائدہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے خزانہ گورنمنٹ میں جو تحفہ ہوتی ہیں اوس کو ان کے مل کے معاوضہ میں لگا یا جا رہا ہندوستان کو اس کے در عظم سے سبکدوش کر دینا بار احسان کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے کیسی کوئی وقت یہ خیال کہ ہندوستانیوں میں ایسا ہی کیا نہیں۔ یہ غلط خیال ہے۔ ہندو مسلمانوں کے گورنمنٹ جلد از جلد اندر مخصوص فیصلہ لارڈ کرزن صاحب نے بحیثیت صدر نشین کے

جو تقریر فرمائی۔ اور معزز اور خاص عہدے ہندوستانیوں کو ملنے کی نسبت جو کہا کہ اس بار میں ہندوستانیوں کے حقوق اور ان کی خواہشات کا مجھ سے بڑھ کے کوئی سچا جامی نہیں۔ جہاں موازنہ قابلیت پر ہو وہاں ضرور ہندوستانیوں کو ترجیح ہونی چاہئے۔ مگر جب اس کے ساتھ قاتلانہ حملہ آوروں اور ہم بازوں کی جماعت کا خیال کرتا ہوں تو اس کو ضرور ہاتھوں سے پھیلنے کی بھی ضرورت پاتا ہوں۔ ہم لارڈ صاحب کے آخرین دو فقرات سے پورے طور سے اتفاق کرتے ہیں بلکہ یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ بحیثیت ایک وفادار رعایا کے ہم بھی گورنمنٹ کے ساتھ اشرار اور مفسدین کے سروں کو کھیلنے کے واسطے تیار اور مستعد ہیں۔ لیکن فقہ اول کے متعلق لارڈ صاحب فقرت کو ساتھ عرض کرتے ہیں کہ حضور نے اپنے زمانہ گورنری ہندوستان میں کہا تھا کہ اپنی شہاد کی بنا پر رعایا سے ہند کی سچی حمایت کی۔ یا یہ کہ فی زمانہ انگلستان میں جبکہ ہندوستانیوں کے حقوق کے واسطے مذاکرات اور مباحثات ہوتے ہیں۔ تو حضور مدوح چونکہ اعلیٰ درجہ کے اسپیکر ہیں اپنی تقاریر میں کیوں ضرور نہیں دیتے ہیں۔ اور کیوں سر مفلح فقر کی طرح سے صاف الفاظ میں ہندوستانیوں کی نسبت سخن ران اور زمرہ منہ سنچ نہیں ہوتے ہیں۔ فقط

ماق - م - د

ج - م - د



ایک حنفی المذہب و شریف النسب جنسین گراؤیت عمر ۳۵ سال ساکن کلکتہ۔ گریڈ انڈسٹری - تنخواہ پانچ سو روپے ماہوار۔ صاحب جائداد و مبیعہ دسل ہزار کو اپنی پہلی زوجہ کے بطن سے کوئی فرزند نہیں نہ ہوئے اور زوجہ موصوفہ پیاریوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے دوسری شادی کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔ خاصہ لکھنؤ اور عامہ صوبجات متحدہ کے کسی شہور و معروف شریف و غریب خاندان کی یادگار کی جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ و سلیقہ شعار۔ پابند شریعت و پرہیزگار۔ غریب المزاج و دور و مند۔ دستکار و ہنرمند۔ قوی بصیرت و وفادار۔ غربت میں خوشحال اور دولت میں وصال سے والا مال ہو۔ تالاش ہو۔ عمر ۲۵ سے کم اور ۳۵ سے زیادہ ہو۔ انتظام خانہ داری و صفائی مکان کی دلدادہ ہو۔ امید کہ کوئی اور خیال نہیں یا عہدہ دار ضرورت زمانہ و قوم کا لیا کر کے اس شہتاری نسبت کو معیوب نہ سمجھ کر متوجہ ہو کر اور منہ اخبار کے ذریعہ خط و کتابت کریں گے۔ الملحقی - ا - ع - ظ

# کاراگر کرتی ہی ہر بوند تن پیرین کیا عجب ہوں ہر داغ جگر پر سیاہ

جیون طرافت - درخوش آب لطافت مشرب -  
تسلیم - مع انعطاف -  
یقین کرتا ہوں کہ بابر - اب منظور کا سیم زندہ -  
پرمردہ گلستان خاطر باطل نزل باران رحمت سے  
لاہ مطراوشاداب ہو کے خندان شگفتہ - تازگی بخش  
بہار افزا ہوا ہوگا - بظاہر اسباب کوئی دلیل  
قاطع وجہ موجب اسکے بر طرافت باد رکرنے کی  
معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ بارش ہوا تالستانی  
کی ازلی حرارت معدوم کرنے کے لیے و نیز  
بلحاظ ضروریات کشتکاری و تخم پاشی وغیرہ کافی  
مقدار سے کچھ زیادہ ہو چکی - اگرچہ انخواستہ  
چمن طبع عالی تنور میرا نہ ہوا ہو تو مزید نزل  
باران رحمت کے امیدوار رہیے - انشاء اللہ  
تعالیٰ آپکا مزرعہ آرزو مراد نقاط سے جلد سرسبز  
ہو کے باعث طراوت و ترویج - رائج روح  
ہوگا - سامان سب موجود ہی ہیں - برسنے  
دیر سے - یعنی سرلیح الرقبات مختلف اٹلون  
باد لون کے دل بادل ہوا کے سہارے  
منصفہ فلک پر چار سوروان دوان ٹھکھیلیاں  
کرتے اپنے کام پر مستعد و کمر بستہ نظر آ رہی  
ہیں - حضرت مہر مزیہ بی بی احوال بہت کم جلباب  
سحاب سے رونما و مفعی ابر سے برآمد ہوتے  
ہیں - ہمیں آثار معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش سرسبز  
ابھی ضرور ہوگا -  
کاشتکاران - موجودہ حسب دخواہ بارانی منظر  
کو نگاہ اطمینان مشاہدہ کرتے ہوئے  
مسرور و فرحان خیالی سید اور فضل خریف  
کے ذخیرے کی امید جو ہم میں مہر و ف  
قلہ رانی و تخریری ہیں - زمین بارش کے  
مستقبل کی نسبت ابھی کوئی قتل رسے

قائم کرتا قبل از وقت محض شیخ جلی کا منصوبہ ہے -  
خیر یہ تو جملہ معتز مند تھا - علم غیب بجز بے عیب  
ذات پر یا کوئی زمین جان سکتا - حقیقت حال  
یہ ہے کہ یہ بے لطف برسات کا موسم جسمیں کہ  
کشت دلیع غوناگون انگون اور بلقلمون  
الوانع از زوون کی افزائش ویر ویدگی ماند  
سبزہ نو دمیدہ رو بہ بالیدگی ہوتی ہے - بہرین  
بہتون کے لئے موجب طرب و نشاط - کھڑے  
کے واسطے سبب الم و کامیدگی ہوتا ہے  
یہ امر مسلمہ و مجرب ہے کہ اگر دنیا میں کوئی شے  
ایک گروہ یا فرد واحد کے انبساط کا باعث  
ہو تو وہی چیز دوسری کے لیے ریخ و آزار  
وہی کے سبب بمقتضا کے وقت فراہم  
وہمیا کرتی ہے - چنانچہ آجکل جبکہ قدرتی  
مردی و گرمی کا عنصر مسافری کر دیا اور موسم  
اپنے خلقی خوش منظر اوٹھتے ہوئے جو بہرین  
بلکہ عین عصفوان شباب و رعنائی پر ہے  
تو جو لوگ شاہد پرست معاونت و بازی بخت  
سے عالم سرخوشی میں اپنے محبوب و مطلوب سے  
ہلکا رہہ کے لطف وصال ادھار رہے  
اور بھو اور مصرعہ - ۶

شب صحبت غنیمت دان داد خوشدلی بیتان  
وادعیش دے رہے ہیں - او کی بخت  
و مسرت - لذت مواصلت و حال دل کا کیا پوچھا  
دن عید - رات شب برات بلکہ سے  
مسرت ہو زیادہ عید سے ہی  
اگر پہلو میں وہ رشک تھر ہو  
شعر نذا کے مضمون کو ملحوظ رکھتے اور دوسرے  
یور اور اعلیٰ کرتے ہوئے جو لطف حیات  
بخیاں خویش او کو حاصل ہے وہ شاید  
سلاطین ہفت کشور کو بھی میسر نہ ہو -  
بخلاف اذین جوان نصیب حضرات جو ان  
معشوق طر حدار و نگار تغافل شاعر سے کیسیجہ  
سے دور ہیں او کی غم و اضطراب کی ناگفتہ بہ  
کیفیت کا کچھ وہی لوگ بخوبی اندازہ لگا سکتے  
ہیں کہ کبھی کسی شوخ و طنانہ موش کی رفتار  
کا صدر مہجر اوٹھا چکے ہوں -  
متوالی سیاہ گھٹاؤں کو دیکھ کے اونکے ناتوان  
و فرقت زدہ دلون پر غم کا گھٹاؤں چھاجاتا

ہے - جسم نذر ہر بوند شر و شمش کا کام کرتی  
ہے - نہ اوٹھیں بادہ احمد و دل تاب کی خواہش  
اور نہ تبدیلی و اٹھ کے لئے گزب کی تلاش  
جوش جنون کا دفور - طبیعت گلکشت چمن  
نقور بمقدان سے  
بے گھزار جا کے گلستان میں کیا کیا  
ہاں یہ کیا کہ داغ کہن کو نیا کیا  
وہ لوگ سکون و طمانیت قلب کے لئے  
آب مر شک سے آتش ملتب و اق کو منقنی  
کر کے دیدہ اشکیار کی جھڑی و آسپاری  
سے تناسلے دلی کے مرجھا سے ہوئے  
پودے کو از سر نو نشو و نما دیتے اور حسب حال  
یہ شعر پڑھتے ہیں -  
ساون کے باد لون کی طرح سر بھرے ہوئے  
یہ مین وہ مین جسے کہ جنگل سر ہوئے  
ندان ہے آشتام اڈی ہوئی گھٹاؤں -  
اہلما ملتے ہوئے سبزہ زار پر بہار کے  
دککش سہاں کو دیکھ کے با د از بند ہانکے لگا  
ہیں کہ -  
مے ہے گلزار جو ساقی ہو گھٹا جہاں ہی  
کھدو تو بہ شکون سے کہ بہار آئی ہو  
غرضکہ ہر نفس اپنے اپنے طور پر آجکل وصل  
و فصل - ہوا سرد و فصل برسات کو مرنے  
ا رہا ہے -  
لیکن خدا کے فضل اور آپ کے فیضان صحبت کے  
اثر سے خاکسار نہ تو کبھی اعتنا مری بیگر  
کے حسن گلو سوز پر چنداں بخیال ہے  
نہ شاید ہوس با ختن با سگے  
کہ ہر بامداد شش شود بلبلے  
مفتون ہوا اور نہ کسی مرغ و مو شاہ حسن کے  
طرہ تا بدار و گیسو ک خداریں دل اسیر کہ جو  
زندگی و بال ہو جانی اور شدت جنون و خود زنجی  
سے صبر آوردی و باد یہ خیالی کی نوبت آئی -  
امید کہ آئندہ بھی میں اپنی اسی روش و وضع  
قدیم کا پابند رہوں - کس لیے کہ -  
دل ہی نہیں ہی پاس محبت کر نیکی کیا



# مردن موقوف مقبرہ شمار سازند

ہا ایک زندہ دل لوکل عتقا فرما مضمون ذیل اوس شہنشاہ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں جو عالمین اودہ پیچ اور دیگر لوکل اخبار وین منجانب میونسپل بورڈ شائع ہوا ہے۔

ڈیر مسٹر ریچ آنجہانی - گڈ ناٹ -

حکم حضور جناب میونسپل بورڈ بہادر سے بذریعہ اخبار اودہ پیچ - مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۹ء سنہ ۱۳۲۸ھ اطلاع پائی - مناسب ہو کہ مرثیہ والوں پر ٹیکس بحساب الاحساب فی کس مقرر کر دیا جائے اور حکم دیا جائے کہ بعد وفات یہ ٹیکس مرحوم سے فوراً وصول کر لیا جائے - بصورت عدم ادا اسکی کفن سے کسٹ لیا جائے - جو آمدنی اس ٹیکس سے ہو اوس سے چند ایسے بخوشی ملازم رکھے جاویں جنہوں نے دار الفانی لیونگ سرفیکٹ کا امتحان فرسٹ ڈیویژن میں بموجب نئے کیری کلم پاس کیا ہو - اور انکے سناڈ پر حضرت عزرائیل و ملک الموت رجسٹرار ان یونیورسٹی خدا کج کے دستخط ضرور ہونے چاہیے - بلکہ اگر ہو سکے تو ان ہی احکامات کے تحت وردہ ان جگہوں پر مقرر ہوا کریں تاکہ وہ اگر غلطی سے کسی شخص کے مرنے کی تاریخ پیش از وقت یا بعد از وقت مقرر کر دیں تو بھی زیادہ ہرج و مرج واقع نہ ہو - اور حضرت عزرائیل کے فرشتے ان بخوشیوں کی خیر خواہی کے خیال سے حسب حکم فوراً جان قبض کرنے کو موجود رہیں بلکہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ ان فرشتوں کو بھی ان جگہوں پر مامور کر دیا جائے تاکہ ادھر تا رہے مقررہ آئی ادھر جان قبض کریں - اگر انتظام ہذا فوراً نہ کیا گیا تو سخت دقت واقع ہوگی -

فرصت کیجئے کہ کسی شخص نے اپنے مرنے کی تاریخ سے ایماہ قبل حسب منشاء میونسپل بورڈ افسران کو مطلع کر دیا - اور اتفاقاً یا سہواً جان شیرین چار روز قبل ہی رخصت کر دی گئی اور عزیزان لاش کے قبرستان پہونچے مگر وہ جگہ منتظم صاحب نے دور ہی سے رجسٹر ملاحظہ فرما کر



جنون نے حاکمین انتقال زمانہ

نار کو لسن آن رین آنجہانی

ابوالفضل سلف گورنٹ مجسٹریٹ - مارکولس آن رین آنجہانی - ایک مانے کے ہر عزیز و پیر او گورنر جنرل ہندوستان

مزا دے رہے ہیں - ان خون آشام موزیوں کی ایذا رسانی سے لا سخت تنگ آگئے اسلئے و ہر صد ہون کہ اگر جناب کو کوئی مجرب نسخہ اندفاع پیشگان و سیاسان معلوم ہو براہ کرم مطلع فرمائیے - تاکہ ایک بدوت اس شلب و روز کی اذیت سے نجات پانے کے دعا سے از یاد چشمت میں مصروف رہوں تعلقاً قدیانہ سے امید و انتہی ہے کہ جناب میری پروردہ اندک و مختصر معروض کو وسیع و مبسوط خیال فرما کر بلحاظ تکلیف دعا کو اس بارہ میں توجہ خاص فرمائیں گے - زیادہ ادب و نیاز

المہ شیر سنگھ - گوری

کہیں اس مصرعہ سے یہ معنی نہ لیجئے گا کہ نیاز مند اپنا دل کسی دندار کو روغالی میں نذر کر بیٹھا مصرعہ بالا سے صرف یہ مراد ہے کہ میرا دل جو ہرگز نہ خیر ہونے کے ہے کبھی عشق کی پیدار و دشوار گزار محبوں بھلیوں میں ایسا نہیں چھنسا اور نہ کسی ترک زرین کمر کے ناوک نگاہ کا نشانہ ہوا کہ چونکہ محال ہوتا یا میرے لئے سبب آزار و آشفتگی - یہی وجہ ہے کہ ہندوئے کو برساتی لطف بوجہ احسن حاصل ہے - مگر اسکے ساتھ ہی ایک تکلیفی پہلو بھی موجود ہے وہ یہ کہ دیگر حشرات الارض کے سوا اعلیٰ شخص کو ہرگز اور یہ مجھ میرے عیش میں محفل و خندہ کا ہرگز رہے ہیں کیا یہ سمجھئے کہ نوش میں نیس کا









مکتبہ مقصد محمد سجاد حسین اڈیشا اودہ پنج

ظرافت لطیف میں شرابور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ ڈھنگ کا بانکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضمت کلمات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اور وہیں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خانغالی۔ مرزا اسودا۔  
البو اسخی۔ جید اکالی اور انگریزی میں مارک لین  
ڈگلز جیرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا مقدمہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



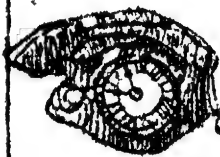
دفتر اودہ پنج لکھنؤ سکتا ہے



(۸) ایک شیشی عطر۔  
(۹) اُلی کا بنا ہوا ایک روٹل۔  
(۱۰) روپیہ۔ کھنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قینچی۔  
(۱۲) ایک جاکو۔  
(۱۳) ایک سنکھی۔  
(۱۴) ایک شیشہ۔  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔ گنگا  
ہر ایک ٹرڈی کا پیکنگ اور پوسٹیج دس آنہ جدا  
پچھتاٹ سے بیچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک  
کلائی کی گھڑیاں  
غظیم تیار! ناگمانی نفع  
ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



نہ دینا چاہیے  
ایک سڑنگ چاندی کا گارڈ  
چین مفت۔ شرف اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلس۔ اورین فیس۔ دلربا اور بھیک وقت  
بتائیوالی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر نیکی قابل۔  
گارنٹی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھ  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
لو روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت تیس روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیکنگ اور پوسٹیج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱۵  
ہری بال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں  
نادار موقع! ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا  
صرف ایک مہینے کیلئے

ریلو رگولٹر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چالی بھر دینے  
سے ۳۹ گھنٹے چلتی ہے۔ کیس وین فیس  
ہی۔ سلی سوئیاں اور بند ہے نہایت  
واضح ہیں۔ کل برزوں کی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للہ



درمیانی سکندروالی کروٹو گراف گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہو اٹ مثل کیس جدا  
چابی۔ شاپ ایکشن کل جدا ہے۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکندروں کی  
طلباء سوار افسروں کے لیے بہت ہی م  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال صلی  
قیمت ساڑھ میں روپیہ رعایتی پانچ روپیہ واندھ



ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خرید نیگے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کر نیگے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا بکس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک۔ سٹ پٹن۔
- (۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔
- (۶) ایضاً خمدار چین۔
- (۷) ایضاً ایک لاکٹ۔





اجرت اشتہار				
نقد و طبع	چھاپہ	کالم	کالم	کالم
پہلے	پہلے	پہلے	پہلے	پہلے
سہ ماہی	چھ ماہ	پہلے	پہلے	پہلے
ششماہی	پہلے	پہلے	پہلے	پہلے
سالانہ	پہلے	پہلے	پہلے	پہلے

نقص و غلطی				
نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی
نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی
نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی
نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی	نقص و غلطی

# ضروری اشتہار

جو محکمہ بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران خوب بیچم کو ۴۴ روپے روٹے بکنس کی قیمت میں (جو حاملین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیسے بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیسے اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیسے چھپا ہوا ہے۔

۴۴ روپے روٹے بکس قریب قریب ایکسان قدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴ روٹے کو ۸ روٹے اور ۸ روٹے کو ۱۱ روٹے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لینے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ بعد علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھارٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

# موسمی ترانے

ہری ہری شمس پکیا کا گل ابر  
 سیرا گل مہتاب پہ ہر سنبل  
 ہاں ساقی تعلقاں پرانے  
 گلزار فلک پہ پروردگار  
 لیا زور چکا مار غصہ بادل  
 کو کو کی صد آریا ہر آسمان  
 اونہ صافی نے سبز آسمان

ہر عدد کے پر سے مین مگر قلقل ابر

بادل تو یہ برف سے ہمیں بہا ہین  
 یہ کی ہواؤں نے جو پھیلا ہین  
 نافر فلک نے یا ہر رولی دھنکی  
 بادل کے لباس میں اڑ پھائی ہین  
 اندر ہی بیٹھ گیا سیرا گل  
 کیوں نہ ہو ہمیں تو یہ سب  
 کیوں نہ ہو ہمیں تو یہ سب  
 یہ اب بے شک ہلکے سس

ہین ابر کہ پیل یہ کھڑے دھلتے ہین

یا ہین یہ مگر مجھ کہ پڑے دھلتے ہین  
 یا پیر فلک کو ہو گیا سلسل البول  
 یا طفل فلک کے پوترے دھلتے ہین

آتے ہی بہار کے کھلے دلوں کنول  
 ساقی سجا بنے سنبھالی بوتل  
 بادل ہو گھرا کہ تاجدار گل کا  
 تانا ماہ سپرے کوئی بادل  
 "لا ابالی"

## موسمی ترانے

وہ بن کر دیکھ کر ہاں  
 کریم بریرہ  
 اس کے  
 دینا میں تو تھیں

اگرچہ غور سے دو دو میں  
 خوش بشارت پہ کلا ہو گیا  
 ہاتھ سے نہ نہ چھو ادا  
 سب دوا فروش بیچتے ہین  
 اسکاٹ و بون (متی)  
 دوا سازان

## موسمی ترانے

خربزہ یا خربزہ

کہئے اسے چستان پھیلی مگری  
 ب فصل زمین کہ ہو گدھا اور بگری  
 گھرا وہ سفیدہ چپلا جو ہو  
 ہین سب کے ہی بھائی بند کہیہ اگر ہی

لہ دہوے جاتے۔

لندن انگلینڈ



انہ

ایضاً

ایضاً

شیرین دہنوں کیں ہاں کیے سب

یا شہر کی کپیاں بند ہیں جنس لب

میوؤں میں دلسی اک مشابہ یہی

دل سے بڑھتا ہی اس پہی دست طلب

شونمی پہ جو آئے دانت کھٹے کرے

منہ منہ سے لایا شہر خالص بھرے

اک شیرین لب کی ہر زبان اٹھلی ہنسن

خواہش لینے کی ہو چھا ور زرد

انہ ہے کہ کئی مین ہی شیر اصغر

پستان ہی یا عجیب دخت نیچر

لینے ہی ہاتھ مین لگا دیتی ہیں منہ

پیتے ہیں سمجھ کے اسکو شیر مادر

## اطلاع

۵-۸-۰۹

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہو کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب محکمہ نیسیل بورڈ کنٹونمنٹ مندرجہ ذیل ہیں۔

بند ہو چکے ہیں

- ۱- قبرستان اہل ہنود واقع چار باغ -
- ۲- قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۳- اہل اسلام واقع برہانہ -
- ۴- توٹکر علی - واقع اٹکی محلہ -
- ۵- تکیہ حاجی نصرت -
- ۶- قبرستان محمد ہادی واقع گڑھی چودہری -
- ۷- قدیم قبرستان اہل اسلام متصل پیر جیل -
- ۸- قبرستان متصل پل دھنیاں مہری واقع سعادت گنج -
- ۹- قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۱۰- قبرستان لاوارثان واقع عیش باغ -
- ۱۱- قبرستان کشو - گنج واقع قندیل باغ -
- ۱۲- قبرستان لکڑی منڈی سعادت گنج -

مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہو کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت کے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظور ہو یا نامنظوری دئیے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کا کافی موقع مل سکے۔

حسب محکمہ

ڈپٹی - ای - ہائنگ صاحب

سکرٹری نیسیل بورڈ کنٹونمنٹ

۱۴ جولائی ۱۹۰۹ء

ایضاً

وہ شہر سفید جو مرے ہاتھ آیا

ہونا سخت اوسکا دل کو از حد بھایا

ہا حقوں کے دبا دلو کے جب نرم کیا

اوسمیں سے نکلتا شیر اصغر پایا

ایضاً

کہتے ہیں کہ کشمیر کا تحفہ ہی گلاس

کب ہوگی بھلا انہ کی ایسی بوباس

ہے جنت ارضی کا وہ کیا کم ہی فوق

یہ خلد برین سے آیا ہی بند گلاس

پارسل مذکر یا مؤنث

دایہ نے کہا ڈیوری ہو نیکی ہو

اک طفل حسین وہ سی منہ ہو نیکی ہو



نیچر کا بھیجا پارسل آئیگا جلد  
تانیث کہ تذکیر ہو غم کو نیکو ہو

مذکر

ہو گی پوندہ پارسل جو کچھ ہو  
تذکیر ہر ایک حاملین تم سمجھو  
گٹھری ہو ٹونٹ اسکی بھی کر غور  
یون کہنے کو چاہی جو زبان سحر کلمو

مخنت

تذکیر کو تانیث سے بنا نا کیسا

اسوجہ سے لکنا جو نہیں کچھ پیسا  
تذکیر سے تانیث نہوگا ہرگز  
ہو جائیگا بان مخنت ایسا تبا

ہائی ٹونٹ

کہتے ہیں جسکے لمین جیہی مہائی  
کچھ کہنے تو بس کرتے ہیں ہاتھ پائی  
تانیث میں تذکیر میں کرتے نہیں فریق  
کہتے ہیں بہت لوگ کہ ہائی آئی

شاد ایران تہ سے اوار دے گئے

افسوس نہ سمجھے آپ نادان حق پرست  
لے شہر مکار کیوں رعایا لڑے

جمہور نشانہ شاہ خود را بر تخت  
”از ماست کہ ریاست“ یہی کہنہ پڑ  
ملق  
متشاعر

لوکل گورنمنٹ کی

ماورائے ماتما

## من قاش فروش اول صد پادہ ششم

دنیا دم اوٹھا بھاگتی چلی جاتی ہے۔ بطی السیر ملکون یا ہندوستان تغیر و  
ترقی نشان سب میں ہوجہ اودہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو  
(یعنی رش شہما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے جون  
اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع  
ہوے ہیں۔ پہلے سال بھر کی بڈر کی قیمت یہ معہ محصول لاک  
حق مگر اب یہ ششما ہی جلدوں کی قیمت معہ محصول غیر مقرر ہے  
اس میں بحسنہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنج  
میں شائع ہو چکے ہیں۔

منجراوہ پنج اخبار لکھنؤ



فی الحال حصہ افنت گورنمنٹ ہاؤس راکسٹ ۹۰۹  
کو دودھ اور لکھی کی کافر نس (یعنی ملک اینڈ لکھی  
کافر نس) منعقد کی ہے۔ اس سے  
شیر خورے اور روغن زرد ہاضم دودھوں تولون  
پھلین کی دلی دعائیوں سے رطب اللسان اور  
روغن البیان میں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مادر علمی  
کی یہ عین ماتا کی بات ہے کہ اپنے شیر خوار رعیت  
کی پرورش کو مادرانہ شفقت سے مثل اس  
بچے کے نگران رہے جو دودھ نہ پالے پر سوا  
فٹھ بسور لے کے اور غوغاں لڑنے کے  
اور کچھ نہیں جانتا۔ اس سے اولن اناون  
بارضاخت والے (یعنی دودھ دینے والے)  
جانوروں کی حفاظت ہی نہ ناساں شامل ہوئی اور جن  
اسباب یہ جو ہاے شیر میں سوکھے تالایا  
پر پڑتے ہوئے جاتے ہیں اور جان شیر میں  
کی خاطر سے بچے فرہاد وار مخنت کر بیستون  
کی کاٹ چھاٹ میں سر سے زمین کھودتے  
میں اذیت بھی متوجہ ہونا مناسب ہو گیا۔  
مگر اس کے ساتھ ہی ہادم شیر قابضہ انا ناساں جیہی



بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

۱- ایا که - و در این باب و در این باب  
 ۲- که - و در این باب و در این باب  
 ۳- که - و در این باب و در این باب  
 ۴- که - و در این باب و در این باب  
 ۵- که - و در این باب و در این باب  
 ۶- که - و در این باب و در این باب  
 ۷- که - و در این باب و در این باب  
 ۸- که - و در این باب و در این باب  
 ۹- که - و در این باب و در این باب  
 ۱۰- که - و در این باب و در این باب

۶۴-۵-۵  
 ۶۴-۵-۵  
 ۶۴-۵-۵

(c)

१८०० ई - बंगाल - ९ - ५ - ४

۱۲۲



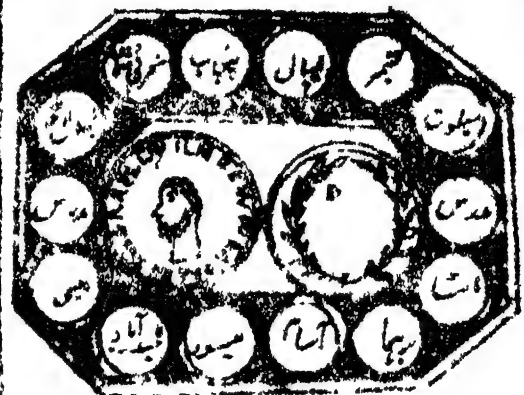










[illegible]

فہرست اشیا، موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان مانی بیل بوٹیا رنڈیا	۱۰ انچ	۱۰ انچ	لکھ سو چھ تک
تھان چکن کا مانی یعنی ٹیکن کے			
کل و بوٹون مین بہ ہمار کا دلی			
پنی ہولی			۵ سو تک
تھان چکن بوٹیا رنڈیا طرح کھوٹا			۵ سو تک
دو چھٹ کا مانی سنہری ٹیکات			
سکے لڑاوت	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو تک
دو چھٹ چکن جسکے کل بوٹون مین			
پر ہمار کا مانی			۵ سو تک
تھان چکن جسکے بیل بوٹون مین			
ہمار کا مانی ہوتی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو تک
تھان چکن سوئی ویشی جھوٹ			
بوٹون مین کے			۱۲ سو تک
کر پستے چکن بیل بوٹے دار			
سے جو سے تیار	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۱۲ سو تک
کلاہ مین جو کو شہہ ہوتا	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۲ سو تک

نام جنس	میت وضع کام	طالع و خن	شعب قیمت
کلاہ ہونے لوں جسکو سینگوں پر	مولی	مولی	۴ روپے تک
چھب کے کچھری جانیر	مولی	مولی	۴ روپے تک
کلاہ گول کشتی غار زردی	مولی	مولی	۴ روپے تک
درستی طالعین -	مولی	مولی	۴ روپے تک

فہرست ایاب موسم سرما

فردا ساری صدمه دوش سالی	۱۰	۱۰	۱۰
سالی تیار	۱۰	۱۰	۱۰
خاکتین سالی واریکین نهان	۱۰	۱۰	۱۰
عمده خوشترنگ	۱۰	۱۰	۱۰
پیش به پیش جماله اوجالدار	۱۰	۱۰	۱۰
نهایت عمده	۱۰	۱۰	۱۰

پانچین کمانیوالی تمباکو کی خوشبودار مشکلی گولیان

گہاں ہیں لعاف ہیں کو غیبت مشک و صفت بنائے والے  
 ہر بہن اسب فوشین بہ سرخی کی بہار دکھانے والے  
 ذرا دھڑکنا تشریف لائیں اس روحانی و راحت جسمانی  
 و زینت بان کی لذت دہان کی حکمت کو ملاحظہ فرماتے  
 یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
 بسبب میزش بعض جواہرادیہ لطیفہ کے نہایت  
 مزہ دار خوش ذائقہ نقوی دماغ مفرح دل و دماغ  
 مفرح قلب مجسم رنگ خسار جاذب رطوبات فضلیہ  
 مجلی دندان معضی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
 گولیان زرقداری ڈبیہ ۲۔ تولد قیمت ۴۰  
 سادہ ۴۰ تولد ۴۰  
 قوام جسکی گولیان ہین فی ڈبیہ ۵ تولد قیمت ۴۰  
 زرقدار یعنی بقی دار متباکونی سیر محمد

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا این

۱۔ تھیس برس سارکہ بند و ستائین ستما لین آرہی ہیں )  
 ۲۔ دوا جعیمہ وزیر وقت ہوسی دوا کے دو ایک مقدار ہی  
 دینا ہے۔  
 ۳۔ نیا رستہ اس دوا کا استعمال کیا جا تو دوا جلد سوز  
 ہو گئے دوا والے یا جنکا دوا دم کا سامتی ہو گیا ہو وہ بھی  
 اس انداز بہت صحت پائیں قیمت ایک شیشی ایک وہیہ چار آنہ۔  
 دوا کی دوا۔ ڈاکر محصول ایک سے تین شیشی تک پانچ آنہ  
 ڈاکڑی میں طاقت دینوالی دوا یون میں مشہور دوا میں

فاسفہس، بنگتیا اور دیرینا ملا کر گولیاں جو مینہ و نریتر  
رگ رگ ماس اور خون تو یہ طاقت دیتی ہے، سیلے انسلی کڑوی  
سے پیدا ہو کر معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
مقوی قہوی کی گولیاں کے کا پنا نقود وغیرہ ان گولیاں کو  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولیاں کی شیشی قیمت  
دو روپے ذاک محصل ایک سے چار شیشی تک ہے۔

امراض مستورات کی دوا کے یہ ہر ایک قسم سے مستورات  
دوا ہی ہر طریقہ کا نام بی بیماری پر نہ روئے حمل کی کمزوری میں  
ماتنگین درد وغیرہ کو مٹا کر اسے دوا اگر تھوڑی سی ہو کہ خوال  
دور ہو کہ جسم قوی ہو۔ اور ایک نعمتیں دوائی ہیں ان میں سے  
قیمت یک لکشی ایک روپیہ جاری ہے اسمہ لغور و غیرہ کے  
محصول جہانہ ان دو کتابوں کا مفصل حال بعد از چھاپہ  
کے پوری کتاب بلا قیمت سے قابل ذکر ہے۔  
ڈاکٹر اس کے برسرِ تبرید و علاج چھاپہ

## 15-

برکت انکسار و انکسار  
و انکسار و انکسار



ہن یہ امر بلا غافلہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ آج کی سول  
کی بنائی گئی ہو چکا ہے اور اسی عہد کی عام پسند اور کم قیمت ہو -  
مین - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہر قدر شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
دس لاکھ سوا ۶۱ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں ایک لاکھ  
مین اس کی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہر گھڑی دستا میں  
ایکل و اچ کا رواج دینا ہوا ہے اس لیے ان گھڑیوں کی رعایت  
قیمت ہے - کبھی ہر آئند سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت ہوگا - سب سے بھی جاویدگی - ہر ایک گھڑی کے ہمارے  
دو برس کی کارنٹی ہے - ہندوستان میں ہماری خاص قیمت  
بہت ذیل ہے یہ گھڑیاں بلینگی -  
المشہور - ایسٹ انڈیا کمپنی کلکتہ راجہ بازار میں  
اودہ بیچ - یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تمام صفات کے لیے  
آراستہ ہے - قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے -

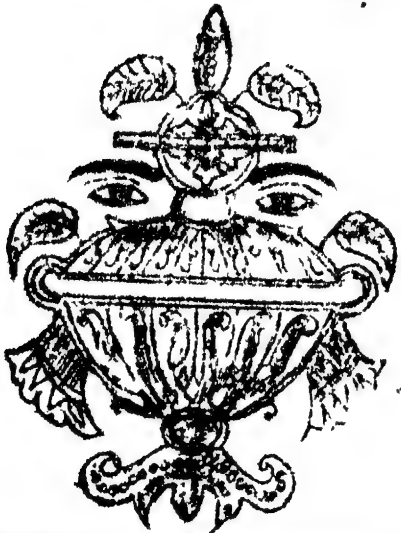


محکمہ تصنیف محمد سجاد حسین اڈیٹر اودہ پنج

ظرافت لطیف میں شربور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا شے رنگ ڈھنگ کا باسکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضحکات تھات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی و تحریر پر  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہ ہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خانغالی۔ مرزا اسودا۔  
ابو سنجی۔ عبید اکائی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکلس جیرالڈ تھیلرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قلم دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پنج کمانو محلہ سکستانہ



- (۸) ایک شیشی عطر۔
- (۹) اٹلی کا بنا ہوا ایک روبال۔
- (۱۰) روبہ رکھنے کا ایک کیس
- (۱۱) ایک قینچی۔
- (۱۲) ایک جاکو۔
- (۱۳) ایک کنگھی۔
- (۱۴) ایک شیشہ۔
- (۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔ گلیگا۔
- ہر ایک گھڑی کا پینک اور پوسٹیج ورنل نہ جدا
- پچھتا سے بیچنے کے یہ جلد آرڈر بھیجیے۔

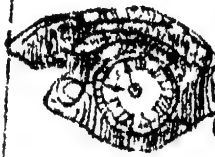
## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳ جولائی تک

### کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاران! ناگمانی نفع

ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



دنیا چاہیے  
ایک شربنگ چاندی کا کارڈ  
چدین مفت۔ شرفا اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلس۔ اوین فیس۔ دایا اور ٹھیک وقت  
بتا دینا والی گھڑیاں۔ نذرین پیش کر نیکی قابل  
گارنٹی پانچ سال تک کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔ باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پینک اور پوسٹیج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱  
ہری بال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیگی  
ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلو رگولر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں۔ ایک بار چابی ہر دینے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہے۔ کیلس وین فیس  
ہی سا سوئیاں اور بند سے نہایت  
واضح ہیں۔ کل پرزوں کی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے۔ کیس طرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ و پیم لکیر



درمیانی سکند والی کروٹو گران گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
چابی۔ سٹاپ ایکشن کل جدا ہے۔



گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکند گھنٹہ  
طلباء۔ سوار افسروں کو لیے بہت ہی م  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال فہلی  
قیمت ساڑھے تین روپیہ و پیم لکیر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالا مذکور گھڑیاں خرید نیگی وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کر نیگی۔

- (۱) ایک کمانی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کبس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بلن۔
- (۵) ایٹا ہیرے یا لعل جڑی انگوتھی۔
- (۶) ایٹا خمدار چین۔
- (۷) ایٹا ایک لائٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین کے چھپو اسکے شائع کیا

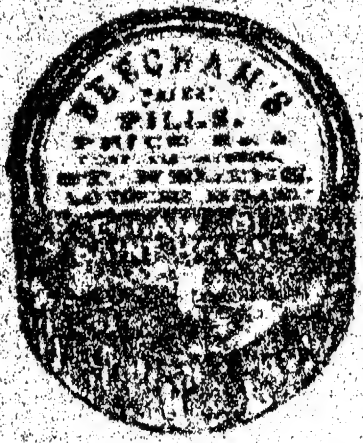


تعداد	مرد	عورت	کام	کام	مجموعہ
۱	۱	۱	۱	۱	۲
۲	۲	۲	۲	۲	۴
۳	۳	۳	۳	۳	۶
۴	۴	۴	۴	۴	۸
۵	۵	۵	۵	۵	۱۰
۶	۶	۶	۶	۶	۱۲
۷	۷	۷	۷	۷	۱۴
۸	۸	۸	۸	۸	۱۶
۹	۹	۹	۹	۹	۱۸
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲۰

تعداد	مرد	عورت	کام	کام	مجموعہ
۱	۱	۱	۱	۱	۲
۲	۲	۲	۲	۲	۴
۳	۳	۳	۳	۳	۶
۴	۴	۴	۴	۴	۸
۵	۵	۵	۵	۵	۱۰
۶	۶	۶	۶	۶	۱۲
۷	۷	۷	۷	۷	۱۴
۸	۸	۸	۸	۸	۱۶
۹	۹	۹	۹	۹	۱۸
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۲۰

سب سے پہلی کر...





# نوش

اگرچہ بیچ صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون رقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرج سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عکس والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
شرید اجائیگا۔

ال

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیس صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کولکتہ



ہی ہے۔ انشاء اللہ کسی موقع پر اسکو درج اخبار کیا  
اوسے گا۔ جلسہ تقریباً کیا رات بجے ختم ہو گیا اور  
پس میں دکاندار بیرسٹران تعلقات اراک تجارت وغیرہ  
ہر جگہ کے حضرات شامل تھے۔ موقع پر بعض حضرات  
نے کچھ چیز بھی عطا فرمایا۔ کل جمع اندازاً ساڑھے  
پن سو اونیسویسکا تھا۔



سنا

یکے از حاضرین جلسہ

یاد جانان مجھے ساون مین لاجاتی ہر  
جب گھٹا آتی ہے اک داغ بڑھاتی ہر



ساون کا مہینا۔ جھولون کے دن۔ شام کا وقت۔  
میں گلزار گھٹا گھٹا۔ چھپے کا شور۔ مور کی سہانی  
آواز۔ کوئیں کی کوئیں۔ شام کی ہوا کے ہلکے ہلکے  
جھونکھون کے ساتھ پھولوں کی جھین جھین خوشبو  
بارغ نشاط میں پرلون کا ہجوم۔ صبر باجھو لے  
پرٹے ہوئے۔ تماشائیوں کی یہ بھیڑ بکھرے  
ہوئے۔ برسات کا لطف لے رہے تھے۔  
بھول شاعرے

بڑھا کر بنگ جھو میں فرہ برسات کا دیکھو  
مگر نکلے تو بجلی ہے کھلے جوڑا تو بادل ہی  
یہ سامان دیکھ کے کہیں کا دل ہے جو نہیں کھل اٹھتا۔  
کسکو یاد جانان نہیں ستانی۔ کسکو نے کھٹام  
کی یاد نہیں آتی۔ اور کون بادہ خوار نہیں  
پکا۔ اٹھتا۔

گل ہے گلزار ہے ساقی ہو گھٹا چھائی ہی  
کدو تو بہ شکنوں سے کہ ہمارا آئی ہی

کوئی میخوار چمک اٹھتا ہے۔ س  
گردن شیشہ جھکا دیر سے چپا پر  
ہیں برستا ہے ساقی ترے سینے پر  
مگر بعض بچا رسے ہر کے مارے یاد جانان  
میں کروٹیں بدلتے ہیں انکے ساتھ یہ سب مان  
عیش تازیانہ کا دم کرتا ہے۔ پیشے نے آوازی  
اور انکا دل تڑپ گیا۔ بجلی بجلی اور کھینچی مل گیا۔  
ادل گرجے اور یہ پیچ اوٹھے۔ ٹھنڈی ہوا کا  
جھونکا آیا۔ اور آہ سرد چلنے لگی۔ ادھر بوندیں  
برہمن۔ ادھر شک کا سمندر۔ این۔ اینے لگا۔  
اور کبھی رہ رہ کر کوئی شعر پکارا اٹھتا ہے۔

ساقی ہی تھے ہی اب ہے سامان عیش ہی  
کچھ ہی نہیں جو جبکہ وہی مہین نہیں  
اور آسمان کی طرف منہ اٹھا میان بادل لہولہ  
سے یوں فریاد کرتا ہے۔

وہو ہذا

اب اتنا جل رہا ہے جو تو نے بادل  
ہوں بہت تنگ میں اس ظلم سے بے زبان

رہت نیا روز کھڑا رہتا ہے سریر زیر  
ابو کچھ روز گرم کرے پیا سے بادل  
تجربہ میں مجھ کو برسنا نہیں بھاتا میرا  
جا کہیں اور برس امرے اچھے بادل

رات کو جب کبھی ہوتا ہے فلک پر جھکٹ  
چاند ہو جاتا ہی بے بس سے آگے بادل  
اشک آنکھوں سے مرے یوہین ران بھائی  
کس لیے اور سنا یا مجھے تو نے بادل  
تیرے آنے سے نہ حاصل ہوا مجھ کو کچھ ہی  
جا چلا بھاگ مجھے منہ نہ دکھائے بادل

کر نہ سنا یہ ستم بہت ہے منہ جھیل  
اب تو کر دم ڈالے مرے پیار بادل

لوکل

علیہ البیالی



ہمارے شہر لطافت بھری بارش کا حال کچھ نہ  
پوچھیے۔ اشد باتی من کل پانی۔ کی مثل صادق  
ہے۔ اس سال تو اس لوند کے ساون نے  
سیج میج سے زیادہ چارون طرف جل کے کھل  
بھر دیے۔ معلوم ہوتا ہے کئی سالہا ماضی کی  
بارش کا زلہ اسی شہر پر اندول آیا۔ اور اگر غلطی  
کا یہی نسخ رہا تو تاریخی طوفان کچھ دور نہیں کہ  
دکن کی طرح یہاں تشریف کی طغیانی ہو رہی تو غریب  
غریب کے کچے کچے ٹھیکرے رہے۔ ہر ایک طرف  
برشے برشے فہر و ایوان ڈبکی ڈبکی کرتے۔

پھر نیگے - اور خشکی زدہ انسان مرغابیوں کے  
فرشوں سے جنگلی پوتوں گھریسی سمیت پتیلی - گن -  
اوگا لہان میں جلوہ گر پانی کی چاٹ میں شکے -  
گھرے کیا معنی آبدار خانے کا آبدار خانہ میر  
لائے غرقاب ہونگے -

گرواٹر وکس کی سعی سے اگرچہ جا بجا شیر و بان  
نیبے گلی کوچوں مرو پر فلتر کم ہونے سے  
منہ کھولے گھرے - ادیری آسمانی بارش کی  
افراط یا سونے اوچھو ہو جانے سے

Water water everywhere but  
not a drop to drink  
کی مثل صادق ہے - تہی وستان قسمت اس  
فصل میں بھی واٹر وکس کو چھو چھو کن پوچھ کا  
جملہ سنا کے جی ٹھنڈا کر رہے ہیں -

یونو بنا سے شہر لکھنؤ کے ثقافت ہضم معدہ کا  
اصلی حال اگلے زمانے کے واقفکار جانیں یا  
فرشتہ آباد کے نواب سراج الدولہ کے  
جواہرات اور لالے والے - یا توشہ خانہ  
و خزانے سے فقہار الدولہ واقف ہوں -

مگر قرآن سے آنا پتا چلتا ہے کہ شہر کے  
معدے میں تقیل غذا کی جرقیل کا باراب  
اوتھا نہیں اوتھتا اور جا بجا کہیں کہیں آ  
استفراغ تھنے یا پیٹ سے شروع ہو کر دیا  
شکل حال میں قذاری بازار کے قریب لال باغ  
کے کھدست میدان میں زمین کھدے سے  
آہنی اور برنجی توہین نکلیں اور ایک کنوین  
میں پائے بھی نکلا -



بشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اس نیک  
پردہ کے جاتے ہیں کہ اور حضرات جو ابتک  
خاوش ہیں توجہ فرمائیں اور شکریہ کا موقع  
دینگے

جناب حکیم نصرت حسین خان صاحب - معہ  
جناب منشی احمد علی خان صاحب تعلقدار کے  
جناب کنیا لال صاحب - معہ

عالیجناب حضور مہرانا اوشی پور اقبالہ  
جناب عبدالملک صاحب - معہ

جناب خاں صاحب نصیر الدین خان - معہ

جناب گھاسی رام راجپوت صاحبان - معہ

عالیجناب عا کر امر اوسنگھ صاحبان - معہ

عالیجناب منشی عادل خان صاحب - معہ

دون مدلیہ بن کبھی لندن - معہ

جناب عبدالنظر صاحب - معہ

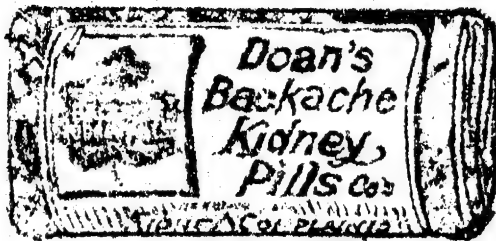
معہ

معہ



## صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات یہاں کا سبب پیشاب کا تیزابی اور بے کچھ  
کردار اور جھٹکے سے خون میں سے فطرت جیسا جانتی  
اس طرح جو انہیں کہتے ہیں کہ اس پر ہی صحت کا  
بہت کچھ دار و دار ہے گردن کے ضعف اور سر کی طاقت  
حسب ذیل ہیں - پشت پر درد - خندہ دار - پیشاب کے  
دور اور سنگین خواب یا دھندلاہٹا - پیاسا ہونے کا  
میں سنگین معلوم ہوتا - دلی کڑواہٹ - درد سر - چونکہ تیزابی  
نظر کا دھندلاہٹا - چکرا مارا جوڑ میں دریا سکتا ہے  
ہونا اور جسم کی عام صحت - اگر توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے  
اوراض - گھٹیا - جلد زردی یا پیلس اور گردن کا  
پیشہ شرا اور عورت کی اس قسم کا پیریاں کہ چھکے غلطی سے  
آہی - دراصل خیال کے ملنے میں پیدا ہوتی ہیں - خون کی  
پشت اور گردن کے گھٹیا - ڈونس ایک ایک کنی ہیں  
گردن اور پیشاب کے اعضا کو تو پیشاب پر اور پیشاب کا  
تیزابی اور خون میں سے نکالے میں اور کنی ہیں کہ جس وجہ سے  
عورت حاصل ہوتی ہے اگر آپ لکھ رہا جانتے ہوں  
تو گردن کو ہمارے ڈونس کی روشت - دو گردن کو گھٹیا  
ڈونس ایک ایک کنی ہیں جو گردن کے لئے مجرب دوا  
ہیں اور ان کو چھارہ ہیں -



ڈون روڈیہ باہریشیہ کن کے شہر تمام دوا فروش  
فروخت کرتے ہیں یا ڈون پلا - او - باکس - ۲۰ پیس  
ڈون کا مروت - ڈونس اسٹینٹ - ایک تہہ کھانے  
کسی قسم کی خاص کیون ہم ڈونم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت  
تو ایک کا ڈیا جانے لایہ رہا ہر کی ہوتی یا غولی سرخ  
بلوہ - کہہ چکے ہیں - ۱۰ اور ۱۰ - طے کی سوزش ٹھین  
تجرا و عارض و غیرہ کہتے ہیں ہوتی حالت میں بھی شفا  
نکلتے کے لئے کافی ہوتی ہے - تمام دوا کا دوا کے پاس  
قیمت عام - دو روپیہ فی ڈون -



## ترقی کا زمانہ

مشفق اودہ پنج دام عتیکم - سنات کا ایستہ قبول باد -

بہنی آج کل کا زمانہ ترقی کا زمانہ ہے۔ برٹش راج کے بدولت ہم ہندوستانیوں کو بھی ترقی کا خیال آ گیا۔ اور انگریزی تعلیم کی ترقی ہوئی اور ادھر ترقی کے بھاگ بھاگ اٹھنے لگے۔ دھونی چھوڑ پتلون زیب تن کر لی۔ اور نیم آستینوں کو بالائے طاق رکھ کر کوٹ اور جاکٹ سے جسم کو آراستہ کیا۔ تیج کھانا مہاشے اس جوڑی دار چینی ٹھوڑی پر انگریزی ہیٹ کیسی بجلی لگتی ہے۔ اب کسی مسلمان کی کیا گت ہے جو ہمارے سامنے ترقی کو پی کا دم پھل اٹھائے دیکھئے زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ میں نے کس قدر چوڑے برے بالآخر اس ترقی یافتہ و منفع کا پابن ہو کے رہا۔ ایشور کی قسم مجھے کوئی بات

## تاخیر تمدن

بکلاس ہسٹری آف سولر لیشن کا ترجمہ  
منشی محمد اقد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

کافذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

یا

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ پر مل سکتی ہے

برائیکھنے اور مشتعل کرتے رہتے تھے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ انگلستان کے حال کے مدبرین اور اہل الرائے اپنی اس خاموشی اور غلطی سے متنبہ ہوئے۔ اور انکی تحریروں اور تقریروں سے اسکا پتہ اچھی طرح سے چلنا شروع ہو گیا ہے۔ ابھی حال میں مسئلہ کرپٹ کے متعلق مدبران انگلستان کا یہ ارشاد کہ وہ ترکوں کے حقوق سوخت کرنے کو ہرگز پسند نہ کریں گے۔ گو کسی خاص مصلحت سے ہو۔ مگر مسلمانوں کے نزدیک ضرور قابل ستائش و شکر گزاری ہے۔ ہکوا مید ہے کہ مدبران سلطنت برطانیہ اپنے پرانے دوست ترکی سے ایسا میل جول اور اتحاد پیدا کریں گے جس سے دونوں کی بقاء اور سرسبزی یقین ہوگی۔ مسلمانان ہندوستان و دیگر مقبوضات برطانیہ بوجہ اسکے کہ وہ رعایا سے برطانیہ میں براس سلطنت کو ایک اسلامی سلطنت خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس عہد مہدلت میں وہ بہ طور آسائش اور آرام خوش گزران ہیں۔ اور ترکی سلطنت کے ساتھ جو کہ مسلمانان عالم کو دلی ہمدردی ہے اور مسلمانان ہندوستان رعایا سے برطانیہ کے یہی چاہتے ہیں کہ ان دونوں سلطنتوں میں ہمیشہ اتفاق اور اتحاد قائم رہے۔ شیل جو دوست کا دوست دوست دوست۔

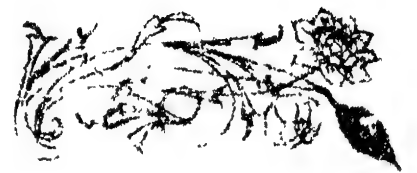
ہمارا اپنا خیال ہے کہ اگر ان دونوں سلطنتوں میں باہم اتحاد ہو جائے تو یقیناً تمام مسلمانان عالم کی دلی ہمدردی برطانیہ کے ساتھ یقین سے ہے۔ فقط

ح - م - د



## اوسکو بھولانہ چاہیے کہ

## صبح جو جائے اور آئے شام



اسلامی ترکی سلطنت کے ساتھ یورپ میں سلاطین کی کارروایاں۔ اور چالبازیاں۔ اور ملک کے بعض اقطاع یعنی بعض اعضاء و جوارح کو باہم اور کن چسکیاں کر کے قطع کر کے نوہان زمانہ اور پھر آئے دن فریشوں اور جھگڑوں کا قیام رکھنا۔ اور اپنے ہم مذہب عیسائی ساکینوں رعایا سے ترک کو خفیہ اشتغال دیتے رہنا وغیرہ اس من الاسور سے

ماظہرین اخبارات بخوبی واقف ہیں۔ یونانیوں اس قسم کے مزید حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں کہ وہ ظلمات ہیں کہ اپنی ہمدردی انسانی راست بازی۔ ایمانداری ہی کا کلمہ پڑھو جارہے ہیں۔ اور عیسائی سلطنتوں سے قطع نظر کر کے مسلمانان عالم عجب اور مسلمانان مندر خصوصاً سلطنت برطانیہ کی کارروائیوں اور دیگر سلاطین کے ان میں ہاں ملائیکو غور اور متعجب کی نگاہوں سے دیکھتے۔ اور بجا آئے خود حرف زدن ہوتے تھے کہ سلطنت برطانیہ تو دلی دوست ترکی سلطنت کی تھی۔ بائیمہ اوسنے کیوں علیحدگی اور خاموشی اختیار کی۔ مگر واقفکار حضرات اسکے دو اسباب خیال کرتے تھے۔

(۱) یہ کہ دیگر ایماندار سلاطین کے آگے تنہا سلطنت برطانیہ کی دوستی اور حمایت کس حد تک مفید ہو سکتی تھی۔

(۲) یہ کہ بدقسمتی سے ایک جماعت اراکین سلطنت برطانیہ شیل مسٹر گلڈ اسٹون وغیرہم خواہ مخواہ ترکی سلطنت کی دشمن ہو گئی تھی۔ اور اخبارات میں اور اسپچوں میں اندر انھیں جوڑے مضامین شائع ہوتے رہتے تھے اور زبانوں پر آتے تھے وہ عوام و خواص کو اور زیادہ

پورانی پسند نہیں آتی۔ اور میں اس سوسائٹی کو نہیں سمجھتا ہوں جس میں ترقی کے خیالات نہ پائے جاتے ہیں۔ ترقی ہر ایک زمانہ میں ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس وقت کی ترقی گویا عظیم کی انگلی ہے۔

مشفق میں آپ تو خود تجویز بہ کار میں آپ کو بتائی نہ ورت شمایہ ہی ہو۔ اب کی ترقی کا عمدہ جزو ہے کہ اس کے پردی میں انسانی کمزوریوں کی عیب پوشی خوب ہو جاتی ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں آپ جسے چاہیں گالیاں دے سکتے ہیں۔

آزادی کا زمانہ ہے علمی گرم بازاری سے اب بچھڑے مسلمانوں کو نرا اعلان کہ جسے جی ٹھنڈا کرنا کیا مشکل ہے۔ مضمون تحقیق علمی۔ تنقید کے حیلہ سے انہیں اور ان کے اساتذہ کی عیب جوں بے نقاب ہو کر لو اور کان میں آہستہ سے (اب خبر) اور رنگ زیب کی درست درازیوں کا عین ایسا بہت آسان ہے۔ رسالہ زمانہ کا بیور کی غایت کا نشہ شاید یہی ہے۔

اس کے فردی نمبر میں اور رنگ زیب و سزار اسکو کی تصویر چھاپ کے اہل ملک پر عالمگیر کو جاری و ظالم ہونا ثابت کر دیا ہے اس کے بعد مان میں ایک اندامی بخوان سے زمانہ باہمی و چون شہنشاہی انسانی نوبت۔ اسے نظر کی تکرار سے بھلی ہے۔ سننا ہے کہ مسلمان اس تصویر اور اس نظم دونوں سے ناخوش ہوں لیکن بھئی و اللہ ہماری مطلب برآری میں ہر کہ شک آرد کافر اس روشن زمانہ کے بلہاری کہ کالیاں بھی دوا اور خیر خواہی کا لوعا بھی بہ سورتا م رکھو مسلمانوں کو ایک طرف اور بری دل سے بھائی بھی کہو۔ دوسری طرف ان بچوں کے ساتھ دشمنی کے دھوکے لکھاتے اور ٹھانڈے رکھو۔ ادھر انہیں بھائی بھی بنا جاؤ اور دھراؤ انہیں جدا گانہ انتخاب کی کوشش کے لئے لعنت علامت بھی کرو۔

ہمدردی و یک جہتی کا زبان سے اوار ضرور ہو لیکن مسلمان ظالم بادشاہوں پر نفرت بھی محسوس ہے۔ یہی باز نہ رہا اسے مہاراج اودھ پنج اس سے بڑھ کر کسی سے بڑھ کر ہے۔ خدا کرے یہ مسلمان تو خدا کے پیارے ہیں اور ان کے باخون مسلمانوں کے ساتھ یہی ہے۔

ہندوستان میں بدنام ہو کر رہے

ہو نظر لکھیں کی اپنا روزیہ ہورام کی جو ہلا روز و شب میں پنج و بن سلام کی

ساقی  
چالیا پرشاد

\*\*\*\*\*

## جلسہ لانہ ایک نہ فنڈ

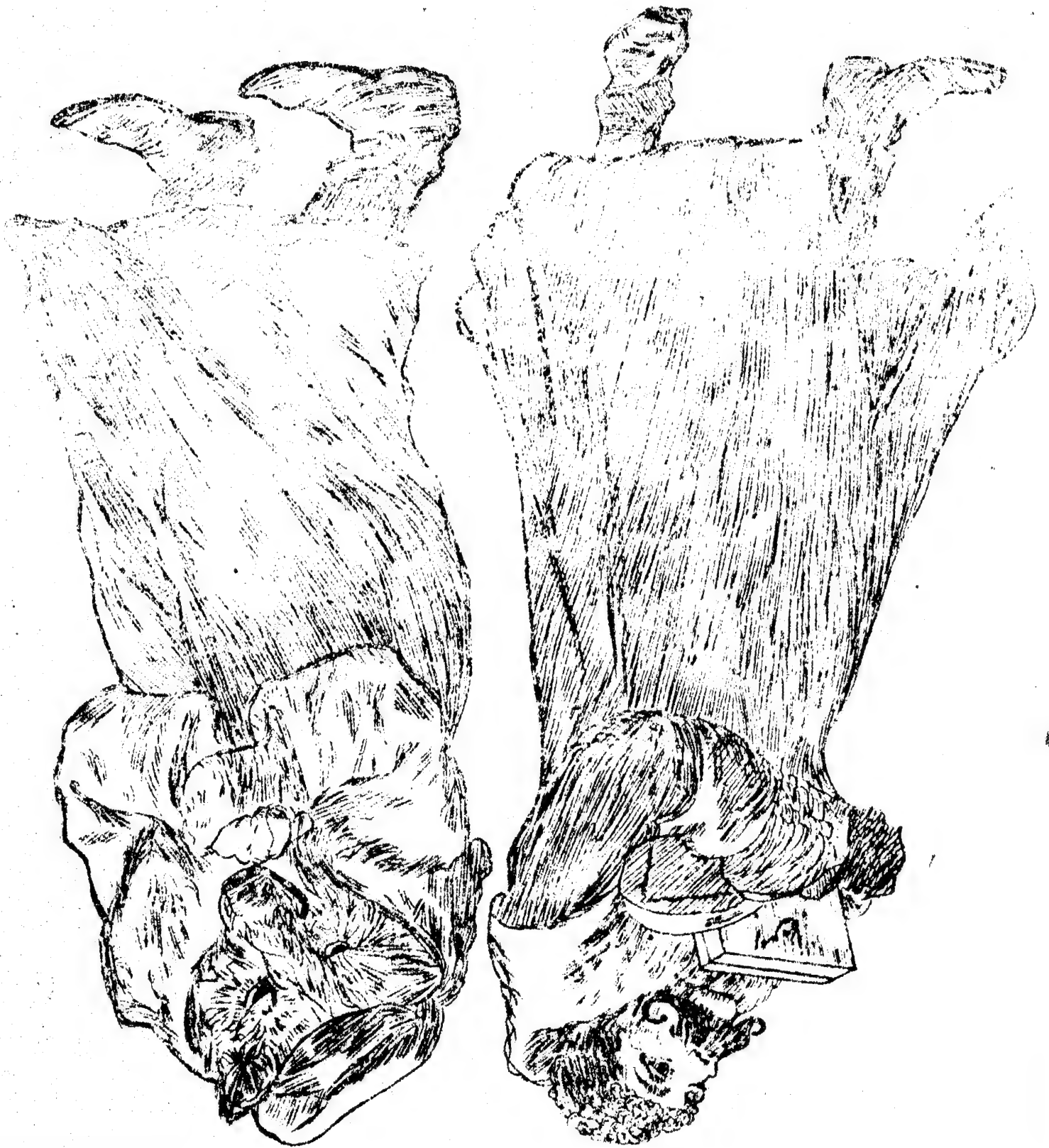
اس سے پہلے کہ ہم اپنے معزز ناظرین کے سامنے ایک آنہ فنڈ کے جلسہ کا حال بیان کریں ضروری سمجھتے ہیں کہ اسکی وجہ قیام بھی سننا دین مسجدوں کی خراب حالت دیکھ کر ستمبر ۱۹۱۹ء سے یہ فنڈ قائم کیا گیا اور خاص دعاء سے ایک آنہ ماہوار چندہ مقرر کیا گیا تاکہ کسی کو بھی گران نہ گزرے۔ یہ روپیہ جمع کر کے مساجد غیر مستطیع کی ضروریات کو اونی مرمت میں صرف کیا جاتا ہے اسکی کارروائی آہستہ آہستہ بغیر کسی دھوم دھامی جلسے کے شروع کی گئی اور خدا کے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی ہوئی بہت حضرات اس کے مفید اغراض سے متفق ہوئے اور انہوں نے علاوہ ماہواری چندہ کے عطیہ دے کے امداد فرمائی۔ شہر کے بہت سے حضرات ۲ رو ۴ رو ۵ رو ۱۰ رو ۲۰ رو ۳۰ رو سے بھی امداد فرماتے ہیں۔ مگر ہماری خواہش ہر مسلمان سے صرف ایک آنہ ماہوار کی ہوتی ہے۔ یہ اونکی جتنی کہ وہ اس سے زائد ماہوار دیتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء سے ایک ہسکی شاخ ضلع اوناؤ میں بھی کھولی گئی وہاں بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ شیعہ اور سنی دونوں اس امر میں متفق ہو گئے۔ ہمارے اس فنڈ میں شہر لکھنؤ کے باہر کے مسلمانوں کا بھی حصہ ایک جلسہ

یکم اگست ۱۹۱۹ء بوقت آٹھ بجے صبح کو بعد از شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی بارہ دری قیصر باغ میں منعقد ہوا تقریباً ۹ بجے صبح کو سکی کارروائی شروع کی گئی۔ معنی الدولہ حسام الملک نواب علی حسن خان صاحب ہمارا دام اقتدا اجلالہ و اقبالہ نے تجویز کیا کہ شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی اس جلسہ کے صدر بن جائیں اور مولوی بدر الحسن صاحب ہمارا نصف لکھنؤ نے تائید فرمائی اور سید غلیل احمد جنرل سکریٹری ایکٹہ فنڈ نے بھی تائید کی اور شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نے مسرت کیساتھ کرسی صدارت کو روئی بخشی چہرے ہال گونج گیا۔ سب سے پہلے شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نے سکریٹری ایکٹہ فنڈ لکھنؤ کو اجازت دی کہ وہ اپنی رپورٹ سنائیں اور انہوں نے تعینات کی آزان بعد السیکرٹ مساجد نے تقریر فرمائی۔ اور تفصیل بتائی جس میں حالہ عوامی اور حالہ خیر ہے۔ لہذا یہاں درج نہیں کیا جاتا اس کے بعد محمد الوائیز صاحب نے پر جوش تقریر کی اور حاضرین جلسہ کو ایک آنہ فنڈ کے اغراض سمجھائے اور ان کے بعد اوناؤ کے ایک آنہ فنڈ کے سکریٹری نے اپنی رپورٹ سنائی۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ اوناؤ میں کل تعداد مساجد میں ہے اور جمیع سے دو شیعوں کی ہیں اور اٹھارہ سنیوں کی جتنیک یہ ایک آنہ فنڈ اوناؤ میں قائم ہوا تھا اس وقت تک سنیوں کی صرف گیارہ مسجدیں آباد تھیں اور سات ویران اور اب خدا کا شکر ہے کہ اون سات ویران مسجدوں میں سے چار مسجدیں تو بائبل آباد ہو گئیں اور بچو قنہ نماز باجاغت ہوئی ہے اور ہر مسجد میں ضروریات مہیا رہتی ہیں اور پھر نصیر الدین احمد صاحب نے ایک نظم دیکش لکھنے کے ساتھ بڑھی یہ نظم اسی موقعہ کے لیے لکھی گئی تھی اور مساجد کی بیسی کی تصویر اور عیان تھی اور دو ایک مساجدوں نے اسی فنڈ کے متعلق تقریریں فرمائیں اور سب کے آخر میں شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی نے نہایت تاریخی مدلل اور بلیغ توضیح تقریر کی جس سے حاضرین جلسہ کو بہت لطف آیا اور اونکی تقریر کل قلمبند





کرامت از حق مستجاب  
 در دست این مجتهد  
 از حق است



۱۰۸ - کراچی : سید محمد

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
الذي كنا لنهتدي لہ  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده  
وبعد فقد حضر في هذا المجلس  
السيد الفاضل الميرزا محمد باقر  
المعتمد صاحب دارالعلوم  
المرتبعة بدارالافتاء  
القدس الشريف وقد ألقى  
في هذا المجلس المبارك  
خطبة قيمة في بيان  
أهمية العلم والدين  
وذكر فيه ما لا يحصى  
من النعمان والآيات  
التي تدعو إلى طلب  
العلم والعمل الصالح  
وقد كان الخطيب قدوة  
للجميع في أسلوبه  
الجميل ووعظه القوي  
الذي يمس قلوب السامعين  
ويغرس فيهم حب الحق  
وتقوى الله تعالى

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





## تراشنا و لکش



لطیف برشکال

جس سمت نظر کیجئے ہی عالم آب  
برسات کا اکتا ہے ہر اک سیکو شباب

گاتے ہیں طارین ناپتے کودتی ہیں  
خاموش ہیں کب سنتے گدھیا کو آب

کثرت باران

کیون زندہ لون پیر حریج یون روتا

کیا ہی وہ کیون جان غبٹ کھوتا ہی

خورشید سا آقا بہ گم ہی شاید

اس رنج پہ السنوون سی منہ دھوتا ہی

پانی کی جھڑی

پانی کا برس نے لگایا وہ تار

خاطر پر اک جھانک ہی ایتویہ بار

خورشید سے اتھا ہی ہی سبکی

ہم لوگوں سے اب منہ چھپاؤ سرکار

مطلع پر گہرا ابر ہے

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک

تجربے کا وقت

۳۳ سال سوزیادہ

اسکاٹ ابلشن کو

نہایت سخت تجربے میں جو اعلیٰ عالم نے بتایا ہوا زمین پورا اور آج اوسکاٹینجیہ ہوسارنی نیامین ایک پراکٹا  
امراض سینہ

ضخف ہاضمہ

کے واسطے بچے اور بوڑھے دونوں کیلئے مقوی اور جھلی بنانے والی ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب فروش نیچے ہیں

(اسکاٹ ولون) متحدہ

دوا سازان

لندن

انکائیڈ



خورشید سر سے ابر کا تانا لٹان

شبہ بہنی مون کی - کہو یا کز زان

روپوش ہی ماہ بھی کہیں کیا آگے

ہے دال میں کالا کالا کچھ دیکھو منا

ریزش

بکے جو ٹپکتے ہیں تو گرتے کچے

جھوٹ اسمین نہیں ہم ہیں بہت ہی

جب حال مکانو نکاہی ہی تو کیئے

جا کر کسجا رہینگے بوڑھے بچے

بارش اور سیلاب

پیرنا اے مہریان جلیں ابکی خوب

و کٹوریا پارک میں بڑھی خوب ہو

دریا نے وہ زور باندھا - تو بہی بھلی

جو جو تھا نشیب میں گیا - لکل ڈوب

ٹسپ کا ڈر

کثرت سے ابکی پانی وہ برسا ہے

باندھا ہر چھپت میں گیا اک جھرنہ

چھوڑ کی ٹپک سے بڑھ ہی چھپت کی ٹپک

ہر شخص کو ڈر لگا ہی ہے

تساع

جس طرح اوسکو ایک انسان کی جان و مال کا خیال ہے اوسید طرح جانوروں کے پر و بال کا بھی خیال ہے۔ کبھی حفاظت جانوران کا قانون ہانک ہوتا ہے کبھی حفاظت حقوق انسانی کیطرح۔ توجہ ہوتی ہے۔ چنانچہ آجکل بھی دودھ گھی کا کمیشن جاری ہوا ہے اور فکر سمجھی جاتی ہے کہ کون ایسی تدبیر ہو جس سے کبھی دودھ میں رقی ہو اس سے ہم بھنیس اور بھنیس بہت خوش تھے کہ ہماری غذاؤ کا انتظام ہوگا۔ اور ہماری حفاظت جان کا کوئی ذریعہ جلد بے درد جھڑپوں سے کیا جاوے گا جس سے ہماری نسل حکام کے جان و مال کو بدعایلین ذہنیگی اور اس مردہ جانفزا سے ہماری تمام بچے بچے۔ بہورے۔ کالے۔ ٹیکے دار۔ کشتے دار۔ بہنیں خوب جنگل میں کھیل کود اور کلیں مچاتی ہیں۔ لیکن آج ہماری منصفی کی ایک بھڑی بھنیس نے جو کہ ایک لالہ کے دروازے بندھی رہتی ہے اور جہاں لالہ بہت سے اخبار۔ اردو۔ ناگری کے پڑھا کر لے تے ہیں اور وہ سنا کرتی ہے۔ ہم کو یہ خبر وقت اشتیاقی کہ ہمارے بین بھائیوں کا اخبار میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ صرف ہماری چھوٹی بہن کا۔ اور بھائی بیل کا ذکر ہے اور اوسیل دودھ اور فائدے مندی کے قیسے ہیں۔ ہیکو اس واسطے بہت فکر ہوئی کہ بیل چشمہ دودھ کا جو ہیں وہ ہم ہی ہیں اور گھی ہزاروں میں ہمارے ہی پھنوں کے سند سے نکلتا ہے جس اخبار میں سنو یہ ذکر ہے کہ گائے مذبح ہوں اور گالیوں کے چرے کے نکالنے کی حفاظت تیمنائے اور زراعت کے کام کے لئے بیل محفوظ رہیں اب ہم بچے سے ادب عرض کرتے ہیں کہ گھی اور دودھ کا ذریعہ ہم سے زیادہ اور کون ہیں۔ گائے کے دودھ اور گھی کا بہت کم خرچ ہے بلکہ گھو کو کہنا چاہئے کہ قریب قریب زمین کے ہر مرکز زیادہ تر اخباروں میں رائے دینے والے وہی لوگ ہیں جنکو گائے اور بیل کا بہت ادب اور احترام ہے بہ نسبت ہم سیکار کے لیکن سرکار ہماری منصف مزاج ہے اگر واقعہ یہ کوئی مذہبی مسئلہ ہے تو

لاکھ چرائی جائیں مگر زیادہ دودھ نہیں دیتیں۔ یہ جس کام آتی ہیں اسی کام کی ہیں۔ ہاں بکوں کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ بڑی بڑی قسم کی گائیں یا لین سرکار سے تقویٰ ملے اور قریب قریب ہرگز بڑے بڑے قصبہ اور ہر شہر میں ایسی گایوں کی تربیت کا انتظام کیا جائے یہ کہنا کہ وادیاں ملک کی عملداری میں تھی سستا ہے۔

محض سخن پردہ کرنا ہے سستا ہے لیکن نہ اس قدر کہ جیسا ہونا چاہیے سستے ہوگا سبب صرف اس قدر ہے کہ وہاں جنگل زیادہ ہیں اور چرنے کا ذریعہ زیادہ ہے۔ عام طور پر اخباروں میں یہ رائے دیکھ کر دل دھلا جاتا ہے کہ گایوں کی حفاظت کیجائے کسی بھوکے صاحب کا ذکر ہے کہ جب کوئی اونٹ بوجھتا تھا کہ دو اور دو کے نو جلری سے فرما دیتے تھے کہ تجار روٹی اسیدر جسے دیکھا جاتا ہے کہ جب دودھ اور گھی کے انتظام کی بحث چھڑتی ہے تو ہماری گایوں کے دوست جھٹ سے یہ رائے پیش کر دیتے ہیں کہ حکم کے ذریعہ سے حفاظت گایوں کا انتظام کیا جائے بلاشبہ یہ کانفرنس محض اس بحث کیلئے منعقد ہوئی ہے کہ دودھ اور گھی کا انتظام مناسب کیا جائے تو ہم بھینسوں کی زیادہ کون ذریعہ دودھ دہی۔ کھی مکھن کی افزائش کا سبب ہو اور زیادہ بڑی بڑی گائیں جن کا قدر ہمارے برابر ہوتا ہے اور جو چھپا ہی

کھلاتی ہیں۔ ہم سب بھینس بکریوں بھیروں۔ باندھن۔ مرغیوں کو بھی جناب بنی صاحب بہادر کے رحم پر بھروسہ ہے کہ وہ بخیر ذریعہ ترقی دودھ اور مکھن وغیرہ کے ایسا کوئی انتظام نہ سوچیں کہ جس سے ایک فرقہ جانوران کی جان نیچے اور ہم دوسرے فرقہ جانوران پر اعلیٰ نہ آئے جس طرح اور اخبار والوں نے صرف دو باتیں بتلائی ہیں یعنی یہ کہ۔

۱۔ چراگاہیں قائم کی جائیں۔  
۲۔ دوسرے مولیشیوں کا انقطاع نسل موقوف کیا جائے۔  
ہم دو باتیں بتلائے ہیں۔ تے ہیں۔ ایک تو ہماری صنف بھینسوں کی ترقی دینا۔

دیکھ کے ہم مرغیوں پر قربانی کا فتویٰ دے دیا جیسا ایک بکر ایک آدمی کی سواری سمجھی جاتی ہے نوڈنل مرغیاں تھیں۔ بے ایک بکرے کے شمار جو تھی اور ایک گائے سات آدمیوں کی قربانی باندھنے ہیں اس حساب سے سات بکرے سات آدمیوں کو چاہیے اور سرکاری فوج اور دیگر خاکی ضرورتوں کے لیے ہی ضرورت ہوگی پس ہم مرغیوں اور بکریوں کی تو نسل ہی نہ بڑھ چو جائے گی۔ پس اسے خالق میرے تو ہم کو قبل اس انتظام کے بڑی کڑی گائے ہی بنائے تاکہ ہماری ہی حفاظت ہو جائے اب رہا دودھ گھی کا مسئلہ تو ہم بھینسوں زیادہ اور کون ذریعہ افراط دودھ گھی کا ہو سکتا ہے اگر واقعی اسی کی ضرورت ہے تو سرکار چراگاہیں ہر گاؤں میں مقرر کرے اور ہماری پروکشنس اور افزونی نسل کیجائے جا بجا قائم بنائے جائیں جہاں عمدہ عمدہ بھینسین مویا کیجا دیں یہ معمولی گائیں جو اسیروں اور گھوسیوں کے ہاں ہوتی ہیں یہ ظاہر ہے کہ

چشم مار و شش دل ماشاد  
جو چاہو کو شش کرو

سر اسلامت کو فخر آرمائی  
گاٹے کیے چمڑے کا خیال جانے دو۔

قصائیوں کی وکان ہم ہی سے آباد بھی جب گایوں کی فروخت اور حفاظت نسل کا مسئلہ پیش ہوگا تو سبوا اسکے کہ ان کا زلیہ میرے کرے اور کیا مکان ہے۔ اس لیے ہم نے خدا سے برتر تھے۔ اسے اور جیتے متقی ہیں تو ہماری صورتوں میں صبح کر کے گاٹے سے تیل بنا کر تھک بہت کاوڑی منت دیکر رہے صرف رنگ۔ پتھر۔ سینگ۔ بیلنا پڑینگے اور ہم بکریاں مرغیاں بھی اسی عنایت سے مقنی ہیں کہ ہم سب تیار ہیں ہلیت کر کے گاٹے سے ہی بنا دے۔ یہ جائیں ورنہ تو خوب واقف ہے کہ یہ مسیبت و نشت کی ملاشی تو میں گایوں کی حفاظت کے اور ہم مرغیوں اور بکریوں پر ٹوٹ پڑے گی اور اگر کسی موادی سے ضرورت وقت

ٹولس

نیلام اراضی متعلق امین آباد پارک

مجوزہ امین آباد پارک کے پشت پر جانب مشرق لاٹوش روڈ پر بانہ قطعات اراضی جنکی پائش فی قطعہ ایک سو فٹ طول اور ۳۲ فٹ عرض میں ہی بتایا ۲۲ اگست ۱۹۰۹ء یوم یکشنبہ بوقت بجے صبح موقع پر بشرط منظوری بورڈ نیلام ہونگے۔

کل شرائط بوقت نیلام خریداران کو بتلادیے جاوینگے۔

دستخط  
ڈبلو۔ ای۔ باننگ صاحب سکریٹری نیپیل بورڈ لکھنؤ  
تحریر ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء

**مجلس شورای اسلامی**



ہیں یہ امر بلا مغالہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریزوں کی بنائی ٹھریو کا پائدار اور عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ عام یورپ میں ہر قدر شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ دس ہزار یا ۳۰ لاکھ سلاخ فروخت ہوتی ہیں ایکٹھ میں اپنی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ ہر ملک ہندوستان میں ایسے واپس کاروانی دنیا ہر اسٹیشن ان ٹھریوں کی رعایت میں قیمت ۱۰۰ روپے ہر سال شہر ہر گھنٹہ ۱۰۰ ٹھری فروخت ہوا کرتے ہیں چنانچہ ہر ایک ملک ہندوستان میں دو ہزار یا ۳۰ لاکھ ٹھری ہر سال فروخت ہوا کرتے ہیں۔ یہ قدریں تو بڑی کم ہیں۔

المشیر - ایسٹ انڈیا کمپنی اپنی کلکتہ راجہ پالہ انڈیا اور دیگر

اوردہ بیچ - یہ کمپنی اپنے ہی شہر میں مہبتات و مکرہات

آراستہ ہے۔ تہہ روانہ وقت کی تمام تر

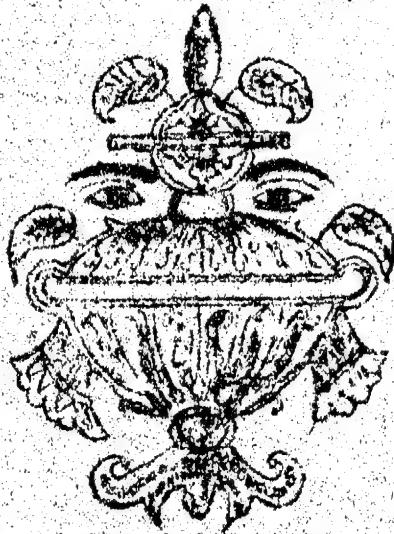


مستند محمد اسحاق حسین اڈو پج

ظرافت لطیف میں شراپور - فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا شے رنگ و صنگ کا بانکا ناول - جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قعدہ میں شعرا کی قعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں - اس شوخی و تحریر  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا - ایشیا اور یورپ  
کے مشہور طرائف نگار مثل خاندانی - مرزا اسد اللہ  
الوہی - حبیبزادگان اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈگلس جیوڈ تھیکرس وغیرہ کی شکستہ تحریر کا  
ڈھنگ دکھا گیا ہے - بالکل زعفران زارہ  
یا قلمیہ دیوار - قیمت فی جلد



دفتر اودو پج لکھنؤ مسکاتے



(۸) ایک شیشی عطر -  
(۹) اُلی کا بنا ہوا ایک دیوال -  
(۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قینچی -  
(۱۲) ایک جاکٹ -  
(۱۳) ایک تنگلی -  
(۱۴) ایک شیشہ -  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف -  
ہر ایک گھڑی کا پینٹنگ اور پوسٹج ورائز جدا  
بجھتا ہے - شیشے کے پیو جڈا رڈر بھیجئے -

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۲۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناگمانی نفع

ایک موقع جسے ہاتھ سے جانے

ندیا جاتے



ایک سٹرلنگ چاندی کا گارڈ  
چھین مفت کر شرف اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل -

نقش و نگار سے مزین - نہایت ہی دلکش کیس  
کیس - اوین کیس - دلربا اور صلیب وقت  
بتائیوای گھڑیاں - نذر میں پیش کریں گے قابل  
کار بھی پانچ سال تک کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ - سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ - چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوزو پیہ - جو دھڑکاتے ہوئے کیس والی کی رعایتی  
قیمت بیس روپیہ - لوکیہ طلال کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ -  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں - ہر ایک  
گھڑی کے لیے پینٹنگ اور پوسٹج - دس آنہ  
جدا لگے گا -

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر  
ہری پال کی گلی - ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی  
ناگمانی نفع!

موقع نہ چھوڑیے - پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریگورگور گھڑی - نہایت سستی - بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں - ایک بار چالی ہر دینے

سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہیں کیسوں میں کیس  
ہی ہاکی سویاں اور نہایت نہایت

واضح ہیں - کل پڑو کی مضبوط  
ششون کی نہایت ہی سبب طرح استعمال

کے لئے خراب نہیں ہوتی - کار بھی تین سال -  
قیمت ساڑھے چار روپیہ لائبر

درمیان سکند والی کیو لوگراف گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں - ہواٹ مثل کیس

چاپی - شاپ ایکشن کل جہاں ہے -  
گھڑی کے درمیان جسے میں تین سویاں

ہیں - گھنٹہ منٹ اور سکند والی  
طلبا سوار افسروں کو بڑی م

کی ہے - کار بھی چار سال اصل  
قیمت ساڑھے میں - دیو راجی باغ و پیر وادہ پھر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خریدنے کے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت

حاصل کریں گے -

- (۱) ایک کمانی -
- (۲) ایک شیشہ -
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس -
- (۴) کنڈین سویکا ایک سٹ بٹن -
- (۵) ایشیا پیر کے اعلیٰ جڑی انگوٹھی -
- (۶) ایشیا محمد ارصین -
- (۷) ایشیا ایک لائٹ -



اجرت اشتہار				
خط درمیں	خط	خط	خط	خط
مہینہ	۵	۱۰	۱۵	۲۰
سہ ماہی	۱۵	۳۰	۴۵	۶۰
شش ماہی	۳۰	۶۰	۹۰	۱۲۰
سالانہ	۶۰	۱۲۰	۱۸۰	۲۴۰

اجرت اشتہار				
خط درمیں	خط	خط	خط	خط
مہینہ	۵	۱۰	۱۵	۲۰
سہ ماہی	۱۵	۳۰	۴۵	۶۰
شش ماہی	۳۰	۶۰	۹۰	۱۲۰
سالانہ	۶۰	۱۲۰	۱۸۰	۲۴۰





# نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون تر ہو رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۵ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جسمیں ۵-۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ



یہ ابرین کس کی ہے تبسم کی کھٹک

ایفٹ

بادل کا یہ جھومنا کہ مستون کی شک

یہ کوندتی بجلی ہو کہ ساقی کی لپک

ہے میغ گرج رہا کہ قفل کی صدا

یہ برق درخشان ہو کہ ساغر کی جھلک

ایفٹ

بجلی یہ چمکتی ہے کہ ہے گل کی لہک

گلگونہ عارض ہو کہ بجلی کی دہک

آبی سے ڈو پٹے کا ہو گونگٹ یہ ابر

ہو برق کسی آگ بھبھو کا کی جھلک

ساق



چاند سے کھڑے ۱۲



ایفٹ

لگتا یہ شتا بہ ہو کہ بجلی کی چمک

آنکھیں بھی تو ہر مرتبہ جاتی ہیں جھپک

دغتی ہے سلامی میگھ راجہ کی کیا

شیلک ہو تو پونکی کہ بادل کی کروک

(بجلی کے دل آویز انداز)

یہ دست نگارین ہے کہ بجلی کی جھٹک

یا ہے کسی شوخ کے دوپٹے کی لٹک

پردے میں ہو رعد کے یہ تہ تہ کسکی

”موسمی بہار“



(میگھ راجہ)

سبزے پہ ہے فرش آب روان کا آہا

اور رعد یہ بنیڈ ہے بجاتا گو یا

کیا کالی گٹا یہ جھومتی آتی ہے

ہا عتی پہ سوار میگھ راجہ ہیں یا

## خطریکے نشان

نیچے گئے بہت نشانات خطر سے بچنے کے لیے عطا کئے ہیں

کھانسی خطر کا نشان ہے

پھیپھڑے ضعیف ہیں نشان ہو کہ وقت پورا فو کو فوی کرو

اسکاٹ کا امیشن

اس خطریکا علاج ہے

پھیپھڑوں کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرنا ہے

ہاتھ سے نہیں چھو ابھی

سب دو فروش بیچتے ہیں

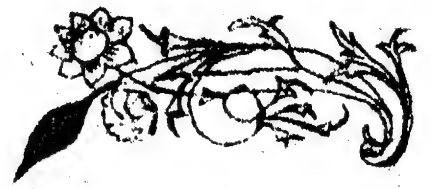
اسکاٹ و بون (متحد)

دو اسازان لندن

انگلینڈ



## دو بیتی مین دو دو باتین



مینا کاری کی جدت

گیندا ہونین آپ ہین اگر سبز تر  
مینا جو یہ سبزی ہے تو زردی کا یہ تر  
ہو زریو حسن پر نہ مینا کاری  
مین خشاک لبون لون اگر اوس تر

## صحت کی ملت

بجلی مین اگر کان راحت تم ہو  
سونامین کسوٹی کی جو صورت تم ہو  
ٹھنسنے سے کھلیگی سونے کی ساری کٹہ  
ہین اور ہوشب و روز کی صحت تم ہو

## کیفیت شدت

مینا مین تم اگر ایش مل ہو  
مین خار ہزار تم جو داغ گل ہو  
کا ہش ہونہ دن رات کی صحبت ہو

## مین تاج شمع تم داغ تم گل ہو

## رقیب کی ورگت

ہم بزم مین بھی مین عیش رانی کیلئے  
اور غیر کھڑا ہے پاسانی کیلئے  
خلوت مین اگر ہین کامرانی کیلئے  
بٹھا ہے رقیب قلتبانی کیلئے

## ایضاً

ہے غول بیابان یہ یا ہی شیدی  
خناس بے حیا ہے یا آفریدی  
دیکھے تو رقیب کی کوئی شکل محسوس  
اتو کی دم فاخہ ہے کوئی گیدی

## زن مرید کی شامت

لے لے تھی زانے سے تو ہم نے ساہی  
مشہور تھے شاہ اور تھی اپنی شاہی  
پیران جہان کے تو ہم تھے مرشد  
جو رونے بنا لیا مرید اپنا ہی



## من قاش فروش دل صد پادہ خوشیم

دنیا دم اوٹھا ہے بھاگی جی جانی ہی۔ بھلی السیر ملکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب مین آہو جہ  
اودہ پیغ کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے (یعنی شمشا ہی اول و شمشا ہی دوم) (جوزی سے جون اور  
جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت مین شائع ہونا شروع ہوے ہین۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت  
۱۴ روپے مقرر تھی اب یہ شمشا ہی جلدوں کی قیمت معہ محصول ۱۴ روپے مقرر ہے۔ آہین بجنہ سب  
وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پیغ مین شائع ہو چکے ہین۔

تھ

میجر اودہ پیغ اخبار لکھنؤ

ایضاً

جورو جو کئے کریں ہم اسکا کہنا

جائے وکین تو لین غلین گنا

پانوں تو پڑنی وہ جو بری ہوتی

جورو تو بیچئے زمین ہی پنا

ایضاً

ہم جان کے یہ کریں کہ کام اپنا ہی

وہ سمجھیں یہ زرخید غلام اپنا ہی

سمجھ بھی تو کیا پڑیں سمجھ پچھ

جورو کو دور سے سلام اپنا ہے

ایضاً

قوت سے بنی رہی تو بس سو رہے

بن آنی شراب سے تو مخمور رہے

ایسی جو بنی کسی سے کیا خاک بنی

جورو سے جو بنگلی تو مزدور رہے

مرقا



## شبِ برات

اور

## سکونو



دمیہ صبح سعادت کہ یار باز آمد

ہزار شکر کہ آن غمگسار باز آمد

— — — — —

ذریچہ گگڑ ناناٹ

اوی انٹرمیننگی تہوار تقاریب اپنے اپنے مواقع پر با نواع مختلف خاصۃً لطف دکھانے پابندان و دلدادگان تقریب کی دلچسپی کا باعث ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں اس تقریب کا نمبر سب سے افضل و بالا درجہ رکھنا چاہیے کہ جو بلحاظ تاریخی و طراوت کسی بے انحصار یا موسم سے تعلق رکھتی ہو۔

ہنود کا ایک با وقعت تہوار الموسوم بہ "سکونو" ایسا ہے کہ جو وسط پریشکال یعنی ماہ ساولن کر اکتتام پر ہیشہ جبکہ موسمی غذا و لطف بنی قدرتی طور پر اس کے زینت حسن و لطف بہار کو دو بالا کرتی ہے منایا جاتا۔ بدین سبب اگر دیگر تقاریب ہنود پر تہوار مذکور کو فوقیت و ترجیح دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

در اصل سکونو وجہ تسمیہ و مقصود اصلی بروکتب مذہب کو اور ہی تھا۔ لیکن فی الحال تہوار ہذا رسماً و نمائشاً براہِ بخت ویز طعام لذیذ و اخذ یہ لطیف محض لذاتِ زبانی کے لیے ایک روز خاص طور سے قرار دے لیا گیا ہے۔ بجز اسکے بظاہر کوئی اور سبب جس سے کسی دینی و دنیوی فائدہ قریب ہونے کی امید ہو معلوم نہیں ہوتا۔ البتہ اس روز اہل ہنود عموماً مسیحہ سعت و مقدمت کثیر و قلیل نقد و جنس غریب و محتاج

برہمنوں کے راگھیان یا ندھنے کے عیوض بصورت خیرات نذر کرتے ہیں۔ اتنے ہی سے چاہے جو کچھ فلاح دارین و سعادت کو نین خیال کریں جائے ورنہ اللہ اللہ خیر صلا۔ سب ڈھکوسلا ہے۔

زمانہ پاکستان سے یہ تقریب مثل دیگر تقاریب بلا تعلق و تعویق بائین قدیم سال بسال عین المعهود پر نام نہ ہو کے حلال ماندہ وغیرہ اقسام طعام خلاوت بخش کام و انیان رہتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ سمرتبہ ہی تہوار سکونو شد و مد کے ساتھ ہنکا و مخلوق بعد شوق و ابتہاج اس سے خوش آمدید کہنے کو تیار ہے۔ عبودیت کیش بھی تقلید اور ناجائز خیال مراحم دیرین فہم انکسار و غایت اشتیاق سے سحر ہوا ہے۔

نگویم بہر تشرین قدمت خانہ دارم

غریب خاکسارم گوشہ ویرانہ دارم

پڑھتا ہوا استقبال تقریب کے لیے ہمہ تن تیار و میان بستہ ہے۔

## بھارت ممیہ کمپنی سرمد و نسل

صدر دفتر بھارت بلڈنگس لاہور  
شاخہ - لاہور - راولپنڈی - دہلی - سکس  
ناگپور - اجیر - لکنؤ - احمد آباد - مدراس -

ممبئی - کلکتہ

کمپنی ہذا کی حسب ذیل اقسام کی بالیسی جاری ہوتی ہے  
پیشن بالیسی - ضمانت بالیسی - شادی و تعلیمی فنڈ -  
اکمرا چند و دو گنا منافع - روپیہ بالیسی - بلا امتحان  
مواکراتی وغیرہ وغیرہ -

(۱) بالیسی ضبط نہیں ہوتی (۲) زر قرض تقریباً  
(۳) کمپنی کے منافع میں بالیسی ہونڈ شریک ہوتے ہیں  
(۴) ادائیگی روپیہ وقت پر فوراً عمل میں آتی ہے  
جست ایجنٹوں کی ضرورت ہے - مفصل قواعد کو  
پتہ ذیل پر درخواست کرو  
لالہ گنور چند سکریٹری لالہ لاجپت راسہنی  
لکنؤ برانچ [منجر ہید آفس لاہور]

# میر کے کاسرہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمشنر گرامر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترم اگلیز میں میڈیکل کالج کے پروفیسر جناب ڈاکٹر ایوان ریاست اور ولایت کی پوزیشن کے مندرجہ ذیل پروفیسر ڈاکٹر جناب بہادر گورنمنٹ پنجاب کے محترم فرماؤ کہ یہ سرمد امرامی ڈیل کے پروفیسر ہی منصف بصارت تاریکی چشم و خند جالار و ال غبار و لاسبل سرخی و تپا بند پانی جابا خلدش محترم ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور او دیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے مینا بہت بڑھ چکی ہے اور دیکھنے کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا بوز محکم کو یہ سرمد بکسان سفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہے کعام وغاص ہیں سرمد سے فائدہ اور خاص کیا قیمت فیتورہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۷۰۰ میر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فیتورہ میں روپیہ ۱۰۰ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ ۱۰۰ میری سرمد فیتورہ ۴۰ خرچ ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیوقت اجابا حوالہ فرورڈین نقل و جعل میرے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الہو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کچھلکی آنکھیں بہت کمزور اور بیاہر تھیں استعمال کر کے دیکھی مفید پایا۔ میری داسے میں خاص کر ان مریضوں کیواسلئے جلی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر جو یہ سرمد نہایت ہی مفید پایا۔

ساقم برج لال کھوس را۔ بے بہادر ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال نریری سون گورنمنٹ ہند +

استعمال کر کے اکثریت ہوا جیسی تعریف ہی تھی سبھی استعمال میں مفید اور تیرہ مدت یا یا میری سلسلے میں ایک بار شغل ہو گیا کو میں بذریعہ دکھا نہ جات اور سرمد کا دیکھنے کی معرفت فروخت ہونا چاہی تاکہ ہمارے غریب بچے کو مستفید ہو کے آجود عالمی خیر سے یا کر رہا ہوں میری کاپی میر کا سفید سرمد اعلیٰ قسم ڈی۔ پی۔ پوسٹ بھجی۔ ساقم۔ ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل انجنا۔ رج شفا خانہ تونسہ۔ ذریعہ قاری خان +

انے بڑھ کر اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہے

۱۱۔ میرے اور میرے بہت سے متعلقین نے میر کا سرمد کو مرور کیا سنگھ الہو والیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آٹھ کی بیاریوں کے لیے کھیر کا حکم لکھتا ہے آٹھ کو ترو تارہ رکھتا ہے اور مینا کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمد مینا کی قایم کھو کے لکھ نہایت ہی مفید اور زرد اثر ہے ایک کبھی کوئی دوا اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی ساقم۔ آنرل جناب محمد حیات خان۔ خان بدوی ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمت جالندھر

پانچزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میر کے سرمد کی سندت میں جو قریب تیس ہزار کی ہن ایک کو بھی فرمیں ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی طلب کے لئے مارچ ۱۹۰۵ء سے جمع کیا گیا ہے

(۴) جناب سرمد صاحب تسلیم فرمایا کہ سرمد استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری بچوں کی بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لکھنا ریچر کا مکر شے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین ہر لکھ نام دن انجینی طرح کام کر سکتا ہوں +

راٹم۔ نیلان خورشید محمد خان خلف نواب بن محمد خا بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

(۵) کرم بندہ تسلیم۔ میں آج قابل قدر میر کے سرمد کو مصلحتی حال میں استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ اشتہار میں لکھا چلا اس کی کاپی درجہ بہتر ہوئی ہے میر کا بالکل ٹھیکہ دیا اور اب میرے چشم کے جڑی لکھ ہو سکتا ہے ساقم۔ ماندا کشن گورنمنٹ پنشنر دھلی محلہ جوڑ پچوان۔

(۶) سنے میر کا سرمد اور ایسا سنگھ نے تیار کیا

میر کو نسل گورنمنٹ ہند

۱۲۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمد کو ایک شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ پایا یہ شخص چند ڈاکٹر کا علاج کر کے اب اس غبار کی مہربانی دیکھتہ سفید سرمد اعلیٰ قسم بندہ حقیقت میں بالکل ٹھیکہ ساقم۔ مہاراجہ جیت پر تاب بہادر صاحب

بہادر داسے ریاست ٹکری ضلع ٹوکھور۔

۱۳۔ جناب پروفیسر سرمد میا سنگھ صاحب۔

تسلیم

جسے آپ کے میر کے سفید سرمد کو تقریباً چھ مریضوں پر لیا۔ چونکہ موتیا بندہ خند جالار و ال غبار و لاسبل سرخی و تپا بند پانی جابا خلدش محترم ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور او دیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے مینا بہت بڑھ چکی ہے اور دیکھنے کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا بوز محکم کو یہ سرمد بکسان سفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہے کعام وغاص ہیں سرمد سے فائدہ اور خاص کیا قیمت فیتورہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۷۰۰ میر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فیتورہ میں روپیہ ۱۰۰ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ ۱۰۰ میری سرمد فیتورہ ۴۰ خرچ ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیوقت اجابا حوالہ فرورڈین نقل و جعل میرے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔



زیادہ دیکھنا قابل مسرت۔ رونق بخش و لطیف۔  
 امر یہ ہے کہ اس سال شب برات و سلوٹو ہر دو تہوار  
 برافقت ہند کر ایک ہی ہنگامہ سعید و اوان حمیدین  
 مشیمہ نھا و جنین عجب ہے تو ام عمر و ولادت و جلوت  
 شہودین آئے جو ہنود و اہل کے لیے  
 قند مکر کے فرے سے کسیر عجم ہین  
 ایک طرف شب برات کی دہوم دہام دوسری جانب  
 سلوٹو کا ہنگامہ نشاط گرم ہے۔ بادہ طرب و  
 حقیق کامرانی سے ہر دو گروہ مخمور و مسرور ہے  
 ہین۔ مبارک سلامت کی صدا بلند ہے۔ ہنس  
 ناکس شاد و خرسند ہے۔ صدر ایوان طرافت  
 موہ تا یقین ہندو کی خدمت فیض مہبت میں ہی  
 فرض اولیٰ تصور کر کے گلہ بہتہ مبارک باد سلوٹو  
 شب برات یصدیخ و مہبات پیش کیا جاتا ہے۔  
 ترصد کہ شرف قبولیت متنازع فرمایا جائے۔  
 دونوں تہواروں کا ساتھ نہجانب جامع امتزین  
 ایک مصلحت اکین رمز ہے کہ جو اس بات کے  
 تسلیم کرنے میں ذرا بھی شک و ریب کو جگہ نہیں  
 دیتا کہ انھوں نے آئندہ ہنود و اہل اسلام کے  
 مابین کوئی کشیدگی پیدا ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ کیونکہ  
 جب عالم غیب سے باہمی مصالحت کے سامان  
 قرآن السعدین تقاریب سلوٹو و شب برات  
 مہینا ہو رہا ہو رہے ہیں  
 تو پھر ظاہری مخالفت قائم  
 ہونے یا از سر نو پیدا ہونے کی کوئی وجہ  
 معلوم نہیں ہوتی۔

مگر سخت تاسف ہے کہ احوال چند ماہ سے ریفارم  
 سکیم کا تنازعہ ہندو مسلمانوں کے درمیان ریشہ  
 موافقت و موافقت کو منقطع کر کے خواہ مخواہ ذہین  
 کو ایک دوسرے کی مخالفت پر آمادہ کر رہا ہے  
 اور ہنوز ملک و قوم کی تیر بجتی ہے یہ باہمی تلغ  
 کم ہوئی ہوئی نظر نہیں آتی۔  
 گورنمنٹ ہند و سرکاری آف سیٹ انڈیا کمال  
 متعجب و تیر ہین کہ بصورت موجودہ کس کے حقوق  
 مرجع رکھے جائیں۔ اور کس کے مطالب نظر انداز  
 کئے جائیں۔ آجکل جاہلین سے رزونیو شنڈین  
 کی وہ بھرم ہو رہی ہے کہ حضور لارڈ مٹو و لیرا  
 ہند و جناب مسٹر مارکی بہادر سرکاری  
 سیٹ کے افسولن میں بیٹے پڑے ہیں۔  
 دیکھا جائے کہ میدان فتح کی رزونیو شنڈین دور  
 میں کون گروہ منصور و ظفر یاب ہوتا اور کون

ہزیمت کھا کے نامراد رہتا ہے۔ بظاہر اسباب  
 اس کشمکش کو مشاہدہ کرتے ہوئے خیال ہوتا  
 ہے کہ کیا عجب مسئلہ سکیم قطعاً کا عدم و مسترد کر دیا  
 جائے اور دونوں پارٹیاں اپنے کردار کی بدولت  
 ممبری و حقوق انتخاب سے بالکل محروم کر دی  
 جائیں۔  
 جب اہل ہند کے طبائع میں حسد و رشک  
 اس قدر استیلا و پائے ہوئے ہے کہ ایک  
 دوسرے کے اوج و اعتلا کو دیکھنا گوارا  
 نہیں کرتا۔ تو کیا ایسی حالت میں وہ سلط  
 گورنمنٹ عطا کئے جانے کے لائق تصور  
 کئے جاسکتے ہیں یا بنظر انصاف وہ خود اپنے  
 کو حکومت خود اختیاری کا مستحق خیال کر سکتے  
 ہیں یا میری رائے میں اسکا جواب بجز نفی کر  
 اثبات میں کسیریت نہیں دیا جاسکتا۔ یہی  
 قوم و ملک میدان ترقی میں قدم رکھ کے اپنے  
 مطالب و حقوق باہمی سعی و جہد سے حاصل کر سکتا  
 ہے کہ جو محل اتفاق و اتحاد است ہمہ جہت میں  
 و مجملہ ہو۔ بلا اسکے کچھ حاصل محمول نہیں۔  
 تا متفق قوم کو اگر حکمران قوم کوئی حق آزادی  
 عطا ہی کرے تو مخالفت و ممانعت کے  
 باعث وہ اسے باہتہ ستھکو کے اسنے کو  
 اس کے ناقابل ثابت کر دیتی ہے۔ چنانچہ  
 ایسا ہی ریفارم سکیم کا بھی حشر ہو تا معلوم ہوتا ہے  
 یہاں پر یہ شعر منند مسلمانوں کے حسب حال  
 ہے کہ

بسا دولت کہ آید برگزر گاہ

چو مردا گہ نباشد گم کند راہ

ابھی سویرا ہے کہ ہر دو فریق عناد و اختلاف  
 کو بالائے طاق نشیان رکھ کے اپنی کوتاہ  
 اندیشی سے اصلاحی سکیم کو معدوم اور اپنے  
 حقوق حال کو جو بہت مشکوک سے خدا خدا  
 کر کے بطور تجربہ عطا ہوئے ہیں برباد و  
 پامال نہ ہونے دیں۔ کہ آئندہ کے لیے  
 جمیع مطالبات موعودہ کے محنت ہونے کا  
 ہی بسبب اتفاق باہمی موقع باقی رہے  
 ورنہ تمام کوششوں کا خون ناحق ہو سکے  
 ایک لامحذور زمانہ تک انھیں مطالب کے  
 حصول میں سرگردان رہنا پڑے گا۔ پھر یہ بھی  
 امید مہوم ہے کہ ہم لوگوں کی ناسپاسی ناقابل

کیونکہ سے کر سرکار گردن ہمارا اس مغز و مہر  
 عطیہ کے واپس دینے میں کہ جو خیالین کی کشش  
 باہمی کے سبب ایک دفعہ ہاتھ سے جا چکا ہو  
 پھر بکشاہ پیشانی و خندہ دلی سیر چشمی دیکھائے۔  
 بدنام کنندہ کھولے جڑ۔ بنگالیوں نے "اندکی"  
 کی بدولت قریباً تمام ہندوستانیوں کو سرکار کی  
 نظر میں مشتبہ و بد اعتماد بنا دیا ہے بمصدق

چو از قوے یکے بیدار نشی کرد

نہ کہ را منزلت ماند نہ مر را

کیا اچھا ہو کہ ہنود و اہل اسلام دونوں سلوٹو و  
 شب برات کے قدرتی چولی دامن کے ساتھ کو  
 ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسی موقع سعید  
 باہم متفق ہو جائیں۔ اور بعد شکر یہ گورنمنٹ ہند  
 اصلاحی سکیم کی دفعات کو بعد منت و خوشی ہزار و حق  
 منظور کر کے اپنے آپ کو سرکار باوقار کی محک  
 نگاہ میں محترم و غیر سگال ثابت کریں اور آئندہ  
 دیگر حقوق کے طالب و نیز عطا ہونے کے  
 منتظر و مسرور ہوں۔ بایں بیچ ترقی و فلاح  
 ملک و قوم۔ خوشنودی گورنمنٹ کے علاوہ  
 شب برات و سلوٹو کے اتصال و قرآن کی اس  
 باہمی میل ملاپ کے سوا اور کوئی عمدہ و  
 بہتر یا دیگر بھی نہیں ہو سکتی۔

شیر سنگھ گوری

پچھونڈی لگی

غزل

شدت ابر سے دل اپنا ہوا ہی بیتاب  
 خواب کو دیکھئے اس ڈر سے ہوا ہی عرقاب  
 اتنی قدرت ہی نہیں کھر سے جو اپنے ملکین  
 رخ خوشید پر دس روز سے آیا ہر نقاب

## ستارخان



ایران کے دستور کے انقلاب میں جن لوگوں نے اپنی جان بازی اور سب قومی سے شہریت دوا حاصل کی ہے ان میں ستارخان کا نام بھی بڑی عزت میں لکھنے کے قابل ہے۔ آذربائیجان کو یہی شخص نے بنایا نشان شاہی افواج کو متحد و معرکوں میں بچا دکھایا دربار کی مخالفت کی خبریں سن کر اپنی فوج اور سواروں کو ہمدردی کے ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۸۲ء کو جری کو مجلس تھکس کی حفاظت کے لیے بڑبڑانے کے باہر قیام کیا اس لیے کہ شہر تبریز میں فتنہ شاہی افواج نے مذہبی گروہ کے خلاف بنک پر آمادگی ظاہر کی تھی اور دوسری طرف رحیم خان غدار مدہ اپنی فوج کے شہر پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس وقت اہل شہر نے اس کے مقابلہ کی قوت اپنے میں نہ دیکھ کے عام سفید نشان جو امن چاہنے کی علامت ہے بلند کیا اور رحیم خان بیدھوک شہر میں داخل ہوا۔ ستارخان کو اس کی خبر ہوئی تو رگ حیت میں حرکت پیدا ہو گئی اور امان چاہنے والوں کو زبردست ملاقات کی عام سفید نشان کو اوتار کے سرخ نشان بلند کر دیا اور خود شاہی فوج کے مقابلہ پر جگیا اور بے دریغ مقابلہ کرنے شروع کر دیے گیارہ مہینہ تک برابر لڑتا رہا اس عرصہ میں چھوٹی بڑی ۸۳ لڑائیاں ہوئیں اور تمام علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور ہر موقع پر ایسی شجاعت ظاہر کی تمام لوگ تعجب کرتے تھے سب کی نظر میں ہی کی طرف اٹھنے

اس وقت فوج سب کچھ گھر کے کمرے کا سلطان راستہ دیکھ کر جو سے ہی میلاد اور دستے عیب لطف کیا ہے پیدا کھینکے بد سے غریبوں کے کیڑے گھر پر اب رات بن لطف دکھاتا ہی تھا طر سب کو کہتے گھنٹے ہوئے کے روز بوجورین سب کون بازار سے سودہ کو نہ دیکھ جا کر بیچ بتا تو ہی ذرا آج تو چشم پر آب گد سے باہر کو قدم کھنا بہت ہی مشکل آشیائے سے نہ سراپا نکالے سرخاب پاؤں بھی گھر سے نکالا تو گریہیں مسمیٰ سب مل ایسے گریہ کام نہ کچھ آشیاب چوتھو کمالی ہنسی اور سپہ ہونی چرائی لہ۔ سید یہ ہو بھلا گے ہو گھر آئے شتاب اوسد و منصف کہ باہر ہوا کچھ کھرین واہ واہ بولنی خفت تو ہی کیا۔ کا جواب یوٹ بھی کھائی میر ہوئی آخر خفت کھر سے کھلے ہتے گنہ سمجھو کہ یا کا صواب ہر طرف شور ہے وہ گرتی ہی دیوار چو لاؤ فرود اور اٹھا ابھی فوراً اسباب ایک دن ہوا تو مصیبت یہ اٹھالین بند شہر دل ہو گئے مہمان بنے ابرو سحاب خرم کرم خلق خلاق دعا ہے ا بتو نیری رحمت سحر کنی الحال جہان سب اب ریح نور شہر کی خلعت کو مٹا ہے بہت نفس کر رہا ہوئی جاتی ہی ساری غرق آب مسافر

لیکن۔ اور یہ مقابلے اس وقت میں ہو۔ جبکہ تمام ایران میں ہر طرف خاموشی تھی اور تمام مجاہدان دستور بستر غفلت پر پڑے آرام کر سکتے اور بدون مقابلہ کے فوج شاہی کی متابعت اختیار کرتے جاتے تھے۔ مگر اسمین ملتی گروہ کو یہ فرصت مل گئی کہ وہ تمام قوت تبریز میں جمع کر لیں۔ اگر ستارخان کی تدابیر خرم و قوت قلب اور استقلال شامل نہ ہوتا تو غیرت مند ان تبریز ایسا حیرت انگیز استقلال ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ اور تبریزی ایسا ایسا استقلال نہ ظاہر کرتے جس سے تمام شاہی قوت مضمحل ہو گئی اور دیگر لڑا ایران میں یہ حرکت اور جوش پیدا نہ ہوتا اور جب ملک یہ ہمت مردانہ ظاہر نہ کرتا اور ایسے حیرت انگیز کام کرنا تو نہ صرف یہ کہ پارلیمنٹ اس قدر جلد حاصل ہوئی بلکہ ایران کی خود مختاری قائم نہیں ہو سکتی تھی۔ پس اس شخص کو اس تمام کامیابی اور ایران کو از سر نو خود مختاری حاصل ہونے کا اصلی سبب اور آزاد کنندہ بلکہ زندہ کرنے والا ایران کا سمجھنا چاہیے۔

(ماخوذ از جلال ملین)



ہم انیکلو اسلاکٹ ریڈناٹ

نہین مانگنا



ڈیر پیچ

آپ جانتے ہیں یہ رجب کا مہینہ ہے خلعت جوق جوق مقامات مختلف سے بغیر زیارت و شرکت عرس حضرت سلطان المذخوابہ محمد معین الدین چشتی قدس سرہ سروں پر پاؤں عقیدت کے رکھے امیر شریف جلی جا رہی ہے۔ نہین میں



وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے





کھجی کھجی بھری ہیں۔ مسافروں کی وہ کثرت اور  
 دھکم دھکا کہ گٹ لینا۔ پلیٹ فارم تک پہنچنا اور  
 گاڑی پر چڑھ لجانا سخت مشکل۔ بڑا بڑا اگر  
 جگہ مل بھی گئی تو بیٹھنا کجا کھڑے ہونا بھی معتبر۔  
 ہر مسافر اپنا ڈیوڑھی اور گاڑی سے ہاں ہر  
 کاندے سے ٹوٹا ہوا۔ ٹکٹ کلکڑ۔ ہلکا ہلکا ٹکڑا پٹیشن  
 کا انسٹیشن ریلوے پولیس۔ قلی۔ سب  
 فرعون بے سامان۔ انجانا ہی بعد وقت تک  
 اور کشاکش ٹکٹ لے کے ایک گاڑی میں  
 معہ وزیر ورجن مسافروں کے بھر دیئے گئے  
 اس کیارٹنٹ میں ایک کالے صاحب بہادر  
 رونق افروز تھے۔ اونھوں نے یہ حالت  
 دیکھ کے سگار منہ سے نکال کے اور موٹا  
 توندہ سنبھال کے یوں درشتی شریع  
 فرمائی۔  
 ول۔ ٹلوگ کالادی اس کیارٹنٹ میں بیٹھنا  
 نہیں سکتا۔  
 ووٹرا۔ لیون۔  
 صاحب۔ تم انگریزی (انگریزی) پڑھنا سکتا۔  
 ٹیکسٹ۔ لیس۔ ہم انگریزی جانتا ہے۔  
 صاحب۔ تم دیکھو۔ اس گاڑی پر لکھا ہے  
 فار۔ یور وینس اونلی۔ ٹب ٹم کیسا مایہ بک ہیں بیٹھنا  
 سکتا۔  
 چوتھا۔ آپ کیوں بیٹھا ہے۔  
 صاحب۔ ول تم صاحب بہادر ہیں۔  
 یہی مسافر۔ آپ صاحب بہادر نہیں ہے  
 صاحب۔ (زور سے) ابٹ ہم صاحب بہادر  
 ہیں۔  
 پانچواں۔ آپ صاحب بہادر نہیں بلکہ گڈ ایئر  
 صاحب۔ بہت ہی غصہ ہو کر۔ اور ٹھوکر مار  
 کے ارادے سے کھڑے ہو گئے۔  
 چھٹا۔ صاحب آپ غصہ مت ہوں۔ اس  
 کیارٹنٹ میں یور وینس لکھا ہے۔ مگر آپ  
 یور وینس نہیں ہیں۔ آپ تو ٹیٹو۔ اور کالادی  
 ہیں۔  
 صاحب۔ بہت ہی غصہ ہو کر۔ اور ڈگ مارنگی  
 غرض سے آگے بڑھے۔  
 ہم۔ درمیان میں آ کے۔ صاحب آپ غصہ ہو

ہم کہتے ہیں کہ آپ ضرور صاحب بہادر ہیں۔ آپ  
 کوٹ بیٹھ بیٹھ۔ کار۔ نکٹائی۔ بوٹ بیٹھتے ہیں  
 آپ جنٹلمین ہیں۔ آپ صاحب بہادر ہیں۔ یہ لوگ  
 انکی عزت نہیں جانتے۔ مگر آپ سمجھیں ہم لوگ  
 اپنی خوشی سے نہیں بیٹھتے ہیں کیا آج نہیں دیکھا  
 کہ ہلو ٹکٹ کلکڑ نے یہاں بٹھایا ہے۔  
 صاحب۔ اوہم اوسکار پورٹ کریگا۔ عجیب  
 ہم۔ ضرور پورٹ کریجے۔ اوسکار فیلڈ ہوگا اور  
 نہیں ہمیں پورٹ کر دیا جائے۔  
 صاحب۔ دل تم اچھا آدمی ہے ہم تم سے  
 بات کرنا سکتا۔  
 غرض کہ اس حکمت عملی سے صاحب بہادر کا غصہ  
 فرو کیا گیا۔ اور ٹرین روانہ ہوئی۔ انجانے  
 ہاتھ میں ۲۲ رجوالی ۱۹۰۹ء کا پرچہ اودھ پنچ تھا  
 اوسکو ملاحظہ کرنے لگے۔  
 صاحب۔ ول یہ کجہ کا کارج ہے۔  
 ہم۔ جی ہاں۔ خبر کاغذ  
 صاحب۔ ہم بھی اسکو سننا مانگتا۔  
 ہم۔ بہت اچھا۔  
 ہنر وہ آریکل پڑھا جسکے عنوان میں پریس کا نفرس  
 لکھا ہے۔  
 صاحب۔ ٹھیک بات لکھا۔ تم نہیں جانتا۔  
 اب ہندوستانی لوگ چاہتا ہے کہ انگریزوں کو  
 ہندوستان سے نکال دے۔  
 ہم۔ جی۔ سب ہندوستانی ایسا ہرگز نہیں  
 چاہتے۔ البتہ تھوڑے آدمی اپنے حقوق  
 اور اختیارات کی توسیع کے واسطے زیادہ  
 شور و غل کرتے ہیں۔ مگر عام طور سے سرکار  
 سے سب ہندوستانی مخالفت نہیں۔ اور وہ  
 ادب اور متانت کے ساتھ کارروائی کرتے  
 ہیں۔  
 صاحب۔ اخبار کی طرف اشارہ کر کے۔ کیا  
 صورت ہے۔  
 ہم۔ کریٹل سرولیم کرزن وائلی صاحب کی  
 تصویر ہے۔  
 صاحب۔ او بڑا کھراب بات۔ ایک کالادی  
 صاحب کو مار ڈالا۔  
 ہم۔ جی ہاں سخت نالائق اور قابل نفرت حرکت  
 کی۔ ہم لوگ ایسی حرکتوں سے سخت ناراض  
 ہوتے ہیں۔  
 صاحب۔ ول یہ لوگ کمین ہم کا گوہنیکٹا

کبھی ریو اور راتا ہے۔  
 ہم۔ جی ہاں وہ سخت نالائق اور بیوقوف۔  
 صاحب۔ دیکھو۔ ہم انگریز لوگ ایک دم سے  
 ان لوگ کو مار ڈالنا سکتا ہے۔  
 ہم۔ بیشک ایسے لوگ سزا دہی کے قابل ہیں  
 اور انھیں کیس طرح سے ہمدردی نہیں کی جاسکتی  
 ہے۔  
 صاحب۔ اچھا اور کوئی اریکل بولو۔  
 ہم۔ بہت خوب۔  
 ہنر وہ آریکل پڑھنا شروع کیا جسکا عنوان یہ  
 مجوزہ انیکو سہلاکٹ ریڈناٹ۔ ہم پوٹا  
 صاحب۔ ول۔ یہ کار سپائنٹنس ہو۔  
 ہم۔ جی ہاں  
 ایک شخص۔ یہ کسکا مضمون ہے۔  
 تیم۔ صاف نام معلوم نہیں۔ آخر مضمون میں  
 راکم کا نام۔ ظ۔ ع۔ رخ۔ حیدر آباد دکن  
 لکھا ہے۔  
 وہی شخص۔ ظ۔ ع۔ خ۔ شاید غلط  
 بی۔ اسے کایہ مضمون ہے۔  
 ہم۔ میں کہہ نہیں سکتا۔ اونھیں کامضمون  
 ہو یا اور کسی کا ہو۔  
 صاحب۔ ول۔ مسلم لیگ کوئی کمیٹی ہے۔  
 ہم۔ جی ہاں۔ مسلمانوں نے ایک کمیٹی  
 قائم کی ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ مسلمان  
 متانت اور تہذیب اور ادب کے ساتھ گورنمنٹ  
 سے اپنے حقوق کے خواستگار ہوں۔  
 رہیں۔  
 صاحب۔ نیشنل کانگریس سے کمیٹی  
 الگ ہے۔  
 ہم۔ جی ہاں۔ ول نیشنل کانگریس انگریز لوگ  
 صاحب۔ سب ہندوستان لینا مانگتا۔  
 ہم۔ نہیں۔ وہ بھی جائز حقوق کے  
 خواستگار ہے۔  
 صاحب۔ نو۔ نو۔ وہ لوگ جوٹ دیکھنا مانگتا۔  
 وہ چاہتا ہے بڑا بڑا تو کڑی سبک لا لوگ کو۔ انگریز  
 لوگ نہ پاوے۔  
 ہم۔ جی ہاں ایسا ہو نہیں سکتا۔ گورنمنٹ  
 کس طرح سے بڑا بڑا تو کڑی ہندوستانیوں کو  
 دے سکتی ہے۔ اور کانگریس ایسا چاہتی

بھی نہیں۔  
 صاحب - تم نہیں سکتا وہ لوگ چاہتا ہے  
 بڑا لٹ صاحب چھوٹا لٹ صاحب سب بیٹو لوگ  
 ہو۔ وہ بڑا سوال کا ماہر چاہتا ہے۔  
 ہم - میں ایسا نہیں سمجھتا۔  
 صاحب - دل - کارسپانڈنٹ چاہتا ہے کہ  
 مسلمان نوک ڈریڈ ناٹ بنا کے گو رنٹ کوٹے  
 چندہ کریگا۔  
 ہم - جی ہاں - کارسپانڈنٹ نے یہ تجویز پیش  
 کی ہے۔  
 صاحب - ہم نہیں سمجھتا۔ یہ ایسا جو کو بھی کا  
 باٹ ہے۔ کئی لاکھ روپیہ کہاں سے آئے گا۔  
 اور کون چندہ دیگا۔ ہندوستانی لوگ بولتا ہے وہ گریہ  
 ہے۔  
 ہم - جی ہاں - کارسپانڈنٹ یہ تجویز پیش کرتا  
 ہے کہ طول و عرض ہندوستان میں انہوں کی  
 کیشیاں منعقد ہو کے چندہ جمع کریں۔  
 صاحب - دل - مسلمان لوگ ہیکہ مانگتے  
 ڈریڈ ناٹ بنانا چاہتا۔ کس ماہر کا اتنا چندہ  
 جمع کر سکتا ہے۔ بڑا جو کو بھی کا باٹ ہے۔ ہیکل  
 جھوکرہ لوگ انگریزی پرہیز کے ہیکہ مانگتا سیکھا  
 ہے مگر لوگ محاذِ مذہب یونورسٹی ابھی تک بنا  
 نہیں سکتا۔ ہم سننا ہے۔ علی گڑھ کالج کے  
 یورپین اسٹاف سے اور سرگرمی سے مدد ملے گی  
 ہوا ہے۔ کالج لوٹنے کا کھیر ہے۔  
 ہم - جی ہاں - کچھ شکریہ بھی ہوئی ہے۔ اوسکو  
 نقصان اور زہاؤ اور رٹ سٹینز - نفع دینے  
 کر دینگے۔  
 صاحب - بڑا کھراب باٹ ہے صاحب لوگ  
 کا باٹ سننا نہیں مانگتا۔ سرگرمی اچھا آدمی  
 نہیں معلوم ہوتا۔  
 ہم - سرگرمی بہت اچھا آدمی ہے۔ وہ  
 مسلمان ہے۔ کالج چندے سے قائم ہوا  
 ہے۔ محمد علی کالج اوسکا نام ہے مسلمانوں کے  
 خلاف کوئی کام سرگرمی کیونکر سیکھتا ہے۔  
 یہی بات کہ محمد علی یونورسٹی ابھی تک نہیں  
 بنائی گئی۔ پس اسکا سبب روپیہ کی کمی کے  
 سوا اور کچھ نہیں۔ اگر آج مجوزہ روپیہ لجا  
 کل ہی یونورسٹی بن سکتی ہے۔  
 صاحب - مگر گو رنٹ اوسکو بھی منظور نہیں  
 کرنا سکتا۔ دیکھو کلانہ میں بنگالی بابو لوگ نیشنل

یونورسٹی بنایا۔ گو رنٹ اوسکو جائز نہیں دیا۔  
 ہم - جی ہاں۔  
 صاحب - دل تو پھر نوک کس طرح سے  
 ڈریڈ ناٹ بنا سکے گا روپیہ کہاں سے لاویگا۔  
 بڑا جو کو بھی کا باٹ بولا۔ اور پھر اوسکو کھیر کے  
 کالج میں چھایا۔ اور بولتا ہے ایک ایک کھیر  
 اٹھو آئیں اٹھبا روں میں بھیجنا مانگتا۔ دل ہم  
 ہیکہ مانگنے کا کام پسند نہیں کرتا۔ ہم صاحب  
 لوگ - اینگلو سلاٹک ڈریڈ ناٹ نہیں  
 مانگتا۔  
 ڈمر اڈیٹر - یہاں تک تقریر ہوئی تھی کہ ریڈین نے  
 سیٹی دی۔ اور معلوم ہوا کہ اجمیر کا اسٹیشن  
 آگیا۔ گاڑی تھری۔ اور انجانب اورٹر کے  
 روانہ ہوئے۔ چونکہ اوتھ پنج کے مطبوعہ لڑکھان  
 کے متعلق یہ گفتگو ہوئی ہذا مضمون ہذا ارسال  
 خدمت شریف کیا گیا۔ فقط

ح - م - د

## قصہ

(بقیہ ۵ اگست ۱۹۰۹ء)

واہ والے نوجوان وادہ سے ترکی نژاد  
 تھ تھارے سب کے اسلامونہ تھ تھارے  
 کیا ہم ہو بخانی ہی محسن کشی کی دستگاہ  
 خوب ہی تم نے کیا حق نمکھواری ادا  
 جسکے امن و حفظ میں تم خوب سوچیں  
 جسکے نعمت خانہ سے تھا رازقہ کو دیا  
 مہربان تھیر رہا جو رات دن مثل پدر

جس نے پڑھو یا تمہیں تھا در سگا ہونین سدا  
 اوسکا بدلا تھا ہی جو کچھ کیا تم نے سلوک  
 یہ تمہیں لازم تھا بیٹھو گو دین گھوٹو گلا  
 اون یہ قابو تھے گریا یا تو اونکے رحم سے  
 دیدہ دانستہ سلطان نے تمہیں موقع دیا  
 تم نے جو جو خواہشیں کیں اونکو فرمایا قبول  
 انتہا کردی دیا فوج محافظ تک ہٹا  
 ایسی حالت میں جو کچھ تم نے دکھائی کارزار  
 ہے یہ سب محسن کشی اور کوننگی کی ادا  
 ورنہ وہ شیرنستان شجاعت اور تم  
 ہے اتنا غنا مشیت اور سہ شان خدا  
 یاد رکھنا اے گروہ نابکار و بدخصال  
 تمکو ملنا تخت عثمانی کا مشکل ہے ذرا  
 انتظام سلطنت اور تم ذرا شراب و تو  
 تم سے نا اہلون کو نسبت ایسی کا تو ہو گیا

## تاریخ تمدن

(۲)  
 بکلس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
 منشی محمد احمد علی مرحوم بی ایل ایل کی  
 اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔  
 کاخذ درجہ اول چکنا مجلد  
 کاخذ درجہ اوسط مجلد  
 غیر مجلد  
 شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
 دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

جب تک خلیفہ سلطان ہوا بالاسر  
سرہی رہنا دوش پر شکل ہوا اہل و عیال  
ابے تہرستان قسمت ہم دیتی ہیں صاف  
جو تیان کھاؤ کمینوں کی نہ تم تو بات کیا  
تم یہ کہتے ہو کہ سلطان ظالم و جبار تھے  
لاکھوں جانیں ضائع کیں کھانا نہ تھا یہ اجرا  
اسمین کیا تلو تعجب ہے کہ جو بیس سال  
حکمران ہوگا تو لا بد دیگا مجھ کو سزا  
لاکھوں باغی قتل ہو گئے سیکڑوں ہو قید  
بدعا شون رہزفون کو جو سزا ہو سب سے بجا  
تم ذرا اپنی ہی کم ظرفی پہ لو ڈالو گاہ  
ایک شورش اور بغاوت میں جل گیا کیا کیا  
برسوں میں جو کچھ کیا سلطان نے خفیہ کشت و خون  
وہ تو تین چار دن میں سب علانیہ کیا  
تم بڑے ظالم ہو یا سلطان ذرا دیکھو  
لاؤ نفرون ہو تم سب طرح سے یا دوسرا  
تم رعیت اور کیپے ہو کہ یوں بیاب ہو  
وہ تو تھے سلطان اوپر زیب تھا جو کچھ کیا  
کاٹھ کی پتی کو تھے اب بنایا بادشاہ  
واہ واکیا تراشا جلد یہ فرمانروا  
اب تمہارے ہاتھ ہے سلطان سی  
چاہو جب سلطان بناؤ چاہو جب کرو جدا  
ہم کو جو کچھ کہنا تھا وہ ہم کہہ چکے در درون  
اب جو کچھ باقی ہے وہ اللہ ہی التجا

### مطلع ثانی

اے اے العالمین اذوا بجلال اکبریا  
اے اے تعز من نشاء اے بزدل من نشاء

قادرو تھا روجبار و حکیم بے نیاز  
تو توئی الملک قدیر خالق ارض و سما  
ناصر بے یار و یاور حافظ بے خامان  
مالک فرمانروایان حاکم شاہ و گدا  
رمم فرمائے اسیران دستگیر عاجزان  
تاج بخش و تاج گیر و رافع دیو بلا  
یہ اڑنے سا اشارہ انقلاب روزگار  
مختصہ تیرا کر شمشہ کو کر دینا گدا  
ہو رہا ہے رات دن دنیا میں جتنا کا دار  
کشت و خون عزیل و غلب طرز شیت تیرا  
اک نئی ہی شان تیری ہر گھڑی ہر آن ہی  
شور و غوغا جہان بھی ایک ہی تیری ادا  
سائے عالم کا تغیر اور سکون و امنسا  
عسرت و راحت غنا و فلاس میں تیری عطا  
الغرض ثابت ہیں تیری قوتیں اور قدرتیں  
کون ہے تیرا شریک اور کون ہے تیرا ہوا  
سب مراد و صفات ذات اقدس پر گرا  
تو قوت رحمت کو جو تو نے فضل سے اپنے یا  
اس لیے لا تقنطوص من رحمتہ کی سند  
ہم کو دیتی ہے اجازت تا کرین تجھ سے دعا  
اے جہان پرور مسلمانوں کا اوپر رحم کر  
اونکا ہر باد مخالف سی ہی پڑا دو بتا  
خشک ہوتی جاتی ہے اسلام کی کشت مراد  
ابریک آتا نہیں اقبال کا اونکے ذرا  
ناخدا کوئی نہیں تو لطف سوا ہے ادب  
دیکھ جو کب سے جہاز اوکا تباہی میں بھینسا  
نخت عثمانی کو بھی نسبت ضرور اسلام  
تھا سہارا ہر مسلمان کا اسی جانب لگا

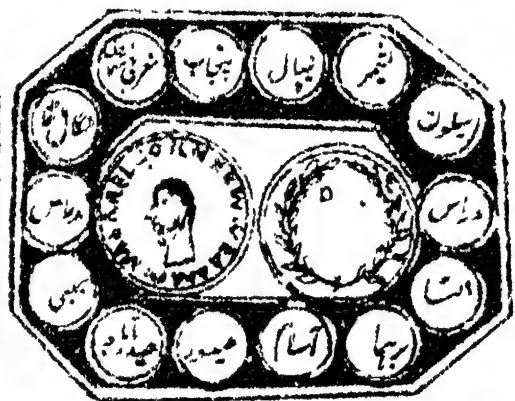
یعنی ہے قسطنطنیہ میں ہمارا بادشاہ  
ہے ہمارا نام بھی پانچون سوار و غنیم لکھا  
ہے ہمارے دین کا فرمانروا سوقت ہی  
اس خیال اور آسے سے ہر سلطان شاد تھا  
ہم کسی دنیا کی خواہش کے لئے رو نہیں  
اور خوشامد کی ضرورت بھی نہیں ہر ظاہر  
ہیں رعیت جنکی ہم سوقت ترے فضل سے  
اونکے ہاتھوں ہوتے ہیں حاجات دنیاوی  
پر ہمارے دین و ملت کا تو اب سلطان نہیں  
فخر اسلامی ہمارا جسیہ تھا وہ تو گیا  
تخت ہو اور سلطنت ہو اور سلطانی عقب  
پر امیر المؤمنین کسکو کہیں گے اے خدا  
تو بفضل و رحمت و اکرام اب پھر بے خبر  
تو ہی پھر اس کشن ویران کو بار و قوت بنا  
مشرق افضال سے پھر آفتاب دین کا  
نور پھیلائے بہا نہیں ملت اسلام کا  
عفو و بخشش سے تیری ہو کا کیا بے محمد  
منزلت اوسکی بڑا کر پھر او سلطان بنا  
درگزر کر اوسے جو کچھ ہو گئی ہو خصیت  
اور اس ذلت کو اگر گوارا جسم و خطا  
ابنے سر سے اونھیں دے تاج و تخت و سلطنت  
اپنی قوت اور قدرت کا تا شا پھر دکھا  
جو بغاوت اور مین محسن کشی سے باغ باغ  
جو رعیت ہو کہ بن بیٹھے ہیں اب فرمانروا  
جو بنے ہیں آج سلطان کرے اونکو پھیل  
اپنی بدکرداریوں کا جلد یہ بائیں صلا  
حکمران قسطنطنیہ کے ہوں پھر علی محمد  
ایک اک باغی کو اونکے ہاتھوں پھیلنا







نام جنس، صفت، مقام	طول	وزن	شرح قیمت
گلاب سوزنی گول جسکو ہینکر بغیر ہمارے کے کچھری جانیو	دو	دو	۴ روپے ۱۰ آنے تک
گلاب گول وکشتی نما زرد و زری وریشمی کلا تون	"	"	۵ روپے ۱۰ آنے تک



یہ مقدمہ معہ سارٹیفکیٹ سرکار انکلت یہ نے نفاذ گاہ  
لندن میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے سلسلہ میں عطا  
فرمایا ہو چکا ہے۔ غرض میں ہوں کہ جتنی چیزیں کاغذ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوں  
ہیں اس لیے اپنے ملکی ریمیسون - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیکار سب  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرماوین تجربہ یوراسارٹیفکیٹ ہے

فہرست اشیاء و موسم گرما

نام جنس	مرد و منع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان	بیل بوئیدار نہایت	اکڑ	۱۰	لکھنؤ
تھان	چکن کا مدنی یعنی چکن کے			
گل	دو بوٹوں میں پر بہار کا مدنی			
نبی	ہولی			
تھان	چکن بوئیدار طبع طرح کرشنا			
دو	پٹ کا مدنی سنہری بیگمات			
کے	لاہتی			
دو	پتہ چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر	بہار کا مدنی			
ساری	چکن جسکے بیل بوٹوں میں			
پر	بہار کا مدنی ہری			
پانچا	سے چکن سولی مدنی چھوٹی			
بڑی	میری کے			
کر	سے چکن بیل بوٹے دار			
سکے	جوئے تیار			
کھان	چکن دو بیل چکر گوشہ عوام کام			

فہرست اسباب مؤتمہ مرما

مرد رضائی معتمد و کوث سلی	مکر	مکر	مکر
سلالی تبار	مکر	مکر	مکر
همان بین سکر و مارکین نهان	مکر	مکر	مکر
عمده خوشترنگ	مکر	مکر	مکر
پلنگ پوتر جبالر و جبالر	مکر	مکر	مکر
نهایت عمده	مکر	مکر	مکر

پانچن کھانیوالی تیا کوئی خوشبودار مشکی کویاں

[illegible]

قوام : سبکی گویان مین فی ذبیہ ۵ پود تیس  
 زرد ۵ - یعنی بتی دار متباکونی سیر  
 محمد عبدالرحمن خانہ غازی خلیل الرحمن سوداگران کلین بارشہ الی کلہ

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا لیں  
۱۔ بیجیس برس ساری ہندوستان میں سہا لیں آ رہی ہیں  
۱۱۔ دما جیسے روز افزا قہقارہ ہوسا دوا کے دو ایک معائنہ  
دہا ہجے۔  
۱۲۔ نیارہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جڑ جاتا  
۱۳۔ پورے دما والے یا جبکہ دما دم کا ساعی ہو کیا ہو وہ بھی  
اس اسوہت نہت پاتھن قیمت ایک شیشی ایک دیر جلا نہ  
دمہ کی دوا۔ ڈاکٹر محمول ایک تین شیشی ایک دیر جلا نہ  
ڈاکٹر ی من علالت دیخو والی دوا یون میں مشہور دوا لیں

فاسفورس، سکینیا اور ڈیمنڈ ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں مغز و قریب  
 رگ، ریاس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
 سے پیدا ہونے والی کمزوری یا قیمت ایک شیشی میں  
 مقوی مردی کی گولیاں { کمپنا لقوہ وغیرہ ان گولین سے  
 آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولین کی شیشی قیمت  
 روپے ایک ہزار سے جار شمش ترک

امراض مستورات کی دوا { یہ ہر ایک فاسم کے مستور کی  
دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در۔ روگ حمل کی کمزوری پر نو  
ٹانگ مین درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کو استعمال کر رحم کی خرابی  
دور ہو جائے قوی ہو جائے۔ ایک نفع ہے دوائی بھی آگ مالیش کیجئے  
قیمت ایک گیشی ایک روپ چار آنہ سودہ خراک ہواک  
معدل جواز ان دواؤں کی تمام اصل حال مع سارے ثقل  
کے یوں کتاب بلا قیست ملے ہر دکان پر پڑھتے۔

وہ تاراج نہ دے اور نہ ہی اس کو ہتھیار دے۔

ارٹ انکرسٹ اور نیگار کی



Seal of the Ministry of Education, Government of Iran. The text around the border reads: "وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه" (Ministry of Education, Religious Affairs, and Industries).

[illegible]

بہارِ نبویہ و اہل بیت نقداً حصولِ محبت و کمالی پس

# سیرتِ نبویہ کا عبا

یہ سیرتِ نبویہ کا سب سے پہلا حصہ ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اس حصہ میں آپ کی ولادت، طفولیت، جوانی، شہداء کا واقعہ، ہجرت مدینہ، نبوت کا اعلان، اور آپ کی زندگی کے دیگر اہم واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

رد عن ملازم کی کتابت و تصانیف  
 دکنی ہوجانی ہے۔ اس کا ذکر اہل رشتہ سے  
 ہوا ہے۔ حال ہے کہ وہ افسانہ ہے اور  
 نہ کہ حقیقت و بارہ خود کرائی ہے۔

پتہ: حاج اکبر میر الشریفین حکیم بزرگ غلام نبی چکماڑ لاہور راجپوت

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گانواہن محمد سجاد حسین چھپو اشاعت کیا



نقد و طبع	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
نام نہ	ع	ع	ع	ع	ع
سدا ہی	ع	ع	ع	ع	ع
شستہ ہی	ع	ع	ع	ع	ع
سالانہ	ع	ع	ع	ع	ع

نفس جہاں	نفس جہاں	نفس جہاں	نفس جہاں	نفس جہاں	نفس جہاں
ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع



# نوس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۰ گولیاں ہیں  
خرید جائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ



## شہزادی دو بیتیان

اور

دو دو باتیں



ملکہ اور آتشباری

آویز شہزاد کا بیوا

لونا ویکامہ آگ سے تھک چکا ہے

باہر ہو کر وین آتشباری

اور گھر میں بھرا ہوا نوٹین حلو اوکھو

ایضاً

بے بقعہ نور آج تو ساری بستی

قبضے میں ہر مار کے بلند سی پستی

خفت سے نہ پہچان رہی ہو پانی پانی

اللہ کے چھو ندری کی آتش بستی

مشتوق کا نیا سراپا

عارض کو اگر آتش غمزد کو

گیسوئے سیفام کو بارود کو

بچو کا دوست

اسکاٹ ایلشن کو

یہ وہ امام الکلم والدین نے دیا ہے جنگ اور کی تدرستی اور وقت مہمان

کی تعمیر ہے الیہ دے دار ہے کہ بچے کھاکے خوش ہوتے ہیں نہ بیحد چون

چھا خانا اور پد بچوان کو بھلا کر رہا ہے

ہاتھ سے نہیں چھو رہی

سب دوا فرسش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون متھ

دواسازان

لندن

انگلینڈ

دیبا کے شکم ہو یا چپاتی کیا ہی  
ہے سیب ذقن کہ جلوہ درود کو

ایضاً

مہتاب ہن یا آگ بھوکا خسار

ہی بان ہوائی یا یہ زلف خمدار

بینی ہے یار کھے نلے ہن یہ دو

سینے پر او بھار ہی کہ کھی ہن انار

ایضاً

رنگین یہ پنجہ پختا خا تو نہیں

یہ سیب عنب کوئی بتا سا تو نہیں

محرم میں ہن رکھ لئی کر تم نے بیل

پلو میں چھپا لیا یہ جلوہ تو نہیں

ایضاً

بارود نے کر دیا جہان کو اٹو

سون سٹ ہی ہر اک سمت بھٹا بھٹ

گیسو ہن کہ بل کھائی ہو سانی ہن

سرگوشی میں زلفین میں یہ یاد بچو

کیا اسکی فسوں گری ہو کیا رنگ اور یو  
پہلو میں ہے اپنی وہ پٹاخہ اور غیر  
جلتا ہو کھڑا جس طرح بارود کا دیو

ایضاً

شیطان رقیب تو ہو جو ہر جہل  
ہو مصحف رخ پر تونہ کافر کا عمل  
ہر رات شہرات ہو پھر کیا کہو  
حلوہ خوردن و رو بایر کی شل

ایضاً

وہ شوخ ہو حرب تر تو ہم میں جاذب  
ہیں گویا کہ ایک جان اور دو قالب  
چھوڑی ہو ہوئی اُسے یا پھنیکا ہو  
شیطان رقیب پر شہاب ثاقب



باتیں ہیں کہ پھلچھری سی بھول جھوٹ ہیں  
جلتا ہو گھر رقیب ہلق کیطرح

ایضاً

ہیں شیر ہرن بیل باہتی بندر  
بارود بھری ہوئی ہو سب کے اندر  
مہتابی یار کا ہی ہر پھر چکر  
چرخ کی کا رقیب بھی ہو کیا گھنچکر

ایضاً

بارود چارھی ہو ہر سمت غریو

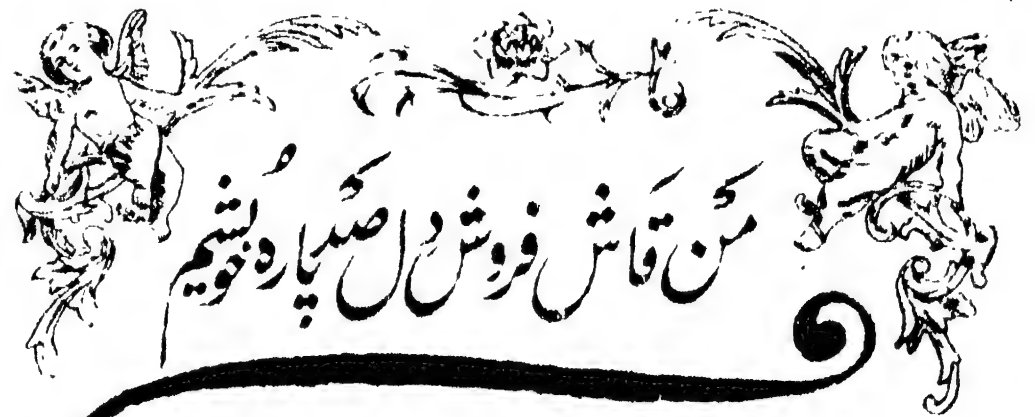
(سیر و رقیب کی درگت)

خسارہ سیمین تو ہیں مغزی حلوہ  
اور خال لب یار ہیں حبشی حلوہ  
ہم کھائیں زبان یار کا مقراضی  
اور قسمت بر رقیب لپشکی حلوہ

ایضاً

ہم اُسے ہیں لپٹے ہوئے طبلق کیطرح  
بہلہ میں شگفتہ وہ ہیں زنبق کیطرح

۱۲ ایک قسم کا حلوہ



نیادُم اٹھا کئے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطلی السیر ملکون یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
سوجہ سے اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد  
کی قیمت ۳۰ مع محصول اک ہتی گرا ب یہ ششما ہی جلد کی قیمت مع محصول ۲۰ مقرر ہے  
اسمین بخنبہ سب وہی نمایاں ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

پنچ اودہ پنچ اخبار رکھنؤ

## برسات کی شب کا سمان

ریل میں



نوٹ :- اتفاق سے مجھے دہلی جانا پڑا اسامی سے  
کھتاؤں کہ جب گاؤں دن سے آفتاب پر جوم کر رہا تھا  
تو کچھ ایسی تیرہ دہائی کہ میچان وکون اور جا  
نکا ان بڑا بڑا کی زلفیں بھی تو پریشان ہوئیں اور  
اسے خوف سے کانٹہ نہیں۔ اس شب یار میں  
کر کہا کے شب کا ہر طرف : اندر دیکھو نا اور  
ستاروں کا دم سے نکلنے لگا ہوا ہر سہیلی  
پریموں کی خوشنما روشنی : غرض یہ کچھ ایسا : غریب  
سہل تھا کہ بے اختیار امن دل کھنچا جاتا تھا۔  
ریل شاہان شوق و شنگ کی کالوں کی طر  
بل کمالی جا رہی تھی اسی وقت یہ غمگین خیال میں  
یا اور نوزدن ہو گیا۔

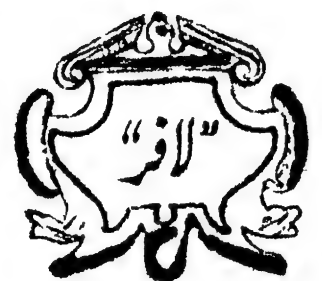
برعکس زمین کا سمان ہو گیا

برسات کی شب میں آسمان ہو گیا

جگنو ہیں کہ نیمپ خوشنما تے ہیں

اور ریل مٹرک پہ کمکشان ہو گیا

رات



## سلطان عبدالحمید خان

اور

مسلمانان ہند



زمین میں گل کھلائی ہے کیا کیا  
بدلتا رنگ آسمان کیسے کیسے

دیکھنا ہو جسے عبرت کا نشانہ کیجئے  
اللہ اکبر کیا شان گہریاں ہے۔ ابھی ابھی دہو  
تی ابھی ابھی اندیشہ ہے۔ ہمشیر بچاک  
درا۔ اور فریاد کے شعلے روشن ہیں۔  
عبدالحمید غازی کو دیکھو ابھی کل تک کیا تھا۔ تمام  
اسلامی آجہا جو جبہ و دستار عالمانہ اور حسب قومی  
سے ملاحظہ فرمیں نظر آتے تھے آج اسی سلطان  
کے بابۃ طعنہ زنی۔ سب و دشنام دہی سے  
محترہ نہیں ہیں۔  
علی گڑھ کا لچ جو حقیقت میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ  
تسلطنت کا کوئی لچ ہے۔ جب احاطہ میں  
قدیم کھو تو لال تو ہی توئی نظر آتی تھی۔  
نیل گڑھ میں سلطانی نقشہ درج ہوا کرتے  
تھے کہیں خرچ اخراجات کی تفصیل ہے۔ کہیں  
باورچیخانہ اور انتظامات کا ذکر ہے۔ آج اسی  
سلطان عالیجاہ کو رو باہ باز تیار رہا ہے۔  
علی گڑھ کا لچ صاحب کے صفحہ اکثر سلطانی اذکار  
کے لیے وقف تھا اب وہی سلطانی ہجو  
کے نکلتے ہیں۔  
وطن کے وضع داری اور سبائی کی ضرورت تعریف  
کرنے والے غنیمت ہو ایسی ذات جو اس قدر وضع  
کا لحاظ دیاں رکھے۔ اور ہر سلطان تخت سے  
اوتارے گئے اور مسلمانان ہند کی

کنوٹیان بدلیں۔

میان ابوالکلام نے وضو کیا اور مسی میں جا کے  
سلطان کے خلاف زہر اور گھنا شروع کیا۔ انفراد  
زمانہ سبھی کے ساتھ ہے۔ بادشاہ غریب  
سب ہی اس جگر میں آجاتے ہیں لیکن عبدالحمید  
نہ کسی خراب تھے نہ اب ہیں۔ اوکے  
تخت روم پر آخری تاجدار سدر کی طرح جلوس کیا  
اور اوکے تخت سے اوتارنے کے ساتھ  
اسلام کی شان و شوکت اور اسلامی مملکت کا  
خاتمہ ہو گیا۔ شرعی احکامات بفریت جیسے  
ہر زمانہ میں کار لے جاتے ہیں اس  
غریب سلطان کے لیے بھی عمل آئے۔ در  
شرعی احکام اور دینی کے ساتھ جیسے ترکون  
میں راج ہیں۔ ظاہر ہیں۔ کونسی شرعی  
بندی ہے۔ دائرہ کی۔ حفا جٹ۔ کھڑے  
نظر سے پیشاب بازی۔ چھری کا نعل کا  
استعمال یا کبھی سے قدموں کے طہارت  
یا قلعوں کی بجائے ایک قسم کا دیگر مادہ جو پتھر اور کاغذ  
کے مین ہیں ہے۔ اسلام اور شرع تو وہی  
جو رسول اکرم اور خلفاء نے کیا ہے اور حکم دیا ہے۔

## تاریخ مدن

بکلس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ

کاغذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

یا

دفتر رسالہ المناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہو۔

مصطفیٰ جناب اسٹنٹ کیل : امیر صاحب بہادر گوشت پنجاب

پروفیسر میا شنگھو الودائیہ مقام ٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

استعمال کرتے آئینہ ثابت ہوا جسے تعریف سنی ہی تھی  
استعمال میں مفید اور تیر ہدف پایا میری رائے میں ایسا نہ  
شکل کو یہ کو میں بذریعہ ڈاک خانہ حالت اور درگاہ  
کی معرفت فروخت ہوا چاہی تاکہ ہمارے غریب بچے  
مستفید ہو کے آجودا خانہ سے یا کڑی راہ مرانی کی  
میسر کا سفید سر منہ علی قسم دیں۔ پوسٹ بھریں۔  
ساقم۔ ڈاکٹر محمد علی امیر خان میڈیکل ایس۔ ح  
شفاف خانہ تونسہ۔ ڈاکٹر خانہ خان +

انے بڑے حکمران کی معبر شہاد ہو سکتی ہے  
 ۱۱۔ یہ خدو ریسے جت سے تعلیقین کی میر کا سر جو کہ  
 سرور و مبا شکم الہو الیہ نے تیا۔ سیا بی اقبال کیا  
 خات ہی مفید یا آٹھو کی جیا۔ یان کے یو کی سر  
 حکم لکھا ہی آٹھو کو توتا رہ لکھا ہی اور میانی کو  
 حقیقت بخشا ہی۔ در حقیقت یہ سرور بیانی قائم لکھو  
 ۔۔ یو خات ہی معبر اور زود اثر ہے آج تک  
 کبھی کوئی دوا اس سرور ہی ہتر فائدہ بخش نہیں دے گی  
 ۱۲۔ آرنیل فاب حکم میت خان۔ خان بدلو کی  
 امیں سابق جو بزل سیشن بج قسمت جالندھر

۱۲۔ روضہ فیضیہ سنگرم صاحب: آپ کے سفید سر پر سر ایک  
 ٹھوس جسکی آٹھ سو من ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
 یہ ٹھوس چند دن کا علاج کر کے یا پس تھا اس کی  
 مہربانی ایک سو سفید سر اعلیٰ قسم بند عقیقت علیہ السلام  
 قائم۔ معارف ہنر حقیقت پر تاب۔ ہمارا دعا و صاحب  
 ہمارا دعا و صاحب۔ ہمارا دعا و صاحب۔ ہمارا دعا و صاحب۔  
 ۱۳۔ جاسک پد فیض سرور یا سنگرم صاحب۔

اسکال  
میں سے جو کہ میری سیدہ کو فرمایا میں نے  
میں سے جو کہ میری سیدہ کو فرمایا میں نے  
میں سے جو کہ میری سیدہ کو فرمایا میں نے

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے سر کی سندات میں  
جو قہر تیس ہزار کی ہین ایک کو بھی فرضی  
نائب کرے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی طلب کے لئے مارچ ۱۹۹۰ء  
سے جمع کیا گیا ہے

۴۱) جناب مرد در صاحب تسلیم فرمایا کہ سر استعمال  
مین قصد حق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کرم دہی کے حکم کی بابت  
نقد ہی میری آنکھیں باطل کر دھیں لگا تا رہے  
کا مکر سے معذور ہو جا تا تھا ب سیری یہ کیفیت کہ  
صرف چار در کے استعمال سے تین مین یہ کرم تمام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
راتم - میلان خورشید محمد خان خلف نواب سید محمد  
بہادر رئیس افلمر بھویل -  
(۵) کرم بنو تسلیم - مین آج قابل قدر میرے کرم کو  
موسم کی سال سر استعمال کرتا ہوں حقیقت مین جیسا آج  
استار مین لکھا ہوا اس دھکی گئی درجہ بہتر ہو چکا  
میں بالکل چھڑ دیا دراب نیز چشم کی بولی لکھ رہا ہوں  
ساتھ - مادہ کشن گورنمنٹ پنشنر دھلی محلہ  
جوڑا جواں -  
(۶) اپنے مہر کا سر جو سو ہوا سنگی نہ تیا کہ



بعض احکامات ایسے ہیں جنہیں اصلاح اور فتنے کی گنجائش نہیں۔ بعض ایسے ہیں جنہیں جو جسم یورپین ہونے کے کثرت سے ایسے احکامات جاری ہیں جنہیں رد و بدل کی گنجائش نہیں۔ ہاں نام اور امرا و اسلام اسلامی ہونے کے اوکی دلیل ہے ورنہ شیخ الاسلام کے صاحبزادے اور لباس ترکہ یا جرمنی میں عرب کا جبہ دستار۔

جو کفر از کعبہ بریز دگجا ماند مسلمان مسلمانوں کی چونکہ اب سلطنت استبداد پر مبنی ہے بعد ورنہ زمین پر خال خال رہتی ہیں اسلئے ترکی جو سب سے بڑی سلطنت اسلام کی ہے اوسے کو سب سے اب بھیج کے آگاہیں اور فوجیوں میں ایجاد کرنے اور نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ لیکن اسلام تو وہی تھا جو خلفائین رہا۔ اور عالمگیر وغیرہ دیگر اسلامی سلاطین میں تھا اب۔ ہاں ایمان وہ دوسری جنس ہے اوسکا تعلق دل سے ہے جسکا واقفکار بجز خدا کے کون ہے۔ ترکوں سے جسے کوئی تعلق نہ اعتبار خلافت اسلام کے بجز نام کے اور کچھ نہیں۔ خلافت کا مصداق جو تھا وہ علی یز ختم ہو گیا۔ اب رہا نام مسلمان سلاطین مختلف مقام پر مختلف نام سے پکائے جاتے ہیں۔ عرب میں خلیفہ۔ گھلا لے ہیں۔ روم میں سلطان۔ فارس میں شاہ۔ خوارزم خان۔ بخارا میں شاہ۔ کابل میں امیر۔ دکن میں نظام۔ مسقط میں امام۔ اسپطرح روم میں بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہونے سے ہونا اچھا تھا۔ جواب بعد عبدالحمید وہ بھی ختم ہوا۔ ہاں سلطان سیف عثمانی سیف عثمانی کو چاہے اور کچھ یا سلطان شطرح ہی کو انکو — محض براے نام سلطان ہیں۔ یہ طریقہ پارلیمنٹ ہنسی وقت میں تھا نہ ہو سکتا ہے۔ خلافت حقیقی کے وقت میں یہ مشورہ کالو طریقہ تھا۔ ہاں جس طرح کلورخ گلی کے بجائے۔ مادی جیسے استعمال کر سکنے کا قہر ہے اسپطرح اس مجلس کو بھی وہی نوری طریقہ خیال کر لو۔ سلطان کی ذات اب محض جزو معقل یا براے بیت ہے۔ مل پارلیمنٹ

ہے کوئی کام بغیر رضی پارلیمنٹ نہیں ہو سکتا پھر خلافت کیا۔ عبدالحمید کی ذات ایسی تھی جسکی مثال اس صدی میں تو مل نہیں سکتی۔ اگر وہ رو باہ بن بقول علی گڑھ گزٹ ہوتا تو آج سلطنت ترکی کے پر۔ چنے اور جاتے عقلندی اور سری ہو کا نام اگر رو باہ بازی ہے تو ہر عقل رو باہ باز۔ پھر منافی کا لفظ ہی بیکار ہے اسے اور ادور۔ جس قدر دانا گزرتے ہیں اور موجود ہیں۔ ایسی فکر دن کے ہیں۔ رہا۔ اب ہم ہندوستان میں کواہیں سلطنت آنا چاہی بھی تعلق نہیں جو اوس وقت تھا۔ بہت ہوا چ اور ارات کو کئے اور چلے آئے۔

بادشاہ ہمارے جیسے پہلے انگریز تھے اب بھی ہیں۔ خلیفہ ہمارے نہ جب سلطان تھے نہ اب ہیں۔ تو فی فطرت کے دل کو جو انس ہم نہ ہی عبدالحمید سے تھا وہ کسی طرح ان سلطان سے ممکن نہیں۔ و خود مسلمانوں پر جان فدا کرنے والا تھا اور اسی ذات کے روم کی خلافت ظاہر بھی ہوئی۔ ورنہ اوسکے پہلے عبدالحمید اور اوسکے اور پہلے تو کسی نے کوئی اتنا ہی تو واقف نہ تھا کہ روم کے بادشاہ کا نام کیا ہے۔ خیر ہمارا تو یہ خیال ہے اور جسکا چاہے جیسا ہو۔ لیکن بد زبان با سلطان و قیبت سخت جرم خدا کے دربار کا ہے۔ اور اسکی سزا بھی سخت ہے۔ پھر بے سود بات سے فائدہ کیا ہے۔

سابق مسلمان



## رنگین نظم



پسند آج ہے عالم کو ہاں ہوا لطیف عجیب دیتی ہے فتنہ فزاغذا لطیف کہیں ہے شکوہ و شکایت کا بیڑ چرچا کہیں مرگ کتنا سے ہر اک فضا لطیف کہیں ہے درد الم کا فسانہ غم کیش کہیں ہے بندہ ناجیر خود بجا لطیف کہیں مزاج مبارک بگودہ اب جائے کہیں نہ رنگ نیا لایہ قیائے لطیف کسی کو گل سے ہی رغبت کسی بلبل سے چین ہے اپنے لئے آج تو سر لطیف ہے فصل گرمی کی دلیں عجیب ہی خوش بہار اپنی چین کو ذرا دکھائے لطیف

خیال شاہد بازار اپنا ہے شاہد

کہ آج بزم پر نیراد اک جمائے لطیف

سابق

بسم اللہ ربک

از ہر دونی



## برساتی بلبے

بادل گر جتا ہی یاروتا ہی

بوندین بین کہ انسودن سے منہ دھوتا

ہر نیل کہ اشکو کا بہا سوتا ہے

کس بر قوش کی بجرین ہے یہ حال

بادل یہ لڑا لڑا کے کیوں روتا ہے

بارش ہی یا چرخ کا رونا

ان رات تلاش میں ہے اس کے ہسو

لے بھاگا دل اسکا بھی کوئی مہر و

کیا بات ہے بیتل گھڑی اٹھ پھر

کیوں چرخ یہ دور ہا ہی اٹھ اٹھ انسودن

ابر کے لکے ہیں کہ تھکلیان

کیا ابر کے ابرے ہی پر یہ ہے جیتا

پیوند جو جمع کرنے کو ہے چیتا

گرمی میں برہنہ تھا پہ جاڑون کیلئے

کیا یہ فلک ہوا اپنی گڑھی سیتا

رعد ہی کہ یہ فلک کی گڑگری

ہر دم ہی گڑ گڑ چھڑی پیتا ہے

ستارہ شک ہی ہر گھڑی پیتا ہی

لھانسی ہر گرج گھٹا دیوان بنی سینہ  
کچھ سٹ چرخ گڑگری بڑی پیتا ہے

سینہ ہی کہ یہ فلک کی لال

لال فوج آہرین - پ پ پ

کھوٹاٹ یا خاوری کو دینے پ پ پ

بانی بجل کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر

پنکی ہر لال یہ فلک کی ٹپ ٹپ

بارش کی کثرت اور پھیلنے کی کثرت

بادل بھی یہ لونڈون کو ہر دیتا لٹی

پہلے جو کوئی خوب مچاؤ کھلتی

چوہے کی روش ہے دم دیا ہر ایک

ہر ایک بنا ہوا ہر جھیلگی لٹی

بارش ہی یا چھڑ کا و

بادل کی فوج کا ہے ہر سمت پڑاؤ

کہتا ہی رعد روز بجل میں یہ بڑا ہوا

آمد ہے میگھ راجہ کی ہر جانب

سقاے نیل کر رہا ہے چھڑ کا و

ساقم

لافر



نادر موقع رعایتی اعلان

لوٹ لوٹ لوٹ لوٹ



چلو - دوڑو - لیکو - اشرمنیون کا مال کوٹریوں کے

بول - موقع ہاتھ سے نہ جانے دو - یہ بھی

خریدو - وہ بھی خریدیں - سب لوگ خریدو

جو رو جو خر بار بھو گاہ دو این خریدو -

چوری کر دو اکہ ڈالو گاہ خریدو -

ہاتھ مل مل کے پھٹاؤ گے - اور نہ بان حال تو

یہ شمر گاؤ گے -

کمان سے پاؤں اتار جو بیلون میں دو انی

کمان ایسی مری قسمت نصیب یہ کمان میرا

یہ ادویات آپ بازار کا شہارون کیٹلرٹ

نہ خیال کر بھینس اس کیچالی ایمانداری کا

زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے - کہ یہ کارخانہ

باوا آدم کے وقت قائم ہے - اور انشا اللہ

بفضل خدا ادا حشر قائم و برقرار رہیگا - اور یہ

تمام ادویات ایک فقیر صاحب کی کراہت کا نتیجہ

ہیں - جنگو میں لئے بڑی محنت و جانفشانی

لے در یافت کر دیا ہی اور اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ

فدہ صاحب کو نذر کیا -

خدا بھوٹ نہ بلائے - یہ ایسی نایاب دوائیں

ہیں کہ ہر خاص و عام کو واکا ایک ایک کس اپنی

اسٹیک میں بطور عویذ بقائے رہنا چاہئے

اشہار پڑھنے کے بعد فوراً قیمت ادویات

بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیے - فائدہ دائرہ

کی امید نہ رکھو دوا پہونچے یا نہ پہونچے اسکا

کارخانہ ہے دار فہین ہے - فہرست ادویات

ملاحظہ ہو

گولی دافع قبض

قبض کو دور کرتی عیش

گولی دافع قبض

کوٹھاتی - درد کو گھٹاتی

رہنے کو ہلکاتی - یہاں تک کہ جا لگوٹ کھانے

کی ضرورت نہیں پڑتی - دو گولی میں پیٹ کیا



اگر کسی خیالات پر انگلستان کی برہمی





# علیگرہ د کلیات کا آخری پرواز



## انارکلی کا شعر

پڑھو یہ کلام کہ وہاں نہ تھا  
اور نہ تھا کسی اور کے سماں نہ تھا

جناب ادیب صاحب تسلیم -  
چند ماہ سے مرزا خیر محمد ہندوستان میں مقیم  
مضامین میں چھپ کر ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ علیگرہ  
کا ج میں ایک ملک ہے یعنی دوستوں کی ایک  
مختص جماعت ہے جس نے نہ صرف کالج بلکہ کانفرنس  
اور سلیبیگ اور سلامین کی تعلیمی معاملات پر  
تجربہ آٹھ دس برس میں نبھ کر لیا ہے اور جسے  
سید محمد محمود کی بیماری نواب محسن الملک  
کی کمزوری اور بدیانت اور مسلمانوں کی

تو یہ صاحب ہندو - سکے ایک ہفتہ کے ہنگام -  
دہلی کے ایک دکانی دوست سے - یہ کہ چھپان  
فرق نہیں ہے جو ہر ہفتہ کی ضرورت نہیں  
پڑتی - بلکہ یہ ہفتہ -  
لیجئے یہ وہاں پڑے - یہ اور دوستوں کو  
ترغیب دیجئے - اور میری ہمت فرمائی فرمائیے  
میں ابھی اور دو اور کئی طیارے ہیں ہمہ تن مسرت  
ہوں - پھر کسی وقت رفقاء خلائق کے خیال سے  
یہ اشتہار اطباع دوں گا -

جو نیک و دانا خدا دیکھا اسے جنت  
اور پیکار کسی سے وال ہوگی کچھ ہو

بے دوا کا حکیم لقمان

بقہ

پی دی - سنا



پہلے سے یہ ہفتہ ہر ہفتہ کے ہنگام -  
دہلی کے ایک دکانی دوست سے - یہ کہ چھپان  
فرق نہیں ہے جو ہر ہفتہ کی ضرورت نہیں  
پڑتی - بلکہ یہ ہفتہ -  
لیجئے یہ وہاں پڑے - یہ اور دوستوں کو  
ترغیب دیجئے - اور میری ہمت فرمائی فرمائیے  
میں ابھی اور دو اور کئی طیارے ہیں ہمہ تن مسرت  
ہوں - پھر کسی وقت رفقاء خلائق کے خیال سے  
یہ اشتہار اطباع دوں گا -

نہجی دانت و دندان | نہجی کسی نظم  
کا حکم رکھتا ہے - کیسا ہی درد کیوں نہ ہو مرن  
ہو نہجی کے زوہی روز کے ہنگام -  
بیتسون دانت آ کے اور درد فکا - نہجی  
نظر لگے کا خون - اور باگ کی ضرورت کہ کچھ کھایا  
داخلہ فتر -

## دافع امراض حشیم امیر

کی کیا حقیقت یوں سوداگر لوگ جو چاہتے ہیں  
مارین - اور یہ ہے جس کا سارٹیفکٹ افضل ترین  
خانہ ساز ملک الموت کے چان کے سارٹیفکٹ  
موجود ہیں - مال منگا کر کے صداقت معلوم کر لیجئے  
الکسی ایک سلائی لگاتے ہی اگر دکانی سے

## اشتمار

محمد الہی شریف مولانا احمد حسن صاحب شہادت نے  
منہ جہیز گل خانہ کتابوں کے احاطہ کیا کہ تھوڑے لوہائی  
کر کے بہا دیا ہیں انصاف یہ کتابیں نہیں دیکھیں وہ کمال  
شاعری اور دقالتی غن سے بالکل ناواقف ہیں -

حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی بہ حصہ جبک  
الملا یوں ہی ہیں دھرا ہاڑے بے شعور اور غافل  
غالب کے اکثر شعرا کے لیے معنی بتایا نہایت عمد

حل نکات مرزا امیر علی ہندوستان میں ہوا انعام الہی  
کا کلام کوئی کیا سمجھتا فارس میں ہی اس کے سمجھنے والے نہیں نہایت

حل قصائد خاقانی - کلام خاقانی باعتبار نکل و مضبوط  
ادق ہونے کے تمام شعرا فارس کے کلام کے بڑا ہوا ہی نہایت

مولانا موصوف نے بڑی جگہ کامی سے حل کیے ہیں -  
نامہ مبارک حضرت صلح - جو ملک بزمین منہ زمین ساد  
کے نام صیحا تھا جس کی حرکت اس نے سلام مہم خرواں نکودہ

قبول کیا جس کا نوٹو مہمہ و دستخط لیا گیا وہ کتاب شامل نیوی  
مترجم حجم ۲۴۶ صفحات ایک قیمت مترجم ۱۲

تاجرون سے رعایت ممکن ہے -  
صلح کا پتہ - اے - اے - علی احمد انصاری مقدمات  
ضلع کورداسیمہ - پنجاب

آدم کی بے قومی اور ابدی جی کی قابیلیت سے فائدہ اٹھانے کے تمام قومی معاملات کو اپنی خانگی جائداد سمجھ لیا ہے جو شیعہ اتحاد و دوست یا خوشامدنی ہوتا ہے اس کو کالج کے عہد سے یا کسی شپ ملتی ہے یا جو شخص بوجہ امارت خواہ مصروفیت کے اتنا وقت نہ ملتا ہو کہ کالج کے معاملات میں داخلہ دے اور اس کو یہ لوگ برا سے نام ترستی بناتے ہیں شیعہ ہند نے اپنے زبردست مضامین میں انہی بات ہننے یہ سنا ہے کہ وہ کتاب کی شکل میں چھپا ہے جا کر تمام مغرب زمین اور بزرگان قوم کے پاس بھیجے جائیں گے نام بنام مثلاً بن بتائی ہیں کہ کس طرح اس کلیک نے رفتہ رفتہ تمام قابل آدمیوں کو جو آزادانہ رائے یا غیہ دماغ رکھتے تھے علیحدہ سے اور کالج کے معاملات سے نکال دیا اور کس طرح کالج کو اپنی برتری یا وکالت یا لیڈری چکانے کا آلہ بنادیا۔ یہ بات بھی مسٹر محمد علی بی۔ اے۔ (آکسن) نے ایک پمفلٹ میں ظاہر کی ہے کہ کرسی شپ وغیرہ کے انتخاب کے معاملے میں یہ لوگ دو لون کے دبانے اور چھلانے تک سے دیکر زمینیں کرتے۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جو خط و کتابت نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب کی تھی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ حد درجے کی عداوت قوم کے بعض نہایت لائق اور دیانتدار آدمیوں سے رکھتے ہیں۔ شیعہ ہند کے مضامین میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کلیک کے جو معزز اراکین بمقام علیحدہ مقیم ہیں انہیں سے ہر ایک کی علمی لیاقت کچھ واجب و اجبی ہے لیکن ہوس استعداد بڑھی ہوئی ہے کہ ایک قوم کے سب کاموں کو برباد اور تباہ کرنے پر ہر وقت تلے رہتے ہیں۔ جب تک وہ کام ان اشخاص کی ماتحتی میں یا جب تک ان کا مرکز علیحدہ نہ ہو۔

ان مضامین میں کسی نہایت واقفکار آدمی نے وہ وہ راز ظاہر کیے ہیں جنکی نسبت یہ کہنا جیسا نہ ہوگا کہ

”جوری مان کھٹلے میں سرور اور رو“

اور معاف فرمایا جائے۔ اگر یہ کہوں کہ بات کو سمجھنے سے پہلے غل غلی نام شروع کر دیتے ہیں وہ بھی اور جھگڑوں میں ان کے بھٹنے کہ ان مضامین کی طوفانی توجہ کر سکے۔ بہت سے لائق اور بے لاگ آدمی ہیں بات میں متردد تھے کہ ان مضامین کو محض لائق مخالفت کا نتیجہ سمجھا جائے یا یہ خیال کیا جائے کہ دراصل ایک کم لیاقت مگر مضبوط انجن احباب علیحدہ میں ایسی ہے جو (استعاراً) جیک جیک قوم کے اصغر خواہوں اور قومی تحریکوں کی تباہی خون جس کے موئے ہیں یعنی شہرت اور بڑی حاصل کر رہے ہیں مگر معتبر ذرا بیچ سے جو اظہار حال ہی میں پہنچی ہیں ان سے بدب پر غریب ظاہر ہوگا اور راز افروغوں نے ظاہر ہو گیا ہے شیعہ ہند کے جیلے کو نہایت تھے لیکن بات اتنی تھی کہ شیعہ ہند کے کھٹے والے والے کو جو باتیں معلوم تھیں وہ یہ ملک کو معلوم نہ تھیں چنانچہ شیعہ ہند نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ وہ زمانہ غفرت ب آتا ہے کہ جب علیحدہ کلیک جرات کر کے قوم کے مسلمہ لیڈر عالیجناب نواب انتھالادو لہ انتصار جنگ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب بہادر سکرٹری مدرسہ العلوم کو بدنام کر کے آنکھ زور لوتوڑنا چاہے گی۔ غالباً لوگ ایسے ہو گئے جنہوں نے اس پیشین گوئی کو پورے طور پر باور کیا ہوگا۔ لیونیک جوائنٹ سکرٹری یعنی کلیک کے لیڈر اور سکرٹری بظاہر متفق معلوم ہوتے تھے تاہم یہ اتفاق ایسا ہی تھا جسکی نسبت مولانا قاضی نے فرمایا ہے

صلح ہی ایک مہلت سامان جنگ کرتے ہیں بھرنے کو یاں خالی تفنگ

اب چند روز پہلے تک چونکہ سخت معاملہ اسٹاف اور کلیک کے درمیان آٹرا تھا اور کلیک کو کامیابی ہو سکتی تھی جب تک قوم میں قوم کے مسلمہ لیڈر کو ظاہری تعلیم و تکریم کر کے اپنے ہاتھ میں نہ رکھے۔ اب وہ ضرورت رفع ہو گئی اور پہلے جو باتیں چیک چیک کی جاتی تھیں اور جس بڑی ہم کیلئے کلیک اندر اور تیاری کر رہی تھی اور جس کا پہلا پیش خیمہ تھا کہ

نواب وقار الملک بہادر نے ٹرمینوں میں جن لائق آدمیوں کا نام پچھلے سال کے اجندا میں پیش کیا تھا انہیں جتنے زبردست آدمی اور مولوی مشتاق حسین صاحب کی طرفداری میں پر زور کوشش کر سکتے تھے ان کا نام نکلا دیا تھا اور یہ ایک ایسی چال تھی کہ جس کو نواب صاحب موصوف بھی ممکن ہے سو وقت پورے طور پر نہ سمجھے ہوں اور اب اس خاموش گوتی نے ترقی کے علاوہ حملوں کی شکل اختیار کر لی اور کلیکی ٹرمینوں اور چند مدرسوں نے جنکا مجموعی نام پورڈیمنٹ علیگڑھ ہے اور جس پورڈیمنٹ مدرس ممبر کلیک کے مخالف ہیں اس میں علانیہ یہ تجویز پاس ہوئی کہ کالج کے سب بڑے بڑے کام نواب وقار الملک بہادر سے نکال لئے جائیں۔ کالج کا سب سے بڑا کام پورڈیمنٹ ہاؤس کی نگرانی ہے جو مدت سے پرنسپل کے سپرد تھا سہو سنا ہے کہ وہ بھی ساجزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کو مل گیا ہے۔

دوسرا بہت بڑا کام تعمیرات کا ہے جس میں اندازاً ایک لاکھ روپیہ سال کا خرچ ہوگا کچھ عرصہ پیشتر ساجزادہ موصوف اور شیخ عبداللہ صاحب وغیرہ ممبران کلیک نے اپنے کاموں سے استعفا دیدیا تھا تاکہ نواب وقار الملک بہادر حق ہو جائیں مگر اس شیر مرد بزرگ نے کچھ پروانہ کی اور تعمیر کا کام بمقتوری استعفا ساجزادہ صاحب اپنی نگرانی میں لے لیا لیکن ۶

نکو روتا ب مستوری نہ ارد صاحبزادہ صاحب موصوف کو یہ غل گوارا نہوا اور نواب صاحب موصوف اور ان کے مددگار حاجی موسیٰ خان صاحب نے یہ کام بھی لیلیا گیا۔ گورنمنٹ اور حکام انگریزی سے جس قدر خط و کتابت ہوتی تھی آج سے پہلے وہ سب آنرییری سکرٹری کی طرف سے ہوتی تھی اور نواب محسن الملک مرحوم ان کا نفرنس کو خیر باد کہہ کے صاحبزادہ صاحب کے سپرد کر چکے تھے اور اپنے آجی وزیر سراج الملک اور صاحبزادہ صاحب کو دیوان چندوالا کہا کرتے تھے یعنی اول الذکر پہنچ اور آخر الذکر سب کچھ (تک) نے ہی یہ احتیاطات اپنے ہاتھ سے زمین دیوئے تھے

نہ تو اگرچہ قوم سے پیہر اور می نہیں گئے  
نہ پیدا رخاں سے گراں بہ احمد خان  
تک آجیا مارا مل ہندوستان کے  
مسلمانوں کی ایسا ہی حیرت انگیز انقلاب ہی  
جیسا ایران یا ترکی سلطنت کا مگر یہ معکوس  
انقلاب ہے - ۶

ایک ساتھ چلا گئے - اور اُسکے ساتھ  
بیرسٹری ہو جو تقریباً کل خیر اضلاع اور  
بیرونجات میں ہے (کر سکے - اس سے تو  
یہ بہتر ہوگا کہ نواب قار الملک بہادر صاف دلی  
کے ساتھ استعفاء دے دین اور صاحبزادہ  
صاحب پیڈ سکریٹری مقرر ہو جائیں -

ہو کہ معتبر خبر ملی ہے کہ وہ بھی نواب وقار الملک بہادر  
سے ملے ہوئے اور صاحبزادہ صاحب کی عقل  
محیط اور کھنڈ بسیط کے سپرد کر دیئے گئے - اب

کلیک چین کرے -  
ہندوستان کی پالیٹکس میں سب سے عجیب  
بات یہ ہے کہ جس قدر مظالم اور غلط کاریاں ہوتی  
لوگ کرتے ہیں اُسکا دسواں حصہ ہی  
یورپین نہیں کرتے - تاہم تمام پولیس اور  
پلیٹ فارم یورپین کے خلاف گونجتا رہا ہے  
اور ریل پر پولیس میں دیوانی بین اور محکوم  
میں ماتحت ہندوستانی جس قدر مظالم اور رشوت  
ستانی یا بیجا غور یا ایذا دہی ظالم کرتے  
ہیں اُسکی کوئی خبر نہیں لیتا - انسو میں ہے  
کہ قریب قریب یہی حالت ہمارے قومی  
اختیارات اور انجمنوں کی ہو گئی ہے کہ قومی  
خواہ کا بھی معاملات میں یورپین اسٹاف  
کی آنکھ کا تنکا تو خوب دیکھتے ہیں لیکن  
مسلمانوں کی آنکھ کا شہیر نظر نہیں آتا -  
یہ نہیں جانتے کہ قوم کے لیے یہ بستی کتنی  
بڑی ہے کہ وہ درپردہ سازشوں کا شکار ہو کر  
ایک وقار الملک کے ہاتھ سے نکل جائے  
اور ایک آفتاب احمد خان کے پنجے میں  
آجائے - بین ان انقلابات کو قوم کی  
حد درجہ کی بد نصیبی خیال کرونگا - اگر قوم  
نے تمام معاملات کی سرداری علیحدہ کلیک  
کے چند آدمیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دی -  
لیکن اگر اسکا یہ نتیجہ ہو کہ قوم اب بھی  
سنبھل جائے اور اپنے دماغ سے  
کام لے اور چند خود نایا خام لیاقت - غیر عقل  
مزاج لوگوں کے ہر معاملے میں (قومی یا ملکی)  
بیرونی نہ کرے بلکہ انکو صرت مدرسے  
کے انتظام کیلئے محدود کرے تو یہ انقلاب  
نہیں ہے کہ ایک آزاد اور بابرکت زمانیکا  
پیش خیمہ ثابت ہو -

سبب تفاوت رہ از کجاست ناکبجا

مل ق

نیاز مند

احمد علی - بی - اے

STUDENTS - LIBRARY

چشم مارو شن دل باشد

لیکن گریہ خواہش ہو کہ صاحبزادہ صاحب  
کا نفرنس کے تعلق چند معمولی سرکردوں  
اور ججیوں پر دستخط کر کے اخباروں  
کے چھپوانے کی جلدوں میں آنے پر  
سکریٹری کا سچ اور محمد لیڈر مقرر کیے  
جائیں تو یہ بھی کوئی حیرت انگیز بات



بیوہ کرنیل سرولیم کرن وائل سی - آئی - اے

جنھوں نے غیر معمولی ضبط اور صبر اس حادثے پر ظاہر کیا۔ سیدان لال نے انکے

شوہر کو قہقہے سے ہلاک کیا

— — — — —

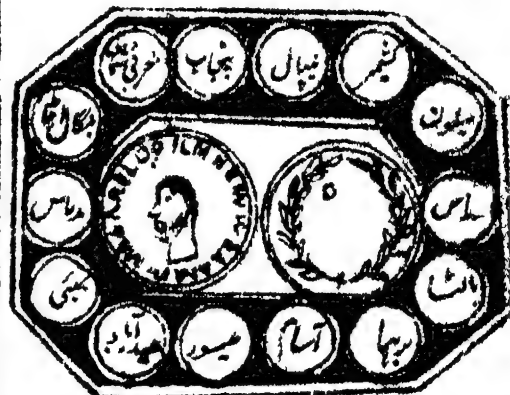
خدا اس سے برا نگیزد کہ خیرادران باشد

آخر میں یہ بات کہنا ہمارا ضروری فرض ہے  
کہ ایک شخص سے یہ بات خال ہے  
کہ وہ عمدہ طور پر کافر نس کا کام کالج کی خطہ  
کتابت تعمیر کا انتظام پورنگ ہاوس کی  
گوانی تعلیمی موزم ستاری کا اہتمام وغیرہ وغیرہ





# پارچہ والی گلی لکھنؤ



ہفتہ مع سار شیفٹ سرکار انگلشیہ نے نائش گاہ  
لندن میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے تبادلہ میں عطا  
رایا جو کہ شہر میں ہوتی تھی جو کہ جس کا غایہ  
ہے زیادہ تر چند دستاویز صنعت کی خیرین تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
لندن اور عام خریداری کی توجہ دیکارہے  
ہے دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو وہ طلب فرمادیں تجربہ پورا سار شیفٹ ہے

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
فلان مدانی بیل بوئیدار نہایت	اکڑ	اکڑ	۲۰ روپے تک
مان چکن کا لال یعنی چکن کے			۲۰ روپے تک
بیل بوئوں میں پر بہار کا مدالی			۲۰ روپے تک
نی ہوتی			۲۰ روپے تک
فلان چکن بوئیدار طرح طرح کا			۲۰ روپے تک
وہیہ کا مدالی سنہری بیکات			۲۰ روپے تک
کے لائق			۲۰ روپے تک
پتہ چکن جس کے گل بوئوں میں			۲۰ روپے تک
بہار کا مدالی			۲۰ روپے تک
ساری چکن جس کے گل بوئوں میں			۲۰ روپے تک
بہار کا مدالی ہے			۲۰ روپے تک
نچاے چکن سوئی درشتی چوتی			۲۰ روپے تک
بی مہری کے			۲۰ روپے تک
رے چکن بیل بوئے دار			۲۰ روپے تک
سنگے جو سے تیار			۲۰ روپے تک
اد چکن و بیل جو کو شہرہ دار			۲۰ روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزنی گول جسکو پہنکر بغیر	موتی	موتی	۲۰ روپے تک
عمامہ کے کچھری جائیز			۲۰ روپے تک
کلاہ گولی کوشتی نما زرد زری			۲۰ روپے تک
درشتی کلاتون			۲۰ روپے تک

## فہرست اسباب موسم سرما

فرد انسانی مع سرو کوٹ سلی	اکڑ	اکڑ	۲۰ روپے تک
سلائی تیار			۲۰ روپے تک
لحات نمین سکرو مارکین نہایت			۲۰ روپے تک
عیدہ نوشہرنگ			۲۰ روپے تک
پلنگ پوش جھانڈا و جالدام			۲۰ روپے تک
نہایت عمدہ			۲۰ روپے تک

## پانچین کھانیاں و تبا کوئی خوشبودار مشکلی گولیان

کہاں ہیں لاجبہن کو غیرت مشک و ختن بنانے والے  
کہ ہرین لب نوشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا اور شریف لائین اس روحانی و راحت جہالی  
وزنیت زبان کی نہت ہاں کی کجھت کو ملا خط فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب میزاق بعض جواہر ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرج دل و دماغ  
مفرج قلب بھرنگ خسار جلاب رطوبات فغلیہ  
محل دندان و معنی خون وغیرہ کے ہیں -  
گولیان درقداری ڈیہ ۲۰ روپے قیمت ہر  
سادہ ۲۰ روپے  
قوام جسکی گولیان میں فی ڈیہ ۵ روپے قیمت ہر  
زرد ۵ - یعنی جتی دار تبا کوئی سیر ہر  
۱۰ روپے  
محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر ان چکن پارچہ والی گلی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(بیچیس برس سارک ہندوستان میں آئی ہیں)  
(۱) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۲) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۳) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۴) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۵) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۶) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۷) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۸) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۹) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -  
(۱۰) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوس دو کے دو ایک معاویہ  
دیا جی -

فاسفورس اشکینا اور مینا ملا کر گولیان بنی ہیں میفر زری  
رگ - اس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی ہر  
مقوی فردی کی گولیان کا کپنا لقمہ وغیرہ ان گولیان کی  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
روپیہ ایک ہر ایک سے چار شیشی تک ۵ -  
اور اخفی مستورات کی دوا ہے ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہے ہر ایک قسم کی بیماری پر در - روگ تل کی کمزوری پر نو  
ٹانگ میں در و زیدہ کو مٹا کر اس دوا کو استعمال سے ہر کم خرابی  
دور ہو کر سم قوی ہوتا ہے - ایک ہفتہ میں دوا کی بھی آدھ مالش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار (۴) سو روپے خوراک ۵ روپے  
معمول چھانڈا ان دوائیوں کی تفصیل حال مع سار شیفٹ  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے ہر شکار پر ہوتے -  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تار چند دت شریف  
کلمت

## راہٹ انگرسون ادنیواریک امریکہ

راہتی قیمت ۳۱ روپے ۱۹۰۲ء تک

ایکل امریکن  
لیور داغ  
دنیا میں انکین  
عام شہرت  
خاص یہ ہر کہ  
اور پائیدار ہیں

راہتی قیمت ۳۱  
تصویر ۵ روپے  
دفعہ خیردار  
ساخت چیز کی  
ہر دوسکی وجہ  
قیمت میں کم  
اپنی آپ نظر

ہیں یہ امر بلا منافہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگرسون  
کی بنائی گھڑیوں کا پائیداری عہد کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ خاص  
یورپ میں ہفتہ شہرت حاصل کی ہو کہ اوسط روزانہ  
دستی ہزار یا ۳۶ لاکھ سلائے فروخت ہوتی ہیں انگلستان  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہر گھڑی ہفتہ ستائین  
ایکل و اچ کارواج - بنا ہوا ہے اس لیے ان گھڑیوں کی عایدی  
قیمت بچ رہی ہے آئندہ سال شروع تک یا لاکھ گھڑی  
فروخت ہوا ہے اس لیے بھی جاوے گی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دوا کی گارنٹی ہے - ہر گھڑی ہفتہ ستائین ہمارے خاص غیبت  
بہت زیادہ ہر دوا کی عایدی -  
انگرسون - ایسٹ انڈیا کمپنی لکھنؤ راہکارا نمبر  
۱۹۰۲ء - یہ گھڑی ہفتہ میں گولیان تمام مصیبتات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدرتی وقت کی توجہ کی لائق ہے -

میں نے اپنی زندگی کا یہ سب سے زیادہ اہم فیصلہ کیا ہے۔

کیا یہ بڑی بات نہیں کہ جب کسی  
 کو کچھ ملے تو اسے کھانا دے دے  
 ایک بھائی کے لئے آؤر دیا جائے جو بول کے  
 اسی بھائی کو تارکش کرتے ہیں۔ وہ تارکش کرتے ہیں گھر کا  
 اسی بھائی کو تارکش کرتے ہیں۔ وہ تارکش کرتے ہیں گھر کا  
 اسی بھائی کو تارکش کرتے ہیں۔ وہ تارکش کرتے ہیں گھر کا

[illegible][illegible][illegible]

تہذیب العلماء حاجی الحرمین حکیم ذکریا علی بی حسینی لاہور (میں نے روایہ)

مطبع شام اووه لکھنؤ نیا گالون محمد سجاد حسین چپو اور شائع کیا





اجرت اشتہار				
تعداد طبع	مہینہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
۱	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
۲	۲۰	۴۰	۶۰	۸۰
۳	۳۰	۶۰	۹۰	۱۲۰
۴	۴۰	۸۰	۱۲۰	۱۶۰
۵	۵۰	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰
۶	۶۰	۱۲۰	۱۸۰	۲۴۰
۷	۷۰	۱۴۰	۲۱۰	۲۸۰
۸	۸۰	۱۶۰	۲۴۰	۳۲۰
۹	۹۰	۱۸۰	۲۷۰	۳۶۰
۱۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰

نقص قیمت اردہ پنج				
نقص قیمت	طعام و شراب	عام خریدار	روسا	والیان
۱	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰
۲	۲۰	۴۰	۶۰	۸۰
۳	۳۰	۶۰	۹۰	۱۲۰
۴	۴۰	۸۰	۱۲۰	۱۶۰
۵	۵۰	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰
۶	۶۰	۱۲۰	۱۸۰	۲۴۰
۷	۷۰	۱۴۰	۲۱۰	۲۸۰
۸	۸۰	۱۶۰	۲۴۰	۳۲۰
۹	۹۰	۱۸۰	۲۷۰	۳۶۰
۱۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰

# ضروری اشتہار

جو محکمہ سٹریچیم مالک کارخانہ جنوب بیچیم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران جنوب بیچیم کو ۴ راور ۸ روالے بکسوں کی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چلر آئنڈ آئڈ یا سٹریچیم نوٹس بارہ آن یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چھ ر یا دو شلنگ ۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴ راور ۸ راور ۱۲ ر کے بکس قریب قریب ایکسان قد کے ہیں مگر گولیوں کا مقدار میں فرق ہی دھوکے باز دوکاندار علامت مثلاً ۴ روالے کو ۸ روالا اور ۸ روالے کو ۱۲ روالا بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچیم صاحب کی گولیوں کے ملنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دس قیمت مقررہ ہم علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھرن انیڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے



## تراشنا دلکش



چور

کہتے بڑے کو جوانی کا چور  
اوسکا بھی کوئی چور ہی۔ ہاں کئی گور  
ہے گور کو خاک میں ملاسنے والا  
یہ وقت کہ جبکہ کہتی سب میں شہ زور

وقت

تیزی ہو وہ چشم عقل جس سے خیرا

لے اڑنے میں ہی ہوا نہیں ہنر  
کیا نہیں حیف اسے برباد کیا  
ہی وقت زمانہ کا اوٹھائی گرا

نفاق کو طلاق

گھیرا ہی ہنر تو لے اس طرح نفاق  
جیسے گھیری کسی کو فوج قلماق  
ٹھنک بھی جب پر نکالیں تجھ یون  
دیتے ہیں زنان بد کو جس طرح طلاق

ہمت

کم حوصلہ ہارتے ہیں ہمت ہوم  
صاحب ہمت بڑھاتے رہتی ہیں قدم  
جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں سکو  
انجام کیے بغیر لیتے نہیں دم

نیتہ اعمال

جتنا کوئی کسی سے کہیگا کہ  
اوتنا ہی ہوتا جائیگا وہ خود بد

بد ہو کے نتیجہ پائے گا پھر اوسکا  
کھائیگا مصیبتوں کی دنیا میں لکد

آیا

ہر ایک ادا ہی تیری بھائی آیا  
کیا مِس کا پیام آج لائی آیا  
کیا تیری نذر کیجے کہ لیکن  
منہ کی ہوسوں سے گر پالی آیا

قطع شریف

کہتا ہوں راست فرق کب ہی سہو  
آواز ہی۔ او۔ آر کا یا ہے بھونپو

## اندازہ مرض سے حفظ مالقدم بہتر

جسکے قوت اور نظام جسمانی صحیح ہوں اوسکو طاعون اور چیچک ہیضہ۔ امراض شہسب

کوئی خطر نہیں یہ عارضہ ضعیفون اور اونکو جبکا نظام گھس گیا ہوتا ہے۔

اسکاٹ کا المشن

بیمار کون ضعیف جسمون کی تعمیر اور مستحکم کر کے روکتا ہی اس سے عارضہ  
کو سوا دور بھاگ جاتا ہی۔



ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون (متحد)

دوا سازان

لندن

انگلینڈ

اڑ کے ڈرتے ہیں دیکھ کر شکل شریف  
کہتے ہیں دور سے وہ آیا جو جو

تپ ولرزہ کا زور

ابکی تپ ولرزہ ہی بہت عالمگیر  
کرتا ہی ہر اک جسم پہ کار شمشیر  
جس طرح شکار گریہ ہی موش سطح  
انسان کو اس نے ہی بنایا نچیر

ایضاً

جس طرح دلو پتی ہے بلی چوہا

اس طرح دبا لیتا ہی ہر اک کو یہ آ  
ابکی تپ ولرزہ کا نرالا ہی ڈھنگ  
کوئی بوڑھا جوان بچہ نہ بچا

لندن سے نبرجی کی واپسی

لندن سے آگئے نبرجی اب لوٹ  
اخبار نویسوں کی تھی اچھی مسکوٹ

جب بحر فصاحت نبرجی نے جوش  
مارا محفل میں ساری تھی لوٹ اور

۱۵ پرلین کانفرنس لندن ۱۲

نبرجی کی وضوم

لندن میں دکھائے ہیں نبرجی وہ زور  
ہو ہو گئیں دشمنوں کی آنکھیں بس کور

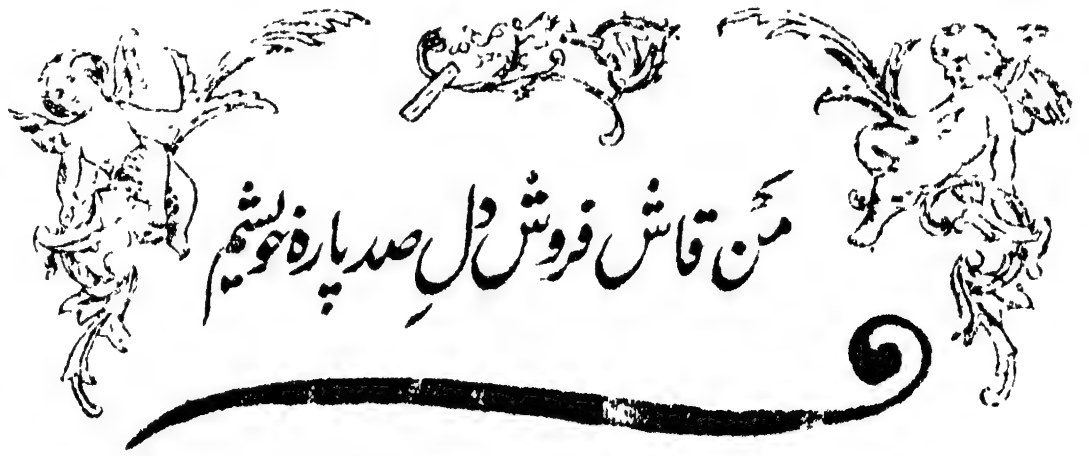
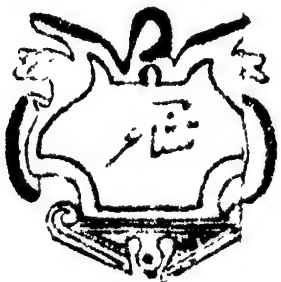
ہوتے تھے کھڑے دیکر کوسید جیب  
برلو کا اٹھتا تھا ہر اک سمت شور  
مرجبا

شادی خانہ بربادی

بے دیکھے تم سے دل لگایا ہمنے  
کیا آب خجالت میں نہایا ہمنے  
بس دیکھ لی کاہلی تمہاری حساب  
باون پورہ او جاڑ پایا ہمنے

گل چشم

کیرن کر لے ہیں آپ ہتھکڑی چشم  
پہنے ہیں آپ شال گر بندہ چشم  
ہر بات میں میل میں ملا دیتا ہوں  
گلر گلر آپ ہیں تو بندہ گل چشم  
ساق



دنیا دم اونٹھا اے جاکاں چلی جاتی ہے - بطنی اسیر لکون یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں ہے -  
ہوبہ سے اوڈہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی شمشا ہی اول و شمشا ہی دوم) جو فوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھر کی  
جلد کی قیمت ہے معہ معمولہ اک تھی گراب یہ شمشا ہی جلد و سکی تیت معہ معمولہ اک بھر مقرر ہے -  
اس میں بچہ سب ہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آوے پنج میں شائع ہو چکے ہیں -

چند ہیروز اور وہ پنج اخبار لکھنؤ

شبیرات

اور  
ملا جی

خلوے سے جو معدیہ کنواں تھا اس میں

سوجھی یہ نئی بشت عنب کو تاکا

نیت ہوئی ڈالو اڈول جب بیٹ پھر

ساتھی سے کہا بغیر ہومیدے داتا

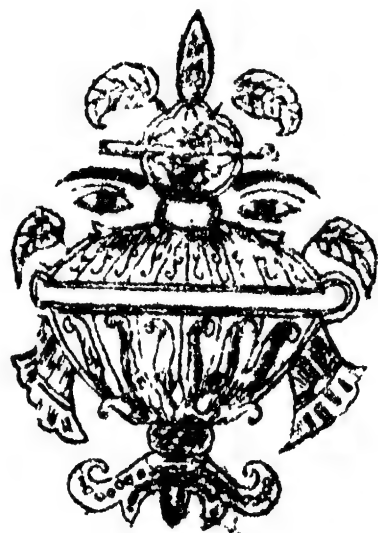
لڑکوں سے کرین وصول عید ہی دما

مان باب قرض لہین اوصالہین یا موم

دو رخ میں جائے یا بہشت میں

مکراچی کو اپنے تنہی مانند ہیے کام

سابقہ



# حلوائی شہزاد

کھڑے آئی ہے شہزاد حیدر

کریگا و: خل حسات بلور

نویسندہ: غلام حسین، ایڈیٹر: ابو

بینی: سبھی بہت حوانات ہوا۔

کھیا، ستون سے منہ نہ پھیرنا

کھڑا تھا بواؤ سے رات بھر

نقد حسین نہ میرون کی گئی :

نہ کہ 'وٹکا' ہی نہیں تہہ سوہ

نہایت ہی دلچسپ اور دلکش ہے

نکیر جو محبت اور کربات ملو

رکے نے کوئی سے جوڑ دشن

نہ آئید یہ رو کے بات خارہ

بنائے معجز تو ایسا اسکے قابل

پھر اُنکے بعد کے نزاتِ علویہ

من و سوا کا کہیوں وہیں اے شیخ

۱۰. شیعیان قبا و حاجستان ملوک

و عا ہی رام سے تسویٰ ملی ہر دم

کے میراثی نہیں دان راستہ حلوہ

۱۲۰

محلوا سے خوردن را رد باید



این

لہذا ان حضرت محمد علیہ السلام کا چار فرارہ وارے  
 دولت ایران جہد کے وقت قتل ہوئے۔ یہ سلاطین  
 میں عجیب ہر ہنگامہ رکشت ان کا باز آگرم  
 کر دیا۔ ہمارے دیکھئے ان کے واپس ماجرہ نہت منظر الدین  
 کے اپنے منہ سے یہ فرارہ چار فرارہ  
 اور لہذا نفع اباب ہر زمانہ دیکھئے۔ شخص  
 جموں سلطنت کردی تو یہ کہ عیدیت صاحبزادہ  
 کے تخت استیمن ہوئے۔ یہی اپنے پیر بزرگوار  
 کا نظام شکست کر دیا اور چارہ اختیارات اپنے  
 ہی ہاتھ لے لئے۔ یہ کیا تھا۔ بے میرے  
 ہائی۔ ہمارے اعلیٰ نشست و خوں کا ہنگامہ  
 زرمہ۔ اگرچہ اسی موج سے نہ نہفت  
 اور از رزت کی بار آپ جانتے کہ جب نفع کا  
 ماسد ہی بگڑا۔ تو پھر کیسے نہ ہو کھا  
 آسکتا ہے۔ حضرت باقر ردرس تو فرارہ  
 سے ایران پر ازت ان سے پہلے تھے۔  
 ہی۔ اور یہ کچھ جاہل بیان اور ادب کی  
 بکرا ہے۔ یہ ان کے کہ فکر میں لگے نہ تھے۔  
 گو بہر حال ان ہی کون المیوں سے دیکھتا  
 جاتا تھا۔

ایہ اس طوائف نے محمدی اور رفساوی  
کہ دیکھ کے روس نے بجلہ حفاظت عبا  
پارسی نکان والک کے ایک دستہ رزی  
اور نوغیہ کا دن سے وتار ہی دیا۔ اب  
کیا تھا مقل جانی اور گبرٹے اور بہرے۔  
کیونکہ دستور ہی پسند اور چھوڑی سلطنت کے  
جا۔ ہنے والوں نے بہشت زمانہ رفساوی  
روشن خیال۔ موجودہ زمانہ کی افزائی  
جائوں کو بھیانے والے ہی موجود  
شہاد کو اپنی محمدی حکومت خود تباری اور  
غاندان شاہی کا مندر۔ رعایاے ایران۔  
مالک کی تباہی۔ عیسائی سلطنتوں کی چامباہی  
شاہ کی نویدانی اور باقرہ کاری کیوجہ سے  
فارسی۔ ما آذربائیجان اور جہانگیر  
نے بہری آری۔ شاہ کو آتش و فتنہ۔

محکمہ پنجاب اسٹنٹ کمیشنر گرامین سہا یو گروہنگ پنجاب

پروفیسر یاشنگھو ابووالیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اگر کوئی شخص میری سرسری سنذات میں سے  
جو قریب میں ہزار کی ہیں ایک کو بھی غرض  
ثابت کئے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ - جولاہور کے پنجاب نیٹک  
مین اسکو طلب کے لئے مارچ ۱۹۷۶ء  
سے جمع کیا گیا ہے



شاہ اپنی جان بچا کے روسی سفارتخانے میں  
پناہ گزین ہوئے۔ اور لوگوں کا قول ہے  
کہ جس طرح سے شاہ نے ادھر ملک و ملت کو  
ذلیل کیا تھا ویسا ہی خود بھی ذلیل ہوئے  
شاہ کا دلیر و جویسز اسن فعل ہے محنت نشین  
کیا گیا۔ اور وعدہ ہوا ہے کہ مجلس شوری  
(پارلیمنٹ) کے ذریعہ سے ملک کا انتظام ہوگا  
اگرچہ روسی کرپٹل لیاخوف کی فوج کے کاسکین  
نے شاہ کی حمایت میں مخالفین پر گولہ باری کی  
مگر بجز شکست کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہوا۔  
۲۱ جولائی کے رپورٹ کے ٹیلیگرام سے واضح  
ہوتا ہے کہ روس نے ایران کی جدوجہد  
کو بدین الفاظ گھیر رکھا ہے کہ ایرانی  
قبائل کے ہاتھوں سے سرحدی روسی تاجروں  
کے حفظ امن میں کچھ خلل واقع ہوا تو انھوں  
روسی پر زور کا زروانی کرے گا۔  
سچ ہے شاہ کی حمایت اور دستوری حکومت  
کی مخالفت میں جب دال زنگی اور گلتی کیونکر  
اس وقت بقول عہدہ دار کرسے عہدہ پر دار کوئی  
یہ حیلہ اور بہانہ سرحد ایران میں مداخلت اور

## (۴) تاریخ تمدن

بکس ہسٹری آف سولائیشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے۔ بی ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔  
کاغذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
یا  
دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتے پر مل سکتی ہے

جاملے کا ڈھونڈ لایا۔ واہ رے رے  
آخر سگر ٹکویا اسکی خیر نہیں کہ باز گرا رہا تھا  
کرنے والے ایک لکڑی کے بل خر س  
کو بچا لے رہے ہیں۔ فائنٹل و فقط  
ساق

ح - م - د



## ہماری خواہش



جن صاحب یہ تمنا ہے کہ لندن دیکھئے  
عیش کا گھر دیکھئے عشرت کا مامن دیکھئے  
چھوڑ کر ہندوستان کا ملک یا جڑا ہوا  
سو سمندر یا انگریزوں کا مسکن دیکھئے

جل کے جی بھلائیے تفریح ہاٹ پارک سے  
مغربی تہذیب کی قدیل روشن دیکھئے  
کچھ طرز ہائش پر وہاں کے خور کچھ  
سج میں جسکی زبان ہر ایک لکھنؤ  
ملکے انگلستان سے طرز تمدن دیکھئے  
ناز انداز مسان شوخ برفن دیکھئے  
زیر سایہ اونکے رہ کر بھاگے سایہ کو  
جست بادس پر وہ چلنا اونکا تن دیکھئے  
دیکھنا تصویر طلف زندگی ہی پر ضرور  
ہوٹلون میں مہوشوں کو جلوہ افکن دیکھئے  
لطف آزادی اٹھانا ہو تو آزادی سے  
منہمک مرد و عورت کو ہمہ تن دیکھئے

امتحان سنگین اگر نری کی نری کا بھی ہو  
تھام کر دل لیتا۔ یون کی ترچھی چتون دیکھو  
عکس رنگ رخ سے ان کسں تون کراہ  
غیرت بارغ جنان ہر ایک گلشن دیکھو  
کوٹ پتلون مانگ کے خیرات مسٹر بیچ سے  
ہے یہ حسرت ایک ن انگریز بھی بن دیکھو

شاہ پوری



## جھینگہ کی مینڈکوں کی صد اوکا شور بجلی چمکے ہی ہی تو بادل کا زور



انسان کا سچ تو یہ ہے کہ عجب خاصہ ہی ہر وقت  
یہی خواہش ہی منت یہی آرزو ہے  
کہ جو کچھ ہم چاہیں وہی ہو اور پھر جو وقت جس طریقہ  
سے جو تغیر و تبدل پسند کریں اسی طرح ہونا  
چاہئے۔ کارکنان فضا و قدر بالکل ہمارے  
ماتحت رہیں۔ تو ہمارے لئے سے اچھا  
ہے۔ اور اگر بالکل ماتحت نہ رہیں تو کم سے کم  
اس قدر تو ضرور ہو جائے کہ بلا مرضی انے  
کوئی کام نہ کریں اور جب کوئی تغیر و تبدل ہو  
تو ہماری مرضی و خواہش کے موافق ہو۔  
ذرا اس خیال پر غور تو فرمائیے اور بجائے  
خود انصاف فرمائیے کہ ایک بنی نوع انسان  
ہر وقت اور ہر موقع پر دوسرے کی تمنا تو  
پوری نہیں کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کے لئے  
وہ مجبور ہوتا ہے۔ چاہے کسی قسم کی خطابی



# دن دونی ترقی پر تجب - ہین ابوتھلین یار کے دنیا سے نرا لے پو لو دیکھتے ہی دیکھتے کیا پانون نکالے



روح نگار

انگلستان





والے خوش - حصہ بجا - آئندہ کے لیے سدباب ہو گیا - اور آئندہ امید و کما سلسلہ ختم - ہنشل پر عمل ہوا -

کم خورد عسریزمن - نہ خورد جان من  
باقی آئندہ بشرط شرکت شادی فقط

سرافق  
ایک مسافر



## اعرافی ڈاک



مدن لال دھندلہ - کریئل سرولیم کرزن ایللی  
اورڈاکٹر کاؤس جی لال کا پیام مل دنیا کو

اگرچہ دنیاوی ریاضی ہے تو ایسی تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کی تھی - عیسوی اعتقادی تثلیث یا تہود کے برہا لیشن ہمیش کی تفصیل و تصریح سے زیادہ فہم و ادراک انسانی سے بعید اور تین بیسی ساتھ اور اجمیری معین الدین چشتی کے اونیس اور بیس والے نقش کے گورکھ دھندلے سے قریب ہے - مگر روحانی حساب کے مہول سے دنیاوی اسکولوں کا بچوں کی تعلیم سے اعلیٰ تر اور مقدس تر ہے - پس سچی بولس تگڑم کی ارواح کس وجہ سے بالکل تلجوری ہو رہی ہیں - اور علت و معلول کے اوجھیرے ہیں ایسا مزج و امتزاج - عدل و اعتدال ہو رہا ہے کہ

Local Cacator

the kulay & madine (L) all

تینوں غیر جو تھ ہو کے مدور مثلث بن گیا اور فوق عالم بالا سے تحت دنیا میں تگرگ دار مثل سحاب کے بوند کے پیکار ہی چاہتا ہے - کیا معنی کہ یہاں بے شغلی اور بے پکاری بحت سے تینوں دل بہت ہی گھبراتے ہیں -

طاق بھر گیا ہے - اب میں سمجھ گیا - حصہ تو سب طرح تمام کو واپس کر دیا یہ کہ اگر کتبہ سکون دے لو ہم اپنی طرف سے بخوشی تمام دیتے ہیں اور جہان سے لائے ہو وہاں جا کے سلام کہدینا اور نام پوچھکر ضرور بتا جانا -

حجام کو چونکہ پورا حصہ ملا - اسلئے وہ شام کو نام اونکا بتا گیا - اور صحیح نام و نشان سے واقف کر گیا - اتو بندہ درگاہ کو بیچ و تاب ہوا کہ یا باین شور شور یا باین بے نکی (را و بخی و دکان پھیکا بکوان) ایک برٹے کا بچ کے پاس ۳۰ شدہ درخیز بار سڑی پاس اور بالکل انگریزی طرز معاشرت کے دلدادہ مگر افسوس ہوا کہ آبنک اونکے خیالات پارینہ کا شیرازہ سہیل و سبل شکنجے کا دباؤ اور شامی جبین علاوہ بوسیدہ اور خرابی کے صد ہا نقص موجود ہیں - ایک طرف تو جٹلین اور نئی روشنی کا خیال دلو بیچ و تاب میں لاتا ہے اور دوسری طرف مرسم قدیما نہ و مہلیت کا رنگ پسند خاطر ہونا ایک نئی دلی ہے - آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جٹلین اور مرسم کی نشان کے کس قدر خلاف ہے کہ وہ گرد و گناہ کے تقسیم کرے اور وہ بھی تیل کے یہ طریقہ سب طرح متبول عام ہو سکتا ہے آج کون اپنی نفس پر اس قدر قادر ہے کہ اس قسم کے رفلج کو یہ نظر بدر منیر قائم کر کے اسرافات نہ کرے اور سپر شکوہ شکایت کی گرم بازاری اور بلا وجہ منہ پھلانا مستند ہوگا - اگرچہ جس تقریب میں تقسیم ہوئی ہے اسکا نفع بخش نتیجہ بہت کچھ آئندہ امید و کما زینہ ہو گیا ہے اور بقول اکثر واقفکاروں کے یہ مثل صادق ہے کہ

پانچون گھی مین سر کر اسی مین

مگر بندہ درگاہ نے وہ سونٹھ کا ناس ایسا کر بجز اس کے تقسیم لینے گنگلون کے اور کچھ تقسیم ہی نہ کیا - اسی پر ملا -

اب اگر دوستوں کو شکایت ہے تو ہوا کرے جواب معقول رکھتے ہیں کہ ہلکوا ایسے مرسم جدید کسی غیر حکم پر پیدا کرنا مقصود نہیں اور اس سے ہلکوا نفع ہے - لہذا اقلط - کیون کیسی رہی - اتو منتظم ہو گئے جسکا جی چاہے خوشی سے حصہ لے ورنہ واپس کر دو ہم خوش اور ہمارے سارے خاندان

تھیں اپنے نفس پر جبر نہیں کر سکتا اور اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا اور وہ ہرگز کسی دوسرے شخص کی خواہش پوری نہیں کر سکتا اور یہ سچ ہے -

ایسی صورت میں نہ مستورات قابل عراض ہیں اور نہ ہمارے دیگر اپنا سے جنس عام اس سے کہ وہ بزرگ ہوں یا مقدر خورد ہوں یا مندرست - ہر شخص بحیثیت مرسم برادرانہ و عزیزانہ اپنے گھر کا خود مختار ہے - نہ اوسپر کسیکا اثر ہے نہ دوسرے اوسکا ہے -

آجکا واقعہ سنئے کہ بندہ درگاہ اپنے راحت سرا میں بلا کسی تردد و فکر کے آرام کر رہا ہے اور چونکہ بارش کا موسم تھا ہوا ہی خوشگوار آ رہی تھی - تو یا بیٹھی بندلے رہے تھے کہ دروازے پر کسی نے آواز دی کہ حصہ لے جاؤ - پہلے تو مجھے کہانی برسا ہے اور برسات کا موسم ہے شاید کسی دوست نے (برہمنی کباب) بطور تحفہ روانہ کئے ہوں گے - اگرچہ اس قسم کے مرسم نوگون سے کم ہیں کیونکہ آبنک ہلکوا اتفاق کسی دوست کے گھر ایسی چیز بھیجے کا نہیں ہوا - بجز فرائض کر دینے کے - تو پھر امید لگانا ہی فضول ہے لیکن یہ تو حیرت ایک جملہ معترضہ ہے اسکو سچ نہ تصور کیجئے گا - دروازہ کھول دینے کا اشتیاق ہوا - مگر کچھ اور پانی کی زیادتی نے جرات نہ دی آدمی کو آواز دی معلوم ہوا کہ وہ کسی مقرر سے گیا ہے -

فہر درویش بجان درویش نہ  
کا مضمون پیش ہوا - دروازہ کھولا تو ایک آدمی حصہ لئے کھڑا ہے - اوسنے کہا کہ حصہ لیجئے چونکہ برادری کا معاملہ ٹھہرا - حصہ لینا ضرور ہوا - حصہ بھی سنئے شاید کسی صاحب کا شوق کھانے کا چاہے - چار گنگلے جلے ہوئے تیل کے ایک گھٹیا یعنی کھکری ایک چاول کا لڈو جسکو خدا کا رم کہتے ہیں - اتو غصہ معلوم ہوا - اول تو بوقت تکلیف ہوئی دوسرے ایسی مہل چیز کا حصہ فوراً واپس کر دینے کا قصد ہوا - تمام سے پوچھا کہنے بھیجا ہے - اوسنے کمانشی جی کے یہاں سے - نام یاد نہیں ہے مگر ایک بزرگون سے اوسنے رسم و راہ ہے - کہا کہ ارے بھئی نام تو معلوم ہو جائے - اور کیا تقریب ہوئی کب ہوئی - اوسنے جواب دیا کہ پرسون رت جگا یعنی خدات ہوئی اشد مدبران کا



نے ہی رونما ہو کے بازار سفاکی و جانستائی گرم کر دیا۔ طلبہ مہابت سے طاعت کا ذہر و آب ہو رہا ہے۔ ظالم ابرجملوں کو احاطہ نیاہ و حفاظت میں رکھ کے سر پرستان قدردانان حق کو خصوصیت جمع علل و افات ارضی و سماوی سے محظوم مستدام مامون و معصون شاد و خرم رکھے۔ آمین ثم آمین

سرافقہ  
شیر سنگھ  
گوری

زعفران بونا لو کچھ سون سے لگیا  
مشک کا نیکی بھی ترکیب چاہیے

ذیر پنج -  
آرام بٹاؤ بھی کہاں کا جھول جھال ہے -  
ہے - پر لیس ہے - یہ ہے وہ ہے -  
دن بھر خرچ چون ہے - دماغ سوزی ہے -  
پھر اوسیر ہی موت کا جلوہ ماتھ میں - کام وہ کرو  
کہ نہ لگے نہ بھٹکری اور رنگ جو کھا آئے -  
محنت کم پڑنے خرچ واجب ہی واجب ہو اور  
نفع لے خدو بے پایاں ہو - یہ نہیں کہ خرچ  
کی تو کوئی انتہا نہیں اور آمدنی کی یہ صورت  
کہ جب کبھی چھٹے چھٹے کسی خریدار صاحب  
کا جی چاہا اوٹھوں نے توڑا ہوتے بھیج دیا  
ورنہ تقاضے پر تقاضے ہو رہے ہیں اور  
مفت خورے ہیں کہ سانس ڈو کار نہیں  
لیتے - غرض اس آپ کے جھول جھال میں  
لاکھوں کروڑوں نقص ہیں اور نفع ہی بہت  
ہی کم ہے - بندہ درگاہ کو دیکھئے کہ ایک ہی  
مہینہ کی مدت میں خفیف محنت اور بہت  
تھوڑے خرچ سے اس قدر دولت جمع کر لی  
ہے کہ ہفتاد ہشت کیلئے کافی ہے - نہ

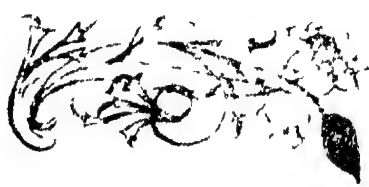
جو ہے کا کھٹکانہ بلی کا غم مزے کرتے ہیں اور  
وندنا لے ہیں -  
پنج - ارے میان ہکونو برہا برس ہی  
دماغ سوزی کرتے ہو گئے - بڑے بڑے  
قابل - ڈاکٹر - حکیم - فلاسفر - عالم - فاضل  
وغیرہ وغیرہ سے سابقہ پڑا - مگر ایسی ترکیب  
کسی سے نہ سنی تھی ہماری تو رال ٹیک پڑی  
خدا کے لئے ہکونو ہی تبارو کہ اس بڑھوئی  
وقت میں تو ذرا مفکری نصیب ہو -  
بتا لئے کونو میں تبارو کہ آپ آدمی کھم  
قانونی اور بات عقل میں آنے والی نہیں  
سننے ہی آپ جرح کرنا شروع کر دینگے میں اونکر  
جواب دینے سے مجبور ہو جاؤنگا اور سطح  
میری لاکھوں کروڑوں روپیہ کی بات اور نایاب  
ترکیب مذاق میں مل جائے گی - جسکا مجموعہ  
بید لال ہوگا - ہاں اس شرط سے تباہ سکتا  
ہوں کہ میری طرح آپ بھی انکھ بند کر کے  
اوسیر عمل شروع کر دیں - پھر اگر آپ کو فائدہ نہ ہو  
میرا ذمہ -  
پنج - ایسی نایاب ترکیب کیلئے مجھ کو جیٹرا  
آپ کرن بدل و جان منظور ہیں اور میں  
اونکی پابندی کے لئے حلف اٹھاتا ہوں -  
اچھا سنئے مگر غور سے سنئے گا -  
تھوڑا زائد ہوا کہ ایک صاحب جن سے میں صرف  
اس قدر واقف ہوں کہ .....  
..... بوجہ شاعر ہونے کے  
تخلص کی طرف سے اپنے کو مستحق کہتے ہیں  
اور بوجہ حکمت جاننے کے نام کے قبل حکیم  
کہتے ہیں - اور بوجہ لکھنؤ میں رہنے کے  
اپنے نام کے بعد لکھنوی کہتے ہیں اور جو  
اپنی خذاقت کے نفوس بارہ بنگی کے ایسے  
غدار شہر کے گیلستان میں بڑی محنت اور  
حافضانی سے گھر سے بیٹھانے کی غرض سے  
شہر مذکور کے کوڑا کرکٹ یعنی مینو پلٹی  
کے دفتر کے قریب والے کمرے کے  
گویا آسمان چہارم پر مقیم ہیں - اتفاق زمانہ  
اور مساعدت نخت سے اپنی تشریف شریف  
کی سدیدی اور نفسی خاص اس مقام لائے  
برشے مہین یعنی دے پلے تیلے - خوش پوش  
خوش مذاق - خوش خلق - آدمی ہیں -  
ایک دن زعفران اور اوسکی کاشت کشیر

ایک شخص کا جو تک محدود تھا اس نے  
پر جناب حکیم صاحب فرمایا کہ اوسکی کاشت  
ہرگز محدود نہیں ہے بلکہ ہر جگہ پیدا ہو سکتی ہے  
البتہ بیج ملنا شرط ہے -  
اسیر جب لوگوں نے اعتراضات شروع کیے  
تپ آپ نے فرمایا کہ مجھے اتفاق سے ایک بیج  
مل گیا تھا میں نے اسے اپنے بان گئے میں بویا  
اور دن رات برف کے پانی سے سینچتے چیتے  
آخر کار اوسمیں اکھوا اکھوا اور درخت تیار ہوئی -  
اور لوگوں نے تو اسے فقیر حکیم صاحب کی کپ  
سمجھ کے اسیر کوئی توجہ نہ کی مگر میں نے اپنی سادہ دلی  
سے دل میں اس قول پر استا صدقنا ہوا -  
گھر آئے ہی انتظام شروع کر دیا - کشتیہ  
کینی کو بچوں کا آرڈر دیا اور دس بار کشت  
کو بلائے ایک گلا چالیں فٹ لبا اور میں نے  
جوڑا تیار کرنے کا حزمہ دیا - مٹی جھول -  
کھاروں نے اتنا بڑا گلا تیار کرنا غیر ممکن تھا یا  
آخر کار ایک پرا نا گھار تیار ہوا اور تیسرے روز  
گلا بنا کے خاصا کچا ہوا ٹھن ٹھن ہوتا تھا  
اوس روز بچوں کا پارسل بھی آ گیا اور سینے  
حکیم صاحب کا نام لے کے تھوڑی چھوڑ مٹھی  
لئے میں چھوڑ کے بیچ بودینے - سارے مین  
من برف ریزہ اوسکی آبی سستی میں صرف ریتارا  
آخر کار مہینہ بھر کے بعد گلا زعفران راز ہو گیا  
لوگ تماشا دیکھنے آئے گئے - بے خیمہ -  
رکھ کے پیسہ گٹ لگا دیا - دنل میں ہزار روپیہ  
اس طرح پیدا کئے - اس عرصہ میں -  
کاشنے والی ہولی مٹی کے بڑے بڑے  
تاجروں کو بیٹے خطوط لکھے اوٹھوں -  
اپنے کارندوں کو بھیجا بیٹے فعل کٹوا کے  
گھر بند ہوا - سب بلا کے تین ہزار گھر  
رہوے - کھڑے کھڑے ڈیڑھ کڑور  
کل گھر باغی ہزار فی گھر کے حساب سے  
بیج ڈالے - ہنگ ٹھریں روپیہ بیج دیا ہوا  
نود آتا ہے اب چین کرتے ہیں - کیوں  
نہ کو گے کیسی پر یا ترکیب بتلائی ہے -  
پنج - لا حول ولا قوۃ - تلو امسال لرزہ بخا  
نہی نہیں آیا - ماشاء اللہ کیا عمدہ ترکیب بتلائی  
ہے - اور آپ اور حکیم صاحب دونوں کس  
بیج بولے ہیں - اگرید اور زعفران کی قیادت  
کل زمینوں میں ہوئی تو زعفران زعفران نہ تھی



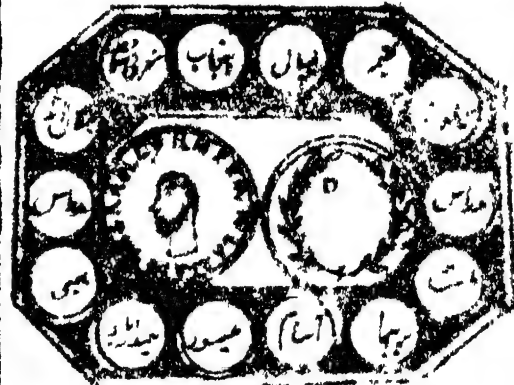
کیسے لپکتے ہو پھر دیکھیں یہ اللہ

دور درسیہ پانچویں شیئرن کے چیلنج تمام دو افراد شش  
فروخت کرتے ہیں یا مرنے والے۔ دو باکس ۲۰ بجے پاس  
یون کاکس کو (فروش اسٹنٹ) ایک تہہ نکالنے سے  
تاکہ کسی خاص کیون ہو تو فرم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت  
تو ایک ہی ڈیبا میں ہا سیر دیا ہر کی ہتی یا غولی (میرٹ)  
بادہ کہہ جو کہ پڑھ اور اور میلکا سٹے علی سڈن ٹین  
خود اور غازی رفرد کو کہتے پکڑی ہوئی ملت بین کی شٹل  
نکھنے کے لئے کافی ہائی گو ہے۔ تمام دو کا نڈا دیکھے پاس  
قیمت کار دو روپیہ فی ڈیبا۔





# خانہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن پارچہ والی لکھنؤ



خانہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن  
پارچہ والی لکھنؤ  
خانہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن  
پارچہ والی لکھنؤ

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا مانی ہل بوتھا رنایت	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
تھان چکن کا مانی یعنی چکن کے	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
گل دیوٹون مین پر ہمار کا دلی	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
نئی ہولی	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
تھان چکن بوتھا طرح طرح کے	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
ادو پٹا کا مانی سنہری بلیکٹ	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
سکے لائق	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
دو پٹا چکن جسکے گل بوٹون مین	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
پر ہمار کا مانی	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
ساری چکن جسکے گل بوٹون مین	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
پر ہمار کا مانی	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
پانچا چکن سوئی ویشی چکن	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
بروز مری کے	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
کرے چکن ہل بوٹے دار	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
سے ہوئے تیار	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
کلاہ چکن دیوٹی چوکتیہ مہ کام	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ موزی گول جسکو چکن کریم	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
مہر کے کچری جانیو	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
کلاہ گول کشتی نما زعفری	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
دریشی کلاہون	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰

## فہرست اسباب موسم سرما

فرورنگی سوہر و گوٹ سلی	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
سلانی تیار	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
محاف نین سک و مارکین نہا	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
عمد خوش رنگ	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
پٹنگ پوش بھالو دار و جالدار	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰
نہایت عمدہ	۱۰	۱۰	۵ سو ۵۰

## پانچین کھانیوالی متبا کو خوشبودار مشک گولیان

کسان ہین حالب ہن کو غیرت مشک و فتن بنائے والے  
کہ ہر ہین لب لوشین پر سرخی کی بہار دکھائے والے  
ذرا ادھر تشریف لائین اس روحانی و راحت دہانی  
ورنیت زبان کی لذت دہان کی محبت کو ملاحظہ فرمائین  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میز ش بعض جو اسرار و یہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ معوی دماغ مغرغ دل و دماغ  
مغرغ قلب بھرنگ خسار جانب رطوبات فضلیہ  
مجلی دندان معنی خون وغیرہ وغیرہ کے ہین  
گولیان درقداری ڈبیہ ۰۲ توکہ قیمت عمر  
سادہ ۰۳ توکہ ۰۴

قوام جسکی گولیان ہین فی ڈبیہ ۰۵ توکہ قیمت عمر  
زردہ - یعنی ہتی دار متبا کوئی سیر چکر

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر ان چکن پارچہ والی لکھنؤ

## ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

(۱) پیچیس برس سارک ہندوستان مین ستا مین آر جی ہین  
(۲) دما جیہ روزا چھلنا ہوسی دوا کے دوا ایک عتاد جی  
دبا جی -  
(۳) نیارستے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جی جاتا  
(۴) یوٹے دوائے یا چکا دما دما کا سامتی ہو گیا ہو وہ بھی  
ہن اس وقت صحت پاتے ہین قیمت ایک شیشی ایک وپیہ چالانہ  
دما کی دوا - اگر محصول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹری مین طاقت دیو والی دوائیون مین مشہور دوائین

فاسفوس اسٹکٹیا اور مینا لاکر - گولیان ہتی جن نہ  
رگ - ماس اور خون کو یہ طاقت ہتی جی اسلے انکی کڑی  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی  
مقوی مردی کی گولیان کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے ہین دو ہفت کی خوراک مین گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیر داک محصول ایک شیشی تیار ۰۵

امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات  
دوا جی ہر ہکا دم کی پیارن پر - روٹ مانی کمزوری  
نہایت دردناک و کوٹا کراس و اگر ہتھان ہتی ہتی  
دور ہر قسم فوی ہتی - ایک ہر ہکا دم کی دوا  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ سادہ ایک آنہ  
محصول چھ آنہ ان دوائیون کی ہر ہکا دم کی دوا  
کے پورن کتاب بلانیت مانی ہتی ہتی ہتی  
ڈاکٹر اس کے ہین ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی  
کلمت

ڈاکٹر اس کے ہین ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی  
کلمت



ہین یہ امر بلا غافلہ صداقت کو پہنچ چکا ہتی کہ انگریزوں  
کی بنائی ٹھرو یونکا پالدار ہتی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
مین - دنیا مین کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ مین ہر قدر شہرت حاصل کی ہتی کہ اوسط روزانہ  
دس ہزار یا ۳۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہین ہتی  
مین ہتی قیمت ۰۵ شلنگ ہتی - چونکہ ہکو ہندوستان مین  
ایکل داج دنیا ہتی اسلے ان ٹھرو یون کی عایتی  
قیمت ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی  
فروخت کیوا اسلے ہتی جاوگی - ہر ایک ٹھری کے ہمراہ  
دو برس کی کارنٹی ہتی - ہندوستان مین ہماری خاص قیمت  
بہ ذیل ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی  
المشہر - ایست اینڈ داج کمپنی کلکتہ راجا بازار اندر  
اورہ پنج - یہ ٹھری ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی ہتی  
آراستہ ہتی - ہر مردانان وقت کی توہ جی لائق ہتی

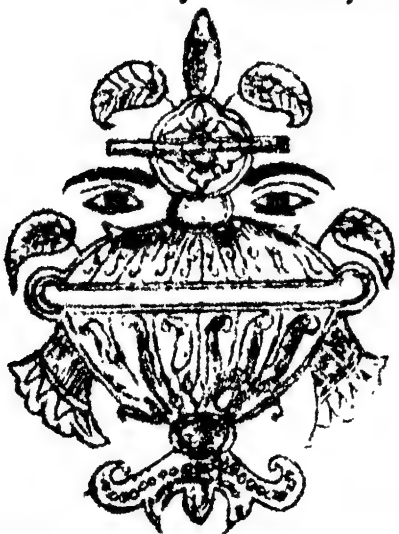


مکتبہ مصنفہ محمد سجاد حسین اڈیشہ اودہ پنج

ظرافت ضیف من شرابور۔ فصاحت و بلاغت من  
دوبا ہوا شے رنگ ڈھنگ کا بانکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ من مذاق اور نفس قصہ من مضحکات قعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہین۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے شہزادوں کا رشتہ خانغالی۔ مرزا ستودا۔  
ابو اسحق۔ عبید اکالی اور انگریزی میں مارک لین  
ڈکلس جبرالد تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قہقہہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پنج لکھنؤ میں مل سکتا ہے



(۱) ایک شیشی عطر۔  
(۲) اٹلی کا بنا ہوا ایک روبال۔  
(۳) روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۴) ایک قینچی۔  
(۵) ایک جاکو۔  
(۶) ایک تنگلی۔  
(۷) ایک شیشہ۔

(۸) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔ گلابی۔  
ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور پوسٹج ورنل نہ جدا  
پکھٹا شیشہ سے بیچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

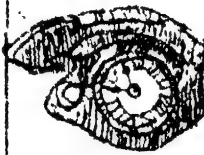
## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناگمانی نفع

ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



نہ دینا چاہیے  
ایک سٹرلنگ چاندی کا کارڈ  
چین مفت۔ شرفا اور ایمر زادیوں  
کی نذر کے قابل۔

نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلس۔ اوین فیس۔ دلریا اور عقیق وقت  
بتائیو والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کرینگے قابل۔  
کارنٹی یا پنج سال۔ مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
لوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی۔ عالمی  
قیمت تیس روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔ یہ باندھی جاسکتی ہین۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیننگ اور پوسٹج۔ دس آنہ  
جدا لے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱۵  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت

کل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی

نادر موقع! ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئے گا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوں کی گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہی۔ ایک بار جان بھر دینے



سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہو کیس وین کیس  
ہی۔ سکی سویلیاں اور ہند سے نہایت  
واضح ہین۔ کل۔ یز وکی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہی کیس طرح استعمال  
کیجئے خواب نہیں ہوتی۔ کارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للہیر

ورمیالی سکند والی کرو لوگران گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہین۔ ہو اٹل مثل کیس جدا  
چابی۔ سٹاپ ایکشن کل جدا ہے۔



گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سویلیاں  
ہین۔ گھنٹے منٹ اور سکندنگ  
طلباء۔ سوار افسروں کے لیے بہت ہی م  
کی ہی۔ کارنٹی چار سال چلی  
قیمت ساڑھے تیس روپیہ عالمی یا پھر پیو و آنہ ہر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خریدینگے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کرینگے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سونیکا ایک سٹ بٹن۔
- (۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی انگوتھی۔
- (۶) ایضاً خمدار چین۔
- (۷) ایضاً ایک لاکٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاونڈین محمد سجاد حسین چھپو کے شائع کیا



REG. 13.



یادری

زندگی ہر دلی کا ہے نا  
مردہ دل خاکسب جیو رہے ہیں  
اودھ پنچ



مقدار	مقدار	مقدار	مقدار	مقدار	مقدار
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام

مقدار	مقدار	مقدار	مقدار	مقدار	مقدار
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام

# شروری شہار

چونکہ مسٹر بیچم مانگنے کا رخانہ تھا۔ بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران  
جسٹ بیچم کو ۴۲ روپے روئے بکسوں کی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع  
کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں  
چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پنس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ  
۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴۲ روپے اور ۱۲ روپے کے بکس قریب قریب ایکساں قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے  
دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۲ روپے کو ۸ روپے اور ۸ روپے کو ۱۱ روپے بنا کر فروخت  
کرتے ہیں۔  
اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے ہٹنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ  
پر مبادلہ محصول ڈاک کے۔

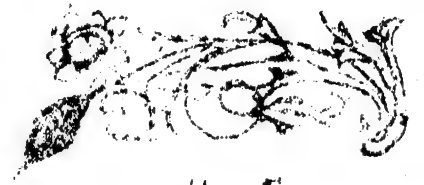
ہندوستان۔ برما۔ اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اترن اینڈ کینی منبر ۱۱ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو گا



## ہسپتالی نظمیں



بقیہ سابق

بوجہ شدت ضعف ہسپتال میں چونکہ نسبتاً مقوی اور لطیف غذا کا استعمال کیا جاتا تھا لہذا اس سے متعلق اور ایسی ہی بہت سی باتیں کہیں سے نہ عرض کیا ہے۔

نمبر ۱۵  
صحت میں توجہ کا ذریعہ آرٹ کھانا

شلف بھی دانا جلد ہونے کا آگے لگاتے

سویا جوہر ہاتھ لوتے باجا جاگا

## بچوں کی صحت

وہ بچہ جن کی بڑی فکری بات ہو

اگرچہ چھوٹا ہو مگر مدد ضعیف اور کمزور ہو

اسکاٹ کا ایلشن

دینے میں توقف نہ جائے

اگرچہ قطرے دودھ میں ملا کے دیئے جائیں تو بچہ میں تیزی سے بہتر ہو جائے

خوش بپاش چائے لگا ہو جائے اور غذا و صحت کی نشانی ہو (نرالیہ کا)

ہاتھ سے نہیں چھوئے

سب دو افراد میں چھپتے ہیں

اسکاٹ و بون (نرالیہ)

دوا سازان

نڈن آکھینڈ

(۱)

جانے کوئی خاک کیا عادت ہے مرنے

معدریوں کے لطف وہ کلف کے مرنے

آتا تھا کوئی کانِ ملاحی ہر شب

پوچھے کوئی ہم سے توجہ کے مرنے

نمبر ۱۶

بازو کی ہڈی کا ٹوٹنا اور اسکے باعث مصیبت کا پہلا ٹوٹ پڑنا

آرام کے لڑکوں کی کبڈی ٹوٹی

پابندی میرا اور پھسڈی ٹوٹی

سب بازی اور نشاط کا ٹوٹا بازو

جب آس کی شکل ہا سے ہڈی ٹوٹی

نمبر ۱۷

نرسوں کی طرح اری اور انکی وہ جیلاہٹ

نظر و بین جو بھولی وہ سرسوں کی طرح

دن بھر کے کٹتی ہیں یہ سرسوں کی طرح

وہ چال کی شوخی اور وہ کمرون کی لچک

اللہ سے بانکی ترچھی نرسوں کی طرح

نمبر ۱۸

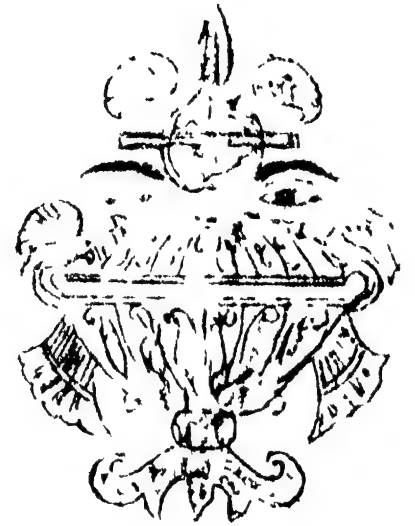
بعض وقت اپنی صحت کا مایوسی پر

سہل کی روشِ زبانِ درازی کتبک

نرگس کی مثال دیدہ بازی کتبک

ہر گلشن ہستی میں خزان آئے کو  
اے بلبل جان یہ نغمہ سازی کتبک

ہر گلشن ہستی میں خزان آئے کو  
اے بلبل جان یہ نغمہ سازی کتبک



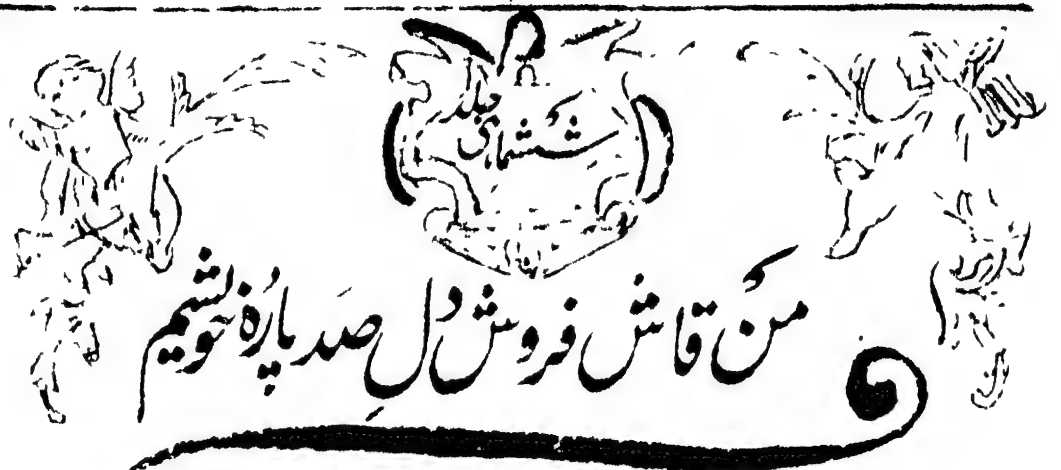
## ناول قبال دولہن



بشیر الدین نیا شائع کیا اقبال دلہن :-  
شگفتہ ہو گیا مفصلی مضامین غلشن کیا  
زبان کیسی پیاری ہی مقاصد کیا فروری  
یہ دیکھو تو زانیہ کا ہی فوٹو یہ من عن کیا  
کہیں قصہ مینی کا کہ دل ہو جا جس سے خون  
دکھائی ہی سیتی کیا دکھایا ہی لڑکین کیا

کہیں تعلیم ملاجی کی اور اسکا نتیجہ ہو  
کہ بچپن میں رہا اقبال نگہ پاس کو دن کیا  
کہیں اقبال مرزا جا رہی ہیں اب لگاؤ کو  
جہاں کی کھڑی کیسی غم سے ان کا شیون کیا  
کہیں کالج میں پڑھنے کی دکھائی کیا  
کہ جا کر وہاں ہوا اقبال بھی پابند فیشن کیا  
وہی اقبال مرزا جا رہی ہیں اب لایت کو  
عیان ہی مغربی تعلیم کیا تہذیب لندن کیا  
کہیں شگفتہ ہو گیا مفصلی مضامین غلشن کیا  
زبان کیسی پیاری ہی مقاصد کیا فروری  
یہ دیکھو تو زانیہ کا ہی فوٹو یہ من عن کیا  
کہیں قصہ مینی کا کہ دل ہو جا جس سے خون  
دکھائی ہی سیتی کیا دکھایا ہی لڑکین کیا

کہیں تو ڈومنی ٹک رہی ہیں گیت اور  
کہیں پیچھے پیچھے گانیاں دکھاتی ہیں سدا ہن کیا  
طلب تریا ہو کوئی نیک کوئی حق جھگڑتا  
ہوئی تقریب میں شہدائے فقر و پرچہ چاچن کیا  
جہیز ایسا دیا جسمیں عایت ہر زبانی  
ہوئے میں کی برائی کیسی اور تنجہن کیا  
ہو کیا سب تھیون کی خوشنما پوشاک اور  
ستم دھاک کی سچ دھج کیا غضب دلہن چوچن کیا  
وہ چہ سرت سنان خست کا غم انگیزہ رخصت  
منہ سے گوسنے روتا تھا کھڑا وہاں دوست دشمن کیا  
کہیں چوچتی ہیں شوخی چیل چیل بل و عیار کیا



## من قاش فروش دل صد پادہ ششم

دنیا دم اٹھائے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطنی السیر ملکوں یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
اسوجہ سے اودھ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم)۔  
جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔  
پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول اک تھی گرا ب یہ ششماہی جلد و نکی قیمت معہ محصول  
بھر مقرر ہے۔ اس میں بجنہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودھ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں

ہر گلشن ہستی میں خزان آئے کو  
اے بلبل جان یہ نغمہ سازی کتبک

اے بلبل جان یہ نغمہ سازی کتبک  
ہر گلشن ہستی میں خزان آئے کو







اگلے بادشاہوں پر تلگوچہ اس قدر وہ اعتراض نہیں  
ہیں زیادہ تر عالمگیر پر ہیں۔

اسکا سبب یہ تھا کہ عالمگیر پابند مذہب نسبت  
اور دن کے زیادہ تھے اور اگر نے اپنی جہالت  
اور بے علمی سے یہاں شرعی احکام کی پابندی  
چھوڑ دی تھی۔ دیکھاؤ کے بعد کے بادشاہوں  
نے اس پر زیادہ کہ نہیں کی جب عالمگیر کا دور آیا  
اوسنے از سر نو دینی احکام زندہ کر دیے۔ اگر کو  
تم جاہل کی لفظ سن کر خوش ہوئے ہو گئے حقیقت  
میں وہ پردہ لکھنا تھا۔ اور اسی لیے وہ ہر شاخ  
میں جہل سے جھولتا پھرتا تھا کبھی کلیسا کا عقیدہ  
سے تو کبھی آتش خانہ کا کبھی مسلمان ہے۔ تو  
کبھی ہندو۔ ورنہ اور طریقے تو اگر نے دیکھے  
برنی ہے جو عالمگیر نے بھی نہیں برنی۔ رانا  
جنور زہد کا واقعہ اور پھر نطفہ یہ کہان سننے  
جو مخبر انا کے رانا کا تھا اوسکی شرکت سے عالمگیر  
غریب سب ایسی بر نظری تاریخیت و ادب و رعیت  
کیا دیکھو گل فرنگ ترجمہ ایک فرانس کے شہزادہ  
کے تصنیف کا) عالمگیر اور مغل بادشاہوں کے  
قبل جو بادشاہ گزرے ہیں اوسکے جو طریقے  
تھے اوان سے عالمگیر کا برتاؤ نرم رہا اوسوقت  
در بار شاہان میں سلام کا جواب اور زور سے  
غیر وان کے ساتھ کیا تھا تاریخ دیکھو عالمگیر نے  
تو کوئی ایسی سختی نہیں کی۔ پھر بھی اوسیر طعنہ  
کی پھر رہے۔ ورنہ بات بات میں دشنام  
عالمگیر ہی نے تو اس قدر جائزہ پاٹ شائے  
دے ہیں۔ اوسنے سوائے ذاتی منہی پابندی  
کے اور سختی اور تعصب کسی سے کی۔

اب تم سے میں پوچھتا ہوں کہ عالمگیر نے  
فتح دار اشکوہ کیسے فتح پائی۔ ہم ہندو جان شارو  
کی مدد سے ورنہ مسلمان اس قدر تھے کہاں۔  
دار ایک عین ہندو طبیعت کا شہزادہ تھا بلکہ  
کسی ہندو نے اوسکا ساتھ نہ دیا۔ اگر عالمگیر  
متعصب ہوتا تو کون ہندو اوسکا ساتھ دیتا پھر  
مجھے کیوں میر منشی کرتا۔ اس شعر پر جو حقیقت  
بہت آزاد تھا کیوں انعام دیتا۔

تمہارے یہ خیالات شاہان اسلام اور خصوص  
عالمگیر کے ساتھ کیا واقعی غلطی سے ہیں یا  
تعصب۔ اگر غلطی سے ہیں تو ہمارے  
دور کرو۔ اگر تعصب ہے تو یہ سخت غیرت  
کی بات ہے کہ بعد انقلاب سلطنت تم ایسا کرو

جس رکابی میں کھانا اوی میں سوزاں کرنا۔  
مسلمانوں نے تم غیر قوموں کے ساتھ کوئی برائی  
نہیں کی۔ تلگو کر یاں دین۔ عہد سے دیئے  
علاقے دیئے۔ انعام دیئے۔ مذہبی آزادی  
یو جا کر دیا کرو۔ شادی بیاہ کی رسم بطور غریزہ  
پھر بھی بچو دلا نہیں لیا گیا اگر بحیرہ موتا تو عذر ہو جاتا  
سب مقابلہ کرتے کسی نے چون بھی تو نہیں  
کی۔ خوشی خوشی نسبتیں ہوئیں۔ عقد ہوا  
تمہارے یہ خیالات تمہارے اسلاف کو یہاں  
نہ زندہ کرتے ہیں۔ سب ادون غریبوں کو لغتہ  
دیتے ہیں کہ انکی اولاد کیسی نا شکر گزار ہے  
تو اب بعد انقلاب سلطنت اور بعد مردن بلا سو  
یہ تملہ مسلمان بادشاہوں پر کرتے ہیں۔ دیکھو  
عیسائیوں کی وضعیتاری کیا مانا اوسکا خلق  
مسلمانوں سے ایسا ہی تھا جیسا تمہارے  
باب دار ایرودہ مسلمانوں کے کیسے عہد میں  
کیسے اوسکی یادگاروں کی تعظیم کرتے ہیں کیسی اوسکی  
یادگاروں کا نام رکھتے ہیں۔ دیکھو یہ شہنشاہ  
جرمنی دستق کے سفر کو گئے تھے

صلح الدین کی قبر پر یاد رجو ہالی تھی اور وہ بھی  
پتھو یوں کی۔ اس قدر مسخ دین اور پرانی قبر میں  
سپین میں قائم رکھی گئی نہیں۔ جب ۔۔۔ سنے  
زین۔ کہ یہ ہند کی آیت ہو اکی تاثیر سب دنی  
عداری تو میں چھپ جاتا ہوں شہر مندو ہوتا  
ہوں پھر جب کہ ہمارے خیال اپنے بادشاہوں  
کے ساتھ ہے تو موجودہ حکمران تلگو کس وقت  
دیکھ دیں گے۔

اب سنو۔ تم مسلمانوں پر کیوں اعتراض ہو  
جو جسکے مذہبی اصول میں داخل ہو اوس پر اعتراض  
کیا وہ تو خدا کا حکم ہے۔ تمہارے یہاں کیا نہیں  
ہوا۔ مہا بھارت نے کیا کیا۔ کیا خون کی  
ذیان نہیں بہیں۔

شادی بیاہ ڈولا کیا نہیں ہوا۔  
رام چند نے راکیش دیو کو قتل کر ڈالا۔ پر رام  
نے کیا نہیں کیا مگر اذکو دیوتا کتو ہو۔ اور  
اسلام کو نظر حقارت دیکھتے ہو۔

اسلام میں کوئی ایسی باتیں یا نقص نہیں پا  
جائے جو کسی مذہب میں نہ ہوتے ہوں نہ ویسے  
جذبات پائے جاتے ہوں جو کسی دیوتا نے  
نہ ظاہر کئے ہوں۔

تمنے روشن آرا بیگم دختر سلطان غازی عالمگیر پر

سیوا جی کا نسلہ جو گودھا۔ تلگو نہ ہی رو سے  
یہ بھی خبر ہے کہ جھوٹ۔ چوری اور گنہی کی بے مروتی  
کرنے کی یاد ان میں بیان نام بالا پر مذہبی  
رو سے کیا حکم ہے۔ سیوا جی اور ایسی حرکت  
روشن آرا اور ایسے حرکات پر تعصب تلگو نہ ہی  
پہی باندھ دی ہے۔ اسوقت وہ سب مردہ ہیں  
بعد مردن جو جاہلوں کو لیکن منع حقیقی کا ہی دربار  
کبھی ضرور ہوگا۔ سیوا جی کی کوئی حقیقت  
عالمگیر کے سامنے نہ تھی جب جاہل فانا کر دیتا  
لیکن مراحم شاہی نے ہمیشہ چشم پوشی کی۔  
میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اب مسلمانوں کے  
ساتھ یہ برتاؤ کر کے تم کیا فائدہ اٹھا لو گے۔  
سوا اس کے کہ اپنی کم ظرفی کا ثبوت دے رہے ہو۔

حضور مہراجہ والی گو الیار نے اگر لاکھ روپے  
علیکر تھ کو دیا تو کیا بر کیا۔ بادشاہوں کے  
یہی طریقے ہیں۔ حضور نظام الملک اعلمی  
بندگان عالی نے ایک ہندو کو وزیر جو کر دیا  
راجا بادشاہوں میں تمہاری ایسی کم ظرفی  
کہاں۔ زار روس جب ہند میں آئے

عالمگیر کی قبر کو اوسے دیا۔ حضور شاہزادہ  
ویلہ نے اگر کے قبر کی تعظیم کی۔ بادشاہوں  
میں تعصب کیسا۔ اپنی اعلیٰ حضرت امیر کمال  
امر تسمہ میں۔ مکہ میں کے دربار۔ میں  
پیشین ماہوار دے گئے ہیں۔

زین اور یہ۔ تربیب ہو جاتی بیٹھے ہیں  
یہ خط سن کر خوش ہوئے اور میری رائے  
سے متفق ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہماری قوم  
کا بقی فرض ہے کہ اپنے معاہدہ ان قوم کے  
سوا طین اور اسات کا ادب کرے اور تہذیب  
کو دخل نہ  
سیوا جی ہی اتفاق سے اسوقت آگیا تھا۔  
اوسنے سنگوہت غصہ کیا اور کہا رام رام عالمگیر  
کی لڑکی میرے ماں بہن کے برابر تھی میرے  
گوسیان کی لڑکی میرے متاری۔ شہدا  
میں تھوڑا ہی تھا جو اپنے بادشاہ گوسیان  
کے حرم کی طرف بزدگاہ اٹھائے۔ میں تو کہیں  
ڈیوڑھی کے قریب ہی نہیں پہنچ سکتا تھا  
سواری جب نکاتی تھی دو دو کوش رہتا فوج  
ساتھ ہوتی تھی شہر اور دیہات کے سب مرد  
باہر چلے جاتے تھے کیواڑ بند ہو جاتے  
تھے۔ کس کی مجال تھی جو اوروں۔۔۔



انگلستان



بائیکاٹ والوں کا منصوبہ

عطاے توبہ لقاے تو





اب دریافت طلب و مشکوک امر یہ ہے کہ مشرقیوں کے  
مصرعہ ثانی میں بجائے ”بیوہ“ کے کہی اور  
لفظ اوسیکا موزن یعنی دیگر خیال کرنا چاہئے  
یا صرف ”بیوہ“ جیسا کہ مسطور ہے۔ اگر فی اصل  
زن بیوہ ہی سے مراد ہے تو اوسکی مناسبت سے  
کیون ممانعت کی گئی۔ درحالیکہ شرعاً عقد ثانی  
بیوگان جائز و مستنون ہے۔ تو ایسی صورت میں  
منین معلوم کہ زن بیوہ کے ساتھ عقد نکاح باندھو  
میں کونسا امر مذہباً و رواجاً ممتنع ہے کہ جو باعث  
ہرج و مرج و زیان ہو۔

ساق

شیر سنگھ

گوری

## دیوان سعادت

اگرچہ اوہ پنج کو اکثر لوگ کسی تصنیف یا کتاب  
مطبوعہ کی نسبت اظہار رائے یا ریویو  
کرنے میں مختلف اسباب لایہ و لا اور بخیل  
نظارہ کرتے ہیں مگر مطلق منین خیال کرنے کے

قابل گوش سیکڑون گوہر

گوش بھی قابل گہر ہو شرط

یا دوسری طرح ۵

صندلی رنگ سیکڑون معشوق

عشق بازی کا درد میرت شرط

اور یوں بلا امتیاز خواہ مخواہ کسی مصنف کی تعریف  
و توصیف کرنا محض اپنا وقت عزیز کھونا اور

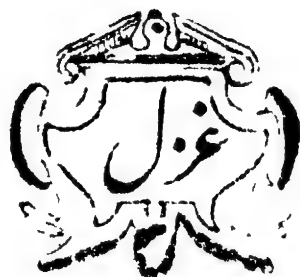
دوسروں کا دماغ پریشان کرنا ہے۔ ہاں اگر  
کوئی تصنیف اور فن پرچہ کے نزدیک بیوہ من الیہ

قابل توجہ ہو تو اوپر خاموشی اختیار کرنا خواہ  
منصب و قناع نگاری ورا۔ سے زنی ہو چنانچہ

یہ مطلب مذہب۔ مجاہد بعد عرصہ کافی کے جا سے  
مہربان عنایت ذرا مہربانی ابوالخیر مطلق عالم

ادبیات پنج کی سعی موفور سے دیکھنے کو ملا۔ اسکی  
ظاہری صورت اور طرح طرح کی رنگین۔ جدول کی  
فول صورتی اور طبع کاری دیکھ کے نیز مکی عالم کا  
نقشہ دیدہ ورون کو متحیر کرتی اور باطنی خوبیاں  
یعنی کلام شاعرانہ اشعار و غزلیات کے مضامین  
کارنگ۔ محاورات کی بندش۔ زبان کی چستی  
و چربستگی۔ خیالات کی جدت دل و ادگان معانی  
کو گرویدہ کرتی ہیں۔ اور کیون نہ حضرت رئیس  
ابن رئیس نواب سید سعادت تعلیمات صاحب ہمارے  
رئیس اعظم میجر یو رنظف پور ضلع ڈیرہ گنجا شاگرد  
رشد جناب ذراغ مرحوم کا کلام فصاحت نظام اور  
ادب استاد کے رنگ کو یا حسن وجہ ظاہر  
کہتا ہے۔ چنانچہ حضرت معنی مدوح اشان  
کی دو تازہ غزلیں بھی ہم درج ذیل کرتے ہیں۔  
ناظرین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ کس پایہ کا کلام  
ہوتا ہے۔

اسکی طبع کا اہتمام بھی مطبع نو کشور کے سپرد تھا  
اور سہین شک مین کہ ایک حد تک اوسنے  
بکمال خوبی اچھا کام دکھایا۔ اس طرح ہمارے  
دوست حضرت خیر موصوف کی طویل اور محنت  
شبانہ روزی اور نگرانی و قیام لکھنؤ بھی نتیجہ  
معقول پیدا کر کے رہی۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ  
امرا کی تصنیف اس اہتمام سے شائع ہونا  
اور یوں دل کھول کے اوسکو مصارف برداشت  
کریا چاہیے۔



تمنے جو میرا گلا کا ملا جاتا رہا

شکر ہے سے تو احسان جاتا رہا

ہی دن انکی محنت میں ہی میرا ذکر یوں

کے ہیں مین ستم کا اب مزاجا تار رہا

دولت میرا کو کیا ہو مجھے بود دوستو

او میں بڑی سرکار سے جو کچھ ملا جاتا رہا

سوگ میرا کو کیوں ہو۔ بعد مدن غم یہ

تھا میرا اک تختہ منسوق بچا جاتا رہا۔  
دل جو پہلو سے گیا میسر تو فرستے ہیں وہ  
کیا ہوا کچھ کھو گیا کچھ آچکا جاتا رہا  
اب ستا لو جتنا جی چاہے مین پر ہوا بھر  
دل ہی تھا درد آشنا وہ آشنا جاتا رہا

لکھنؤ چھوڑا سعادت اب کہاں لطف سخن

گلر خون کی پیاری آہو کما مزا جاتا رہا



مجھے ملنا میری جان تمنے اگر چھوڑ دیا

یہ ستم کیوں ہو کہ آنا بھی ادھ چھوڑ دیا

کون کہتا ہے تم کا رہنے نہ بچہ دیا

دل تو قبضہ میں کیا اسے پور چھوڑ دیا

آستان میرا نہ چھوڑے گا ترے چھوڑ دیا

قیس دیوانہ و وحشی تھا کہ گلر چھوڑ دیا

کیون نہ تار یک ہوا نگو مین ہماری نہ

تمنے آنا مرے ہر شک ڈھچکا ڈھچکا دیا

ملنے دل پہلے کا کس شب تنہائی میں

ساتھ تو نے بھی مراد رد جگر چھوڑ دیا

جز کفن نے کیا ساتھ کچھ اپنے قارون

سیم وز چھوڑ دیا اعل و گہ چھوڑ دیا

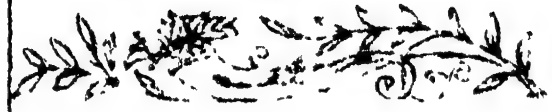
مجھ گنہگار کو یار ہے بھر و سائر

کون پوچھیکا مجھے تو نے اگر چھوڑ دیا

آہ دل دزدکا ہیں مین بھولی جہن

پھیر لین آنکھیں مگر باد نظر چھوڑ دیا

اچکے جاڑو مین ہی جا نا مجھے پیغمبر پور -  
لوگ کہتے ہیں سعادت نے تو گھر چھوڑ دیا



## آغا انجینئرنگ اسکول

### فیض آباد

دنیا میں ہزاروں ایسے ہمدرد موجود ہیں جو دوسروں کو  
فائدہ پہونچانے کی کوششیں وسیعی میں غلطان  
پیمانہ رہتے ہیں -

یورپ خصوصاً اہل لندن کی کیفیت ہے کہ میں  
کسی کو وہ کوئی کام یا پیشہ کرتے دیکھ لیتے ہیں  
ہمہ تن اسکی فکر و تدبیر میں مشغول ہو جاتے ہیں  
ملک ہندوستان میں بھی صد ہا ان صفات کے  
ہمدرد موجود ہیں - سو قوت ہم بائیان آغا انجینئرنگ  
اسکول فیض آباد (اودہ) کو مثالاً پیش کرتے ہیں  
جناب موصوف وثیقہ دار شاہی خاندان رئیس ہیں -

کیا ہمدردی کی ہے کہ سرکاری ملازمت  
ترک کر کے قوم کے کام میں اپنے کو وقف کر دیا  
آچکے اسکول میں نقشہ نویسی - سب اور سیری  
اور دستکاری وغیرہ بتائی جاتی ہے ہر مذہب  
کے لوگ جنکی عمر ۱۵ سال سے ۲۰ سال تک ہی  
انگریزی و اردو خوان - پاس شدہ وغیرہ پیشہ  
پڑھتے ہیں اور ہر ضلع کے لوگ یہاں موجود  
ہیں - تعلیم کی مدت صرف ایک سال ہی - فیس داخلہ  
۵۰ - فیس ماہوار ۱۰ - کرایہ پورڈنگ  
ماہوار ۱۰ - ادسیر طیفہ کی مضابطہ کی تصدیق  
پر غریب طالب علموں کے ساتھ رعایت بھی  
ہوتی ہے -

اس اسکول کی عمدگی تعلیم اعلیٰ مدارج کے پور میں  
حکام نے بہت اچھے ریا کر کے کئے ہیں - یہاں  
کے بہت سے طالب علم معقول تنخواہ کے ساتھ  
سرکاری وغیرہ سرکاری ملازمت پر کامیاب ہو

ہیں -

اب یہ خبر نہایت خوشی کی ہے اور کہنا چاہیے  
ہے کہ بائیان اسکول آغا صاحبان کی بھی ہمدردی  
کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ سرکار گورنمنٹ بہادر نے  
آلات چھاپائی اور زر نقد کے ساتھ اس اسکول  
کی آمدادی اور علاوہ اسکے اس اسکول کے  
طالب علموں کی پرورش کے بڑے معقول یہ ذریعہ  
تیار کیے جیسا کہ حکم صدرہ چیف انجینئر صاحب  
بہادر - بن - بلو - ڈی - یو - پی - نے ظاہر  
ہے کہ اس اسکول کے پاس شدہ طالب علم -  
سب اور سیری - ورک انجینیئر - نقشہ نویسی -  
ٹریسری - کی جگہ پڑھ رہے ہیں - اور مزید  
پرورش حکم صدرہ - میجر - ای - ایچ - ڈی  
وسی - ایٹکنسن - آر - ای - پرنسپل ٹامسن  
کاچ - ریکی واضح کرتا ہے کہ اس اسکول کے  
پاس شدہ - نقشہ نویسی - ٹریسری - سب اور سیری  
ورک انجینیئر - کے عہدوں کے لئے ریکی کاچ  
میں امیدوار کیے جاتے ہیں اور انکی ملازمت  
کے بارے میں لحاظ ہوگا -

سرکار گورنمنٹ اس پرورش کا شکر یہ جسد  
ہم لوگ کو من و دہ کہ ہے -

ہندوستان کے اور مالک کے علاوہ صرف  
مالک متقی آکرہ و اودہ میں بڑے بڑے  
دو متذہبی چشم اور ذی ہمت موجود ہیں -

لیکن اودہ پنج اس بات پر انیسویں کرتا ہے کہ  
سرکار گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہمدردی اور قوم  
کی طرف سے یہ بے پروائی کہ ان سچے ہمدرد  
قوم بائیان اسکول کا کسی تعلق دار اور کسی رئیس  
عالی ہم نے آج تک ہمدردی کا وہ ڈاٹ پاس  
نہ کیا - جس طرح - سچے - صیرا - شیخہ کا نفس  
نے بھی کہ ہمدردی نہ ظاہر کی جو اپنے کو بڑے  
قوی ہمدرد بتاتے ہیں - اس موقع پر اودہ پنج  
کو نہایت تعجب ہو کہ آج تک کسی اخبار نے بھی  
خبر نہ لی - آغا صاحبان کی ہمت پر آفرین  
بلکہ صد آفرین -

اب اودہ پنج مولا کو بیدار کرتا ہے  
اور خاص کر ان لوگوں کو جو قانون سے نا توان  
ہو کے غش میں پڑے ہیں انکے منہ پر آہمت  
کے جیسے لگا کے ہوشیار کرتا ہے کہ  
اٹھو اٹھو جلدی اٹھو زمانہ گزرتا رہا ہو

مگر تم لوگ کمزور بہت ہو - ایسا نہ ہو کہ گریڈ و آغا  
انجینئرنگ اسکول تمہارا عصا ہے اور تمہارے  
جلد اور نقشہ نویسی - ٹریسری - سب اور سیری -  
ورک انجینیئر کا ہاتھ مین کا سہ لے کے کھانے  
کو مانگو سرکار گورنمنٹ بہادر تمہارا کامیاب  
کو تیار ہے -



## شہرات کا ذمہ

اگر انسان اپنی مجبوریوں پر خود نظر کرے تو اسکو  
اپنے تعلقات زندگی میں ایسے بہت مواقع  
پیش آئیں گے جنہیں باوجود سترس ہونے کے  
وہ ایک حد تک معذور ہو جاتا ہے - قانون قدرت  
سے خلاص ہو کے اگرچہ زندگی بسر کرنا دشوار ہے

۱۱-۹

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شہرت نے  
مندر جہیل سنگا خ کتابوں کو - اصل کیا کہ پتھروں کو بانی  
کر کے بہادیا - جن حضرات نے یہ کتابیں نہیں دیکھیں وہ کمال  
شاعری اور قانون سخن سے بالکل ناواقف ہیں -  
حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی - یہ حل آج تک  
الماریوں ہی میں دھرا ہا بڑے بڑے شعراء اور علمائے  
غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا قیمت ۱۰  
حل نکات مرزا بیدل - ہندوستان میں مولانا عبدالحق  
کا کلام کوئی کیا سمجھتا ہے اس کے سمجھنے والے نہیں ہیں  
حل قصائد خاقانی - کلام خاقانی باعتبار تاریکی و ضبط  
اور ادق ہونے کے نام شعرا و فاضل کلام کے پڑھا ہوا ہے قیمت ۱۰  
مولانا موصوف نے بڑی فکر کا ہی سے حل کیے ہیں -  
نامہ مبارک حضرت خلیفہ - جلالک بھون مندرجہ  
کے نام بھیجا تھا جسکی برکت آئے سلام معزز ان منکون  
قبول کیا جسکا نوٹو معہ ہر دستخط لیا گیا - معہ کتاب شاعرانہ  
ترجمہ ۲۴ صفحات ایک نعمت ترقیہ - قیمت ۱۰  
تاجروان سے رعایت ممکن ہے -

صننے کا پتہ - اے - اے - علی احمد انصاری مقام  
ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہم ہنگام خدا اپنی ذات کو ششون سے اکثر خلاف ہو جاتے ہیں۔ اور اسکا نتیجہ پاتے ہیں۔ لیکن ایسی ہی غیر مسلسل ضرورتیں اور عیب پابندی کے لیے کا ہر ایک کو مجبور کرتے ہیں جسکا آخری نتیجہ کو کم مشکل دے گا کو کم مشکل کامدات ہو جاتا ہے۔

مسلمان فرقوں میں کون ایسا شخص ہے کہ شہر آ سے ناواقف ہے۔ اور جسکے گھر میں شہر آ نہ سنائی گئی ہو۔

لیکن اس میں شک نہیں ہر شہر آ کا تہوار فریدار ضرور ہے بشرطیکہ افلاس و بیکاری نہ ہو۔ فکر و ترددات و سنگین ہون۔ علاقہ و الام کردیش ہوں۔ ورنہ بے سود۔

جو لوگ شہر آت میں آشنائی و جلو بازی رد کرتے ہیں اگر اونیس دریافت کیا جائے کہ اس قسم کی پابندی کس قاعدہ اور کس قانون سے جائز ہے کوئی جواب معقول نہ دے سکیں گے۔ سرگندستان افلاس نشان کے باشندے فی الحال ایسے مراسم کے پابند ہو گئے ہیں جیسا کہ تہوار تہوار ہی طور سے پایا جاتا ہے اور نہ دلائل عقلی و نقلی سے۔ اب رہی دنگی اور بیکاری اس

اکار مسرا سرائی ہے بلکہ ہر کوئی کہو کہ شہر آت ہی کے نام سے ذرا بڑا بونڈا بندھا ہو جاتا ہے۔ اور ادھر ادھر سے تحفہ قانع آ جاتے ہیں۔ گو کہ زمانہ موجود کی روش اور نئے خیالات کے بندے اس دھڑے پر کم آتے ہیں۔ اور اس قسم کی پابندیوں سے اپنے آپ کو مستثنیٰ بتاتے ہیں اور گویا معذرت سے بچتے ہیں مگر جب جلو آ سامنے آ جاتا ہے تو فوراً منہ میں پانی بھرا آتا ہے۔

ایسے مزاج اور اس طبعیت کے لوگ اچھے ہونے میں اور اعلیٰ ہونے میں وقت و پیسہ و رش و رش و رش و رش موجود رہتی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگوں کی تقلید ناجائز و نادر انسانی توجہ اپنے خیر فہم کو صلاح دیتے کہ وہ بھی شہر آت کے منانے اور جلو ا کھانے میں شریک ہوں۔ و بیوقوف مناسب کا خیال کر کے ہماری روح پر فوج کو ثواب محروم نہ رکھیں۔ ناظرین کو معلوم ہی ہر کہ شہر آت تو گزری گئی اب ذمہ داری ہے تو اسکا پورا ہونا ضرور ہے کیا معنی کہ بچا بچا یا جلو ا جن جن صاحبان موجود ہو فوراً

ارسال کریں اگر شہر آت میں بندہ درگاہ موجود نہ تھا تو حصہ سے محروم رہنا یہ کون قاعدہ ہی اور اگر ہی دستور ہے تو غیر عید میں دید و دانستہ حصہ غائب کر دیا ہو تو سہی۔ انسان سیکتا ہی کچھ کہو کہ۔ اب رہا شکوہ شکایت کا اندیشہ وہ دیکھا جائیگا بلکہ عوض معاوضہ گندار پر ملا جا رہا۔ فقط

ملق

حلو خوردن رازو باید از گوندہ



## رعایتی اعلان

اس خوشی میں کہ کئی سال کے بعد مسلسل ہمارے جاے قیلم اور اسکے گرد و فراخ میں فصل خیریت عہدہ حالت میں پائی جاتی ہے ہم اپنی مشہور و معروف دوکان کی اکر خاصیت و داؤن اور نادرہ و نادرہ اشیا کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کر کے پبلک کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ ہمارا امید ہے کہ پبلک اس نادر موقع سے فائدہ اٹھا کر ہمارے اشیا خالی اور ہمارا کینسہ زجلہ زجلہ کر کے اس مثل کو سچ کر دکھائے گی۔

”جو احمق در جہان با قیست مفلس در نمی باد“

ہمارے ایماندار سچے اور خوش معاہدہ ہونے کا اس سے بڑا کہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہم پابندی کے ساتھ معاہدہ اتق اور تہجرات وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور در مرتبہ ج کر لے ہیں۔ روپیہ پیدا کرنے کی کوشش اور سودا گردوں کے بالکل غائبش نہیں ہے۔ خدا کا دیا بہت کچھ ہم میں ہے۔ عرف رفاہ عام کے زبردست خیال سے یہ نتیجہ اپنے مر لیا ہے۔ اچھا اب فہرست ملاحظہ ہو۔

زعفران اودہ:- یہ زعفران ہنسے بڑی

نعمت اور جانکا ہے۔ ایک حکیم حاذق کے نسخوں کی پائش چھوڑ چھوڑ کر خاص اپنے ذاتی

کھیتوں میں پیدا کی ہے۔ رنگ اور خوشبو میں کشمیری زعفران سے بدرجہا اولیٰ ہے پلاو کی ایک مٹی دیگ کے رنگین اور خوشبو سے خطر کرنے کے لیے یہ زعفران صرف ایک مٹی کافی ہے زیادہ ہو۔ سب سے بڑا اور قابل قدر وصف میں زعفران کا یہ ہے کہ نصف مٹی روزانہ یاں میں کھانے سے اکیس روز میں کھانے والے کو حکیم حاذق بنا دیتا ہے۔ کیا پر یازعفران ہے سبحان اللہ سبحان اللہ قیمت کچھ بھی نہیں صرف حکیم صاحب موصوف کے پاؤں دیر نہ پاؤں سے موصول ہونے پر ایک مٹی زعفران بیرنگ ارسال ہوتی ہے۔

مشک خانہ ساز:- ہر شکوہ میں ایک تہ اتفاق سے ایک بچہ ہمارے ہاتھ لگا جسکو ہم نے کمال محنت اور جانفشانی سے زندہ کر قرار کر لیا اور گھر لے آئے۔ یا لارورش کیا جب نام خدا و بریں کا ہو افضل کی خزانہ کیونکہ اسکو چار اٹل آ لے لگا۔ دوا د عاسب ہی کچھ کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ خوبی قسمت ایک بظاہر وقت افلاطون زمان خدا رسیدہ نوجوان حکم صاحب جیکا اب باوجود تالاش تیاہنیں جلتا بغیر سیر و تفریح اس بواضح زین و ہر ہوئے اور ہمارے عرض حال پر لال بریکمال ہر دے اس آ ہو کے عین معروف ہوئے اور اپنی خداداد قابلیت سے عین ہی دن میں ہو کر کچھ کر لیا۔ خدا جالے اس دوا میں کیا تاثیر تھی نہ آ ہو مذکور کو بعد صحت ہم ہر روز بوقت صبح صادق استفراغ ہوتا ہے اور بجز ایک نادرہ کے اور کوئی دوسری شے نہیں کرتی۔

نافہ حقن اور اس نافہ میں زمین آسمان کا فرق ہو اس نافہ سے یہ خوشبو میں لاکھوں درجہ زیادہ ہو بکثرت موجود ہو قیمت اصلی فی نافہ ایک رعایتی قیمت عرق شفا:- ہنگام سفر میں ہلکے ہالیہ ہار کے سب سے اونچی چوٹی پر ایک صاحب کمال فقر کی حضوری کا شرف حاصل ہوا ہماری عرضہ و راز کی خدا کے مدد و استقدر خوش ہوئے کہ ایک چھل قدمی کے وقت چند بوٹیاں تیار کے فرمایا کہ اگر ایک خاص ترکیب کے حکا عرق کشید جائے تو دنیا کے ہر ذی روح کیا انسان کیا حیوان کے جملہ اقسام کے امراض صرف دو قطرہ کے

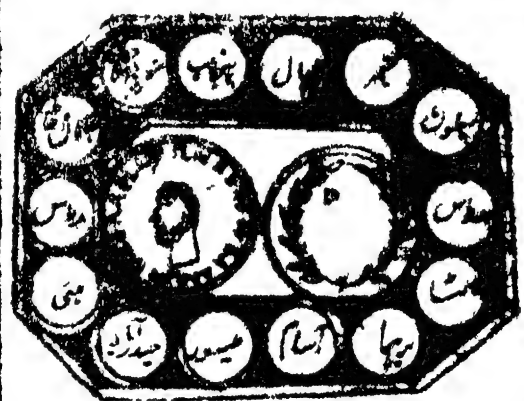






# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن

## پارہ دوں گن نامو



یہ نمونہ مع سارے مفصلت سرکار انگلستان کے نمونہ کا  
لندن میں اشیا و ذیل کی عمدگی کے بعد میں مطاب  
فرمایا جو چوتھے نمونہ میں ہوئی تھی جو نمونہ کا خیال  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملک میں بیسویں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ و تکرار سے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرماوین تجربہ پورا سارے مفصلت ہی

### فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دانی ہیل بوتھ اور نہایت عمدہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے			
گل و بوٹوں میں پر بہار کا دانی			
بنی ہوئی			لکھ سو روپے تک
تھان چکن بوتھ اور طرح طرح کے			لکھ سو روپے تک
دو بیٹہ گامانی سنہری بیگمات			
کے لائق	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
دو بیٹہ چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کا دانی			لکھ سو روپے تک
سناری چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کا دانی ہے	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
پانچاے چکن سوئی ڈیشی چکن			
بڑی بڑی کے	عمولی	عمولی	لکھ سو روپے تک
کرتے چکن بیل بوٹے دار			
سے ہوسے تیار	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	عمولی	عمولی	لکھ سو روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک

### فہرست اسباب موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
کارخانہ چکن دوپہلی جو نمونہ نمونہ	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک

### پانچین لکھانیوالی تبا کو کی خوشبودار مشک گولیان

گمان ہن عجب ہن کو غیرت مشک و ختن بنانے والے  
کہ ہر ہن لب نوشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا اور تشریف لائیں اس روحانی ورامت جسمانی  
وزنیت زبان کی لذت دہان کی نکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میز ش بعض حواہر ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ معوی دماغ مفرح دل و دماغ  
مفرح قلب مجھ رنگ و سار جلوب رطوبات فغلیہ  
مجلی دمدان یعنی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲ توکہ قیمت ۵  
سادہ ۲ توکہ ۵  
قوام جسکی گولیان ہن فی ڈبیہ ۵ توکہ قیمت ۵  
زردہ - یعنی بقی دار تبا کوئی سیر

### ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

(پچیس برس ساری ہندوستان میں استعمال میں آ رہی ہیں)  
۱) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۲) نیارستے اس دوا کا استعمال کیا جا تو مابہرہ جز  
۳) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۴) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۵) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔

فاسفوس - شگلیا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۶) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۷) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۸) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۹) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔  
۱۰) دماغیہ روزاقچلتا ہوسے دوا کے دو ایک مقدار ہی  
دیتا ہے۔

### راہٹ انگر سولن برادریو یارک امریکہ

رعائتی قیمت ۳۱ راج شہرہ نمونہ

ایک لکھ امریکن  
لیور و اج  
دنیا میں برائین  
عام شہرت  
خاص یہ ہرگز  
اور پائدار ہیں

ہن یہ امر بلا مغالہ صداقت کو یونہی چکا ہے کہ انگر سولن  
کی بنائی ہوئی گولیان پائدار اور عمدگی عام ہیں اور کم قیمت ہوتے  
ہیں۔ دنیا میں کوئی گولیان مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں ہر شہر شہرت حاصل کی ہوئی ہے اور ہر  
دست بازار یا ۳۶ لاکھ سالہ دوا ہوتی ہیں  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے جو ہر دوا کے مقابلہ میں  
ایک لکھ دوا کے مقابلہ میں  
قیمت کم رکھی ہوئی ہے اور ہر دوا کے مقابلہ میں  
فروخت کیوں اسے بھی باور کی۔ ہر ایک دوا  
دو برس کی گارنٹی ہے۔ ہر دوا کے مقابلہ میں  
بہت ذیل سے یہ گولیان ملتی ہیں۔  
۱) شہرہ - ایسٹ انڈیہ ایج کمپنی کھلے راج بازار امر  
اورہ بیچ - یہ گولیان ہر دوا کے مقابلہ میں  
آراستہ ہے۔ قدر و دان - تبا کوئی لکھ

جسکی تسمیق حکیموں کا فرقہ زوی علم لوگوں نے کی ہے

الغرض یہ مرکب خوب صنی اور عشبہ وغیرہ کا ہے بہتر اور سب سے  
 عمدہ جسے چونکہ یہ جہاں بہت ہے انگریزی میں انکو اور انکھان رساں نام دے دئے ہیں  
 (کیونکہ وہ لاطین کا اس ملک تک شہور نہ ہو)۔ پہلے جگہ میں اس سے سنون، باد، وغیرہ، اور  
 تیز چڑھا ہے)۔ اس طرح اصل ٹائیڈ کھیلنے میں اس جو پرکھ اعضا کے ترکیب غرضی پر  
 بہت اچھا اثر ہو سکتا ہے جسے تمام تر سسکی میں بار بار دور چو جانی چاہیے +

یہ مرکز بہ کاسراں سے مختلف حصوں ملک میں تجربہ  
کینا لیسے۔ انہم کو کوئی ایسا کام ہو تو اس کے لئے ہمارے ہمارے کی امید ہے  
بہت سے لئے کہ اس کو ہے اس کے لئے ہمارے کو کوئی کام ہے  
یہ کام کے لئے ہمارے کو کوئی کام ہے اس کے لئے ہمارے کو کوئی کام ہے

سید محمد علی گلزار ایک ماہر کے لئے  
سید محمد علی گلزار ایک ماہر کے لئے

ہزاروں سرٹیفکٹ دینے پر ہمارے نو شعاع خانہ سے کتاب مفت طلب کرو

پند: مینجرفا غایب طایح الحسین کیم واک غلام نبی زبدا حکماء قادی حشیتی - لاهور

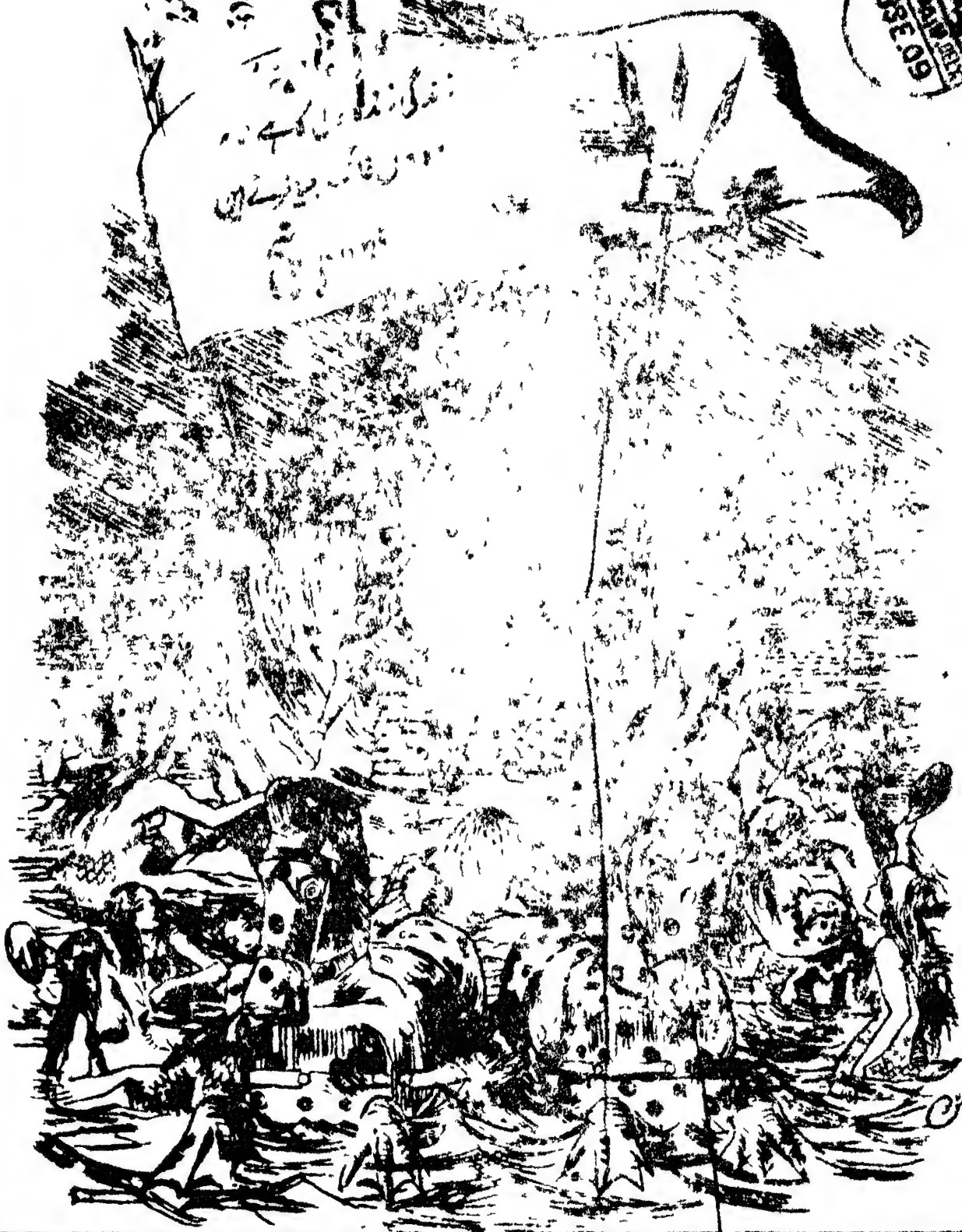
مطبع شام او وہ لکھنؤ نیا گانوان میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا



3383.60

بہارِ نبویؐ

زندگی زندانِ دل کا ہے۔  
 دل کا قید خانہ جہیز ہے۔

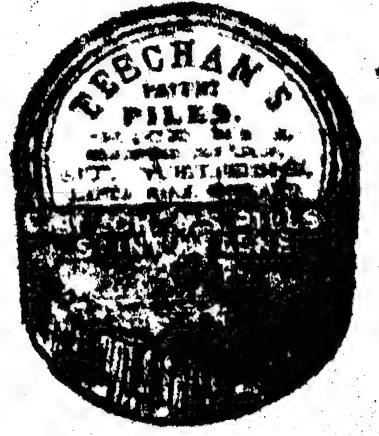
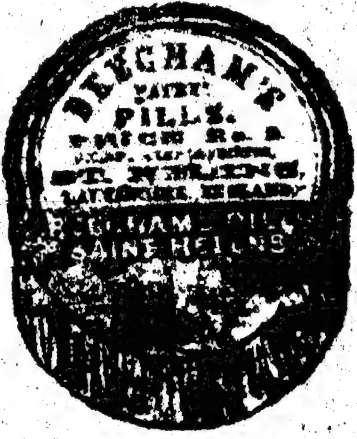


نقدار مع	کالم	کالم	کالم	کالم
مأمور	مأمور	مأمور	مأمور	مأمور
مستغنی	مستغنی	مستغنی	مستغنی	مستغنی
سالانه	سالانه	سالانه	سالانه	سالانه

[illegible]



اودہ پنچ



# نورس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون رتی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶ اور دو روپیہ عکس والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خرید اجائیگا۔

الم ش

جی اتھرٹن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ



# گھٹا

پسین ہو ساقی کھام ہو شراب گھٹا

ازدہا میں زندگانی سے پھر گلاب گھٹا

بڑا ہوا مرا غم سا قیاس شتاب گھٹا

بڑا ہا کے ہاتھ تو نے جام شہر گھٹا

مقابلے میں برے رخ کے آفتاب گھٹا

نہ لاسکی ترے گیسو کچھ جواب گھٹا

جو دیکھی زلف ہوئی کیا ہی آب گھٹا

جو دیکھی محرم آب روان حباب گھٹا

زما کر دیا تو نے تو آب آب گھٹا

یرو با جو عالم آب عالم تراب گھٹا

ہر ایک چیز زمانے میں ہو گئی تباہ

جہان میں کرو دیا تو نے یہ انقلاب گھٹا

جہان میں آگ لگا سئے کہیں نہ گزنی حسن

ہوئی ہے چہرہ خورشید پر نقاب گھٹا

کبھی کے چاند سے کھڑے یہ لف کیا بکری

بنی ہی عارض خورشید پر نقاب گھٹا

دہان و چشم تھارے یہ ہین گل و گریس

تھارے عارض و کامل ہین آفتاب گھٹا

## ہندوستان میں بچے

سعیات کرنے والی آب ہواست بہت کچھ رحمت اٹھاتے ہین ابتداء میں دنگی

بڈیوں اور اعصاب کو پورا کرنے کے واسطے اور تیز جسم کرنے والی دوا کی

حاجت ہوتی ہے

## اسکاٹ کا ایشن

بچوں کی بلوان اور جعلی کو خوب بناتا ہے

یہ ایک نمونہ ہے

بعد اس سوال بہت جلد نتیجہ ظاہر ہوا ہے

اس سے ہمیں چھوڑا ہے

سب دوا فیش نیچے ہین

اسکاٹ و بون (معدن) دوا سازان

لندن



چمن میں بوندین میں منہ کی کہ شاہ گل پر

نثار کر رہی ہی گو ہر خوشاب گھٹا

یہ کس پہ آگ سی شعلہ سی ہو رہی ہو تو

کروک کے کر رہی کبہ تو عتاب گھٹا

ہزارا سے جو سر بھی نو سکے سر پر

زلف یا رہ تو کھایہ پیچ و تاب گھٹا

چا رکھا ہے نانے میں اور بھی اندھیر

ہوئی جو لشکر انجم پہ فتح یا ب گھٹا

ہر ایک پیر و جوان کا ہی تو نے ٹوڑا کفر

ترا ہی کلمہ لگے پڑنے شیخ و شاب گھٹا

وہ بات کونسی آخر ہے تجھ میں جو جھکو

کیا ہے پیر فلک نے ہی انتخاب گھٹا

نچاے دختر زناج کیوں نہ زندون کو

بجائے رعدا جب جنگ اور رباب گھٹا

بھڑا دے اب خم صہبائی ہین ساقی

دکھا رہی ہی غضب یکمہ تو شاب گھٹا

مجی ہے دہوم زمانے میں دیکو وہ آئی

ہوا رکاب گھٹا اور فلک جناب گھٹا

چمکتی بجلی ہی فانوس ابر میں یا شمع

گرج ہے یا یہ مچاتی ہے غل غراب گھٹا

پھر کائنات صہبائی میں شیخ بھی تو مست

کر لی زہد خرابیاں تو خراب گھٹا  
خدا کا شکر کہ تو آج جھوٹی آئی  
دعا سے زندہ ہوئی آج سب گھٹا

تو بچے حضورہ مستحق تو بتلا دے  
دکھا دے زہد و نکو بھی یہ صواب گھٹا  
قزاق یا رین دل پارہ پارہ خون جگر  
شراب اپنی یہ اپنے میں یہ کباب گھٹا  
غضب ہے جان کو اس کے تو ایک قطرہ بھی  
انیچی کو نہو جائے شیر غاب گھٹا  
جدائی میں تری او بھر حسن جب آئی

ہماری جان کو تو ہو گئی مذاب گھٹا  
یہ خدا و کرم ہے تو کوش ماہی میں  
نہ ڈالے گوہر غوش آب بے صواب گھٹا  
یہ کسی چھاتی پیدیتی ہی زلال گیتی مونگ  
یہ قطرے دال کے دانی ہیں آسپا گھٹا  
برس پڑی یہ زانے پہ بھر دی بھل تھل  
بھنسا ہر دست تلاطم میں ہر سراب گھٹا  
کہیں ڈبوئے نہ اسکو یہ برق کی چشمک  
نہ چشم تر سے مریون کری خطاب گھٹا  
دہین اڑا دیئے آہوں نے سیری گردون کے

نہ بیخ وادار نہ اول نہ نہ سراب گھٹا  
آوی ہو جاتی ہی کا ہے سو گنگا  
زمین سے کرتی ہے کیوں آج بستان گھٹا  
ہو ائے نئے میں کھڑا نہ لائی  
بلائے ساغر کی جلد سے لب گھٹا  
لہو لہو

لا ابالی



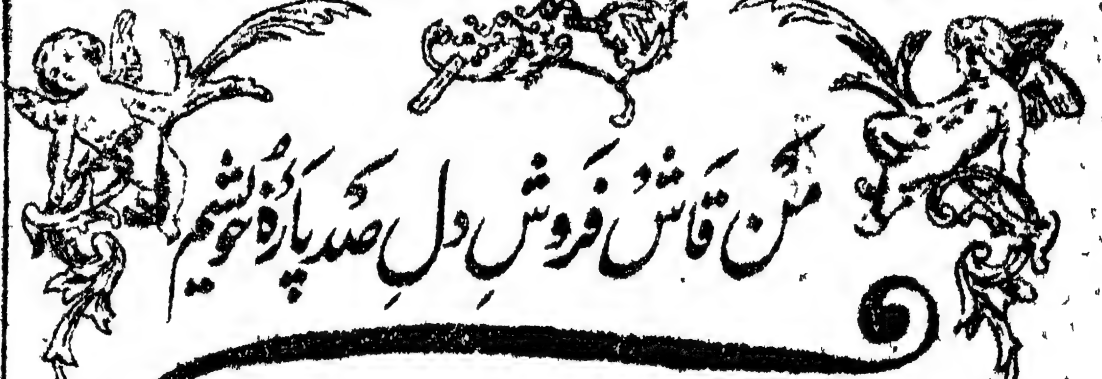
”ناقوسی ترانہ“



ہو پولیٹیکل دیوی یہ گوتم والہ  
حالاکا نہیں گھر جو بنو بتا لہ  
کاجل کی ہی کوٹھری گر بالیکس  
بے داغ نکل جاؤ تو سمجھیں لالہ

”ناقوس“

(از دیگر دون)



من قاش فروش دل صدیادہ ششم

دنیا دم اوٹھائے بھائی چلی جاتی ہے۔ بلی اسیر ملکون یا ہندوستانی تفریق ترقی  
نشان سب میں ہو جہ سے آودہ پنج کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے (یعنی ششماہی  
اول و ششماہی دوم) جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر  
جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت  
ہے معہ محدود اک مٹی گراب یہ ششماہی جلد کی قیمت معہ محصول غیر مقرر ہے  
اس میں بھنسیب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

ساق

من قاش فروش دل صدیادہ ششم



# ساقی نامہ برشنگالی

سودی میں شراب اور گرمی میں بنگ  
برسات میں ایون کا جتا ہی رنگ  
اب چاندو مدک کو کیوں ٹیڑھا رہے  
جب موقع ہو لگجائے جیہی انکا ڈھنگ  
پلا سا تیا آب اسود نے مجھے  
بڑی ہی کچھ اس فصل میں کد بھی  
گھٹا چھائی ہے تیرہ و تار خوب  
نہیں بخل اسوقت تو بار خوب  
یہ ٹھنڈی ہوا اور یہ ہلکی پھمار  
جدھر دیکھو کسے زبر ہے مر غرار  
برے باندہ کرفوج ابر آتی ہے  
کھڑی برق سنگین چمکاتی ہے  
گر جتا جو رہ رہ کے ہی خوب رہا  
سلامی یہ دیتا ہے سمجھا میں خدا  
زمین ہے عجب آسانی ہے عجب  
سکے ساک سمان ہو غضب

کہیں میں قطار و نین بگلے روان  
عجب دے رہا ہی سمان تہان  
ہرن چو کڑی بھر رہی ہن کہ سین  
کلیون میں ہن خوف بالکل نہیں  
کہیں نر میں مرغ آبی کا غول  
جو بیٹھا ہے اک پروکٹ لکھول  
منے لوٹتے ہن یہ برسات کے  
نہیں ڈر ہن ارض و سوا و اشکے  
ہن باغ و نین کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ  
پرندے بجاتے ہن نفون کے چنگ  
جو کوئل کہیں دے رہی ہی صدا  
پیپیا بھی ہے پی کمان گڑ رہا  
جو طائوس ہی اک طرف ناچ میں  
تو ہن بلبلیں گاتی کماج میں  
کہیں قمریان گار ہی ہن ملار  
ہے بدست اسوقت ہر ہوشیار  
عجب لطف ہی اور عجب رنگ ہی  
بہشتی مزا اسکا پاسنگ ہے  
لگا لو برسنے ہی کیا بات ہے  
بڑے لطف کی ابکی برسات ہے  
گر جتا ہی رعد اور برستا ہے ابر

بھلا ایسی حالت میں ہو کس صبر  
رسیہ چاہ سے اب احمر نکال  
مجھے زندگی ہو رہی ہے وبال  
پلا مالو سے کی کہ غم دور ہو  
طبیعت مری آج مسرور ہو  
وہ دینا جو بھوج اور بکرم نے پی  
نہ وہ جو کہ نوشیروان جم نے پی  
نہیں لال بی بی سے اُلفت مجھے  
پسند اہل چین کی ہی حکمت مجھو

۱۷ راجہ بھوج دبیر کرادت راجگان مالوہ ۱۲

## تاریخ تمدن

بکلس ہسٹری آف سولائیشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -  
کاغذ درجہ اول چمکا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد  
شاہ محمد خان صاحب کپشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
یا  
دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیل گرامیز صاحب بہادر گوفٹہ پنجاب

پروفیسر میا شکیلہ ہونوالیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

استعمال کرتے اس سبب تہ ہوا جس سے تعریف نئی تھی لیسلی  
استعمال میں مفید اور تیر مدت یا یا میری سلسلے میں اب  
مقتل ہو گیا۔ کوین بدوید اٹھا۔ جات اور سرگازہ  
کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہمارے غریب کو نہ ہو  
مستفید ہو کے آپکو دعا و خیرت یا کمری براہ مہربانی ایک  
میسر کا سفید سر را علی قسم دی لی۔ پوسٹ بھیج دیں۔  
ماہنامہ ڈاکٹر محمد علی امیر خان میڈیکل ایچا راج  
شفا خانہ تونسہ ڈیرہ قازی خان +

انے بڑے حکم اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱۔ چند ور یہ ہے بہت سے متعلقین نے میر کا سر جو کہ  
سرور میاں سنگھ اہل و الہیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا  
خات ہی مفید پایا آٹھ نکی بیارہ بان کے یو لکھیا  
حکم لکھا ہی آٹھ کو تزد تازہ لکھا ہی اور بنائی کو  
حکمت بخشا ہی۔ درحقیقت یہ سرہ بنائی قائم کنو  
کے یو خات ہی مفید اور زرد اثر ہے بھنگ  
کبھی کوئی اداس سرہ ہی بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی  
سالم۔ آنر بل لایب محکمہ حیات خان۔ خان بہادر لای  
ہیں سابق ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندھر

ممبر کونسل نور زہرا ہند  
۱۲۔ وزیر سائنس صاحب آ کے سفید سر پہ سبز ایک  
شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت ناگوار تھا  
یہ شخص چند اکثر دکانا لاج کر کے ابوس تھا برا کچھ  
سہراں آکیتور سفید سر اعلیٰ سودیہ عیونیت ہاٹھ دل بند  
نام۔ معاویہ شہر حیات پر تاب جاو رہا صاحب  
جاو رہا اسکا راستہ کجی ضلع نور کھنور۔

۲۱ جناب ۴۴ غیر سرزد ہوا ستر مانتے -  
 سنج - چکا سیدو کہ سفید سر کہ قرنا -  
 کیا - چکا ستر ہا بند -  
 ستر ہا بند - چکا ستر ہا بند -

(۱۴) جناب سردار صاحب تسلیم فرمایا کہ یہ استعمال  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ ٹینک یہ کمرہ کی کیم کیلئے  
منفرد ہے میری آنکھیں بالکل کمرہ میں لگا کر ایک  
کام کر کے معذور ہو جائیں گے۔ میری یہ کیفیت کہ  
صرف چار روز کے استعمال سے تین تین ہر ملکہ نام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
راؤ۔ میلان خورشید محمد خان خاں نوابین محمد  
سہادر مسرہ اعظم کو مارا۔

(۵) کرم بندہ تسلیم نہیں آتا کہ قابل قدر میرے گھر کو  
 سو سال کا ہو سکتا ہے مگر ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
 آیتا۔ میں لکھا ہوں اس درجہ ہر وہ جو میرے  
 گھر کا اصل ہے وہ اور اب میرے گھر کے بانی کے دوست  
 ہوں۔ یادداشت گورنمنٹ پشاور حلی محلہ  
 حیدر آباد۔

(۱۹) نے یہ کہہ کر وہاں سے نکل کر

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے سہرا کی سندات میں سے  
جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرضی  
ثابت کرے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ ولاہود کے پنجاب بینک  
میں اسی طرح کے لئے مارچ ۱۹۰۷ء سے  
جمع کیا گیا ہے



میں کا لاجون نشا بھی ہر گاہ ہو  
برہم ہی کا ساتھ اور سنگ ہو  
میں ہوں سرخ اور سبز سے بھی بڑی  
پسند آئی ہو مجھ کو کو آبروی  
جو آئے کہیں سے کدوہ دام میں  
اداروں او سے شبیہ و جام میں  
میں حسن عیسیٰ پر مفتون نہیں  
یسی پر دون جان - پاؤں کہیں  
مٹکا سا قیاس جو اسود سے جام  
کسی کو نہ بھیج آپ جا خوشخوام  
سان دیکھ کر اب نہیں مجھ کو تاب  
جو نادر ہے - بے مثل اور آفتاب  
نہ آئی جو کو اپری آج پاس  
تو جیسے کی باقی ہے اب کون آس  
اٹھا جام افیون کا گھولا پلا  
مجھے آج دوچار تو لا پلا  
جو نیکی لگاؤں تو عاقل بنوں  
نہ اتنی کہ پیتے ہی غافل بنوں  
مجھے بھی کہیں لوگ دانا سے چین  
مرے آگے آگے جو میں زمین

مجھے لگین دانا مینا مجھے  
کہیں علم و حکمت کا زینا مجھے  
نہ دینا کہی آتشیں آب یار  
نہیں لوگ داد میں روز شمار  
نہ دینا کہی بھول کر مجھ کو ہنگ  
نہیں لوگ روزگاہ بہت تجھ کو تنگ  
نہ دے دوستہ میں نہیں دوستی  
فقط چننا بیگم سے ہی دوستی  
بہنگیری نہیں میں شرابی نہیں  
کشیدہ نہیں - آفتابی نہیں  
ق  
وہ دے حسین ڈر محاسب کا نہو  
غرض کیا ہی جو دہو شسٹکی سو  
وہ دے جو پین مومن و برہمن  
فرشتے پین اور پین اہرمن  
کسی دین میں کچھ نور و نوک  
بجھے جسکے نشتر کی ہر دلیں نوک  
مرے سے کھلے میں خزانہ پیون  
پیون خوب اور ہر ٹھکانے پیون  
کہاں ہے ذرا جلد آسا قیا

ابھی گھول جلدی پلا سا قیا  
طبیعت بہت سست ہو اس گھڑی  
بر وقت ہو اور گھڑی ہو کڑی  
مرے اچھے ساتی نہ کراتنی دیر  
کیا مجھ کو خیا زہ نے اتوزیر  
وہا ہے کہ دے تجھ کو خالق مہلا  
کہیں جلدی سے مجھ کو فیون پلا  
پیون اور پیتے ہی زاہد پیون  
نہ زاہد سی خیر عابد پیون  
زمین دوزینیک کے لون لطف خوب  
خورم ہوش ہو اس نشے میں عروب  
مرے ساتی دے جلد افیون کا جام  
رعایت سے مجھ کو کھون لالہ فام  
خدا تجھ کو حسن سید فام د  
حسینوں میں لیلیٰ صفت نام د  
ترا حسن ہو حسن سوز زغال  
ہو آتش مزاج کی سی چال ہال  
جس تک ترے حسن کی دھوم  
ترا نام چننا سے تاروم ہو  
ہر اک سمت ہی تیرا دکا ہے  
دکن کی طرف تا بہ نکا ہے

بڑا کھینچا کہ قندرا انتظار

ہوا جاتا ہے یاں تو بانٹا شد

نہیں تاب بیچوں ہوں ہو رہا

بہت دیر تک رنج فرقت رہا

ہوا آگے سے اتو جاری بھی تب

کہاں میرا تھی لگا لی جناب

نہیں ہیں گھبراہٹ پہ بن ذرا

اگر دیر کی حسان لینا ہوا

چلا آتا حیا زہ ہے ڈاک پر

وہ آیتا اب شیخے ناک پر

کبھی کی تو ہے جان پر اب بنی

ہو لی جاتی ہے حالت جاگنی

بجھے اس گھڑی سو بھی عشق کی ہی

بڑا لی ادایتے غم کی ہی

ذرا چائے بھی دو دھیا چاہیے

سر شیر بھی بر ملا چاہیے

نہیں لطف جب تک نہوا نکاسا تو

میرے یار زانا تو جلدی سے آتو

کہو کیا مرے کی کی باک

جو اسکے سوا ہو خرافات

بلائے بلائے بلائے

بلائے بلائے بلائے مجھے

مراق

تشیاع

تمیز مولا شفی لکھنوی



## کنول کا پھول

واہ وا کیا کہہ لا کنول کا پھول

پیارا پیارا ہے کیا کنول کا پھول

سرخ دریا پر اور ہے عالم

ہے سماں پر فضا کنول کا پھول

حسن دریا کا قمر ہے اسدم

دیکھ تو اسے صبا کنول کا پھول

لب دریا ہے اور سہانا رنگ

جو مٹی ہے ہوا کنول کا پھول

آج قمر بان ہے نسیم سحر

ہے کوئی دلربا کنول کا پھول

گرد پھر پھر کے ہے نسیم نثار

ہونہ ہونہ لقا کنول کا پھول

سادگی میں عجیب ہے انداز

حسن سے ہے بھر کنول کا پھول

قابل دید یہ بھی ہے منظر

دیکھنا ہاں ذرا کنول کا پھول

صاف دشتاں رنگ ہے بانکا

دوسرے چون سوا کنول کا پھول

کیا بنا دیکھنے کی سادگی

بند ہے یا لبا کنول کا پھول

کھینچا ہے گر کوئی نقشا

دیکھ کیا ہے مزا کنول کا پھول

قدرتی شے کا کون ہے صانع

جامہ پہنے ہوا کنول کا پھول

کیون شکفتہ نہ آج ہو دریا

ہے مقدر کھلا کنول کا پھول

دیکھنے سے جاتے ہیں ہوش

رکتا ہے واسطہ کنول کا پھول

قدر کرتے ہیں نکتہ دان سخن

کیسا تختہ سجا کنول کا پھول

لب جو تھر کیون ہو ستادہ

بھا گیا دلو کیا کنول کا پھول

مراق کا کوری

۹-۱۱-۱

۹-۹-۲

مجدد السہ مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شریعت نے  
مذہب ذیل متکلمین کتابوں کو ایسا حل کیا کہ غیر مذہبی  
کریم کے ہمدیا۔ جن حضرات کے یہ کتابیں ہیں وہ کتب کمال  
شاعری اور دقت سخن سے بالکل ناواقف ہیں۔  
حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی :- یہ حل جب تک  
الماریوں ہی میں دھرا رہا ہے بڑے بڑے شعراء اور علماء نے  
غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا۔ قیمت میر پھول  
حل نکات مرزا بیدل :- ہندوستان میں مولانا علی قاری  
کا کلام کوئی کیا سمجھ گمان میں ہی اسکی سمجھنے والے نہیں تھے  
حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی بامقار نازک اور فصیح  
اور ادق ہونے کے تمام شعراء و فاضلین کو کلام کر فرما ہوا ہے  
قیمت میر :- مولانا مومن نے بڑی جگہ کا ہی حل لکھی ہیں۔  
نامہ مبارک آنحضرت معلوم :- جو مالک عربین شذریہ  
کے نام لکھا گیا تھا جسکی کتاب آج سے اسلام معراج  
مبارک کو قبول کیا جب کا فوٹو منظر ہو خط لیا گیا بعد کتاب  
مترجم ۲۴ صفحات ایک لغت ترقی ہے۔ قیمت ۱۳  
حلے کا پتھر :- اسے۔ علی احمد رضا ری نظام  
ضلع گورداسپور (پنجاب)



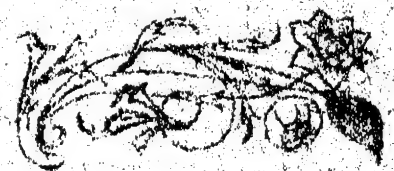
قطب‌نگار





# اشرفیہ کے اوٹراؤ اور اکیلی

## کہتے ہاتھ اٹھا پین اب کیلے



میں نے ہندوستان کی نفسی پر کوئی کہا تک  
 پھوٹ پھوٹ کے روئے۔ ایک مغربی ہونو شکو  
 روئے۔ یہاں تو محمد ابراہیم لادو لگے ہوئے ہیں  
 جہ ہر دیکھو جن و حسد۔ ہر اذاد۔ خود غرضی و  
 لے جانی۔ ہر کاری و فکر معاش۔ کس کس کو دے  
 کس کس کو پیسے۔ گرانی غلہ کی وجہ سے ناک میں دم  
 دوم میں ناک ہے۔ پارہ نان ہلال عید کی طرح غائب  
 ہے۔ غریبوں کو کھانے کے نام میں بیرون کے  
 دیکھے تک نصیب نہیں ہوتے۔ دامن استقلال  
 سے حسین کے آئینہ کی طرح دست دل سے  
 چھڑا جاتا ہے۔ گھنوں کا وہ نرخ رہتا ہے جو  
 گلیوں میں نیک مصالح کا۔ یا ہلکاروں میں نیک  
 کا۔ یا ہندوستان میں تلی کا۔ یا لندن میں  
 چشم سیاہ کا۔ یا چین میں گندی رنگ کا۔  
 بارش کی کھینچ تو رہتی ہی تھی گر یہ لوے کے  
 دھڑکے پٹنے۔ کھٹے کھٹے غلہ کر دیو  
 سہا سہا ہندوستان۔

کے نقشے نے معافی داروں زندہ داروں  
 کے قسمت کے نقشہ کو حرف غلط کی طرح صفحہ نشانی  
 سے محو کر دیا۔ غلہ کی گراہی نے ایسا ہی جلا رکھا  
 ہے کہ تو یہی جلی۔ پھر نیو مکا دلخ۔ خدا کی بنا  
 سیدھی بات نہیں کرتے۔ عقد میں کسی میں چین کے  
 زلف کی طرح بکھرے جاتے ہیں۔ دوکان۔  
 بیٹھے روپوں میں تل ہی ہیں۔ بھوے نہیں  
 سہاتے۔ ہوتی سے باہر ہوئے جاتے ہیں  
 بات کرنا وال ہے۔ جہاں کسی نے مول تول  
 کی شکایت کی اور جہت وندی مادی۔  
 گر باجہ بیچ تم تو مذاق سمجھتے ہو گے۔ تو کہو  
 یہ کہ ایک لقمہ ہے۔ تم بھڑکے بیون سے  
 دیکھو زارہ۔ اگر بیون نے سود بٹہ میں رہا  
 کو فرو برد کر لیا تو بٹے پر مٹھت دو لفظ کا

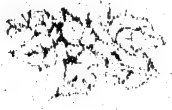
نہ تو انٹولپہ تھیں کیا غرض اگر زانہ لاش  
 سواس میں سرگردان و پریشان ہے۔ تو کہیے  
 ستم شاہی اور سالانہ سے مناسب۔ ہر قسم  
 ہندوستان میں گراہی موجود اور سارانی مقفول  
 ہے۔ ہر نفس و دست بدعا بدگاہ و بدو  
 ہر جہی جہی جہی جہی کی سدا سے الصلوٰۃ فیروز النعم  
 ہے جو تک کے بار میں خیال رو دھائے سوری میں  
 سارہ اثر ہوتا ہے۔ ہر گستاخ اور گستاخ میں  
 جابہ ہے۔ نماز صبح ادا کر کے دعاؤں اور  
 تہاؤں کے ڈھیر لگا دیئے۔ اگر سب قبول  
 ہو گئے تو قسم ہے ہمایون کی ہمارے ہی  
 مستجاب الدعوات ہونے میں کچھ شک نہیں  
 رہا۔ گو قبل از مرگ و او را کا مصداق ہے  
 گر لفظ اسے۔ درستیوں سے پاپ ہی چھانا  
 برا ہے۔ اور یہ تو بھرا کار خیر۔  
 دہو ہذا

### خدا محفوظ رکھے

- ہندوستان کو..... نفسی سے
- ریکسوں کو..... میخواری سے
- نوعمر عورت کو..... زندا پی سے
- رعیت کو..... حاکم ظالم سے
- بروڈ کو..... شعل سے
- عاشق کو..... انتظار سے
- زادہ کو..... حور کی تمنا سے
- جھوٹے کو..... لمبی داڑھی سے
- واغظ کو..... کم کوئی سے
- یاروں کو..... اشتہاری دواؤں سے
- موتیوں کو..... آب کوثر و جنت کی تمنا بھول

طاعت میں تارخی نہ گئے وانگین کی لاگ  
 دوزخ میں ڈال دے کوئی بیکر بہشت کو

محمد شمس الحسن عباسی الماشی  
 امرہ ہوی



## ہر سکھیاں

دیر پنج۔  
 جب یہ نیا سال شروع ہوا ہے ایسے ہی  
 کوشے ہوئے ہیں کہ کوئی ترمیم نہیں  
 آتی جواس وجہ سے زندگی بسر ہو سکے۔ ایک  
 ایک کھانا دم کے پیچھے لگا ہی رہتا ہے۔  
 چنانچہ راکست ششہ کو نمبر ۱۶ دون میل کی  
 فرسٹ کلاس گاڑی میں آکر فورٹ سیلوے  
 اسٹیشن پر ایک مین کے کس میں ہندو مرد کی لاش  
 جہ پائی گئی۔ مقتول کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہوئی رنگ  
 گندی راجی صفایت۔ منہ پر جو چین تقریباً ایک انچ  
 مٹی تھیں۔ سیاہ گمان ہوا کہ کسی کا قیمتی کس رہ گیا۔  
 کسی کو شک ہو کہ کوئی صاحب ڈیل۔ وئی بسکٹ کا  
 کس گاڑی میں بھول گئے۔ اگرچہ کھولا گیا تو  
 استخوان اور پوست تھا اسکے حواس جاتے رہے۔  
 معلوم ہوتا تھا کہ قاتل علم تشریح الاجسام (رانی)  
 سے بخوبی واقف تھا۔ باریت مقتول کے  
 کل عضو جانچ و معاہدہ کر کے کس میں بند کئے  
 گئے۔ یہ قتل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کھانگی  
 نقص سے واقع ہوا۔ گمان سے تقریباً لاش  
 بھر پور اور آجہر کے درمیان یا حیمو راو۔  
 ماندہ کوئی وغیرہ کے قریب گاڑی میں رکھی  
 گئی ہو۔ اب قذیہ پولیس الہ آباد کی تفتیش میں  
 سرگردان ہے۔  
 جو شخص اس مقتول کا پتہ نشان سکوت بنا گیا۔  
 اسکو بچاؤں روپیہ انعام گورنمنٹ کی جانب سے ملے گا  
 اور جو قاتل کا پتہ بتائے گا اسکو ستور روپیہ انعام  
 ملے گا۔  
 ۱۲ ستمبر کا تار نظریہ کیا بھی پتہ نہیں لگا تفتیش  
 جاری ہے۔

دوسری خبر۔  
 ۱۲ ستمبر کے ٹیلیگرام سے معلوم ہوا کہ سہا کرلی  
 قریب شہر کے متواتر بارشوں سے کچھ آسائشی  
 ہو آکر کچھ حصہ کھسک گیا ۲۹ رلاشین آدمیوں کی  
 برآمد ہوئیں مگر ایک یورین لہڑی صاحب کا  
 نہیں لگتا کہ سہا کرلی جھیل تین اکی ہوئی  
 ہو رہی ہے۔ اور بخت دیسی آدمی





## التاس بر گزارش

جناب مولانا اور فریض صاحب - نیلیم  
جناب شیر سنگھ صاحب کو رشتی کے التاس بر گزارش  
ایک مولوی صاحب کی خواہش پر آج آپ اور ایک  
ناظرین سے فرمایا ہے۔ میں پہلے تو برا تعجب  
کرتا ہوں کہ یہ کون مولوی صاحب ہیں جنہوں نے  
گلستان جی نہیں پڑھی تھی مگر ایک مولوی صاحب  
کا اصلی قصبہ یاد آگیا جو بھی چند دن ہوئے  
بڑے زبردست غم اور رنج کے تھے اور بنگال سے  
مشتعل رہنے والے مولوی صاحب ہیں تمام کر لیا تھا۔ باوجود  
سیرک دون عالم ان کی ہر شے بہرہ اندوز ہوئی  
مگر ان کی غارتگری اور اوداغی کی کیفیت سن کر آپ  
بہت سے لکھنے سے متاثر ہوئے تھے۔ یہ اللہ جل  
اکبر کو ایندیل دے دیا اور ایک عباسی نام  
لوگوں پر آپ عاشق ہو گئے۔ تو آپ اور سکو  
اشتہار یا یہ خبر جیسے لکھتے القاب میں ہمیشہ غلط  
کہتے

شیر سنگھ صاحب کے التاس ہونے میں کوئی شبہ  
نہیں ہے اور آپ کے ہمدرد سہارا و تشون میں  
ایسا غیر متعصب شخص اور مختلف مزاج اور لائق  
اب موجود زمانہ میں نہیں ہے۔ گرمی مولوی صاحب کی  
لیاقت کی بھی داد دینا چاہیے کہ وہ مولوی گلستان  
کا شعر ہی نہیں سمجھتے اب کچھ سے سنہ سحری ہم  
کا یہ عقول ہے۔ اس کے شرعی احکام اور  
سنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ان کی کتاب گلستان  
اور کل تقاضا نیف حکمت - فلسفہ - مذاق - اور  
شاعرانہ خیالات کے بھری ہے۔ اس مقام پر  
انہوں نے کوئی شرعی فتویٰ نہیں دیا تھا۔  
بلکہ ایک حکیمانہ قول بیان کر رہے ہیں  
شعر اسی طرح ٹھیک ہے جیسا کہ مشہور ہے۔

رہ راست برو اگرچہ دورست

رہن بیوہ کن اگرچہ دورست

سید سے سادہ معنی تو اس کے ہیں کہ بیوہ  
عورت کے شادی کرنے سے بہر حال دورست  
عورت اچھی ہو۔ اس لیے کہ بیوہ عورتوں سے

## بخدمت جناب مولانا پیر خاں پھر مکتی غزل پیش جھٹکے

اکثر مخالفت مزاجی ہونے کا اندیشہ ہے معلوم  
نہیں کہ شوہر اول کا ادب کے مزاج کیسا ہو۔ اور  
تم سے اس سے پہلے یا نہ ہے۔  
دوسرے واقعی بعض اس شعر کے جوہر  
یہ ہیں کہ اگرچہ عورت بہت خوبصورت ہو۔ لیکن  
اوسکی خوبصورتی کی وجہ سے اوسکو بیوہ نہ کہو  
اور اس لیے ساتھ شادی کرنا ارادہ نہ کر جیسا اکثر  
لوگوں نے قبل زمانے میں ایسا ہے۔

مراقب

ت - ع

جلوری

۱۹۶۹ ستمبر ۲۲

دیر پنج

آپ جانے بہار کا موسم - برسات کے دن  
آدھی رات کا وقت - پنج صبح میں میسر  
چھٹ - ابھی بھی تارے چمکے تھے۔ اور  
شامیادہ فلک کے نیچے بی قمر جان کا ایک ایک

## حسد سے دل گرفتہ ہو کر تماشا ہو

## کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ وا ہو

لکھنؤ کا یہ وہ نامور اور مستند ماہوار رسالہ ہے کہ جس نے آج سچو سچ  
میں برس کے بعد یہ وغائب کے گہری فینڈ ہونے رنگ شاعری کو اپنی معرنا  
کو شششون کے ذریعہ سے جگانے کی طرح بگاڑ دیا اور نہایت شائستگی و آزادی سے اہل بصیرت کو  
دکھا دیا کہ میں ہوں میں ہوں تمام اردو شاعری کا قابل تقلید معلم میر سے جنہادات ایسے نہیں کہ  
کوئی عقل سلیم چون و چرا کر سکے اسے تو سہی جو اک روز سارا ہی اردو ملک میں میرا ہی سکے رائج الوقت  
نہ سمجھا جاسکے اور یہ میر سے ہی فرمان کا خلاصہ ہے کہ یا میری بیعت کرو یا شاعری چھوڑ دو۔  
دھو سے کیسا کھانا ہو کہ میں اپنے طرز کا آپ کو بد ہوں اور اس وقت اردو شاعری کی اصلاح میر سے  
ہی دم قدم سے ہو رہی ہے ملک کے بڑے بڑے قابل حضرات کو اپنے اپنی طرف متوجہ کیا۔ ہر مل جن  
اور ماہر فن سے میرا خطاب ہے کہ اگر آپ اچھے اشعار اور عمدہ مضامین کے دینے کا ذوق ہے  
تو ادھر دیکھیے۔

موجودہ فہرست مضامین درج ذیل ہے -

۱۔ غزلیات (بقیہ توانی و تقابل قوافی بغرض موازنہ کلام) -

۲۔ تنقید کلام استادہ سابق و حال -

۳۔ مختلف فقید فدا میں نظر و نظر -

یہ ضمیمہ تبیین مسلسل حضرت غالب کی ہر طرح پر شعرا کے حال کا کلام بطریق دور مشاعرہ

چھپا کرتا ہے - عام سالانہ شمار - خاص ہے -

ایڈیٹر معیار

لکھنؤ پنچاس جویہ

گٹھا چھائی اور لوہا نہ دین چاہئے کہیں - بین بھی  
اینا بستر لپیٹ کر آگے سے تین باہر اٹھ -  
اس وقت تھکائی ہو اس کے جو کون سے جو  
طبیعت بھستہ کی - چھائی کی کر کے چھٹ  
فکر نہ اس کے چھائی - اور نہ دوسرے کسی -  
ایسا اپنی خدمت پر رکت میں دھنچکا ہوں کہ آپ  
بھی قیض اٹھا لیں - اور سر ہٹا کر لائے اور دیکھو

### دوبہڑا

نہایت کھینچے اور نہ بٹ کھینچے  
میں یہ جو بٹ اسکو بٹ کھینچے  
گٹھا چھائی ہے اور برسات ہے  
چلے دورا ہو نہ ہمٹ کھینچے  
ٹھکا کر کے چیز پانے ہی دلش کی  
مدد اب سودیشی کی جھٹ کھینچے  
یہ چہرہ تمہارا نہ ہو گا سفید  
چاہے سوپ پاؤ ڈرگٹ کھینچے  
اہستہ دیرستہ کہہ رہا ہوں حضور  
نہ اس بات پر اب تو ہٹ کھینچے

ابھی وہ کل گھر سے آئے ہیں پھر  
ذرا سے اشارے سے کھٹ کھینچے  
سودیشی ہم حقہ پینے جناب  
نہ اب آپ سگرٹ پیرٹ کھینچے  
ہوے فیمل لڑکے ہیں انکی بہت  
اب انکو نہ شامل کر لے کھینچے  
سودیشی کے لکچر ہیں دیتے بہت  
اب انکی بھی چلگر رہٹ کھینچے  
ہے سودا سارا میان اس کو  
کہ سلطان ایران کو بٹ کھینچے  
راحت - - - - -  
ولی - - - - -

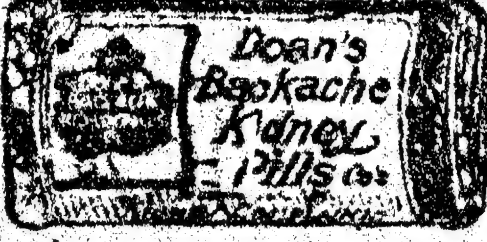
## مختصر کتب مصنف شیخ الفقہاء والحدیثین جناب مولانا مولوی

### فتح محمد صاحب تاج و رحمة اللہ تعالیٰ

الوہاب لعدا اور اشاعتین علوم و ادب اس رسالہ کو خدمت  
جامعہ جسٹس اور حدیثین جدیدین کے ذریعہ سے  
تاج المصادر و قاموس و مصالح وغیرہ کی ورق گردانی  
سے ایک جہت مستفیض کر دیا آئینہ انوار  
زیادہ معارف و انجید کے ہیں اور کچھ مسائل و فقہان  
بھی الوہاب کی فکر و تفسیر سے لائے گئے ہیں اور الوہاب  
کی تفسیر کے ساتھ صحیح و معتدل و معزز کو بھی علیحدہ  
کر دیا ہے جس سے ہر کتاب یا ترجمہ طلب ہو بلا تکلف  
اسکا تازہ بات کسی اور موقع پر نہیں ملے گی قیمت ۲  
اتسین الفہم - فارسی بچوں کے اخلاق کی  
درستی کا مندرجہ - اردو میں فارسی نحو صرف  
کے قواعد - اردو فارسی قیمت ۱۰  
آداب انشاء - اردو فارسی قیمت ۱۰  
ضروریات دین - مسلمانوں کیلئے مفید -  
فتوحات اسلام - دینی کا ترجمہ -  
البیان - جمیع قصص قرآنی  
ترجمہ میلاد جیزی - اردو نہایت مختصر ۲  
ترجمہ پارہ عم مع البیان - نمونہ کے  
طور سے - - - - -  
تکلمہ محمدیہ الرعایہ - علی الجلیل الامامین من  
شرح الوفاء (عربی) - - - - -  
آداب انشاء کلام - عین نحو و معرفت ادبی و محافی  
والا وغیرہ کے قواعد اردو فارسی لکھنے کے  
اصول اور رفحات - - - - -  
آئینہ قرآن - طلبہ نقشہ تمام دار فہون کے  
مختصر بہت سودمند نکال گیا - - - - -  
منظور احمد مالک کا خانہ مولوی فتح محمد صاحب تالیف  
کرسٹو  
مدیر سرفاہ اسلیٹ

## صحت کس طرح حاصل کرنا

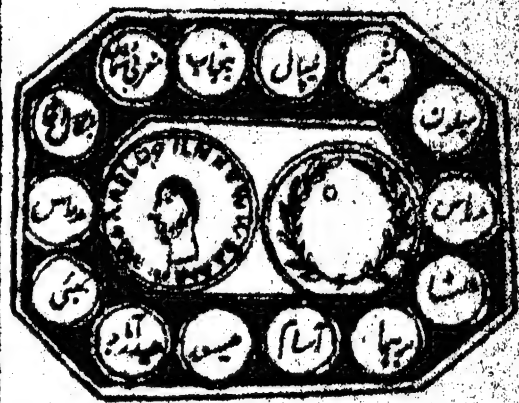
ان اوقات میں کہ سب پیشاب کا تھیلہ اور سب کچھ  
کرنہ اور صحت کرے وہ وقت میں سے ظہر و صبحا یا  
اس طرح چھائی نہیں کھینچے کہ کون سا پہاڑ کھینچے  
جسکے مارو مارے گویا کے فصعدہ و رولوں کی  
صحت کر لیں - جسٹس - - - - -  
اور سکرگ جو باوجود عذرہ - - - - -  
میں تھیں معلوم ہوتا - دیکھ کر دیکھ کر  
نظر اور حدیثین - پھر آنا جو نہ دین - - - - -  
ہر تار و سر کی ممانعت وغیرہ کر کے کئی توہین  
اراضی کھینچے - عین صحت و ایسے - - - - -  
پہلے شہادہ ستوات کی اس قسم کا چارہ کہ جسکے  
یا کسی مرض خیال کے بدلے میں پیدا ہوتی ہیں نہایت  
بہت اور اگر وہ کولی ان وقت اس ایک کی (بہت)  
کونسا ریشہاب کے اعتنا کر کے خوش ہیں اور پیشاب  
پہلے اور خون میں سے نکالنے میں نہ کھائی کہیں جس  
عروصت حاصل ہوتی ہے - اگر آپ چاہتے ہوں  
ڈگر - ان کا چارہ کے - - - - -  
پہلے ایک ایک کھینچیں اور کون کے لئے بہت ۱۰  
پہلے ان کو چارہ کھینچیں -



فہم و مدد یہ بہت شہور کے عین نام ہوا فروش  
فروخت کرنے ہیں یا نقد یا - - - - -  
ڈون کا مریک ڈون شہادت ایک بہت کھانے  
کسٹم کے خاصیت جو نہ تم ہوتا ہے اور نہ وقت  
تو ایک ہی ڈون میں نہایت دیر کی ہوتی یا محلی ہوتا  
بہت کھینچے کہ پیرٹ - - - - -  
نہ اور عارضہ و دیکھ کر بہت کھینچے کہ ہوتا  
بغیر کے لئے کافی ہوتا ہے - - - - -  
بہت کھانہ دو دیکھ یہ فیہر -



# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن پارچہ والی لکھنؤ



ہم نے معیار شیفٹ میں کارخانہ چکن نے نائش گاہ  
لکھنؤ میں اشتیاء ذیل کی عہدگی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے۔ ۱۰۰۰ روپے میں ہوئی تھی جو چکن کے کارخانہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اسے ملکی ریسیون - سرکاروں  
محکمہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیا کہ اسے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو مطلب فرمادین تجربہ پورا سار شیفٹ ہی

## فہرست اشتیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دانی بیل بوئیدارنات	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
گل بوئون میں پرہار کا دانی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
تھان چکن بوئیدارنات	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دو پٹہ کا دانی سنہری بیگات	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کے لائق	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دو پٹہ چکن جس کے گل بوئون میں	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پرہار کا دانی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سنہری چکن جس کے گل بوئون میں	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پرہار کا دانی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پانچا سے چکن سوئی مدنی چکن	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
بڑی مری کے	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کرپے چکن بیل بوئے دار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سکے ہوئے تیار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
لاہ چکن بیل بوئیدارنات	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزنی گول جسکو پشکر بنی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
عامہ کے کچری جانی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کلاہ گول و کشتی نما زردوزی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دریشی کلاہون	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

## فہرست اسباب موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
فرد رضائی سرہر و گولٹ سلی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سلائی تیار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
لیات نین سکے دار کین نہا	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
مردہ خوش رنگ	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پلنگ پوش بھالو اور جالدار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

## پانچین کھانیوالی تبا کوئی خوشبودار مشکی گولیان

کہان میں لعاب ہن کو غیرت منکھت خن بنائے والے  
کدھر ہن لب نو شین بہ سرخی کی بہار دکھائے والے  
ذرا اور شریف لائین اس روحانی راحت جہانی  
وزیفہ زبان کی لذت دہان کی نکھت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار جوئے کے علاوہ  
بسبب میزش بعض جوہر اور دیہ لطف کے نہایت  
مرنے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح دل دلیخ  
مفرح قلب بھر رنگ خسار جلاد رطوبات فعلیہ  
محبی دندان - معنی خون وغیرہ کے ہن -  
گولیان و رقداری ڈبیہ ۲۰ تو قیمت عمر  
سادہ ۲۰ تو  
قوام جسکی گولیان ہن فی ڈبیہ ۵ تو قیمت عمر  
زرد ۵ - یعنی بقی دار تبا کوئی سیر

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر چکن پارچہ والی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) بیجیس برس سارک ہندوستانی متعالمین (رہی ہن)  
(۲) دما جیسے دوا چھلتا ہوس دوا کے دو ایک متعالمین  
دیا ہن -  
(۳) تیار ہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جیسے  
۳۰ پورے دما والے یا چھکادام کا سامتی ہو گیا دوا جیسے  
ہن ایسی ہمت ہمت ہن قیمت ایک شیشی ایک ڈبیہ چھلانہ -  
دما کی دوا - ڈاکٹر حصول ایک سے تین شیشی تک باقی آئے  
ڈاکٹر ہن طاقت دین والی دوائی ہن مشہور دوائیں

فاسفورس اسٹیکٹیا اور میٹالاکر گولیان ہن ہن ہن ہن  
رگ - ماس اور خون کو حیاتی دیتی ہے اس لیے انکی کردی  
سے پیدا  
مقوی ہردی کی گولیان (۱) ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
آرام ہن  
رو ہن  
امراض مستورات کی دوا (۲) ہن  
دوا ہن  
نماگ ہن  
دور ہو کر جسم ہن  
قیمت ایک شیشی ایک ڈبیہ چھلانہ (۳) ہن  
محصول چھلانہ ان دوائیوں کی تفصیل حال معیار شیفٹ  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے ہن  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵۰ و ۶۰ تاراجندوت ہن

## ابرٹ انگر سون اور نیویارک امریکہ عاقی قیمت ۳۰ روپے



ایگل امریکہ  
لیور داغ  
دنیا میں امریکہ  
عام شہرت  
خاص یہ ہن  
اور پادارین  
ہن یہ امر بلا خالقہ صداقت کو ہن  
کی بنائی ہوئی پادارین عہدگی عام پسند اور کم قیمت ہن ہن  
ہن - دنیا میں کوئی ہن  
یورپ میں ہن  
دن ہن  
ہن  
ایگل داغ کار داغ دنیا ہن  
قیمت ہن  
فروخت کو اسے بھی جادگی - ہن  
دو برس کی گارنٹی ہن - ہن  
بہ ذیل سے یہ گولیان ہن  
المشہر - الیست اینڈ داغ لکھنؤ راہ بازار انہن  
اودھ بیج - یہ گولیان ہن  
آراستہ ہن - قدر دان وقت کی توجہ کی لائق ہن

جہاں بدقیم ترین کثرتِ زنی "لم لاگوں نے کی ہے"

[illegible]

انگریزوں کی کیمپ جو پینڈی اور عشقہ وغیرہ کا ہے بہتر اور سب سے

یہ مرگشتہ سیاستاں سے مختلف حصوں ملک میں تجربہ کیا گئے۔ اگر آپ کو کوئی شک ہو تو آپ تجربہ کر کے جان سکتے ہیں کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔

۱۔ شیخوں ایک سے لئے  
 ۲۔ شیخوں ایک سے لئے

ہزاروں سرٹیفکٹ دینے کا جو وہ شفاخانہ سے کتابِ مفت طلب کرو

تم: مینجر شفا خان: علاج الحزمین جیم الکرام بنی بذا کما قادی حشی - لا هو

مطبع شام او، د لکهنو نیا گانون میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا





# ضروری اشتہار

جو محکمہ بیچ ملک کارخانہ محبوب بیچ کو معلوم ہوا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریداران  
محبوب بیچ کو ۴۴ روپے روئے بکسوخی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع  
کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس برانگیزی میں  
چلر آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپس بارہ آنہ یا ایک شانگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ عا، یادو شانگ  
۹ پنس پیا ہوا سبب۔

۴۴ روپے روئے بکس قریب قریب ایکسان قد کے مین ٹاگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہی  
دھوکے باز دکاندار علامت، ٹاکر ۴ روپے کو ۸ روپے اور ۴ روپے کو ۸ روپے فروخت  
کرتے ہیں۔

اگر بیچ صاحب کی گولیوں کے لئے مین وقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ  
پہلے وارہ محمولہ لڑاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انیڈ کیپنی نمبر ۴۴ اکلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے



# میان ملکش خان!

و لو  
سنو



کیون حماقت نہیں ہوتی تو میں نام مسلم  
آپ پر ظلم یہ کیا کرتے ہیں ظالم مسلم  
ہم دو شاطر ہیں اور ہندو سب سٹنچ  
مات کھا کر رہیں بازی میں قائم مسلم  
ماتے دنگین ہیں کھانے کو تو ملتا ہی نہیں

فاقہ مستی تو سدا رہتے ہیں حاکم مسلم  
اس طرح کھائیں گے منہ کی کہ الہی توبہ  
دھر سے کٹوائینگے کیا ناک بھی حاکم مسلم  
قابلیت ہو حکومت کی نہ انہیں یہ ظرف  
کیا ہی فرعون بنے رہتے ہیں حاکم مسلم  
منہ تک رہتی ہیں بس لہو و لعب میں  
اپنے منہ بنتی ہیں پھر آپ ہی حاکم مسلم  
وہ نفاق انہیں بھرا ہو کہ بسل شد کی پناہ  
خانہ آفت و خلت کے ہیں ہادم مسلم  
شور محشر بھی ہو بالین پہ نہ کروٹ لینگے

خواب فقاہت میں نہ  
مطمئن ہم تو ہیں دن رات گمن  
اور حیران پریشان دو عالم میں  
بھیاب بھی انکو تو ملتی نہ دین دنیا کی  
ہم سے اور دولت و ثروت میں کیا ہم  
یہ تو لڑتے ہیں ہوا بھی خدا ہی حافظ  
نام کو بھی تو نہیں دہر میں کاظم مسلم  
خاک آتا نہیں انکو تو کما ناکھانا  
جانتے کب ہیں کمانے کی مگر مسلم  
روز ہی ہوتی ہو دو ملکوں میں مرغی مزار  
چھتا ہر اک ہو گل جاؤں میں سالم مسلم  
گھر کی اپنے تو خبر بھی نہیں دنیا کی ہوں  
انتظام ہو چکا جو بنگلے ناظم مسلم  
کون کہتا ہے یہ آپس میں بھائی بھائی  
ایک مخدوم ہے اور ایک ہی خادم مسلم  
دم دغا کینہ حسد بغض عداوت نفرت  
نیت بد میں سدا رہتا ہی آثم مسلم  
رسن جمل و تعصب میں بند ہیں سارے  
کیا گئے کھاس ہیں کیا ہیں یہاں مسلم  
عار چوری سے نہ انکو نہ تاج نہ گنج نہ نگ  
نہتہ میں مجلسوں میں سیر و انعام

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک

تحریر کا وقت

۳۷ سال سو زیادہ

اسکاٹ المشن کو

نہایت سخت تجربے میں جو اہل عالم لڑتا ہو اور نہیں پورا کرتا آج اسی کا نتیجہ ہر ساری نیامیں ایک پرکٹ  
امراض سینہ

منفعت ہند

کے واسطے بچے اور بوڑھے دونوں کیلئے مقوی اور جمالی بنائے والی سب

ہاتھ سے نہیں چھو اہی

سب دوا فرمیں پیچھے ہیں

اسکاٹ و لون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ





کی اسٹاک آئی تو اونھوں نے ٹکٹوں اور دہلی کی زبانوں پر ایک کتاب لکھوائی اور دونوں کا موازنہ بھی کر دیا۔ حالانکہ حضرت دونوں شہر دہلی کی زبانوں سے ناواقف نظر آتے ہیں۔ مین اور انکی ناما حق آگے چلے ناظرین کو دکھائے رہتا ہوں۔

اور لکھنے پر بے محذور اور پس صاحب وکیل جو دھپوری اور بک کی لی۔ وہ منشی مجاہد حسین کی کتاب پر جس کا نام "اختلافات اللسان" ہے لکھنو اور دہلی کی زبانوں کا فیصلہ کرنے کو سرخی بن گئے۔ اور فیصلہ لکھنے کے لیے بھی دیا۔ چوتھوں کا موازنہ کیا لکھنو اور دہلی ۱۴

یہ بین تفاوت از کجاست تا کجا

یہ مارواڑی صاحب بھی دونوں شہروں کی زبانوں کی ناواقف مین کچھ جھنجھاٹوی صاحب کے کہہ رہے ہیں۔ مین دونوں صاحبوں کو جھنجھاٹوی - جو دھپوری کے لقبوں سے آئندہ تحریر کر دیا گیا تاکہ لکھنے پڑھنے ناموں کے لکھنے سے قریب کیا جاسکے۔

جھنجھاٹوی - محاورہ دہلی "آگے" محاورہ لکھنو "پہلی"

جو دھپوری - تذکرہ فصیح معلوم ہوتی ہے اور عزیز نہیں۔ اکثر تذکرہ کے ساتھ تذکرہ اور تائید کے ساتھ تائید لکھی جاتی ہے۔

جو دھپوری کی عبارت کسی قدر فصیح ہے! آپ دیکھئے کہ دونوں لکھنوا لے زبان کے کوچے سے کس قدر دور ہیں۔ دراصل "اب کے" اور "اب کی" یہ تذکرہ اور تائید اس شے کی تذکرہ و تائید سے متعلق ہے جس کے متعلق یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً "اب کے سال" اور "اب کی فصل میں" لکھنو کی زبان عموماً تائید کے ساتھ نہیں جھنجھاٹوی - محاورہ دہلی "آندھی" محاورہ لکھنو "مطر"

جو دھپوری نے بغیر کسی وجہ اس پر طویل عبارت لکھائی ہے۔ اس سے حصول کون گئے۔

لکھنو مین آندھی بھی بولتے ہیں۔ جھنجھاٹوی نے ناواقفیت کے اندھی "اور" "آندھ" کے فرق کو نہیں جانا۔ یہ دونوں الفاظ علحدہ علحدہ ہیں۔ چھوہار غبار ایک ہیئت خاص کے ساتھ زور و شور سے آتی اور کل جاتی ہے اسکو آندھی کہتے ہیں۔ اور جو ہوا زور و شور کے ساتھ بغیر اوس ہیئت خاص اور اوس خاص و خاص کے

جو آندھی کے لئے مخصوص حالتیں ہیں۔ کچھ استدلال اختیار کر لیتی ہے اور قائم ہونے درختوں کو چھلکے دیا کرتی ہے اسکو آندھ کہتے ہیں۔

جھنجھاٹوی - محاورہ دہلی "بردا بمعنی پودا درخت" محاورہ لکھنو "بردا بمعنی جھوکرا" محاورہ دہلی ندارد

محاورہ لکھنو "برنچا بمعنی دھوپ" جو دھپوری کی محل عبارت کا لکھنو حصول۔

کوئی جھنجھاٹوی سے پوچھے کہ حضرت سواس لکھنو کے جو ملک اردو کا مشہور شہر ہے۔ کیا ہندوستان میں کوئی اور لکھنو بھی ہے۔ جہان کی زبان آپ لکھ رہے ہیں۔ ہمارے لکھنو کی زبان تو یہ ہے نہیں۔

جھنجھاٹوی - محاورہ دہلی "بل" محاورہ لکھنو "بھل"

جو دھپوری - بے سبب جو دھپوری حصول بیانی حضرت "بل" اور "بھل" لکھنو مین دو الفاظ جدا جدا ہیں۔ آئینہ حق نہیں ہے تو لکھتے ہی کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

جہان زور کا اظہار منظور ہوتا ہے۔ "اُن بل" بولتے ہیں حضرت عجب کے بل پر شہزادی کی لے رہے ہیں۔ اور

جہان پہلو کا اظہار منظور ہوتا ہے وہ "اُن بھل" بولتے ہیں۔ مثلاً "مر کے بھل گئے۔" جھنجھاٹوی (مرن) لکھنو کا محاورہ "بیرا بولنا"

درختوں پر مرغان خوش نواز کے بولنے کو لکھنو مین کہتے ہیں

جو دھپوری - انکا اجتہاد اگرچہ ناواقفانہ الفاظ میں ہے اور صاف صاف لکھنا بھی ناواقفیت کی حالت میں ممکن تھا۔ لیکن اصلیت کے قریب ہو گئے ہیں۔

جھنجھاٹوی کی ناواقفیت تو اس قدر ہنسار ہے کہ آئی توبہ

آن کس کہ نداند و بداند کہ بداند

در جہل مرکب ابد الذہر ماند "بیرا بولنا" صحیح محاورہ ہے۔ لیکن جھنجھاٹوی کی یہ سمجھ بالکل غلط ہے کہ عموماً درختوں پر مرغان خوش نواز کے بولنے کو کہتے ہیں۔ فی نفسہ طیور خوش نواز

تھون یا نہ ہوں۔ شام کے وقت سورج ڈوبنے کے وقت اپنی اپنی قسم کے کچا ہو کے ہم آندھی کے ساتھ بولنے اور غل عجائبات ہیں۔ مرث ہی بولنے کو بیرا بولنا کہتے ہیں۔ جھنجھاٹوی کو شاید اتفاق نہ ہوا ہو۔ وہ اس کو شہ ناواقفیت سے مکمل کے سن لیں۔

جھنجھاٹوی - محاورہ لکھنو "لوگرا کھن"

جو دھپوری - وہی معمولی دخل در عقولات۔ اگرچہ واقفیت نہیں۔

مین کہتا ہوں کہ جھنجھاٹوی یہ کہاں کی زبان لکھ رہے ہیں۔ کسی گھوڑے نے اونہیں قصباتی - دیہاتی اور پھر مستند شہروں سے دور کا رہنے والا سمجھ کر خوب ہر کے دیئے ہیں۔

جھنجھاٹوی - دہلی "ٹوہکلینا" لکھنو "ٹوہکلینا"

جو دھپوری - وہی ناواقفانہ فیصلہ۔ جھنجھاٹوی سے کوئی پوچھے کہ حضرت لکھنو مین تو "ٹوہکلینا" ہی بولتے ہیں۔ یہ آپ نے

دو آنکھ مالی ایک زاید ہے (ہر) کیا

## تاریخ تمدن

بکاس ہسٹری آف سولر لیشن کا ترجمہ

منشی محمد احمد علی مرحوم - بی - اے ایل ایل کی

اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کافہ درجہ اول چکنا مجلد

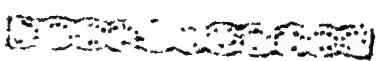
کافہ درجہ اوسط مجلد

غیر مجلد

شاہد محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ۔ امین آباد لکھنو

یا

دفتر رسالہ الناظر لکھنو کے پتہ سے مل سکتی ہے





# میر کا سر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیکل انکوائری صاحب ہمارے گورنمنٹ

میرزا گریٹون میڈیکل کالج کے پروفیسر ورن نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے کثیر بہ نفع ہے بھارت تبار کی چشم دھند جالاپڑ وال غبار بھولا سبل سُرخ ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ ہرزہ اکثر اور نیم بچا سے اور ادویہ کے آنکھوں کو مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت برتر جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر وڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فیتہ جو سب سے بھر کیلئے کافی ہے مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ میرزا کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فیتہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فیتہ ۲۰ روپیہ - خرچہ ڈاک ہرہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دینا نقل و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میاسنگھ اہلو والیہ مقام ٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے بنی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ بہت ہی مفید پایا۔  
سراقم۔ بیچ لال گھوس را سے بہادر ایلیم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔  
حال آنریری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے سے کثیر ثابت ہوا جس سے تعریف سنائی دے رہی  
استعمال میں مفید اور تیر ہون پایا میری رائے میں ایک سرمہ  
فصل بڑی کمزور بن دیر بعد ڈاکھانہ جات اور بزرگوں کو دیر  
کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب بیکر سر  
مستفید ہو سکے ایک دو روپیہ سے یاد کر رہا ہوں پانی اکیٹو  
میر کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم دی۔ بی۔ پوسٹ بھیج دین +  
سراقم۔ ڈاکٹر جودہری ادر خان میڈیکل انچارج  
شفا خانہ تونسہ ڈیرہ غازی خان +

انے بڑے اور کیا مقبر شہادت ہو سکتی ہے  
(۱) میرزا کا سرمہ بہت متعلقین نے میر کا سرمہ جو کہ  
سردار میاسنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلئے کثیر  
انکھ بھٹکتا ہے۔ آنکھوں کو تڑپنا دیکھتا ہے اور بینائی  
کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے  
کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آج تک ابھی  
کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +  
سراقم۔ آنریل نواب محمد حیات خان۔ خان بہادر یو  
ایس سابق ڈپٹی سیشن جج قیمت جاندار ہر  
میر کو نسل گورنمنٹ ہند +

(۲) پروفیسر میاسنگھ صاحب ایک سفید سرمہ ایک  
شخص کی آنکھوں پر لگا دیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔  
یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا اور  
مہربانی اکیٹو سفید سرمہ اعلیٰ قسم بڑی قیمت طلب کر رہا تھا  
سراقم۔ ہمارا دفتر وجیت برتاب بہادر سہا صاحب  
بہادر والیہ ریاست تنکو ہی ضلع گورداسپور۔  
(۳) جناب پروفیسر سردار میاسنگھ صاحب

تسلیم کے میر کے سفید سرمہ کو تقریباً تین مریضوں پر استعمال  
کیا ہے جو کہ موتیا بند۔ دھند بھولا ناخن آنکھوں میں زخم  
اور غبار کے مارجین میں مبتلا تھے ان مریضوں پر ابھی

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم ہوئی ایک سرمہ استعمال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری چشم کیلئے بہت  
مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک  
کام کرنے سے محذور ہو جاتا تھا اب میری کیفیت  
بہت کمزور چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ نام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
سراقم۔ میان حور شید محمد جعفر صاحب  
بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

(۵) کرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر میر کا سرمہ  
عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا ہی  
اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی وجہ بہتر ہے۔ میں چشمہ  
کا لگا نا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے لکھ کر سکتا ہوں  
سراقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ پبلیشر دھنسی محلہ  
جوڑی گران

(۶) میر کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے

پانچزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میر کا سرمہ کی سندات میں  
جو قریب تین ہزار روپے میں ایک کو بھی فروضی  
ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں ہی طلب کے لئے پانچ ۱۸۹۸ء  
سے جمع کیا گیا ہے



جھنجھانے لکے پیش فرادی!

جھنجھانوی - دہلی - محاورہ نذر -  
لکھنؤ - سارنگ - شہد کی گھٹی -  
جو دھپوری - سارنگ راگ کا نام ہے جس کا بجان  
والا سارنگ لکھا گیا ہے - شہد کی گھٹی کے معنوں  
میں غیر مستعمل ہے -

دونوں کس قدر ناواقف ہیں کہ توبہ - انجان اگر  
دھو کے مین پڑ جائے تو اس پیارے کا کیا  
قصور ہو تو بھیگا کہ جس نے ایک کتاب گھر بیٹھے  
لکھ دی - وہ واقف ہوگا - زبان دان ہوگا -  
اوسے زبان حاصل کی ہوگی - لکھنؤ اور دہلی ہی  
کے رہنے والے یا وہاں کے زبان دان ہی سمجھ  
سکتے ہیں کہ ایسے لکھنے والے دونوں شہروں کی  
زبانوں سے کتنے نا آشنا ہیں -

لکھنؤ میں "سارنگ" شہد کی تمام کھیتوں کو نہیں  
کہتے ہیں - شہد کی کھیاں مختلف اشکون مختلف  
جنون اور مختلف قوتوں کی ہیں - ہر قسم کی گھٹی کا  
نام جدا گانہ ہے - ان میں جو سب بڑی گھٹی ہے  
اوس کا خاص نام "سارنگ" ہے -

جو دھپوری اپنی ناواقفیت کا راگ الگ ہی گا  
گے - "سارنگ" بے شک ایک راگ کا نام ہے  
مگر مرثیہ اسی کا بجانے والا "سارنگیا" نہیں  
کہلاتا ہے جیسا جو دھپوری سمجھے ہیں -

"سارنگیا" تو سارنگی بجانے والے کو کہتے ہیں  
اور سارنگی ایک خاص باجے کا نام ہے -

جھنجھانوی - دہلی - "سر سری"  
لکھنؤ - "سر سری"

جو دھپوری - معمولی فضول تحریر  
لکھنؤ میں تو "سر سری" ہی بولتے ہیں جھنجھانوی  
خدا جالے کس نے دنگی کی جو اونکو زبان لکھنؤ  
سے جا بل سمجھ کے دھو کے مین ڈال دیا -

ہاں "سر سری" ایک زیور کا نام ضرور ہے  
جو مرصع ہوتا ہے اور جسکو دھن کے دوپٹے  
میں اس طرح ٹاکنے ہیں کہ وہ سر سے کانوں کے  
بینے تک رہے -

جھنجھانوی اور جو دھپوری دونوں کو ایسے  
زیوروں کے دیکھنے کا کہاں اتفاق ہوا ہوگا -

جھنجھانوی - دہلی کا محاورہ نذر  
لکھنؤ - سوگی - غمگین - بول - اہل  
ایک کی بیٹوں اور ایش  
کو بھی کہتے ہیں جو ہندوؤں کو  
بیاد کے ساتھ جاتی ہے -

عبارت سے کتنی وضاحت ظاہر ہوتی ہو - کہتی  
ہیں کہ "جو ہندوؤں کے بیاد کے ساتھ جاتی ہو"  
معقول - یہ بیاد کے ساتھ جانا کیسا ہا حضرت  
آپ نے پہلے صحیح زبان بولنی سیکھی ہوئی - پھر کتاب  
لکھنے کا قصد فرماتے - یہ عبارت یوں لکھنی چاہی  
مندی -

"جو ہندوؤں کی برات کیسا ساتھ جاتی ہے"  
"بیاد" اور "برات" کے معنی میں فرق ہے -  
جو دھپوری صاحب اپنی نادانی کو کس عبارت سے  
ظاہر فرماتے ہیں -

دھپور  
"سوگی سوگ سے لہذا شادی کی آرائش کے لیے  
بولنا غائب برعکس ہند نام رنگی کا فور کا مصداق  
ہوگا -"

واحد ہے - غضب کے لوگ ہیں - نہ جانیں - نہ  
کسی سے پوچھیں - کاغذ - قلم - اور سیاہی  
سب چیزیں ان زبان - جو کچھ میں آیا - لکھ مارا  
اور "توریشتر" یا کسی دوسرے پرچے میں  
چھپوایا - بیچنے صاحب ہم بھی مصنف ہیں -

حجرات - جو آرائش برات کے ساتھ جاتی ہے  
اسکو "سوگی" نہیں کہتے "سوگی" کہتے ہیں  
جس کا لفظ "سراگ" ہے - خدا کرے اب بھی  
نہ سمجھیں -

جھنجھانوی - دہلی - "لکھنؤ"  
لکھنؤ "جنگنی"  
جو دھپوری - وہی ناواقفیت -

"جنگنی" اور "جنگنی" استعمال کے لحاظ سے  
دو زیور ہیں - دونوں کو ایک کیون سمجھ لیا -  
جن جن چیزوں کے دیکھنے سے دونوں کی آنکھیں  
محروم ہیں - ان میں عقل آرائی کیا ضرورت  
تھی - آپ کی نافرمانی اور ناواقفیت سے پھر زیور  
بال نہ جائیں گے -

جھنجھانوی - دہلی - جھینا - بالضم  
لکھنؤ "جھینا" بالکسر لونی  
چہ خوش! لکھنؤ میں بالضم ہی بولتے ہیں جھنجھانوی

کو کسی نے دنگی سے ہکا دیا ہے -  
جھنجھانوی - لکھنؤ - عقل کا چراغ گل ہو جانا -  
جو دھپوری - فضول خاصہ فرسائی -

صاحب کوئی محاورہ نہیں ہے - عبارت آئی ہے -  
بجائے عقل کے فہم - دانش جو لفظ جاہلین  
بولدین - نہ بولیں تو اختیار - عبارت کو محاورہ  
کہتے ہیں -

سمجھنا سوانا دان کے اور کس کام ہو سکتا ہے -  
جھنجھانوی - لکھنؤ - قہا تا - قہقہہ دونوں طرح  
بولاجاتا ہے -

جو دھپوری - فنون دخل در معقولات -  
لکھنؤ میں تو قہقہہ ہی بولتے ہیں - جھنجھانوی نے  
شاید اودہ پنج کی نظریہ نہ ہنسی کہیں دیکھ پائی  
وہ اوسکو زبان سمجھ بیٹھے - لطف یہ ہے کہ وہ بھی  
"قہا تا" کی شکل میں غائبانہ ہوگی -  
جھنجھانوی - دہلی - "کاتون ریکھینا"  
لکھنؤ "کاتون ریکھینا"

لا حول ولا قوہ - مصدر کے متعدی اور لازمی  
ہونے کا فرق جسکو نہ سوچھے - وہ کتاب  
لکھنے پر تیار ہو جائے - کس قدر عبرت کی  
بات ہے!

لکھنؤ میں - تمام ملک میں جب مصدر متعدی  
بولاجا کر گاتب گھینا ہی بول لیتے - اور جب  
لازمی بولاجا کر گاتب گھینا لیتے - یہ اردو کا مصدر  
ہے - محاورہ نہیں ہے - اب بھی اگر سمجھیں  
نہ آئے تو کوئی کیا کرے -

ڈیر پنج - بیٹے مختصر جھنجھانوی اور جو دھپوری  
دونوں کی ناواقفیت دکھادی ہے - ادنیٰ فضول  
خاصہ فرسائیوں اور غلط بیانیوں کو مین کہا تک  
لکھنؤ - افسوس کی بات ہے کہ ایسی ناواقفیت  
تحریروں سے دور کے رہنے والے جھنجھانوی  
اردو زبان کے سبھانے اور لکھنؤ علی اور رتی پیر

بنانے میں سجد کو شمشین کر رہے ہیں وہ  
دھو کے مین ڈالے جائیں - لکھنؤ اور دہلی  
دونوں شہر اپنی اپنی جگہ پر زبان کی کسوٹیاں

ہیں - ان کی زبانوں میں ایسا زیادہ اختلاف  
نہیں ہے - جیسا ناواقف سمجھ رہے ہیں - البتہ  
ناواقفوں کی تحریروں سے جو غلط بیانیان  
ہو جاتی ہیں جیسی جھنجھانوی اور جو دھپوری  
سے ہوتی ہیں - وہ اردو لوگوں کو حیرت میں  
ڈال دیتی ہیں جو ان شہروں سے دور اور

جنگے کان خاص ان دونوں شہروں کی بول چال  
سے نا آشنا ہیں -

اردو اس وقت ترقی دینے والوں کے ہاتھوں  
شل اوس دریا کے بڑے رہی ہو جیوں بارش  
کے سیلاب سے برابر پانی آرہا ہو - الریہ طلی بان

شدنی ہے تو علی الفاظ کی ضرورتوں میں نہیہ  
لکھنؤ کی پابند رہ سکتی ہے - نہ دہلی کی یہ کہنا کہ

اردو اس وقت ترقی دینے والوں کے ہاتھوں  
شل اوس دریا کے بڑے رہی ہو جیوں بارش  
کے سیلاب سے برابر پانی آرہا ہو - الریہ طلی بان

شدنی ہے تو علی الفاظ کی ضرورتوں میں نہیہ  
لکھنؤ کی پابند رہ سکتی ہے - نہ دہلی کی یہ کہنا کہ

اردو اس وقت ترقی دینے والوں کے ہاتھوں  
شل اوس دریا کے بڑے رہی ہو جیوں بارش  
کے سیلاب سے برابر پانی آرہا ہو - الریہ طلی بان

شدنی ہے تو علی الفاظ کی ضرورتوں میں نہیہ  
لکھنؤ کی پابند رہ سکتی ہے - نہ دہلی کی یہ کہنا کہ

# ٹولی اور جوتے کی

## لوک جھوک



لفٹ :- یہ وہ نسل ہے جو کم جون ششہم کو اپنے رسالہ مخزن میں ذبح کرانے کی طرف سے ایک نرل کے اڈیٹر مخزن کے پاس بھیجی تھی جسکا جواب مکر جوائی کا روٹ بھیجے پر جواب اڈیٹر صاحب نے یوں ار رانی فرمایا :-

نکسین پنج جی میں جو کہ دو تین رسالے قبل سے مرتب ہو جاتے ہیں اس واسطے اندراج مضمونان میں تاخیر ہوتی ہے۔ کوشش کر رہا کہ بستر جلد موابک مجرم کی پیل کروں (راشد انجری ۱۲ جون) اس کے دو مضمون بعد خود میں دھلی ہاتھ اتفاق ہوا یا مشائے عینی کیا جواب ملا کہ مضمون میر معلوم ہوگا کہ آپ اس مضمون درج ہو

یا نہیں دعوہ دایس آ - یہ پیر چھ ب طلب کیا تھا پھر جواب ہی آیا :-

کہ میں پہلے اس نرلکا ہوں کہ جس قدر نظریں آتی ہیں نہ ملو یا کہ جاتے ہیں - آپ خیال برائے کہ کیا - جب کا ہی برابر ہو کر تو ترجیح دون - کوشش کروں گا کہ جواب کا کلام بعد درج ہو - (راشد انجری ۱۳ اگست) ہم حسب ہو رہے گرا اسکے بعد میں اسے ایک مفرد ذریعہ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ راشد صاحب کو یہ تحریر فرمائی کہ میں کہہ سکتا ہوں وہ پنج - کہ قابل میں مخزن میں قریح نہیں ہو سکتے ام -

و اندر ادا دتے تھے کہ آپ کہہ سکتے ہیں بات کو معلوم کر سکتے ہیں - ہاں وہ رکھ جوتے ات رمی سمجھنی کی تیزی و عجالت - خد چشم زخم زانہ سے جاتے - ذکاوت طبع یکا نام آئے - اسے صاحب پہلے ہی تکلیف فرما کے کیوں نہ فرمایا تھا کہ یہ مضمون اس

لیکن بجائے خود بھی ایک پر جوش انجمن قائم کرے اور اوس میں جدید ضرورتوں کو زیر بحث لا کر طے کرے - اختلافات کو حل کر دے - بہر حال کسی خاص امر پر کچھ لکھنا فضول ہے - جو کچھ مناسب وقت ہو - جو کچھ کثرت رائے فیصلہ کرے اوسکو عمل میں لائے - تعصب اور ضد یہ عادتیں ہمیشہ کام میں نکل ہوتی ہیں - ان کو خیر باد کہہ دینا چاہیے -

میں واقف ہوں کہ اردو کی ترقی کی واسطے ایک انجمن علی گڑھ میں بھی قائم ہو چکی لیکن رنگ آلودہ تلواری کی طرح بیٹا رہو اسے رکھی اوس میں حضرت شبلی - اور حضرت شترانی - ایسے ایسے لوگ تھے - تاہم اوسکا وجود (اگر ہو) تو ہر وقت کو با کچھ بھی نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ زبان سے شہر لکھنؤ میں اگر انجمن قائم ہو اور وہ فی الحقیقت شس ایک ہمدرد کے اردو کے واسطے کام کرے تو علی گڑھ کی انجمن ہو یا پنجاب کی - کبھی اسکے برابر فائدہ نہیں ہو سکا سکتی - ایسے کہ ہاں شہر اردو زبان - یہ معیار ہے - معدن ہے - مخزن ہے - و گرنہ یہ علی گڑھ یا کسی اور دوسرے مقام کو - باتیں کہان حاصل ہو سکتی ہیں وہاں کی زبان کا لہجہ کے ہونے سے کچھ - عندی نہیں ہو سکتی - بلکہ مختلف مقامات کے لوگوں کی بکجائی اور اوسکی بول چال سے اگر وہاں کی زبان کو سست نہ جائے تو نتیجہ بجا نہ ہوگا - عبارت کا اعلاط سے بجا جائے کہ دینا دوسری بات ہے اور زبان کی وقعت - اوسکے فصیح محاورات - اوسکی زبان اور اوسکے تمام اوصاف پر قابو رکھنا اور بات ہی یہ باتیں یا کہانہ کے فصحا کو حاصل ہو سکتی ہیں یا وہی کے فصحا کو -

لکھنؤ سے ایک - انجمن کا اعلان سکلا تھا کہ اوسمیں کن زبان ان استاد تحقیق کہ طلب اللہ قوت اکل - کہنا پڑا - اور اوس سے ناامیدی ہو گئی - ضرورت تو اعتدال ملک کی ہے -

۳

لسان الملک

اردو پنج

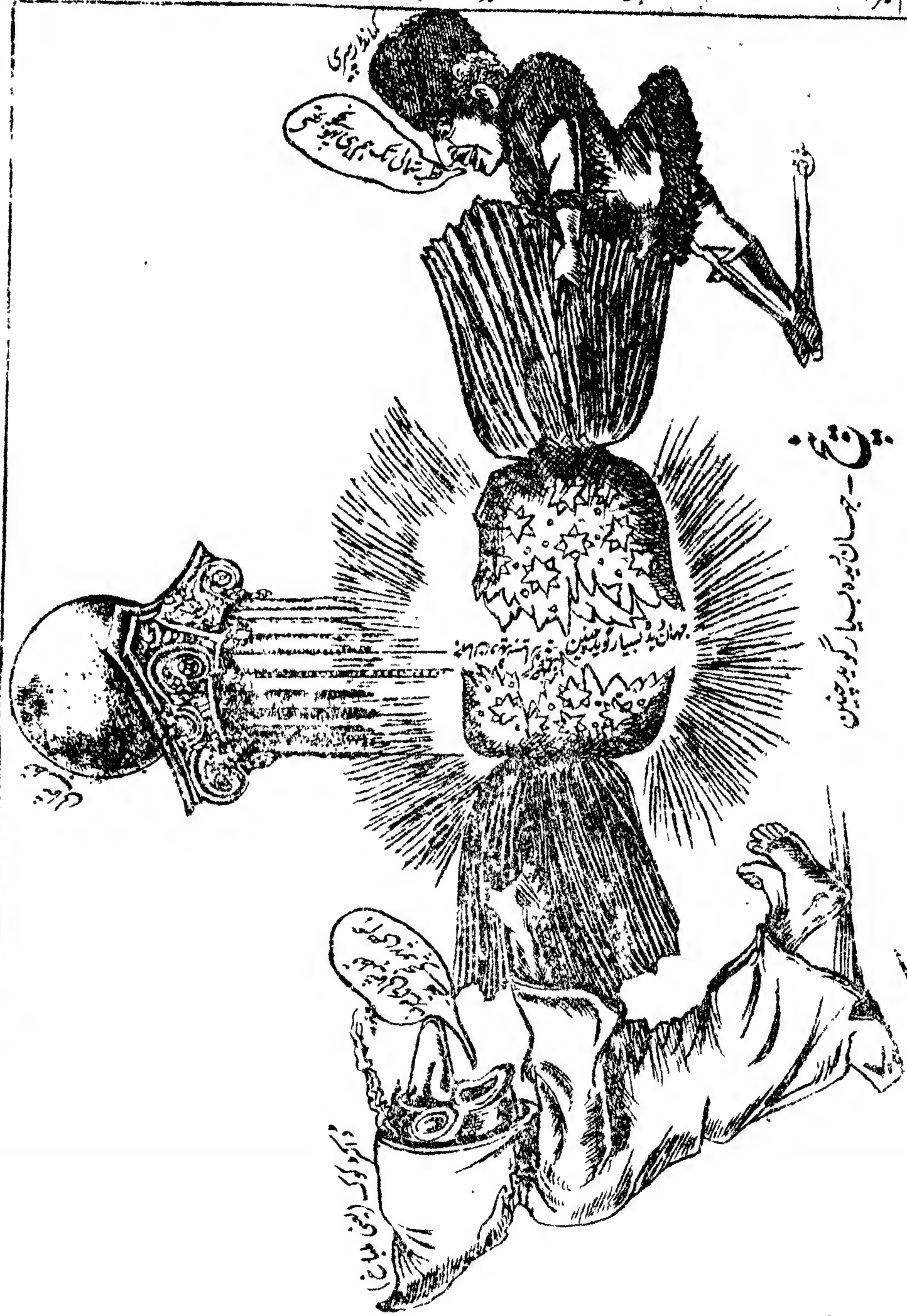
علی الفاظ مصر یا ترکی کے کتب خانوں سے تلاش کر کے اردو میں لاؤ - گو کیا یہ کہنا ہے کہ آسمان سے تار سے توڑ کے اردو کی عبارت کے نقطہ بناؤ - اتنی دیر انتظار سے کو سفر پر ناکل کرنے کے بدلے اردو لکھنؤ ہی کے علمی الفاظ کیوں نہ قبول کر لیتے ہیں - اسکو دن رات سابقہ ہے - ایسا نہیں ہو جو صاحب مصری اور ترکی کتب خانوں کا راستہ بنا لیتے ہیں - وہی ترجمہ

کر کے علمی الفاظ کا ایک منت بنادیں - اردو کی ترقی کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہمارے خیال میں وہاں کے اہل اندام دولت کے اعتبار سے اکثر متوسط حالت میں ہیں اور تجارت کے متعلقوں سے اتنی فرصت نہیں پاسکتے کہ روئے اور وقت سے اردو کی ضرورت کریں - لیکن لکھنؤ کے اہل اسلام میں ابھی خدا کے فضل سے دولت بھی ہے - علم بھی ہے - شعور و فن کا مذاق بھی ہے (انجمن) زیادہ حصہ اسکا بچھا رہا ہے رنگ میں رنگا ہوا رہتا ہے (اگر کوئی فرصت ہی ہے - فصاحت - ادبی خانہ زاو - بلاغت اور کی زبانوں کے قبضے میں مقبول آفرینی پر اوسکے دماغوں کا قابو - نازکیا اور اداجدی اوسکے خیالات کے سامنے پیش افتادہ نمایاں - اگر تھوڑی سی توجہ فرمایاں اور اپنی برزور طبع متون کو زلف و کر کے کوہوں سے شائے دنیا کی ضروری خوبیوں اور اردو کی توجہ دہر - ترقی و بنا کی راہوں پر توجہ کریں تو یہی وہ رنگا پامال کر دے پر بعض قومیں کر کے ہوتے ہیں - روز بروز ترقی کے نشیہ طے کر لے لے اور مروج ہو جیجیا - ہے -

آپ - دیکھ لے مگر عبد القادر بربرٹ لائے بنایا ہوا - انجمن اردو نو ترقی دینے کے لیے "اردو ہوائے" نام سے تمام کی ہے - اوسکی تاہم کے واسطے ہمارے شہر لکھنؤ کے معزز حضرات کے خلاف کتبہ - ہم کہتے ہیں کہ بہت ہی اچھا کام کیا - اردو سمجھا "لایم اردو" اور نکل اسکے ضمنی انجمن قائم ہیں اور قائم ہوں - اوسکی اعانت فصحا کے لکھنؤ پر واجب ہے اسلئے کہ یہ شہر اردو زبان کا دگر ہے اور اسکی ہی حالت ہونی چاہیے جو ایک بڑے دریائی ہو جس سے مختلف حصے ستاد ہوں - لیکن میری غرض یہ ہے کہ لکھنؤ اور مقامات کو دیکھ

# قطب شمال جو کجی تقابل نمی کند در هر دو جهات یکایک به یکجاست چنانکه

پنج - جهان بود بسیار گوید چین







قابل ہی نہیں کہ خزن کا اڈیرا سے دیکھنے کی بھی  
تکلیف گزارا کرے۔ چیلے جھپٹی ہوئی - ۶-  
چشم مار و شمس دل ماشاد  
بات معقول ہے۔ اپنا دل اپنی پسند سگر ایسی  
وسیع الاغلاقی جو آخزین دیشکئی کا باعث ہو  
کس کام کی سے

باز آئیے ایسے لطف تو جو ہوشم شریک  
ظالم خدا کیو اسطے تو مہربان ہو  
ایک قابل اڈیر کے زبان تم سے تو ایسے  
مقدس اور سنان زبان سے ایسے کلمے نکلیں  
یہ کہا کیا کیا زبان باز ہے۔ اسکا تقصیر خود  
ناظرین کہیں۔ اسیر برگز ہیراز نہیں کہ  
مضامین ایسے ہی ہیں تو بہ تو بہ یا قابل اندراج  
ہیں۔ سلفا اند۔ بلکہ خیال تو اس سے جا  
تھوڑی اور تاخیر کے بعد یوں ارشاد فرماتے کا ہے  
کیا اڈیر کا یہی دیر اور یہی پالیسی ہوئی  
جا رہی ہے۔ کیا یہ پتہ و مدد ہی ہو سکتا ہو  
اگر یہی تہذیب اخلاق ہے تو ایسی تہذیب  
اور اخلاق کو اپنا تو وہ رہی سلام ہے۔  
جو اسے پسند فرمایا میں انھیں ہی یہ کچھ  
مبارک رہے۔  
م نے باوجود اسکے بھی قطع حجت کیلئے  
ایک جوانی کا رٹ اور بھی اڈیر صاحب کی خدمت  
بجایا کہ آیا تمہوں نے تمہوں قابل میں یا کوئی ایک  
مگر خدا سے برخاست۔ آج عشرہ سے  
زیادہ عرصہ ہو چکا۔ شاید بزم خود جواب جاہلان  
خیال کر کے سنا کرتے رہے ہوں۔ غیر کچھ ہی  
سمجھنے تو اپنے وعدے کے بموجب آج  
اڈیر صاحب کی تقییل ارشاد کی اور وہ نظم  
اور دھ پینچ میں بھیجی ہی۔ دوسری غزل  
اور نظم آئندہ ملاحظہ ناظرین سے گزریگی۔  
اڈیر صاحب "زمانہ" کی خوش اخلاقی کا نمونہ  
بھی آئندہ کسی ہفتے میں پیش ہوگا۔

و مہوذا

ٹوپی یہ لوبی جو نے سے بیانیہ اتنے پاؤں  
تو گرد پا تھا اور میں بھی کب سے

میرا تھا بارعام شہنشاہ کو حضور  
دنیا میں تھا ہر ایک نگہ میرا ہی تویاج  
میسر حضور جھکتا تھا ہر ایک کا ہی سر  
میری وجہ سے ملتا تھا شاہزاد کو بھی خراج  
شاہان بادشاہ کی ہون سر چڑھی ہوئی  
دنیا کر سرکشوں سے بھی میں بھگی ہون بلج  
میر سے ہی منہ کو ملتی تھیں سونکی کرسیاں  
میسر ہی جو تیوں پگوشا ہوں کے تخت علاج  
تھکوا لہان نصیب تھا در بار کا شرف  
تھکوا صف عال میں رکھنے کا تھا  
رہتا پڑا تھا ٹھوکر و مین خاک دہول میں  
تھا آستانہ بوسی ہی تیرا تو کام کاج  
یہ تھا ذلیل جو تیاں چٹھا تا پھر تا تھا  
اب تو زمین پہ پاؤں نہیں یہ ترانج  
جس سر پہ میرا سایہ تھا وہ سر بلند تھا  
گو پا برہنہ ہی ہونہ آتی تھی پھر بھی لاج  
اک لمحہ کو میں ہر سے اترتی نہ تھی کبھی  
تیری نہ کس میر سی سے تھی اتنی قتیاں  
دینت مرے وجود کو عمل و گھر سے تھی  
بیرا ستارہ چمکا بہت تو ملاز جاج  
چرکین ہی میں رہتا ہمیشہ تھا تو بھرا  
مجھ میں غریب بھر کرسی گرانج  
اوجھوں کی یہ روش ہی تھی مجھ سے دو کی  
جوتی سے میرے چاہی تو اکہین برج  
اول تو تیرا ظرف زمانے کا سپرینچ  
یہ تو وہی مثل ہی کہ ہو کورہ میں بھی کھاج

چرا کے بولا جوتا لے بس چپ بھی رکھیں  
عالم کے فشک تر پہ حکومت میری آج  
دل سے تجھے امار دیا سب سے سرفرہ  
عیسائی ہوں مسلمان ہوں یا اور سماج  
ابو کبھی کبھار پختہ ہیں تھکوا لوگ  
میری زیادہ قدر ہے۔ تقدیر کا علاج

اکہ میں کیا لا ابالی زمانہ بدل گیا  
ٹوپی میں گر بن ہیں تو میں جو تیوں کاج

ٹوپی سے

جو تیوں کا مقابلہ

ٹوپی سے جو تیوں کا ہوا جب مقابلہ  
ٹوپی سے جھٹلے جو تیوں کے گرد کے گرد

ٹوپی تو تھی اکیلی گریو تیاں تھیں دو  
سچ کہتے ہیں کہ ہوئے ہیں دو چون بڑے

سراف



## امیر البحر سیری



# مولوی رمضان علیہ الرحمہ کا دورہ

قاضی اوردہ بیچ صاحب - سلاسن علیہ السلام -  
رمضان شریف مبارک - یا حضرت محمدؐ بروز  
کی بھی خبر ہے - دیکھئے چہرون پر نور ہی نور  
برس رہا ہے - عید کا چاند ہوا تو ایک ایک  
سب دیکھئے - رمضان کا چاند کون دیکھے  
دور روز پہلے ہی سے پیش بین بتلا میں - جو  
روزہ رکھے وہ چاند بھی دیکھے -  
الہ آباد میں ۱۵ - ۱۶ ستمبر کو شب و روز سلاسن  
بارش سے خوب چھڑکاؤ ہوا میان رہنے  
گرج گرج کے مولانا رمضان صاحب کی آمد  
کا اعلان کیا - مساجد کی زیبائش و صفائی ہوئی

آپ کی بابت یہ وائجی کہ قطب شمالی تک آپ ہی پہنچے تھے

## ڈاکٹر کوک



آپ کی کچھری ہو کہ آپ ہی قطب شمالی تک پہنچے تھے

۹-۹-۲ ————— ۹-۱۱-۱  
مجدد عالم مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت مظاہر  
مندرجہ ذیل سنگلاخ کتابوں کو ایسا حل کیا کہ پھر دنگو بانی  
کر کے برادیا - جن حضرات نے یہ کتابیں زمین و آسمان  
وہ کمال شاعری اور دقت سخن سے بالکل ناواقف ہیں -  
حل کلیات اردو و مرزا غالب دہلوی :- یہ حل  
آج تک انما ریلوں ہی میں دھرا رہا بڑی بڑی شعراء اور  
علماء نے غالب کے اکثر شعرا کو بے معنی بتایا - قیمت ۵  
حل نکات مرزا بیدل :- ہندوستان میں مولانا صاحب  
بیدل کا کلام کوئی کیا سمجھتا فارس میں بھی اسکے سمجھنے والے  
نہیں قیمت ۵  
حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی باعتبار نازک اور مضبوط  
اور ادق ہونے کے تمام شعراء فارس کے کلام کو بڑا اچھا ہی  
قیمت دیتے مولانا بومون نے بڑی جگہ کا ہی حل لکھا ہے  
نامہ مبارک آنحضرت صلعم :- جو الکت کوہ ہند  
میں ساوی کر نام بھیجا گیا تھا جسکی ایک کاپی نے سلام حضرت  
مکرم کو قبول کیا - جسکا نوٹومہ ہر روز خطا لیا گیا - مد کتاب  
شامل ابنوی ترجمہ ۲۴ صفحات ایک قیمت مرتبہ  
۵۰۰ روپے -  
کے لئے - علی احمد انصاری دھارم پور  
مد گورداسپور (پنجاب)

انٹاریون کے نذرانے جمع ہو گئے اور تب سوسائے جمعہ ۱۷ ستمبر کو مولانا قاری رمضان صاحب کابل ہوئے اپنے دلہے پاؤں آئے کہ آہستہ بھی سٹنائی نہیں دی۔ گویا روپ سول ٹالین پہنچے ہوئے تھے یا بارش کی کچھڑ کے سبب پھونکے۔ چونکہ قدم بہت تھے۔ مطلقاً ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہیں پڑا البتہ جنوری کی رو سے جمعہ کو پہلا روزہ ہو گیا۔ اب بہیا کا لڑو جسم میں خون نہیں کیونکہ مہینہ بھر یہی سلسلہ رہا ہے۔ کالہ ایک دو دن کی بات ہو تو کوئی بھگت بھی ہے۔ ہر چیز جاگہ انکی تاریخیں کچھ آگے کو کھسک جائیں یا قاضی صاحب عدلیہ تاجی اور مرثادین۔ مگر بھائی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ بلکہ اسی چاند کی بجائے ہٹ میں ایک شخص نے کلمت میں جان بھی دیدی کہ نہ جیل گئے نہ روزہ رکھیں گے۔ یعنی ۱۷ ستمبر بخشتہ کی شام کو مقام کلمت محلہ سول میں مسی عدیل میان ہجر کس مٹی کے تیل چاند کے نظر سے کو کھلے پر جا چڑھے اسی گھر ایک پردہ نشین عورت عجیب کی بی بی بھی ہتی مٹی ۱۷ سے پردہ کیا کوئی تھی۔ اس عورت کو محمدل میان کے کوٹھے پر موجودگی کی خبر نہ تھی یہ بھی جانے کے دیدار کو کوٹھے پر ہونے لگی۔ جب بچا ہے چاند میان کے عدیل میان پر اسکی نگاہ پڑی تو فوراً ہی مجھے سہی گرا اسکایر پھسلا اور گرنے لگی تو عدیل میان نے بچا لے کر فرار ہو گیا عجیب کی ٹیک کے ٹانگ پکڑی گدیل میان اس ٹانگ پکڑی سے سنبھل نہ سکے اور کوٹھے پر سے نیچے خود ہی اڑ پڑے اور مریم ہو گئے۔ انکے اوپر عجیب بی بی کوئی ایک نوچٹ لگی تھی اور اوپر سے اپنے اپنے عجیب کا باڈیٹ مارے پر سو درے ہو گئے۔ بالکل بالودہ ہو گیا دھڑکا جان نکل گئی۔ عورت کے خفیہ چوٹ آئی پا جامہ جھار کے کھڑی ہو گئی۔

یہ شکونہ تو بڑا ہوا خدا ایضاً انکا دورہ طے کرے کہ کہ اللہ میان نے دو روز باران رحمت کے درخشاں کردی ہے پیاس کا نازاقا جاتا رہا مگر ضعف بچا اب ہے۔ انکے مہینہ بھر کے قیام کو دیکھ کر خوف ہے۔ بھوک بھی بند ہے البتہ جان مٹا کی طلب ہے جہاں آئے آ کے جبر سے بچنے کی کوشش کی

ننگے ہیں۔ دو ہی دن میں منہ چنچ ہو کے سب گناہ حرام ہو گئے۔ اب صنعت سے اتنی بھی تاب نہیں کہ کسی کمرے پر قدم رکھیں انکے نہیں چھلپتے جو کوئی روزہ شکن صورت دیکھیں۔ کام کاج پر طبیعت نہیں جمی۔ بھوک نہ پیاس مگر ایک طرح کی چنگ سوار ہے۔ قصی طور پر گناہوں سے اجتناب ہو گیا۔ دن بھر تو روزہ اور پھر شب کو پیش پیش رکھتے تراویح رات دن ہی کے ہو رہے سحر کو اٹھنا ایسا کھلتا ہے کہ تو یہ ہی بھی دلی چاہتا ہے کہ کوئی پڑے ہی پڑے کو کھلا دے۔ یہی ایسے ہی موقع پر جو رو یاد آتی ہے۔

(سنا - ۱ -)

## رمضان شریف کا خیر مقدم

جو لوگ رمضان شریف کے غلط کو کسی حد تک قابل خیال جانتے ہیں وہی رموز اور نکات کو سمجھنے سے سکتے ہیں۔ معمولی الفاظ ہی اچھے موقع کے استعمال سے اک شان پیدا کرتے ہیں جس میں معمولی مضمون کو ایک فرزانہ تنگ نظر سے دیکھ سکتا ہے اسی مضمون کو ایک ناخواندہ یا کم عقل یا تو بالکل ہی نہ سمجھکا اور اگر سمجھکا تو اس قدر غلط ہوگا کہ نتیجہ بالکل برعکس ہوگا۔ اگر عوام الناس کے جلسے میں ایک غلط بیان کرے کہ جو روزہ رکھتا ہے اس پر شرعاً روزہ تو شرعی طور سے فرض میں اور یہ حق ہے اور اسکی تشریح اس طرح کرے کہ جو نماز نہیں پڑھتا ہے اور یا فی نفسہ پابند نماز کا نہیں ہے اسکا روزہ درست نہیں۔ تو اگر جاہل لوگ محض خیال سے روزہ رکھیں کہ نماز تو ادا نہیں ہوتی ہے تو پھر روزہ فرض

ہی نہیں رہا۔ اور کمال تک درست ہوا۔ اور اسی خیال کی بنیاد پر یوں بھلائے روزہ رکھتے قطعاً ترک کر دیا تو اسکے معنی کیا ہوئے گویا ایک داغ خط سے خلافت اثر پیدا کیا حالکہ اسکا انتشار تو یہ نہ تھا۔ بلکہ اس سے اس روزہ کے فرض کرنے کے لیے ناز کو قدم کر دیا تھا۔ یہاں یہ قہر بالکل ہی خلافت کا۔ سپر غور کرنا چاہیے اور معمولی و اعلیٰ کو جان کر لیا جائے۔ دوسرے داغ خط سے یہ اعلان بیان کیا کہ جو لوگ روزہ رکھ کے جھوٹ بولتے ہیں انکا روزہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے ایک مسلمان بقال اپنے کاروبار دنیاوی میں مشغول تھا اور اس میں اس اس امر کی پابندی نہ ہو سکی وغلط سمجھتا ہی اپنے نفس پر غصہ کیا اور فوراً روزہ توڑا الا کہ انہوں نے روزہ کا مانعیت کی اس کو سنے جواب دیا کہ آج ہی میں اپنے کاروبار میں کئی مرتبہ جھوٹ بولا ہوں تو روزہ قطعی ٹوٹ گیا۔ اب بیکار فائدہ کر سکتے کیا حاصل ہے۔ ابھی ایک مولوی صاحب نے غلط میں ہی حکم دیا ہے۔

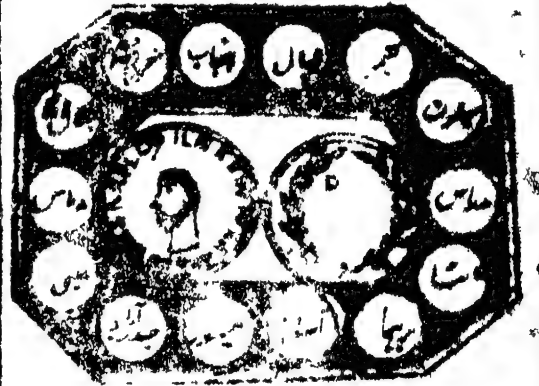
تیسرے داغ خط نے بازار میں بیان کیا کہ غیبت کرنے سے روزہ اس طرح ٹوٹتا ہے کہ گویا رکھا ہی نہ تھا۔ ایک جاہل روزہ دار اپنے مخالف کی سختیاں ضرور تا ایک موقع پر اس روزہ سے رو برو حاکم کے بیان کر رہا تھا۔ اس نے جب سنا کہ غیبت کرنے سے روزہ غلط ہو جاتا ہے تو اس نے رو برو حاکم کے ردنا شروع کر دیا حاکم نے خیال کیا کہ دشمن کے تشدد یاد کر کے رونا ہے حاکم نے نفسی و تسلی شروع کی کہ آئندہ کے لیے ہم انتظام لیتے دیتا ہے اس نے کہہ کر حضور آئندہ کے لیے تو انتظام کرو مگر اس وقت جو مقدمہ ہو چکا ہے اسکا دفعہ تو پہلے ہو جائے۔ تب حاکم نے تعجب سے پوچھا کہ اس وقت کیا لازم ہوا ہے بیان کرو گناہ حضور روزہ ٹوٹ گیا حاکم نے پوچھا کہ کیوں عرض کیا کہ غیبت کر کے روزہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور میں روزہ تھا۔ اور حضور سے پہنچے اپنے دشمن کی غیبت کی ہے۔ اور یہ کہہ کے فوراً روزہ توڑ دیا۔ اب فرمائیے۔ کیا مطلب آپ سمجھے۔ ایسے مسائل سننے کے بعد اتنی ہمت ٹوٹ گئی اور جی بھی جھوٹ گیا۔







# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن صاحب خلیل الرحمن پارچہ والی گل لکھنؤ



مفت محمد عبدالرحمن صاحب خلیل الرحمن نے لکھنؤ کا  
لکھنؤ میں اشیا کی دکانیں کھولیں۔ انہوں نے لکھنؤ میں  
فرمایا جو بھٹ ۲ میں موی مٹی جو کچھ اس کا کارخانہ  
میں رہا وہ ترہند و ستانہ بھٹ کی چیزیں تیار ہوتی  
چین اس لیے اس نے ملکی دکانوں میں کارخانہ  
عمدہ داروں اور عام خریداری کی توجہ دے کر کارخانہ  
کھول دیا۔ اس نے لکھنؤ کی حد سے لکھنؤ میں  
کو ذیل کی چیزوں میں سے جس سے کسی کی ضرورت  
ہو طلب فرمادیں تجر بہ یو را مار بھٹ کی

نام جنس	مقدار	قیمت
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰

نام جنس	مقدار	قیمت
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰

نام جنس	مقدار	قیمت
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰

## پانچین کھانیوالی تبا کو کی خوشبودار مشک گولیان

کسان ہیں تعاب ہیں کو غیرت مشک و ختن بنانے والے  
اور میں نب نوشتیں بر سرخی کی بار دھانے والے  
ذرا اور ترشہ ریف طمین اس و ختن و راحت جہانی  
ورثیت زبان کی لذت دہان کی نکتہ کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب نیز شہباز جو اہرادیہ لطیفہ کے نہایت  
مے اور خوش ذائقہ نقوی دماغ مغز دماغ  
معدن قلب بھر رنگ خسار جلوب رطوبات فضلیہ  
محبی دندان یعنی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
گولیان در قدرانی ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت ۵۰  
سادہ ۳۰ توہ ۵۰

قوام جسکی گولیان میں فی ڈبیہ ۵۰ توہ قیمت ۵۰  
زرد ۱۰۰ یعنی پتی دار تبا کوئی سیر ۱۰۰  
محمد عبدالرحمن صاحب خلیل الرحمن سوداگر چکن پارچہ والی گل لکھنؤ

نام جنس	مقدار	قیمت
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰
کالا سوزن گول جسکو پینا پینا	۱۰	۱۰

فاسفوس اسٹینا اور ڈینا لاکریہ کو میان بنی میں خور  
رگ۔ ماس اور خون کو یہ حالت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی یہ  
مقوی قوی کی گولیان ۱۰ کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خواہش تیرہ گولیان کی شیشی قیمت  
روپیہ ۵۰ کا حصول ایک شیشی چار شیشی تک ۵

امراض مستورات کی دوا ۱۰ یہ ہر ایک قسم کے مستورات  
دعا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پرور۔ روٹی حمل کی کمزوری یہ  
مہمک میں درد وغیرہ کو تبا کر اس دوا کو استعمال کر چم کی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے۔ ایک شیشی دوا کی بھی آدھ شیشی  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار روپیہ (سودا خزانہ) ہر  
مصول چھ آنہ ان دواؤں کی مفصل حال موصوفات  
کے پوری کتاب بلا قیمت مٹی ہو چکا کر پڑھیں۔

ڈاکٹر اس کے بریں نمبر ۵ و ۶ تا چاندوت سرٹ  
کلکتہ

۱۔ برٹ انگر سون اور نیویارک امریکہ  
عائقی قیمت ۳۱ مایچ سنہ ۱۹۲۰ء

عائقی قیمت ۳۱  
مصولہ اک ۵  
دھرم دار  
ساخت جڑو کی  
ہر اسکی وجہ  
قیمت میں کم  
اپنی آپٹیر

ایکل امریکن  
یور و ای  
نیامین امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہو  
اور پائیدار ہیں

ہیں یہ ام بلا غافلہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگر سون  
کی بنائی ٹھریو کا پائیداری عمدگی عام پسند اور قیمت ہونے  
میں۔ دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں ہفتہ رستہ حاصل کی ہو کہ اوسط روزانہ  
دس ہزار یا ۳۶ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں انگلستان  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ ملکوسند و ستائین  
ایکل و ای کاروان دنیا ہے اس لیے ان ٹھریوں کی جائز  
قیمت پچھلے ریکی ہر آئندہ سال شروع تک یک لاکھ ٹھری  
فروخت کیوا سٹے بھی جاوے گی۔ ہر ایک ٹھری کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہے۔ ہندوستان میں ہماری خاص قیمت  
بہت ذیل سے گھریاں ملیں گی۔

المشتر۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کلکتہ رادھا بازار نمبر  
اودہ پنج۔ یہ ٹھری جسے بھی منگوائی نام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔

ہمارے ہر دوست کو یہ کتاب ضرور ملے گی۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔



اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔



[illegible]

تقدیر طبع	کلام	کلام	کلام	کلام
ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ
سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی
ششماہی	ششماہی	ششماہی	ششماہی	ششماہی
سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ

# ضروری اشتہار

جو کچھ مسٹر بیچم ملک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴ راورہ روٹے بکسنو کی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس بر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴ راورہ ۱۲ روٹے کے بکس قریب قریب ایکسان تدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہی دھوکے باز دکاندار علامت مٹا کر ۴ روٹے کو ۸ روٹے اور ۸ روٹے کو ۱۱ روٹے فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے پٹنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول لڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن اینڈ کمپنی نمبر ۴ اکلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے



ترکی

تمام شد

عید

شکر ریز مٹانے

شہر در شہانہ دورانِ مائتہ کی تمام

استادان و انکساری و مذہب کی تمام

پیشوا

پیشوا

کلیات و غیرہ ایک کا رمضان بیٹھا

کلیات و غیرہ ایک کا رمضان بیٹھا

کلیات و غیرہ ایک کا رمضان بیٹھا

کلیات و غیرہ ایک کا رمضان بیٹھا

بچوں کی صحت

والدین کی بری فکری بات ہے

الزحیم پر چڑا ہوا بعد ضعیف ہو کر

اسکاٹ کا المشن

دستین و وقف نہ چاہیے

اگر چند قطر سے اور صدمین کے لیے ہمارے کو نیچے میں بغیر معلوم ہو۔ جب



ہاتھ سے زمین چھو اہی

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (مستند)

دوا سازان

اندن

انکلیتہ

گھڑا یا تھار سے آج رمضان ہو کوئی

کوئی ہونے میزبان نہ مہمان ہے کوئی

ہو نہ ہوئے مہمان سے آتی ہو وہ وہ کی ہو

باقین یہ کچھ ارسویان میں کوئی

میں دور سو یاں یا کوئی سیزہ و خدر

ابرو اور مسین ہین عیدی عید اسعد

بھونچال از گریال تو تم ہونقہ نہ

شیشی مٹھ رفتی کی ہے و ساقہ

ایروہین ہلال شہ قمر کی صورت

موبہنی سو یاں خرمہ ترکی صورت

ہے ہوجدا ہی ہسے کیوں گل بچ

لمجا و آت شیر و شکر کی صورت

را بندر المینی

کا

سو ارنایا کا

سب قسم کی یون خصوصاً آبی کپ کا تیر بہت علاج

نی بکس مرا باب درجن صر علان محصول دہان

پرو ہما چوش

ایمران سوزش لولی و غیرہ وضعفہ اعصاب کیواسطے

عجبہ انار و دانی بول کل عکس عیارہ محصول دہان

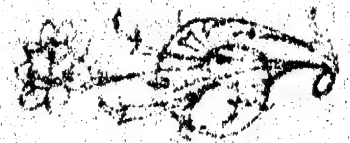
و جہ محصول دہان

را بندر المینی

بان بگی در گخانہ عالم بازار کلاکتہ

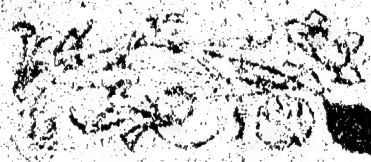
آئے تھے جہان میں میر رمضان کیا خوب  
کھاتے تھے نہ میر زبان نہ جہان کیا خوب  
کھانے کو ملے روز تو کیوں عید نو  
پھر شیر برنج و دودھ سویاں کیا خوب

مات



## ترا نھا دلکش

## تعطیل عید



رہا چھٹی میں ابکی عید کے فرق یکے روکا

نہیں معلوم اکران کیلئے کسے لت روکا

نڈایا جمعہ کو بالکل نظر نہ ہونڈا لکھی لکھوں  
دیا اس چاند کے ٹکڑی نے ابکی تو بڑا ہوکا

لے کرانہ سپر کو بھی کھلا

روزہ

انجام کو پہونچا ہی سہو کار روزہ

نیکو کار روزہ اور بدکار روزہ

عید آئی ہر سمت ہی عشرت کی دھج

کھل کھیلے گا آج مرد و عورت کا روزہ

دودھ سیوٹیاں

اک مہینہ سے تھی ناتوکی جو باہا چھائی

آتے ہی آپکے یوں بچ پٹ گئی جیسے کان

بھائی رمضان مارا تھا کر کے آپ

دیکھیے دودھ سیوٹیاں میری عید و

رند کی عید

اتمام کو پہونچا شکر ہے ماہ صیام

آج عید نہ کیوں بنا پر ہے آ شام

ساقی دینا لڑھکانے کو فم دو چار

چھوٹی جانی ہے صبر کی اتو بھام

سراو



## من قاش فروش دل صد پاپہ شیم

وینا دم اور شام سے بھاگ جلی جاتی ہی رہی اسیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
ہو جہ سے اودھ پنچ کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلی سال بھر کی

کی قیمت ہے محمولہ اک تھی لکرا اب یہ ششما ہی جلد و کی قیمت مع محصول غیر مقرر ہے

ایک مہینہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودھ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

سراو



# اسٹریلیا کی گائے - بیلو کی

## عرضی

# نئے لٹ صاحب کے نام

بذریعہ

(اودہ پنج آف انڈیا)



خداوند نعمت -  
 جس طرح ہندوستان سرکار انگلش کی  
 کالونی ہے اور جس طرح اسٹریلیا بھی جس طرح وہاں  
 کی گائے ہیں - بھیر - بکری - مرغی - چوہا -  
 انسان سرکار کی ملکیت ہیں ہم بھی - بلکہ  
 ہمارا حق سب پر مروج ہے کہ ہم پورے زمین تو  
 آبادی ہیں - سرکار - جس طرح زمین اور زوریا کی  
 حفاظت کرنا ہے اسی طرح اس کے جانداروں  
 کی - ہم لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہر مخلوق جس  
 کام کیلئے پیدا کی گئی ہے - سرکار ہی فطرت  
 کے مطابق اسی قسم کے کام کرتی ہے مثلاً  
 اگر انسان مالی اور مالی کام کے لئے ہیں تو  
 ہم - بھیر - بکری - مرغی - گائے ہیں - اگر  
 پرکے گوشت پرست ہیں تو پڑی سے خدمت  
 مخلوق کے لئے ہیں - لیکن قانون فطرت  
 نے ضرورت کے مطابق جس ملک میں جس قدر  
 ضرورت ہے اسی قدر وہاں جاندار بنائے  
 ہیں اگر اتفاقاً کبھی کسی ملک میں کثرت آبادی  
 کی ہوئی تو دوسرا ملک اس کی ضروریات رفع  
 کرتا ہے - مثلاً ہمارے ملک کے گھوڑے  
 لیکن وہ چیزیں جسکی ضرورت خود ہمارے  
 ملک کو ہے اور ہمارے لئے نہایت دل آویز  
 ڈالٹا ہے - غور نشیدی پارسی کی عزت مند  
 حضور میں سسکر - بہت ہی کلیں مل رہا ہے  
 کہ نیکے اب ہماری - مل رہا ہے گزرتی ہے  
 ہماری قوم خود ہمارے گوشت کی خاطر

کشتہ رہا ہی نسل سے فائدہ اٹھاتی ہے - جو  
 اب ہندوستان کا ہر بھی ہمارے جسم اور  
 جان پر ڈالنے کی خواہش ہے - خداوند نعمت  
 ہندوستان کی فوج کے لئے اگر ہمارا گوشت  
 لیا گیا جیسا کہ غور نشیدی نے محض اخباروں  
 میں اپنا نام چھپوا لئے اور قوم ہندو کا اپنی طرف  
 خیال رجوع کرنے کے لئے غلطی حضور میں  
 بھی ہے تو حضور والا خود ہی انصاف دیا میں  
 سقد را افراد ہم میں سے ضائع ہونے کا اندیشہ  
 ہے بلکہ ہم لوگ صاف صاف عرض کرتے ہیں  
 کہ ہندوستان اسٹریلیا سے مفقود ہو جائے گا -  
 کیا ہمارے ملک میں زراعت نہیں جسکے  
 لئے ہماری حفاظت ضروری ہو - جب انڈیا  
 کے فوج کے لئے ہمارا گوشت درکار ہوا  
 تو کشتہ ہماری افراد ضائع ہوئے ہر علاقہ  
 فوج سرکاری کے اگر رعیت ہند لئے جو کوئی  
 خیر میں سرکار سے عرض کی کہ جس طرح سرکار  
 فوج کے لئے اسٹریلیا کا گوشت گا دینا  
 منظور فرمایا ہے - اور جس طرح ہندو کا میں  
 بھی کھلو اور جان میں کہ دوسری گوشت خود  
 تو میں اس سے فائدہ اٹھاؤں - پھر عجیب  
 نہیں یہ مہر ام خسروانہ دیکھ کے مسلمان اور ذمیہ  
 بقر حمید اور روزانہ ذبیحہ کے تلاش اور  
 سرکار سے خواہش کریں کہ چند سو بیل -  
 گا سے اسٹریلیا سے ہمارے لئے مہیا  
 کر دیے جایا کریں تاکہ تھواریں اور تبدیل ذائقہ  
 کے لئے ہلکی بھی گوشت گاؤں ملے تو بس  
 نسل کا قطعی فائدہ ہے اسٹریلیا والے کیا ہم  
 گلوں پر پھر بیان پھیرا کرے ہیں - خیریت ہو  
 کہ ہند کے مویشی بوجہ مذہبی جوش کے تو کہیں  
 زراعت کا جاننا کر کے کسی مذہبی دھڑکے کو بھیجے  
 اور وہی دیوتا گائے بیل شریف جو دوسرے  
 دور دست مقاموں پر ہیں فوج ہوئے  
 سسکر چار دی بکریاں - خدا خدا سب  
 برابر ہیں ملک ہم بہ نسبت گائے اور بیل  
 دیا تاؤں کے جو ہند میں ہیں زیادہ ذوالارحم  
 ہیں اور زیادہ بچانے کے لائق ہیں کیونکہ  
 اول تو مویشی ہندو آرام طلب زراعت دیدہ  
 ہیں دوسرے جو طریقہ ذبیحہ کا ہند میں رائج  
 ہے وہ انجام بخیر ہے ہندو بھی ذرا کر لئے  
 ہند میں ہلکی اٹا کا نام انڈیا آرا - سسکر

خالق کی راہ میں خدا ہوتے ہیں اور ذہن کی  
 خاک بنتے ہیں زہے نصیب اپنی جو خالق کی راہ  
 اور خالق کے نام پر جان دیتے اور یہی ماحصل  
 زندگی کا ہے برخلاف اسکے کہ یہاں  
 اسٹریلیا میں اور عذاب اور گرا گھٹ - سے کاٹ  
 دیا لگان میں لوہے کی سیخ گھیر دی جاتی ہوئی -  
 دم کل گیا -  
 ہمارے دوست ہندوستان میں کی گائے  
 بیلوں کو کیا صرف دیوتا سمجھتے ہیں - ہم بے اعتبار  
 نسل کے دیوتا نہیں ہیں کیا ان کا فرض نہیں  
 ہے کہ اگر بے اعتبار مذہبی یا بے اعتبار مصلحت  
 زراعت گاؤں ہند سے موقوف کرائے ہیں  
 تو تمام دنیا سے موقوف کرائے کی فکر کریں  
 کہ سے کم اسٹریلیا - انگلینڈ وغیرہ وغیرہ  
 جہاں سرکار انگلش کا قبضہ ہے اور  
 جو عرضداشت لئے ذریعہ سے عرض کر سکتے  
 ہیں -  
 پھر اس طرف تو سدیشی کا غل ہے - سدیشی  
 جاتی ہے دوسری طرف بدیشی گوشت  
 کی خواہش ہے - دیوتا دیوتا سب برابر  
 ہیں - کنگا جی کے پانی کا درجہ ہم گائے  
 بیلوں سے کسی طرح کم نہیں لیکن اسکا پاپا کشتہ  
 نجاستوں سے مخلوط رہتا ہے - اوت  
 دھو لے ہیں نہاتے ہیں - بہترین کاٹ  
 کاٹ کے کہیتوں میں جہاں پانس گھاہ ہوتی  
 ہے گرا جاتا ہے لیکن اسکا اد - ہے -  
 حفاظت کوئی نہیں کرتا ہے غریب بیل  
 اور گایوں کی فکر ہے جیسے ایک جان می ہزار  
 کی میں - سرکار کو معلوم ہے ہم کشتہ  
 بچیم اور شیم بہ نسبت ہندوستان کے  
 دلی گائے بیلوں کے ہیں اگر ہمارے سر  
 گوشت پر دانت اتفاقاً بھی لگے گا تو  
 ہمیں سویشہ غریب مسلمانوں یا شوقین کیا چھوڑ  
 شوق پڑ گیا تو وہ خود بجز ہمارے محبوب گوشت  
 کے ہاتھ سے نہ چھوین گے - پس نہایت  
 ہے قوم کا اسٹریلیا سے اسٹریلیا کی  
 زراعت کیا انداز سے کم ہے - یہاں کا  
 گھوٹا ایسا کم ہے - پھر ہماری حفاظت  
 کہ ان میں ضرورت ہے - امید ہے کہ  
 ہر مصلحت والا اسٹریلیا میں شیدی خارج ہو  
 ان کے کام میں - اسٹریلیا کا فیصلہ







کارٹون سے کچکا ہے۔ اب دریافت ہو کر کیا کابل میں گاؤں نشی بند ہے۔ اگر بند ہو تو امیر کی رائے قابل خیال ہی ہو سکتی ہے ورنہ این ہم بضرورت سفر بند بود۔

عریضہ ادب دعاگو  
اسٹیلیا کی کاٹے بل



شبلی

اور  
بدوۃ العلماء

ویر پتخ -  
اودہ پتخ میں کسی معزز شخص نے ایک مضمون مولوی شبلی اور بدوۃ العلماء پر تحریر فرمایا ہے مجھے افسوس ہوا کہ حضرت رائے اوسین ظلم نوک سے ذاتی کاوشوں کا کام لیا ہے۔ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ مولوی شبلی کوئی اعلیٰ درجے کے متبحر عالم - محدث - محقق یا فلسفی ہیں لیکن کسی نہ کسی شکل سے وہ قابل عزت ضرور ہیں۔ اردو کے کتب خانے کو کھولنے تصنیفات اور تالیفات سے ایک بکار آمد ذخیرہ عطا کیا ہے۔ یہی وجہ ازکی قدر اور عزت کے لئے کیا کم ہے۔ اور پھر یہ کہ وہ اس وقت ایک درگاہ مسلمانان کے منتظم ہیں۔ ان کا مقابلہ اور موازنہ دوسرے علماء سے غیر منزوری ہے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص علمی دنیا میں ایک ہی ساندق رکھتا ہو۔ ہمارے

شہر کے علماء بھائے خود کہتے ہی ذی علم اور باند پایہ ہوں لیکن وہ ہمارے لئے دنیا کے مقاصد میں بکار آمد شاید نہ تسلیم کیے جائیں۔ ہاں۔ اگر بھوکھلال و حرام کا کوئی فتویٰ حاصل کرنا ہو یا کسی کے لئے کوئی کوئی سند دینی ہو تو لامحالہ اپنے ناواقف ہونے کی حالت میں اون کے آستنائے پر حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ اس سے زیادہ ہم نہیں دیکھتے کہ وہ اسٹیلیا کے لئے ہمارے زندگی سے لازمی مفاسد بن چکے ہیں آتے ہوں۔

ہم برہنہ کی غلطی واجب ہے۔ وہ ہاں کہ ہوں یا۔ نہ کہ نہ مگر ملکی ایک۔ نہ کہ کتاب تو ہیں۔ اگرچہ اس کتاب کو زمین کے کچرے سے چات کر نفاذ کیا گیا۔ لیکن جب تک وجود قائم ہے۔ نہ کہ نام قائم ہے۔ خیر۔ کام نہ سہی۔ نہ کہ ہی کی اگر وہ اور شبلی اور ان کے وہ علماء جو اپنے پیشتر گزیرے ہیں۔ علم کو نہ حاصل کرتے۔ تو آج عربی اور اس کے ساتھ مذہبی علم کی ناپائی پر بھوکھوس کے سوا اور کچھ جاری نہ ہوتا۔ علوم کے اعتبار سے ہمارے علماء مذہب کی مثال وہی ہے جو حفظ قرآن کے اعتبار سے حفاظ ہندی ہے اگرچہ ان کو دعائی سے مطلب ہے نہ مفاسد قرآنی سے۔ صرف حفظ ہی کو وہ ذریعہ نجات سمجھے ہوئے ہیں لیکن صرف حفظ ہی سے قرآن پاک کے ہر حرف کا تحفظ ایسا ہوا ہوتا۔ باوجود اختلاف مذہب کے علماء سے مذہب عیسوی بھی صاف کہہ اوتھے کہ گو ہم قرآن کو خدا کا ظام نہ مانتے مگر اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہر لفظ اور ہر حرف سے وہی ہے جو صحیح صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں تھا۔ اور یہ سوا اس۔ کہ دنیا میں کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے جو تیرہ سو برسوں تک امیرات سے محفوظ اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہی ہو۔

معزز مضمون نگار صاحب اگر بجا۔ ہمارے کہ اور علماء کے مقابلہ میں شبلی کے پایہ علم کو مست ظاہر فرمائیں۔ اور علماء کو اس بیانیہ متوجہ فرمائے کہ وہ ہماری زندگی کو دنیا میں بکار آمد بنائیں تو شاید زیادہ فائدہ ہوتا۔ ہم تو جانتے ہیں کہ ہمارے علماء رہنمائی پر آمادہ ہوں تاکہ مذہب کی خوبیاں دلوں پر مستحکم

ہو کے بھوکھیدیا لائے حملوں سے محفوظ اور نئی ہواؤں کے بھونکوں سے امن میں رکھ سکیں لیکن علماء جب کچھ کہیں بھی۔

یہ طویل بحث اس موقع کے لئے مناسب نہیں ہے۔ صرف ہمارا مقصد اتنا ہی ہے کہ کچھ نہ کرنے سے کچھ کرنا بہر صورت بہتر ہے لہذا اگر ہم میں سے شبلی ہوں یا کوئی اور ہو۔ اگر کام کرنا چاہے یا کر نہ ہو تو اس کی مدد کر دے کہ اس کو برابری کے اس کے کام میں خلل نہ آوے۔ خدا کی قسم بھوکھو یقین نہیں ہے کہ شبلی فرشتہ ہیں۔ وہ ایک انسان ہیں اور انسان زمین خوب ہوں۔ کے ساتھ عیوب کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر تم ان میں عیوب پاتے ہو تو اونچی اصلاح چاہو۔ نہ ہو تو خدا پر چھوڑ دو وہ سزا دے۔ لے گا۔ اس تحمل کے لئے تم اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتے ہو کہ کیا وہ دن رات کے جو میں گھنٹے ٹیکھوں ہو۔ عبادتوں ہی میں صرف کرتا ہی۔ اگر تمہارا نفس ایسا نہیں کر سکتا تو دوسرے کو نفس کا بھی

تاریخ تمدن

کلیس ہیری آون سولزیشن کا ترجمہ  
نشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل  
کی اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول چمکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خاں صاحب کیشن ایجنٹ این آبادکنو  
یا  
دفتر رسالہ المناظر کھنوکھ کے پتہ پر مل سکتی ہے

اسی پر قیاس کر سکتے ہو۔

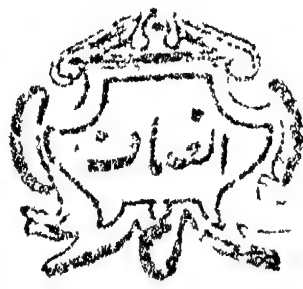
یہ سوال حیرت انگیز ہے کہ شبلی کسی جلیبے میں آتے ہیں اور کثرت رست میرزا کیون دیتے جاسکتے ہیں۔ اور علمائے دین کے واسطے ایسا کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس کا جواب میرزا کی ذات واحد سے متعلق نہیں ہے۔ ایک انجیل کے پیش سے متعلق ہی جو میرزا دیتا ہے۔ لیکن یہ بات تحقیق کے قابل ضرور ہے کہ کوئی خاص عزت شبلی کی اہل ملک کے دلوں میں ایسی ہے کہ ایک عام جویش و سماجہ ظاہر ہوئے ہیں کہ ذریعہ سے بہ نسبت اور علمائے کبار جو وہ شبلی سے علمی یا بہت بلند رکھتے ہیں۔ شبلی کو میرزا دیتی ہے۔ میرزا سچے ہیں یہ وہی بات ہے کہ شبلی اور ان کی فکر کی رفتار زمانہ حال کی رفتار سے ملتی جلتی ہو اور وہ ہموار کیا سرمایہ دے رہی ہے۔ شبلی اور انہوں نے کئے محاذ ہمارے لئے نہیں اور عقلی ترقیوں کے اعتبار سے ہمارے آگاہوں کے گزر کے دماغوں اور دلوں کے لیے بیکار آمد خزانہ بنتا ہے۔ یہی فیض جو شبلی سے ہم کو پہنچ رہا ہے نہ اگر اور علمائے کرام کی فیاضیوں سے پہنچے تو ہم کو ان کی شکر گزاری میں کب دریغ ہو سکتا ہے۔

اخلاقی نگاہ سے دیکھئے تو اگر خالق خدا کی پرورش اور اثر سے مغلوب ہو کر کسی کی قدر اور عزت کرے تو ہم کو ادب و شکر اور حسد کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم میں ایک شخص خلق کے ہاتھوں اعزاز کا خلعت پا رہا ہے۔ سکاں اور اہل عالم بھی عزت پائیں اور وہ شبلی سے زیادہ عزت حاصل کریں آخر کون خارج اور مانع ہے۔ تم تو یہ سے عزت کی خواہش ہے مگر جنگ کے ذریعہ سے۔ نہ کہ وہ راستہ اختیار کیا جائے جو خود ہی اوج اعزاز پر پہنچا دے۔

ندوۃ العلماء کے طلباء اور سند یافتہ اہل علم کی نسبت جو خیال مغز مضمون نگار صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ اس میں اس جذبہ میں متفق ہوں کہ وہ اپنے وطن کے جو لوگ نکلیں۔ وہ آخر کر نیکے کیا بہ گورنمنٹ کی نوکریاں پانے سے رہتے۔ تو لا محالہ ہماری قوم میں ایک جماعت مہذب گوارہوں کی پیدا ہوگی۔ یہ خیال میرزا دماغ میں جتنے جتنے ہو گیا ہے۔ لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس خیال کی بنیاد چلی گئی میں روز آٹھ گھنٹے کی تدبیر کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عربی اور انگریزی دونوں علموں کا ایک ہی پیمانہ پر برابر پڑھنا اور ایک ساتھ دونوں کو ایک ہی شخص کے دل و دماغ میں بھر کے تعلیم کا اعلیٰ درجے پر پہنچانا اگر محال نہیں تو تجربے سے قریب قریب محال کے قریب ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مجھ سے حضرت شبلی سے اسی بارے میں ایک گفتگو ہوئی ہے۔ میں دو رہوں اور حضرت شبلی نے انکار کیا یہ بد نسبت ہے۔ قریب ہوں۔ گویہ ندوۃ میں ایسی سیکریشز کیا سکتے ہوں جو عربی اور انگریزی تعلیم کو ایک ساتھ برابر قیام کرنے کے مشکلات کو آسان اور تعلیم کو سہل کر کے تو میں امید کرتا ہوں کہ حضرت شبلی کو اس کے تسلیم کر سیکھ میں غور نہ ہوگا۔

سزا تو

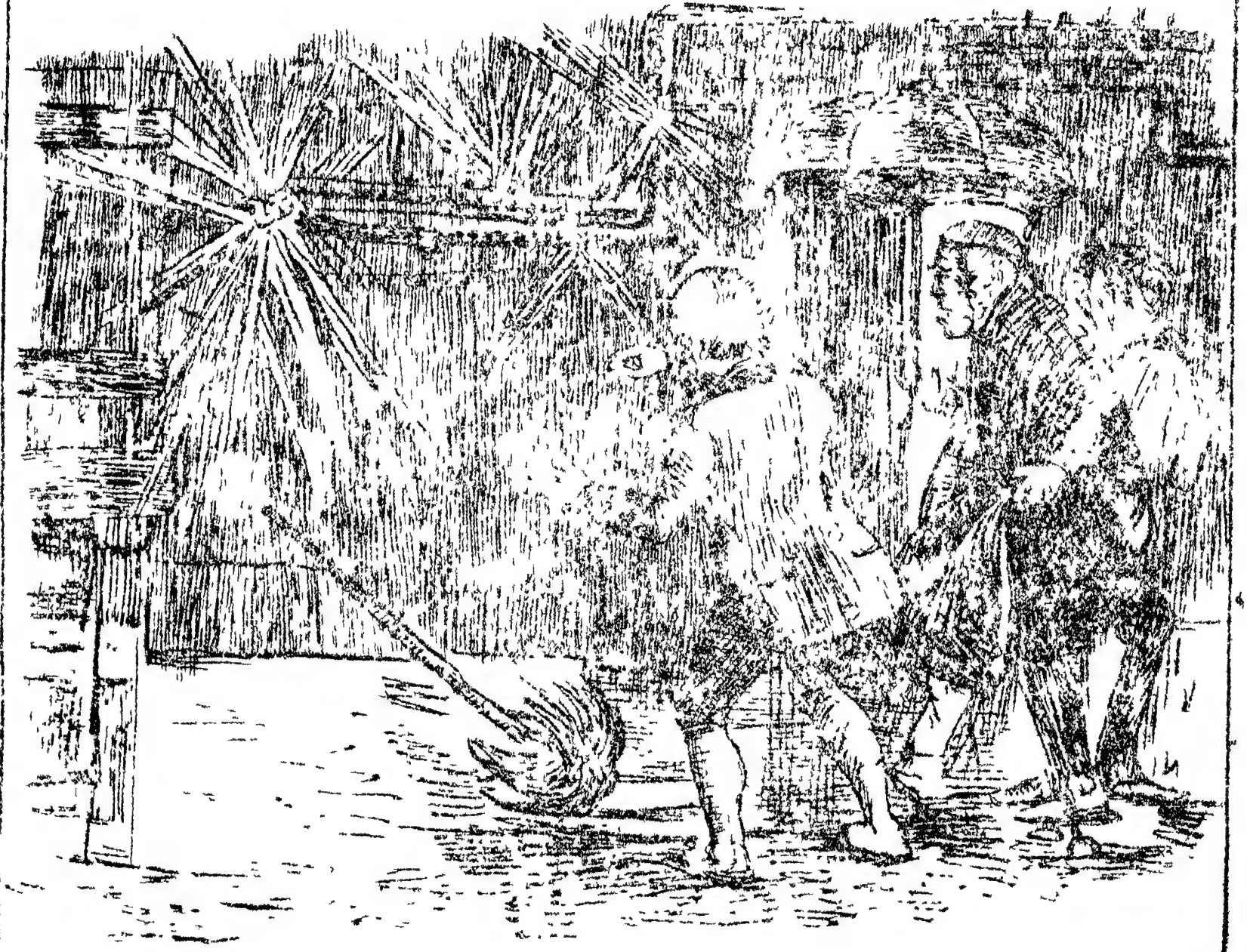


## طومار عید

وہ بہ دکھلا۔ ہا ہے کس قدر دربار عید

دہم ہے ہر چار سو وہ آگے سرکار عید  
جموہی سے چاند کو تھیں سکی انگلیں ڈھونڈتی  
ہو رہے تھے ہر طرف ہی ذکر اور اذکار عید  
دیکھ لے ہر اک ہلال عید چشم شوق سی  
کون کر سکتا تھا اس حالت میں ایسا عید

کیون نہ سہرا لگو نہ پہنچا میں آؤ خور و کھان  
سال بھر کے بعد ہوتے ہیں کہیں دیدار عید  
جامہ رنگین کئے ہیں زیب تن چٹے چٹے  
کھل رہا ہے ہر طرف کس جوش سے گوار عید  
کاٹ ڈالی کیا بلال عید نے رنج نفاق  
ایک دل میں سب نہیں باہم کہیں مگر عید  
شام سے ہے روزہ دار وہیں ہی ہر سمت ذکر  
چاند گر دیکھتا تو دیکھو صبح کو دیر عید  
دہم ہی ہر کوچہ و بزین میں عید انظر کی  
پڑھ رہی طفل و جوان ہیں شوق شہ عید  
جامہ زیبوں کے سبب گلزار ہی ہر اک گلی  
زین بہار آگین غصہ کے آج تو آنا عید  
ساقی کو شہ نے پیوالی ہے جنت کی شراب  
کس زلی وضع سے ہیں جھومتے میخوار عید  
مسجد جامع میں چل کر دیکھئے مجھ کا رنگ  
جامہ رنگین سے ہیں آراستہ زوار عید  
حبیب دامن کو تنہی کرتا ہے اک بھرتا ہو ایک  
گرم کیسا ہو رہا ہے آج تو بازار عید  
لب بندھے جاتے ہیں اور رنگ شکر میں گونجی  
کام جان تک ہو گیا شیریں خوشا گفتار عید  
شادیاں بچ رہی ہیں عید کے ہر اک طرف  
نغمہ سنجی کر رہا ہے تاکہ موسیقار عید  
دیکھ کر دودھ اور سیوئیان بول ٹھاکا نازین  
پی رہی ہیں شیریں سب بچہ ہا سے مار عید  
جامہ نوکر کے زیب تن خرامان سیم تن  
اپنی اپنی حیثیت سے کرتے ہیں ظہار عید  
ہے سویرے ہی خور و نوش کا از بسق  
مونوں کو ہی بجا کیے جو بر خور دار عید



## قطب شمالی کیواسطے ٹاپاٹو میاں

نواحی میں شمالی قطب کے دونوں کی حالت یہ کہ چون چند آشیان کم کردہ دنیا میں پڑیں بھٹکے ۔

1

2

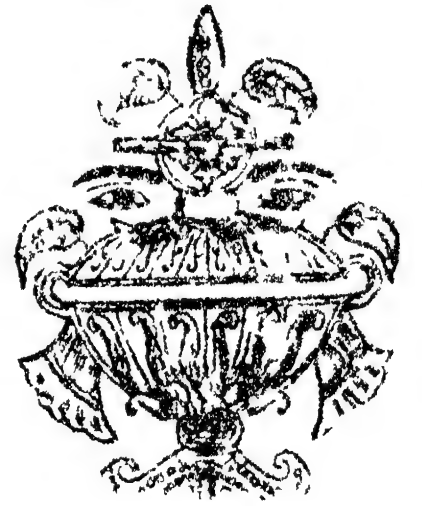
3

4

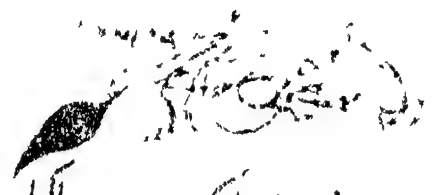


سین سپا کیان - یحیٰ اللہ مین بالک جو بنی  
 کھائیوں کو کوئی نہ کرے تو تیار میر  
 دھجکرت ہندو الیہ دیر پستی کو  
 مرہٹی بانہی سے ہر جہت رستہ  
 دیکھکر انار ہر جا ہر جہت لپکا  
 بول اٹھتے ہیں یہ سیوکیان رشتہ زنا رستہ  
 تیس دن تک خوب لوٹا مہنوں کو روزہ  
 اب گرفتاری کو کیا آئی تھانہ دار عید  
 اگر کسی کے جان لوٹا اپنے اور جو بنی  
 قفا سون تیرے لئے تو ہم دیکھا  
 پشیدش بن بیٹھے اسے پتہ نہ تھا  
 ہاتھ مارا چاہیے دوہر اور سیوکیان پر کین  
 ختم کر مفتون بڑا اتنا اب طوار عید

عید - پیچھے  
 بقا  
 مشاعر



# تانا پانا



میرت اور دینی جہاد ملکیم من السوتہ و لکپان  
 کیسے قرآن آکر کا  
 حضرت محمدؐ کو بھیجے  
 لیس ہونے کے لئے  
 سے سنایا  
 جو کہ  
 یہ کام اسباب سے کیا گیا  
 ہمیشہ ہی جلتا رہا  
 اب تک کہ  
 لکھ گئی  
 ہاتھ میں ایک نسخہ اندر سمجھا کا لئے ہو  
 اب آندہ ہے  
 اب الیہ ہیں - آگے کھلنے پر  
 اس خواب کی تعبیر یہ سنو بھی کہ آواز اندر سمجھا  
 قلم کر کے عمر گزار رہی کریں - شغل تو جنت  
 ایسا ہے لیکن معا طبیعت دوسری طرف  
 مانل ہوئی کہ آجکل سودیشی دلیسی کرے  
 کی مانگ ہے لہذا جولا ہونکا پیشہ اختیار  
 کرنا چاہیے - اور پھر اس کیونٹی کے  
 ہمہ گیر وصف سے جو کام چاہنا کرنا - جولاہو  
 کی وجہ تسمیہ صاحب ایٹا الیزا وہ  
 یہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں ہے  
 "جو کما"  
 اس سے یہ مطلب ہے کہ جو کام لے یعنی  
 جسکو طبیعت دیا ہے وہ کام بلا تردد کرے -  
 نہ اس میں شرم و حیا کا دخل ہے نہ عزت و  
 آبرو کا پاس - یہ خیال آئے ہیں اس ہم بھی  
 فورا جولا سے بن بیٹھے - پیشہ جلیلہ اندہ  
 کوئی بڑا تو کہہ نہیں سکتا - ہمیں بیچ آجکل  
 پار لوگوں کے پو بار ہ - میں - نہ کہنا کیا  
 دور کی کوڑی لایا ہوں - آپ بھی بتائیے  
 در - از جو شرم و حیا سے کہنا کہ

حضرت - ابوزانہ اور بنو زبائے - رگہ اور  
 ہم ہیں اور پھر کہ رگہ کا رگہ ۱۰۵ رفرط میں  
 سر وقت کھا بنتا ہوں اور یہ غل و خج میں  
 اور پھر انہوں نے آپ بھی سنئے لیکن مارا  
 اخبار اور لیسے پورے جولا ہے سرین بازار

وہو ہذا  
 رات دن اپنا تو بس کا رہے تانا پانی  
 ہم جولا ہوں کی تو سرکار ہے تانا پانی  
 لطف ہوا گ خریدین جو ہن گرا  
 اور پنین - تو سیکار ہے تانا پانی  
 کیا چٹری ہو رو - مات ہوا کی شاد  
 کا بیٹھا ہوا - اور اب ہے تانا پانی  
 کل اسید کھلا کرت ہیں کیت کیسے  
 ہم جولا ہونکو تو گلا رہے تانا پانی  
 پانی کرتے ہیں جولاہو تو جولاہن تانا  
 کیسی ذی عقل یہ سرکار ہے تانا پانی  
 ہے جولاہن سبب زینت چرخہ  
 حسن سے اس کے بھی گلزار ہی تانا پانی  
 کام میں محو ہیں ہم اور جولاہن کیا کیا  
 راجہ اندر کا یہ دربار ہے تانا پانی  
 جتنے ذی عقل ہیں اس پیشہ کو مدح ہیں  
 بیوقوفوں کے لئے عار ہے تانا پانی  
 دیکھئے شامت اعمال دکھاؤ کیا رنگ  
 اب جولاہوں پر بھی اک بار ہی تانا پانی  
 سب کی یہ رائے ہوئی ہو کہ جولاہا تان ہیں  
 اب تیرے سر پر بھی او بار ہے تانا پانی  
 آجیوڑے کپڑے پہنے جو ہی رنگ ہا  
 اسی گنگا کی ہے دھار ہے تانا پانی  
 عمہ کچھ بچہ سے نہ اقطع تعلق ہنگا

سجائو گورن

کے منہ پر تانا پانی

# بے ہمتی و ہمتی کی مینجری



مولانا بیچ زاوہ قریب

نہ زمانہ جس قدر قوالی نے ہم ایسے ناچھو نہیں  
عروت پیا ہے۔ اربا شاہ بزرگان دین کے  
وقت میں بھی کہو نہ تھا۔  
اب آجکل کے نیم خواندہ مولوی اور ناخواندہ  
فریادوں سننا ایسا عریضہ دینا ہے کہ  
عاذ اللہ منہا۔ قوالی دین ایمان سمجھ لیگتی ہے  
ہاں ایک بات تو ضرور سننا چاہیے۔  
قوالوں کی بن آئی ہے۔ قوم بے جا ہمت ہے۔  
حضرت خدادین پروفیسر کے چند سے قریب ذکر آئی  
کر کے تان سین کا نام بگاڑنے کے لئے  
اینا پیچیدہ علیحدہ لایا ہے۔ بھگیا ہوا  
بڑے بھگیا اور ایمان میں گزیر ہو چلا۔  
رفتہ رفتہ یہ ہو کہ جو لایا ہے سے خاصا سب  
اور بھنے سے تیغ صاحب و میرانی۔ یہ  
سید صاحب ہو گئے۔ اور ملازمت کے  
چکر میں درخواستیں دے بیگن۔ حاکمان  
وقت تو دے اہل دل تھے ہی۔ ان  
حضرات کی سفارش کر کے بھجری کے علی  
میں نوکر کر دیا۔ اور حضرت کے کام کی دہان  
شروع ہوئی۔ نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ پوچھ  
مینجر صاحب بن چکے۔ بقول شفیق

”بے ہمتی و ہمتی کی مینجری“

سیاحی پیادوں نے جبوہ حکم حاکم سچہ کے  
اطاعت شروع کر دی۔  
میان اب یہی شرافت رہ گئی ہے۔ پہلی جتو  
اپنے اصلی شرافت سے باز آئے۔ اور  
کہیں ہمتی دھنیے ہو جائیں تو بہت اچھا۔  
اچھا لیجئے۔ اب بندہ درگاہ ہی قوالی  
شکستہ ہے۔ تاکہ کہیں اسی کی بدولت  
مینجر و منتظم ہو جائیں۔ اور ایمان داری جہاں کے

نوب مزے اوڑھیں۔

بار بیچ کس جھگڑے میں پڑے ہو۔  
چھوڑ دو اخبار کی اڈیٹی۔ اور کہاں کا پریس  
نہ تمہارا اور بندہ درگاہ پروفیسر صاحب کی  
شاگردی کریں۔ تاکہ کچھ دنوں کے بعد  
کہیں کے مینجر اور نائب تو ہو جاویں۔ اور  
عمر تو آرام سے گزے۔

مجھے انسوس تو اون صاحبان دل و کام  
پر ہے کہ آپ مجھے خاصے انگریزی دان اور  
گویا سید احمد انصاری کے  
اولاد میں سے۔ اچھے خاصے دو کوردن کی  
بیٹ کھا ہے۔ اور اس پر قوالی کا زور۔  
سبحان اللہ۔ قوالی نہ تو کسی ہنس بھٹا ہے  
ایمان اسکے۔ ایسے مفہوم ہوتے۔ صاحب دل  
اس طریق پر بیچ ہو۔ ہمتی نہ دیا۔  
اوتار ہے قوالوں کے ہمتی صاحبت میں  
رکھ۔ ایسے ہمتی دیا۔ دل میں گئے  
لویار۔ ہمتی دیا۔ ہمتی کو ایک کام ضروری  
درمیان ہو گیا ہے۔ جس سے مجبور ہو گئے  
ایچھا آئندہ ہفتہ میں پھر لکھیں گے  
منا ق۔

ایک آزاد۔ از لکھنؤ

## قابل قیہ

## ششہ تعلیم



ادھر اخبارات کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ  
ہندوستان کے سیفہ طیبہ کی ملازمت کا ہمتان  
مقابلہ ہوا ۳۱ جولائی گزشتہ کو ہوا۔ اوسمیں

جلد ۱۲ دسمبر ۱۹۰۹ء

اڈتالیس امیدواروں میں صرف چار امیدوار  
کا میاب ہوئے۔  
فاطمہ بن یہ صرف سیفہ طیبہ کی امیدواروں کی  
کامیابی کا حال ہے۔ اور سال بسالی پونیورسٹی  
کے امیدواروں کی کامیابیاں اور نا کامیاں  
باجر اشتیاس سے مخفی نہیں ہیں۔ اور انہ  
بجالات بلکہ کے خیالات اور ادب اور  
شکوک بڑھتے جاتے ہیں۔  
اور ممتحنین کی نا کامیابیوں کی سبب  
حیثیت ہمتی کے اور نا لیش امیدواروں میں سے  
چار شخصوں کا کامیاب ہونا۔ اسکو عقل صواب  
اندیش پر گزیر قبول نہیں کر سکتی ہے۔ یہ مانا  
کہ ممتحنین کی نظر میں طلبہ اکل برائیوں میں  
فت نہیں تھے۔ تاہم یہ ضرور ہو گا کہ سہ ہزاروں  
میں سے کم و بیش پچاس ہمتی تو اوتار گئے  
حاصل کرے ہوتے۔ اور پھر بھجوں کے  
جوڑیے اونکی کامیابی پتھیل۔

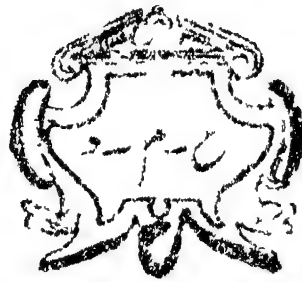
مجدد البشیر شوقی مولانا محمد حسن صاحب شہادت مظلوم نے  
شہر جہانگیر شہادت لکھا ہوا کیا کہ پھر ونگوئی  
کر کے ہار دیا جن حضرات نے یہ کتاب بن زمین دہریہ  
کمال شاعری اور قافی سلفی ہر اکل ناواقفین۔  
حل کلیات اردو غائب و ہوتی۔ یہ عمل ایک  
الماہیوں ہی میں دھرا ہا بڑے بڑے شعراء اور  
علماء نے غالب اکثر اشعار کو بے معنی بتایا قیمت ہر  
حل نکات مرزا ہیرل۔ ہندوستان میں مولانا  
عبدانقادر حیدر کا کلام کوئی کیا بھجیگا فارس میں بھی  
ایسے بھنے والے نہیں۔ قیمت ۴  
حل قصائد خاقانی۔ کلام خاقانی باعتبار نزاکت  
اور مضبوطی اور دل ہونے کے تمام شعراء فارس  
کے کلام کے بڑا ہوا ہے۔ قیمت ۴  
مولانا مولوی نے بڑی جگہ کاھی سے حل کیے ہیں۔  
نامہ مبارک آنحضرت صلعم۔ جو الگ بحرن مندر  
بن سادی کے نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اسنے  
اسلام مد ہزاروں مشکوک قبول کیا جسکا فوٹو مد ہر دو  
دستخط لیا گیا۔ مع کتاب شامل لبیوی مترجم ۲۲ صفحات  
ایک لغت مترقبہ ہے۔ قیمت ۱۳  
قلنے کا پتہ لے لے۔ علی احمد انصاری تمام پتہ  
منبع گورداسپور پنجاب

سرشتہ تعلیم کے متعلق عرصہ دراز سے شور و غوغا اور شکایات کا طوفان برپا ہوتا چلا آ رہا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ انصاف پسند گورنمنٹ اس جانب توجہ نہیں فرماتی ہے۔ ایک طرف تو یہ ایسا سکول اور کالج نکلتے جاتے اور دوسری جانب کال کویہ امیدیں اور خیالات پیدا ہوتے ہیں کہ حکمران قوم بہ طور تعلیم کے حامی ہے۔ اور نظر بالآلات لوگ جو حق اور سچی پڑیلی کر سکتے اور اطفال کو اس میں کرسکتے ہیں۔ اور امتحانوں کے وقت ایسی کارروائیاں مشاہدہ ہوتی ہیں۔ ابھی ٹھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ ہزار ہفت ہزار گورنمنٹ کے نوڈل آفیسر اور آفیسر کے اہلکار اور تھریسٹ آفیسر اور ٹیچر کالج کے واسطے ہزاروں روپیہ بطور جزد سہ سکے جمع ہوا۔ اور گورنمنٹ نے یہ سب ہی خزانہ شاہی بہت کم قیمتوں پر فروخت کر دی۔ بہت ہی ملتان اور بونٹ کے ساتھ دیا۔ ہوا سنگ بنیاد نصب کیا گیا۔ ایک نامی گورنمنٹ کے ایک صاحب کے کالج کا جو نقشہ تیار کیا اس کے جلد میں ایک رسم کثیر بطور انعام سے دی گئی۔

پس سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہونی عقل کا آدمی یہی دیکھا کہ ملک میں اکثریتی کی رواج اور کثرت ہو۔ اور سائل بساں بہت سے طلباء ڈاکٹر ہو کے نکلیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جب سرشتہ تعلیم اور امتحان کے ایسے حالات اور ضابطہ مشہور ہو گئے ہیں۔ پھر اس وقت کیا کرنا ہے ہم بہت ہی اچھے ساتھ گورنمنٹ سے عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ جو گورنمنٹ سرشتہ تعلیم کو توڑ دے۔ رہا اگر تعلیم حاصل کرنا چاہے گی تو وہ اپنی گود کے پیل سے سکول اور کالج کو جاری کرے۔ اپنے اطفال کو تعلیم دلائے گی۔ ورنہ وہ جو اس کا کام جائے۔ یا گورنمنٹ سرشتہ تعلیم کے قواعد و ضوابط میں تغیر و تبدل کرے اور اسکے واسطے سب سے عمدہ اور سہل صورت یہ ہو کہ جو حکمرانوں کے نام کے طریقے سے۔ بعد اکثر کے ساتھ لائق اور ذہنی علم ہندوستانی یورڈ میں امتحان میں شریک کرے

جائیں۔ اور وہی لوگ سوالات کی جانچ پڑا کر کے پاس اور فیل کیا کریں۔ اور اگر کسی طالب علم یا طلباء کو کچھ شبہ اور شک واقع ہو تو ان کے سوالات کے جوابات کے دیکھنے اور غلطیوں سے آگاہی حاصل کرنے کے مواقع دئے جائیں۔ بیش ازین نیست کہ اسکے واسطے کوئی ٹیس آرٹس لے لی جائے۔ اور اس طرح سے شکوک اور ادھام کا انسداد ہونا سے کام۔ فقط

رات



## کام کرین انکے والے پکڑے جائیں ہوتی والے



اچکل عجماک قتل اور توحش خبر کو سنکر جو اس کی دہوتی کھلی جاتی ہے غصہ مٹا ہنود کے ہاتھوں جیتا ہوا اور بھی تعجب خیز ہے۔ کیونکہ برہمنوں میں گوشت کا کھانا جانداروں کا قتل کرنا حتی کہ بھلیاں اور سر کی جون کا مارنا بھی باپ بلکہ مہا باپ سے ہر جانکے انسان کا ہلاک کرنا تو مہا باپ کا بھی گناہ واد ہونا چاہیے مگر لالچ ایسے چیز ہے کہ اس کو فرائض مذہبی پر ہر رات فوق ہے۔ یعنی ضرورت میں سب رواستہ عالمین مقام مذہبی جو کہ الہ آباد سے تقریباً دو میل سے ایک انڈیا عجماک قتل ہوا۔ یہی میں ایک ہندو سورت منسکی سیتلیا ہستی بھی اسکے پاس تقریباً دیرھ سو روپیہ کا زیور تھا۔

ایک دوسری عورت سیتلیا نے ایک برہمن گوندیشاد سے سیتلیا کا زیور کسی صورت سے ہتھیلے کی سازش کی۔ برہمن مذہب اپنی بی بی کے سیتلیا سے کچھ فاصلے پر رہتا تھا۔ اس سازش میں گوندیشاد نے سیتلیا سے مدغم ہو گئے۔ اور سیتلیا نے کسی برہمن سے سیتلیا کو دیکھا اور شہ گوندیشاد کے مکان پر لے آئی سیتلیا پا زیور ہنکر آراستہ پر راستہ ہو کے آئی۔ سیتلیا نے کہا کہ شکوہ بیان کر اور کر دینا۔ یہ سن کر ایک برہمن غصہ کیا اس کو ایک غصہ کو پھڑکی میں سلا دیا جب صبح کو دو تین بجے کا وقت ہوا تو گوندیشاد اور سیتلیا دونوں اس عورت کے پاس آئے اور سیتلیا نے ہاتھ پاؤں دھو دیئے اس کے مکان سے قریب ریل کی سڑک تھی سو وقت اس کی آمد تھی۔ سوچے کہ برہمن کی گوندیشاد میں اپنا کام کرے تو شہر و شعب کی کسی کو نہ بھی نہ ہوگی نہ پانچ عورت سیتلیا نے شور مچایا اور وقت سیتلیا نے گوندیشاد سے کہا کہ اس کو قمار دی سے مارو مگر گوندیشاد اس سے کچھ بھی نہ لیا اس دیر عورت نے اپنے ہاتھ سے سیتلیا کے منہ پر کلہاڑی مار دی پھر ایک بڑا چھوٹا اسکے منہ پر مارا کہ شور نہ کرے غرض کہ اس کا منہ کھل گیا اور اس کے لہجے اور برہمن کو نہت دلا کر اس کو بھی مشغول کر لیا دونوں نے مل کر سیتلیا کو مارا۔ اور سیتلیا نے گوندیشاد کی بی بی کو اس سے بددی گئی مگر ان دونوں سے کچھ عین نہیں کی سیتلیا کا زیور اوتا کر دینے میں دین میں دین کر دیا اور لاش کو دن بھر ہی کو پھری میں رکھا اور اگلے شب ایک کیکہ واسکے گوندیشاد پر پڑے کر کے لائے اور نصف شب کو ایک لاش رکھ کر پانی جیل خانہ کے قریب ایک جوار سے کمیت میں لاش پھینکی اتفاق سے علی الصباح ایک دودھ والی جو کہ جیل پر دودھ لے جا رہی تھی اس طرف سے گزری اور لاش کی خبر اس نے وہاں پہنچائی پھر کیا تھا پولیس کی تحقیقات شروع ہونے لگیں ایک پولیس مین : مٹی کی گنج الہ آباد موقع پر پہونے ایک۔ شہریت نے جو کہ مقتولہ کی بہت قریب رشتہ دار تھی شناخت









مکتبہ اودہ پینچ لکھنؤ میں شہزاد حسین اودہ پینچ

ظرافت لطیف میں شہزادہ - فصاحت و بلاغت میں  
دو باہوئے رنگ و صفا کا بانگ ناول - بیبا  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں غنیمت قعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں - اس شوخی تحریر  
طرز کا کوئی ناول آرمین مہوگا - ایشیا اور یورپ  
کے شہزادوں کا رشتہ نامتالی - مرزا اسود  
ابو آجی - حبیب کالی اور انگریزی میں مارکس  
ڈگلس جبرائیل تمکیرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
دھنگ رکھا گیا ہے - بالکل زعفران زارہ  
یا قہقہہ دیوار - قیمت فی جلد



دفتر اودہ پینچ لکھنؤ میں



(۸) ایک شیشی عطر -  
(۹) اُلی کا بنا ہوا ایک رومال -  
(۱۰) روپیہ رکنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قمیضی -  
(۱۲) ایک جاکو -  
(۱۳) ایک کنگھی -  
(۱۴) ایک شیشہ -  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف -  
ہر ایک گھڑی کا پینک اور پوسٹیج دس آنہ جدا  
پچھتاہ سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے -

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں  
عظیم تیار بن! ناگمانی نفع  
ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



ندینا جاتے  
ایک سٹرنگ چاندی کا کارڈ  
چین مفت - شرف اور امیر زادیوں  
کی نذر کے قابل -  
نقش و نگار سے مزین - نہایت ہی دلکش کیس  
کیلیس - اوین فیس - دلیرا اور خشک وقت  
بتاؤ والی گھڑیاں - نذر میں پیش کر کے قابل  
گارنٹی پانچ سال - مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ - سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ - چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نور و پیہ - چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ - نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ - یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں - ہر ایک  
گھڑی کے لیے پینک اور پوسٹیج - دس آنہ  
جدا لگے گا -

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی پریشر  
ہری بال کی گلی - ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل فنی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی  
ناور و قہ! ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے - پھر ہاتھ نہ آئیگا  
صرف ایک مہینے کیلئے  
ریلو گولڈ گھڑی - نہایت سستی - بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے - ایک بار چالی بھرنے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہے کیلیس وین فیس  
نور و پیہ اور نہایت نہایت  
وامع میں - کل مرز و محض مضبوط  
شہر قیون کی زینت ہے کیسیطرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی - گارنٹی تین سال -  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للہ



درمیانی سکند والی کروٹو گراف گھڑی  
ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں - ہواٹ شل کیس جدا  
چالی - شاپ ایکشن کل جدا ہے -  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں - گھنٹے منٹ اور سکند والی  
ہا ہا سو اور افسروں کے لیے بڑی کام  
کی ہے - گارنٹی چار سال پہلی  
قیمت ساڑھے تین روپیہ رعایتی پانچ روپیہ و آنہ بھر



ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف  
جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خریدیں گے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کریں گے -  
(۱) ایک کمانی -  
(۲) ایک شیشہ  
(۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس -  
(۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بٹن -  
(۵) ایضا ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی -  
(۶) ایضا خمدار چین -  
(۷) ایضا ایک لاکٹ -

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاؤن میں محمد سجاد حسین چھپو کے شائع کیا



اودہ پنچ



# نوسٹ



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں کے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۵ اور دو روپیہ عکس والا بکس جسمیں ۵-۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ



# بلبل چشم

پھولا ہو گل آنکھ میں مین با گل چشم  
کانٹا ہوں رقیب کو تو گوہر گل چشم  
کیا خاک نگہ جہا میں مجھے مین ہوں  
گل رویوں کے اندام پر بلبل چشم

ایضاً

تم نے تو جہان میں جھوٹ باندھ لیا

لیکن ہے مجھاری مروت کا غل

جب آنکھ میں چار ہو لپٹ جاؤنگا  
تم طوطا چشم ہو مین چشم بلبل

دیگر

میں در پیچم آپ تو مین قلم ہوں  
میں آپ شراب ناب میں بھی خم ہوں  
سایکے روش رہو نگا لپٹا ہی ہوا  
گل رویوں اگر آپ تو مین گد م ہوں

ایضاً

گر آپ زبان مین تو تقریر ہو مین  
قرطاس مین گر آپ تو تحریر ہو مین  
جلتا ہے شمع سان رقیب سیر  
گلفام اگر آپ مین گلگیر ہو مین

آوازہ رقیب کیوں ہی ٹھیکر کستا  
جوتی سا ہی دانت کیا نکال کستا  
وصلت کا ہر روش نکالوں کستا  
معشوق مین گل تو ہوں گل کستا  
براق

”آخر“

## ہندوستان میں نیچے

ضعیف کرنے والی آب دہوا سے بہت کچھ زحمت اٹھاتے ہیں ابجد انگریز مین انکی  
پڑیوں اور اعصاب کو پورا کرنے کے واسطے اور تعمیر جسم کرنے والی دوا کی  
حاجت ہوتی ہے۔



اسکاٹ کا ایلشن

بچوں کی پڑیوں اور اعصاب کو پورا کرنے کی دوا

یہ ایکسٹنشن ہے

بعد استعمال بہت جلد نظر پڑا

بابت سے نہیں جہا ہی

سب دوا پیش نیچے ہیں

اسکاٹ و لون (مختار) دوا سازان  
لندن انگلینڈ

## راہنہ را کہنی

کا

سوار نا بائیکا  
سب قسم کی پتوں خصوصاً بالی تپ کا تیر بہت علاج  
فی یکس را ایک درجن در علاج و محمولہ اک

پرو میہا پکوش

امراض سوزش بول و غیرہ وضعف اعصاب کی واسطے  
تعب انگیز دوا فی بوتل عصارہ علاج و محمولہ اک  
کا ر معہ محمولہ اک

راہنہ را کہنی

بان سگلی ڈاکٹر نہ عالم بازار کلکتہ

## تراشہا و کشش



دسہر کی  
مبارکباد

ہو دن یہ دسہر کا مبارک سب کو

میلہ دن کو تو رہس نہ یکما شب کو

دس دن آگے بٹھتے تھایان شب کو

لنگا کے فاختہ نکی دیکھا چہرہ کو

خوشی

ہے یوم دسہر بھت افزا کیسا

ہے شادی و خورمی کا چہرہ کیسا

سب چھوٹے بڑے ہنسی ہن پوشتک

ہے آج کا صاف سترا میلہ کیسا

سیل جہل

ہن مرو و زن و طفل و جوان پیرہم

کرتے ہن ہنسی خوشی کی تقریرہم

میلے میں خورمی ہے کیسی ہر چہالی

ہن ہندو مسلمان شکر و شیرہم

فیاض ارشل

کہتے ہن کہ راون کی نہ کچھ وال کلی

سیگہ نادو کنبھو کرن کی بھی نہ چلی

خرس اور میمون نے فتح کر لی لنگا

ہے دھوم تری جہان میں بھرنگا بلی

مارٹول برج

ہارے ہو جبکہ ساسے قابل کیئے

بانی کوا سکے کیون نہ کامل کیئے

ہے سیت کو دیکھ کر بھی سب کا قول

نیل نیل انجینیئرس رائے کیئے

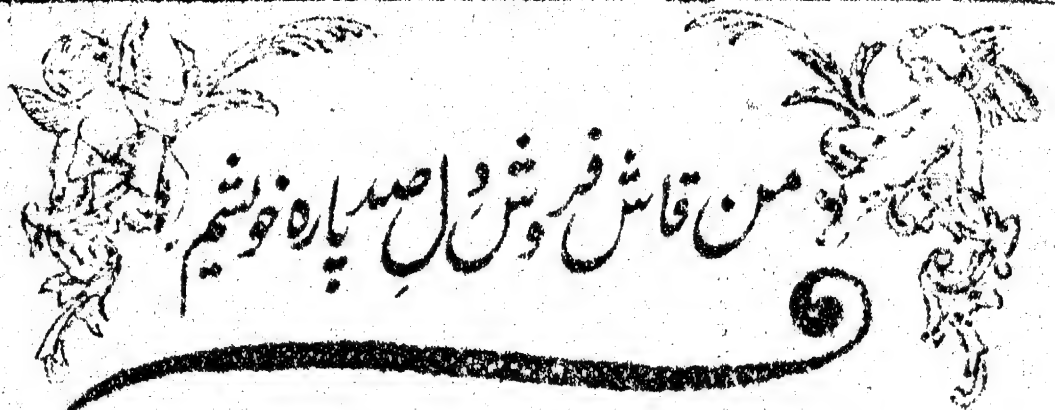
فتح لنگا

شری رام نے جب جا کر بجایا لنگا

خرس و میمون نے سب کا مارا پنگا

راون معہ بال بھون کے نیست ہوا

گھر کے بھیدی دھالی آخر لنگا



## من قاش فرشتہ دل صد پاره خوشیم

دنیا آدم اٹھائے بھاگ چلی جاتی ہے۔ بڑی السیر لکھون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
ہو جہ آوہ پنج کی رسد آئے جلد کے درجے (یعنی ششماھی اول و ششماھی دوم) جو رسی  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت سیم روپے معہ وصول اکٹھی مگر اب یہ ششماھی جلد کی قیمت معہ وصول اگر  
مقرر ہے۔ (اس میں بھینہ سب دھی مضامین ہو گئے جو ہفتہ وار آوہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں)

لغات

مینگر آوہ پنج اخبار لکھنؤ









۶۔

چہ داندوز نہ لذات اور کس

غرض اوصاف سے تو یوں ناامیدی ہوئی۔ اب آپ ہی فرمایا ہے کہ دنیا کا کام کیسے چلے۔ شان ریاست کہا۔ منے قائم رکھی جائے۔ آسے گئے ہر جاگیر رندوں منڈی بڑی بچوں وغیرہ وغیرہ کی نرا لکھنا کہ ان سے پوری کی جا دین خاطر ہر سہ نہ بچو۔ قرض لینے کے اور کیا فکر ہو سکتی ہے۔ اوسکی یہ صورت ہو کہ شروع سے آج تک جسکا لیا اصل کیا معنی سود کا اگر دیا ہو تو خسر کے دن ہو سب یاد ہو اب جس سے مانگو سو گئی سنا ہے۔ تمام شے ہی مخیر لیتا ہے یہ دے کے بنک رکھتا تھا اسے ہی ہاتھ تھوپیو ہمارے عزیز بزرگ بزرگ سے و حلیل نقد کارکن کا پروردار بزرگ خود لائق رہا گئے ہیں اور نالائق ہیں جسے بھی دیکھی نہ یا بہ بن کہ نہیں اٹھوں سنے اور بھی مارا جو پست کر دیا اٹھے شل ہاتھ پاؤں۔ خالی از عقل دماغ۔ بے تکیہ افکار سے یہ رنگ خوردہ قفل نہیں کھلتا۔ لہذا مجبور و ناجار ہو کے آپ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور زیادہ نہیں صرف دو تین لاکھ روپیہ قرض مانگتے ہیں سو نقد تو ہم دے نہیں سکتے البتہ جائداد اس قدر ادکی جمع ضرور کر سکتے ہیں بعد اسہ بہ نامہ۔ رہن نامہ۔ غرض جو نامہ جس میں آپ کا آپ لکھ لائیں ہم لوگ کمال خندہ پیشانی کے ساتھ اوس پر دستخط بنا دیگے فوراً بھی جوان و جوانی نہ کریں گے۔ اگر باقی شرط یہ ہو کہ روپیہ فوراً سے پیشتر لہا لے۔ کیا وجہ کہ ہم لوگوں کو کئی کوٹھیاں جو دم کو شان ریاست دکھلانے۔ کئی گھوڑے عربی نسل کے سیرین ہل جوتے کے لئے کئی سو روپے اصطبل کی زمینت کے لئے کئی سو روپے بچوں کے ساتھ چھٹی چھلیا کھیلنے کے لئے اور کئی مصاحب بھانڈ بنانے کے لئے وغیرہ وغیرہ کچھ نیلام اور کچھ یونہی بازار میں خرید کرنا ہیں اور بغیر ان چیزوں کے جید محل ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ آپ براہ زبانی پروری ہماری مشکلات پر غور کر کے ضرور روپیہ مرحمت فرمائیں گے۔

اگلی آپ لوگوں کا سود ہمیشہ ہم ایسے گا دلیوپر بڑھتا چلا جاتا رہے۔



کیا ہندوئی بھی ارباب ہیں  
اور اگر نہیں شال ہیں تو کیوں

اور  
کیا وہ مستحق نہیں

سیکھ بچ -  
حضرت والا۔ جانے دیا ہے اور یہ عرض کرتے ہیں کہ امانت دینے نہ تھوڑے دنوں میں۔ یہ اپنے اپنے گھر آئے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کر لیا ہے۔ کہیں اردو کی کتاب ہے۔ نہیں شہ و شادری کی پیپر جوار ہے۔ کہیں پرست کارونا۔ اور کھانا کھانا اور کھانا کھانا ہونا ہے۔ مگر بعض ضروری مسالہ کی وضاحت توجہ کمتر کی جاتی ہے۔ پہلے کچھ بھی دی جاتی ہے اگر آپ کے کاؤں پر جو کچھ نہیں رہتی بغیر اس وقت یہ ضروری مضمون ارسال خدمت والا ہے۔ اگر اسکو چھاپ دیجیے تو امید ہے کہ حکام ذمہ دار کچھ توجہ فرمائیں گے۔ اور اگر نہ چھاپیے گا تو قسم ہے ہوس آف لارڈس اور

ہوسس آف کانس کی گہری مضمون مع ایک ضروری ضرورت کے حضور کی شکایت میں لکھ کر اور تین یا آٹھ مہینوں کا خون کر کے بخسور ہر اکسٹنشنی نشانہ و ستان بھیجا جائیگا۔ پھر اس وقت تک اور شکایت نہ فرمائیے گا۔ غیر غلط۔ و ما علیہا الا البلاغ۔

ملاحظہ ہو

۲۲ رستہ کی تاریکی خروں سے واضح ہوا کہ ہوس آف کانس نے فیفا شل بل کی عیاسوت دفعہ پانچ کر دی ہے۔ جس میں تاج کے وہ ملازم اکٹلس نے سٹشنی کیے جائینگے جو ملک کے باہر کام کریں گے۔ مگر یہ ستر لایڈ جانسن نے بیان کیا کہ اس رستہ میں کوٹمان کے سابق ملازمین کے ساتھ ساتھ دیا جائے گی۔ اور وعدہ کیا کہ ان لوگوں کے معاملہ میں بھی غور کیا جائے گا۔ جو ہندوستان کے دیسی ریاستوں یا خدیو کی طاقت میں ہیں۔ اور شہریوں کے ساتھ ساتھ ان میں بھی توجہ مانگی جائے گی۔ فقط دستور والا۔ چلے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

تاریخ تمدن

کے ہوسس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
نئی محرابہ میں معلوم ہے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔  
خارجہ اول چکنا چکنا  
کمانڈر درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد  
شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ این آباد لکھنؤ  
دفتر رسالہ الفاظ لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے







بتوجاتاہے ہند سے طاعون پھیلے گا اگر خدا لایا





اَلَا يَا اَيُّهَا الدُّنْيَا وَنَدَائِكَ وَمُحَلِّيَا  
كَرْهُنْكِ دِنْ نَمُوْدَ اَسَانِ فِتَاوْ

اے اری ہاں

رہاں لے وا۔

مردنہ پنج - مشیاعرض ہے۔

یار کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا۔ اور بن کے بھی  
رہا نہیں جاتا۔

تمام دن دعا بازی اور مکاری۔ اور شام کو۔

اے اری وا۔ کی صداؤں نے نگہم

کر رکھا ہے۔ سمجھتے تو جھٹے خاک نہیں۔ اور

اور صوفی پیش کے لئے مرتے جاتے ہیں

اگر حیدرے یہ لیل و نہار ہے۔ تو میں سلام

اور دنیا کا خاتمہ ہے۔ یہ نہیں دیکھتے اسلام

پر کیا کیا غیر تو میں وار کر رہی ہیں۔ ہمارے

کافروں۔ انہوں پر پردہ پرٹے ہیں۔ یہ ہوگا

کہ دنیا میں کوئی کام عمرہ کریں تاکہ بعد دن لوگ

اگر عمرہ نہ کریں تو برا بھی نہ کہیں مثلاً عقلی کہتے

کیا کیا کام کیے۔ جاہلین دین۔ مال گنوا یا۔ اور

آج منزے میں عیش کر رہے ہیں۔ اور اوجھلین

کی بدولت آج ملتظم بنے ہوئے ہیں۔ ورنہ

دھنکے دھنکے روٹی کا کالہ ہو جاتے۔

اپنے ساتھ شریفوں کو بھی تباہ و برباد کر کے

پر آمادہ ہیں۔ اونکی بلا سے۔ انہو اپنے

علو سے ماندے سے کام۔ وہ تو اپنی توانی

سنا کے۔ ہاتھ شکا کے۔ دم میں لاس کے

کام نکالتے ہیں۔ خیر یہ تو جو کچھ ہے ہی

ہمارا ہی جانے بلا۔ ایسی متبرک جگہ ایسا ذلیل

کیا دنیا میں شریف۔ لائق۔ اور رہا لکھا۔

شخص دستیاب نہیں ہوتا تھا۔ نوٹس دینے جا

تلاش بھیجانی۔ اعلیٰ سے اعلیٰ دستیاب ہوتے

قواعد کی بھی پابندی ہوتی۔ یہاں تو وہی اچھا۔

کارنگ ہی۔ پھر شریف کیوں رکھا جائے۔

عمرہ ملا اور داغ تانا شامی ہو گیا جنگی عمرہ

غلامی کی۔ روٹیاں توڑیں۔ پھینکے باری کا

دعویٰ نہ مانہ ہی ایسا آگیا ہے میان دماغ کی  
دلو۔ اپنے سے افضل و برتر کی بُرائی نہ کرو۔  
سید سے ہو جاؤ۔ قیامت قریب ہی۔ سبنا  
ہمارا کا ہو۔ آئندہ تمکو اختیار ہے۔

ایک آزاد

کمال دہلی کے کمال



اس مضمون کی مدنی باوی انگریزوں کی شاید کسی کو  
محل معلوم ہوا ہو اس لئے پہلے اس پر لکھ دیا کہ  
دیتا ہوں۔

حال میں ایک۔ مالہ ہندوستان کے نامی کرتا

دار الخلافہ، (خدا معلوم یہ دار الخلافہ بعض تہا ہاں  
مغلیہ کا مقرر کیا ہوا تھا جو حیثیت کہ اب ناسل ہو گئی  
یا لارہ کرزن مالہ ہندوستان سے) سے شائع ہوئے  
لگا ہے جس کا نام کمال دہلی ہے۔ اس کا اگست  
کا نمبر اتفاق سے میری نظر سے گزرا۔ اول مضمون  
ہی پر بڑے بڑے لکھنے والے نے جو اس پر لکھا کہ اگر دہلی کا  
کمال میں جمال رکھتا ہے تو اس پر اس پر لکھا کہوں  
ہو پاری و بڑے بڑے کرے۔

میرا خیال تھا کہ زبان اردو کی کمال کمال  
جو اردو دہلی۔ نہ کہ کمال دہلی کا اور جو۔ دیر کے  
شاعری اور اردو زبان کے جیسے جیسے باشندے ہیں  
پر تنقیدی ہوا۔ یہ کمال دہلی سے کہ خود اسکی  
تحریر تو مولانا غلامیوں اور غلامیوں سے ہے پاک  
ہو گی۔ مگر یہ کچھ بہت مایوسی ہوئی جب میں  
فاضل ڈیڑھ کی لکھی ہوئی تقریر میں اس رسالہ  
میں پڑھیں۔ جو کمال دہلی اردو کے نام لینے  
والے ہیں۔ اس پر لکھا کہ لکھنا دہلی اس لئے  
ہوتا ہے کہ اس پر لکھا کہ لکھنا دہلی اس لئے  
تقریر میں لکھنا دہلی اس لئے لکھنا دہلی اس لئے  
اور ہندوستان کے نامی کرتا

اردو ہندوستان کے نامی کرتا

مستحق

عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس ریلوے کی شاخ مادہ کچھ سے۔ بلگرام تک جس کا فاصلہ  
۷۰ میل ہے۔ بنابر آمد و رفت مسافران و روانگی مال تقریباً ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تک  
کھولی جائے گی۔

اے۔ آر۔ بیکیس صاحب

قائم مقام ٹرانک سپرنٹنڈنٹ

اودہ روہیلکھنڈ ریلوے

مورخہ لکھنؤ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء





پھر جڑ اودو۔ تو میدان مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن کمال پہلی کے اڈیٹر کے قلم سے اس کلمہ کا نکلا قابل افسوس ہے۔

اچھا اب آگے چلے ان تین چیزوں یعنی درخت پتھر جواہرات کے لیے آگے بہت دور کا رنگ بڑھائے ہیں۔ یعنی نجار اور سنگساز آتش خیر درخت اور پتھر تو کچھ دوسرے گھر حضرت جواہرات کو کون سا دھواں اور بھڑکا کرے گا۔ اگر یہ جواہرات کو خواہ انمول بھاسنے کہیں لیکن انکو سنگساز آتش بھڑکا کر دھواں اور بھڑکا کرے گا۔ یہ کام تو خود بھڑکا کرے۔ اسے بھی بلوایا ہے۔ وہ نہ اس قدر دھواں پھونکے اور غفلت کا الزم آجگا۔ اور ادھر آپ کے بیان پر سب سے اسلوبی کا دست بڑھ گیا۔

زوتو بھڑکا کر اسی جواہر میں ایک پتھر بھڑکا دیں وہ سہرا یا شاید اپنے دھواں سے بھڑکا دیں اور ان کے بوجھ نجاروں اور سنگسازوں کے درمیان جنگی تیغ آپ دیکھتے ہیں۔ فارسی ماہری طریق سے نہیں بنائی گئی ہے فارسی کا حرف عاطفہ یعنی واسلے آگے ہیں۔ یہ زبان اور صرف اوروں کی رو سے غلط ہے۔

اسی صفحہ اول کے دوسرے پر اگر انہیں لکھتے ہیں۔

”مشق بہم پہنچاتا“

بہم پہنچانا بہم ساندن کا ترجمہ ہے۔ جس کے معنی ہیں جمع کرنا۔ مشق جمع نہیں ہوتی۔ پھر بہم پہنچایا جمع ہوتا ہے۔ اگر پھر بہم پہنچانا آ رہا ہوتا تو کھٹک تھا لیکن مشق کر کے رہتا۔ یا مزاد بہ زیادہ مناسب تھا۔ اگر زبان کی ادبی نقادانہ ساتھ فلسفیانہ محنت بھی مد نظر ہے تو ایسے امور کا مزور لفظ رکھنا مناسب ہے اور پھر ادیبوں کے لیے تو لا بد ہونا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

اس میں لازمی کی جگہ مرثیہ لازم لکھتے۔ یہ تو کیا خوب تھا۔

دوسرے صفحے کی پہلی سطر میں لکھتے ہیں۔

سگر سننے والوں کے دل پھر کجاہن

پھر کجاہن تو دل کا فعل طبعی ہی ہے۔ اگر ایک بات کو سنگدل پھر کجاہن کیا تو اس کے معنی کیا ہو گئے اسے سننے سے پہلے بھی وہ پھر کجا رہا تھا۔ پھر

آدھا تیر آدھا بیٹر۔ کہیں اضافہ کا استعمال کہیں فارسی ترکیب کہیں بیباختہ پن ہوتا جو ایک انگریزی ترکیب ہے پہلو بہ پہلو اگر ایک عجیب طرح سے گڑبڑ ہوئے ہیں۔

پھر دیکھتے عبارت مقبسہ بالا میں لیکن کے بعد جواس کا لفظ واقع ہوا ہے معلوم نہیں کہ اسکی ضمیر کسی طرف پھرتی ہے یا اس کے اشارہ کا میدان کس کی جانب ہے۔ یا الہی اس شاعری سے بجا بلو جس کے اصول کی تعبیر میں ہی سمجھ امان مانگتی ہے اور عقل کا خون پر پاشہ دھرتی ہے۔

سراوت (باقی آئندہ)

نقاد



مسٹر لال موہن گہوش



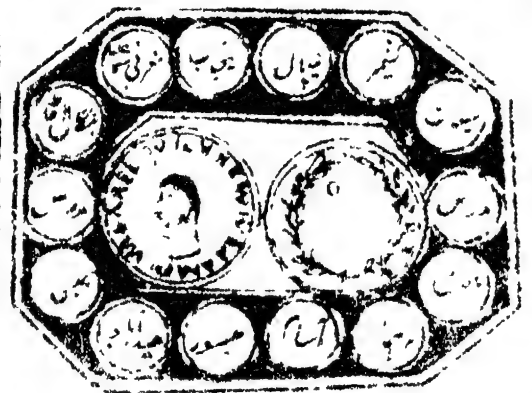
جنگا انتقال بعد ۶ سال یکم ستمبر ۱۹۰۹ء کو ہوا







نام جنس	مفعول	شرح قیمت
کڑاہ سوزنی گول جسکو پتھر بغیر	معدنی	معدنی
مہاندے کے کچھری جائی	معدنی	معدنی
ہار گول و کشتی نما زرد و زرد	معدنی	معدنی
دریشی کڑا تھو	معدنی	معدنی



یہ مقدمہ معہ سائنٹیفک سرٹیفکیٹ سید محمد علی شاہ نے لکھا۔  
 لندن میں اس وقت ڈیپٹی کمشنر کے عہد میں عظم  
 فرمایا جو کہ شہر میں ہوئی تھی ہونے پر اس کا خیال  
 میں رہا کہ یہ دوستانی صنعت کی ترقی میں کیا ہوگی  
 اس لیے اس نے اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی۔  
 یہ کمیٹی اس وقت کے وزیر خزانہ کی تقریباً ۱۸۸۰ء  
 میں اس کے لیے ایک رپورٹ پیش کی۔ اس میں اس نے  
 اس کے لیے ایک رپورٹ پیش کی۔ اس میں اس نے  
 اس کے لیے ایک رپورٹ پیش کی۔ اس میں اس نے

نارنجین مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا مدانی ہل بوئیدار نہایت	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کا مدانی یعنی چکن کے			
کل بوٹوں میں پر بہار کا مدانی			
نی ہوئی			
تھان چکن بوئیدار طبع طبع کی خوش			
دو پٹہ کا مدانی سنہری بیگات			
کے لافنی			
دو پٹہ چکن کے کل بوٹوں میں			
پر بہار کا مدانی			
سناری چکن جسکے ہل بوٹوں میں			
پر بہار کا مدانی ہے			
پانچا بے چکن سوئی و ریشمی چھوٹی			
بروی مہری کے			
کرتے چکن ہل بوٹے دار			
سے جوے تیار			
کلاہ چکن دوپلی جو کوئی نہ عوام کام			

فهرست اسباب موسم سرما		
تود بسانا، موس و کوزه بستی	پیشانی باغی	
سدایی یا ...	سوزنهای کوچک	
مرد خورشید ...	کلاه آبی	
یک کبوتر ...		
آلات عمده		

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا امین  
 ۱۔ یہ عیسائی ساری ہندوستانی مسلمانین پر ہی پڑتی ہے  
 ۲۔ دوا جیسے روز اوجھلت ہو سی دور کہ ایک عمارت ہی  
 ۳۔ تباہی۔  
 ۴۔ تیار رہتے اس دوا کا استعمال کیا نہ ہو جو بیمار  
 ۵۔ پورے دوا والے یا جنگ دوا و دم کا سامتی ہو کیا ہی ہو دیکھی  
 ۶۔ اس انسیرت صحت یا بہن قیمت ایک شیشی بہت زیادہ جانے۔  
 ۷۔ دمہ کی دوا۔ ڈاکٹر محسول ایک شیشی کہ پانچ آنے  
 ڈاکٹر برین حالت دیکھ والی دوا یونین مشہور دوا امین

فاسفورس اشکلیا اور ڈی سینا طارہ گولیان کی قیمت ہفت روپے  
رگ۔ ماس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہونے والی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
تھوڑی ہڈی کی گولیان { کا پینا الفوہ وغیرہ ان گولیان کی  
آرام ہونے میں دہ ہفتہ کی خواہش گولیان کی شیشی قیمت  
دو روپے اور ڈی سینا طارہ ایک شیشی تک ۵

امراض مستورات کی دو اقسام ہیں ایک قسم کے مستورات کی  
 دوا ہر ہفتہ کا نام کی بیماری پر درج روک ٹوک کی کمزوری پر  
 نامائیں درج دوا کو نامائیں دوا کو استعمال ہر ہفتہ کی دوا  
 دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا  
 قیمت ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا  
 ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا ہر ہفتہ کی دوا

فکر کن که این مریض در هر روز یک بار  
در آب گرم حمام کند

مکتبہ اربعین اور فیضانِ کربلا  
کتابخانہ دارالاحیاء سنہ ۱۳۸۹ھ

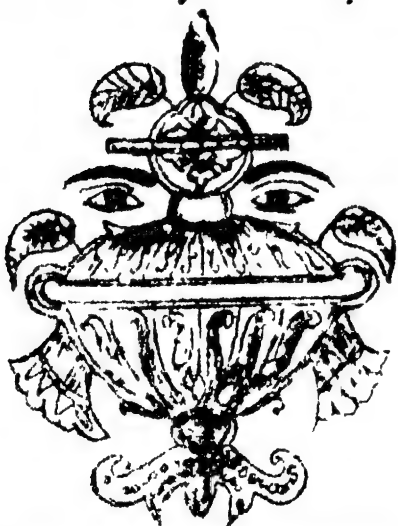




ظرافت لطیف میں شراور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ و صنگ کا بانگ ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضحکات و تعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خافالی۔ مرزا سوادا۔  
ابو سخی۔ عبید اکالی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکلس جبرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قہقہہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



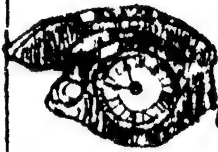
دفتر ادب پنج لکھنؤ میں مل سکتا ہے



(۱) ایک شیشی عطر۔  
(۲) ایک کاپی کا بنا ہوا ایک رومال۔  
(۳) ایک روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۴) ایک قینچی۔  
(۵) ایک جاکو۔  
(۶) ایک تھپی۔  
(۷) ایک شیشہ۔  
(۸) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔  
(۹) ایک ٹوپی کا پکٹنگ اور پوسٹیج دروازہ جدا  
بجائے وقت سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک  
کلائی کی گھڑیاں  
عظیم تیاریاں! نامکافی نفع  
ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



دنیا جاتی ہے  
ایک سنہرے جاندی کا گارڈ  
چین مفت۔ شرفا اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کلاس۔ اوپن فیس۔ دلربا اور ٹھیک وقت  
بتا دینا والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر کے قابل  
کا رنٹی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ جاندی کے کیس والی کی قیمت  
نور و پیہ۔ چودہ گزرات طلالی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ لوکرات طلالی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لئے پکٹنگ اور پوسٹیج۔ دست آنہ  
جہاں لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱۵  
ہری بال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
مل نئی گھڑیاں جو تھائی قیمت پر فروخت ہو چکی ہیں  
نامکافی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آسکا  
صرف ایک دینے کیلئے  
ریلو رگولر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چال جرو دینے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہے۔ کیس وین فین  
ہی۔ سلی سوئیاں اور بند سے نہایت  
راضی ہیں۔ کل بروز و کم مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال  
کئے گئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للبر



درمیانی سکندڑ والی کروٹو گران گھڑی  
ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
چابی۔ سٹاپ ایکشن کل تبدیل۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکندڑ کی  
طیاب۔ سوار افسروں کو لے کر بھی  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال مہلی  
قیمت ساڑھے بیس روپیہ رعایتی یا پوزو پینڈ وائٹ ہیر



ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تالیف  
جو صاحب بالام کو گھڑیاں خریدنے کے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تالیف مفت  
حاصل کرینگے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ ہٹن۔
- (۵) ایضا ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔
- (۶) ایضا خندار چین۔
- (۷) ایضا ایک لاکٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاونڈین محمد سجاد حسین چھپوا کے شائع کیا

[illegible]

# ضروری اشتہار

جو محکمہ بیچ ملک کارخانہ خوب بیچ کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریدار ان خوب بیچ کو ۴ روپہ روالے بکنوگی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اسوا سے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴ روپہ ۸ روپہ ۱۲ روپہ کے بکس قریب قریب ایکساں قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے۔ دھوکے باز دکاندار علامت مٹا کر ۴ روپہ کو ۸ روپہ روالے کو ۱۱ روپہ بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

۴ بیچ صاحب کی گولیوں کے ملنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ یا وہ محصول ذاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے قھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے



# تراشا ملک



دیوالی آگنی

ایک سال کے بعد پھر دیوالی آئی  
کیا کیا ساتھ اپنے ابکی ہے لائی  
پابند وضع ہو وہی چال ہی ایک  
کھیلین ہن رہتا ہن کیلونی لائی  
اسم

نئی کھیل اور نیا تباہ

گمراہ تباہ ہی تو تارے کیلین

مہتاب نہ شیر ہم جھکری لین  
ہن بارہ بروج ہی کیلونی طرح  
نابالغ پیر حرج کچھ ہم ہی لین

دھنکشی

دھن کٹی ساری ہو گئی بھڑ بھڑ  
کیلون کے ڈھیر ہن ہر سمت  
پے جسکے ہواتے ہی یہی صدمہ  
اور لینے کو بول مشتری بھی ہن

سرود چراغان

کیا خوب سچی سچائی ہن بعض مکان  
نادار اشیا کیگین خوب عیان  
کل شہر کے حکم گارہی ہن دوام  
ہن آجکی شب سرود چراغان مکان

روشنی

روشن ہو گیس گر کہین برق کہین  
رخشان ہن مکان پاتا فرق کہین  
مفلنس نادار کی دیوالی بھی سنو  
ہی روغن تلخ غم میں بس غرق کہین

جوس کے کرتوت

مفلنس کر دیا تجکو اے یار جوا  
ہے لہٹنے کو کھڑا ستم گار جوا  
نام اسکا ہی سُنکی ہاری مانی  
ہے بیل ہی چھوڑنے پتیار جوا

پنکوڑ میں جوا

سب عیبونکی جڑ ہی سنلے ہشیار جوا  
کر دیتا ہے کچھ دلو نین بدکار جوا  
اسکے لئے ہی دفعہ شکوہ ڈھیر

۱۸۶۹ سے ۱۹۰۶ تک

تجربے کا وقت  
۲۷ سال سے زیادہ  
اسکاٹ املشن کو



نہایت سخت تجربے میں جوا طبکا عالم نے بتایا اور انہیں پورا آج اسکا تجربہ ساری دنیا  
امراض سینہ  
سرفہ  
ضعف ہاضمہ

کے واسطے بچے اور بزرگ دونوں کے لیے مقوی اور جھلی بنانے والی ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا  
سب دوا فروش بیچتے ہن

اسکاٹ و بون متحد  
دوا سازان

لندن  
انگلینڈ

ہے کہیلنا جرم نزد سرکار جو

جو اچھوڑ دیا

رشتہ ناتا ہر ایک اب توڑ دیا

کیا جانے کسے دل کا منہ موڑ دیا  
چھکڑے کو مصیبت کے بہت دن کھینچا

یارو مہنے تو اب جو اچھوڑ دیا

جوے کی چاٹ

ہوتی ہی بہت بُری جوی کی سن چاٹ

راجہ نل ہار بیٹھے تھے راج اور پاٹ

تھا جنگ عظیم کا یہی تو باعث  
کتے گھرانے کے مین بارہ پاٹ

کسی کی دیوالی اور کسی کا دوالہ

دولت والوں کی ہے دیوالی یارو

مفلس کیلئے ہے رات کالی یارو

کھیلین کوئی کہا یگ کوئی تاکو گامو

پچھلی ہو دیوالی دیکھی بھالی یارو

کسکا تیو ہار د پاتی وزن

کہ کا تیو ہار دیوالی بھالی

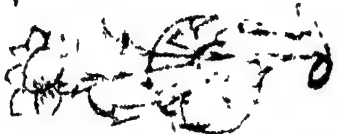
مشاعر



صلائے عام

اور

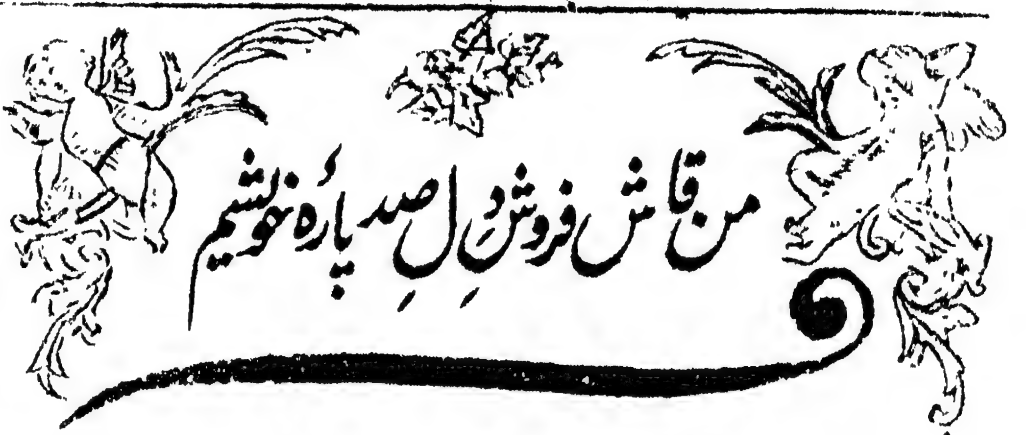
اردو زبان کا علم اوب



تیرہ بیچ -

اس وقت "صلائے عام" کا دسواں نمبر میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ یہ سالہ مولوی ناصر علی خان بہادر نے دی ہے۔ نگاہ ہے۔ مولوی صاحب کے قلم سے کسی زمانے میں دیرھویں صدی اور زمانہ "آلی دونوں ناموں کو بہت شہرت حاصل ہوئی تھی۔ اونچی شہرت نے یا یہ کہنے کے علم اب کسے اوسی شوق نے کو کبھی ادن پر چون کے لباسوں میں ظاہر ہوا تھا۔ اب "صلائے عام" کے پیرائے میں نیا رنگ اختیار کیا ہے۔

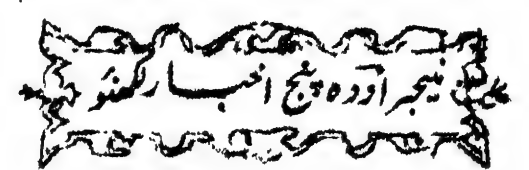
یہ قلم کی بات ہے کہ ہندوستان میں اردو کو ترقی دینے کے واسطے مختلف قوتیں پیدا ہو رہی ہیں اور نئی نئی دستکاریوں سے علم ادب کو عمدہ مضامین کے پیش نماز اور مل رہے ہیں۔ لیکن "صلائے عام" میں حضرت ناصر علی خان بہادر کی شہرت کو دیکھ کر مجھے یہ بات سمجھنی پڑی کہ "تیرھویں صدی" نے جن دنوں شہرت حاصل کی تھی۔ وہ زمانہ بہت



منقاش فروش دل صد پارہ خوشیم

دنیا دم اٹھاے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطی الیسر ملکون یا ہندوستان تفریق نشان سب میں اسوجہ سے آدوہ بیچ کی سالانہ جلد کے دو حصے دینے ششماہی اول ششماہی دوم جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول اک تھی مگر اب ششماہی جلد ونکی قیمت معہ محصول مقرر ہے ہمیں بکھنہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آدوہ بیچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

سراف



دور گیا۔ اب اس نے ترقی اور وسعت کے ساتھ تہذیب متانت اور لطافت کا سراپا بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ جب تک یہ اور مثل اس کے خدیاں غریب پیدائی جائیں تب تک وہ سخن فہم و بے رہا سے خوبی کا فہم نہیں پاسکتی۔

سب سے بڑا عکس اس پر ہے کہ وہ خود پسندی اور خود ستائی ہے۔ اخلاق و تقویٰ اسات کا ہے کہ انسان خود اپنی زبان سے اپنا ہی حرکت نہ ہو بلکہ دوسری قوم سے اپنا کمین مگر صلا سے نام کی رقت اور اس کے خلاف ہے۔ وہ دوسری قوم کی تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ خود ہی اپنی تعریف کر لیتا ہے۔ تعریف بھی ایسی وہ اتنی کہ سنجیدہ مزاج سخن فہم اس کے صفوں کو دیکھ کر تعجب ہی مسکراہٹ ہی تک نہ رہ سکیں بلکہ مضطرب گردن ہٹا کر ہنس چریں۔

میں دیتا ہوں کہ حضرت خان بہادر میری تحریر سے غنا نہ ہو جائیں۔ امید تو ہے کہ غنا نہ ہوئے اس لیے کہ علم بزرگ بینی کے نہ ترقی کر سکتا ہے نہ اس کا کی تو یہ پاسکتا ہے۔ میری تحریر میں مزاج عرفان علی بیگ صاحب کے قلم سے بعض لوگوں کے اشعار پر سخن سنانا نہ ترقی کی کمی ہے اور حق یہ کہ بہت بجا کی تھی۔ نہ ترقی اگر بد نفسی سے پاک اور نیک نیت کا پھول ہے ہوتا ہو تو زبان اور علم دونوں کی درستی اور ترقی کے لیے بہت اچھی بات ہے۔ مگر تو یہ ہے کہ نازک مزاجوں کی خود پسندی لطف کے بے غشے کا نتیجہ بد نیتی سے جس سے بجاے فائدہ و نفع کے نقصانوں کے پھل پیدا ہوتا ہے۔

میں پھر امید کرتا ہوں کہ حضرت خان بہادر معائن فرمائیں گے۔ وہ ذی علم اور پر اسے ادیب ہیں علم و ادب کے کوچن سے ہٹ کے گروہ کاوش کے رستوں پر باٹاؤں کے واسطے کچھ زیادہ بوجھ اور اگر وہ غصے ہی سے کام لیں تو میرا کیا نقصان ہوگا۔ میں یہ شعر پڑھ دوں گا۔

جدا الی خصم ہر باشد از من عیب است  
چون رگ حل زدا مارک گردانم

”ملا سے عام“ صفحہ ۴۴ ہے ”عید“ پر خود حضرت خان بہادر کا مضمون شروع ہوئے ”غلام“ پر ختم ہوئے۔ اس کی توفیق میں حضرت کے نعل قدم کی برک افشانی سیر کے قابل ہے۔

میں نے بجائے گل افشانی کے گل افشانی کی سیر اس لیے دیکھائی ہے کہ چھوٹوں کے بدست حضرت کے قلم نے کاندھے سے پرخیزان سے بچھلائے ہیں

جو پریشانی اور وحشت کا لطف دکھا رہے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں۔

”میں نے میں عید کی وجہ سے لوگوں کی محبت فرمائش ہے کہ اس تقریب میں

کچھ لکھنا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ شاہد ان بازار کی طرح فرمائش کرنے میں

کسی کو وقت نہیں ہوتی مشکل ہوئی تو فرمائش کی قبول میں۔ جب کچھ پاس ہو“

حضرت ہی غور فرمائیں کہ ان کے ہاتھوں تہذیب کے سگے برے تہذیب کی پھری کس بے رحمی کے ساتھ پھری ہے۔ دوسرے دوستوں اور قدردانوں نے اگر ان سے عید کے مضمون کی فرمائش کی تھی تو کیا ایسا جرم کیا تھا جسکی سزا کے وہ ایسے مستحق ہوئے کہ ادب کی دنیا میں ”شاہد ان بازار“ یعنی رندوں کی گنتی میں لائے گئے!

کیا ضرب یہ نہیں جانتے کہ دم سے پہلو سے غریب بچا ناچا ہے؟ آپ سمجھتے تو ہرگز نہ سمجھتے تو میری بولتے۔ یہ قدر و دون پر اس سے بھی بڑھ کے کوئی اور نہیں کہہ دیتے۔ صفحہ ۴۴ کی عبارت کا ایک حصہ حسب ذیل ہے۔

”یہ باتیں میں بارے کیسے پریشان کی طرح کو کیسے لکھ رہے ہوں مگر شاذ ہے“

لکھ رہے اور بل لکھائے ہوئے غصہ بھارت میں۔ سب ترتیب عرض کرتا ہوں

”کیسے کے بعد“ اس کی ضرورت ہے۔ حضرت کی گھبراہٹ نے اسے ادا یا تو زور و لطف غار میں مل گئی۔ مگر میں اس جبارت پر حضرت کو ضرور دانتا ہوں۔ یہ وہ اس بات کی ہے کہ نہ جسکے معنی ہی دو پریشان ہیں اس کا حق خوب ادا کیا گیا یعنی یہ کہ اس کا سلسلہ توڑ کے ہر جگہ سے پریشانی کی تون بار بار دہرائی گئی

وہ میری صفت وادب کے قابل یہ بھی تو کہ وہ تہذیبوں میں نہ تہذیب عام، ایک حضرت کی غریب انتشار کا رنگ ایک ہی سارا۔ ہستناں کا جوہر انسان میں اتنا تو جو ازمانہ بدل گیا۔ فہم کی زبان میں بدل گئی مگر حضرت اپنی دسی پرانی گہریت سے میرے

وہ بار دہرائی آدہ بار میری نشت  
ابیر نشت اموا بر نشت دیار میری نشت

صفحہ ۴۴ کا ایک فقرہ بلا غلطی ہو۔  
”اس کا تاشہ“ دل میں دیکھ لیجئے

”تاشا“ الف کے ساتھ بیچ ہے۔ اسے زور کے ساتھ غلط فہمی کی ضرورت سے فارسی لفظ کی آخری ”ی“ (ہ) کو الف بنا سکتے ہیں لیکن الف کو ”ی“ بنانا یہ حضرت ہی کی اردو کا جوہر ہے۔

پھر یہ فقرہ۔  
دندانے دنیا میں عیش و مصیبت بیچ و الم پیدا کر دیا“

اس عبارت کی ترکیب حضرت کی تحریر کے واضح درست نہیں ہے۔ یا تو اسے یوں سمجھئے۔

خدا نے دنیا میں عیش و مصیبت بیچ و الم پیدا کر دیے یا یوں لکھئے۔

خدا نے دوسری عیش و مصیبت بیچ و الم کو پیدا کر دیا دوسری صفحے کی چوتھی سطر میں تحریر فرمائی ہیں ”داؤن بیچ“۔

”داؤن“ غلط ہے نہ ”اؤ“ صحیح ہے۔ کیا حضرت کی شکرے اوصاف میں پریشانی کے ساتھ یہ وصف بھی داخل ہے کہ غلط افغانا لکھے جائیں، اسی صفحے میں یہ شعر بھی تحریر فرمایا گیا ہے۔

”مکاٹوں شیا بجا کی چوٹی کے عشق میں“

”دے ڈو ایک راتہ جوانی کے واسطے“

یہ شے کتنا لطیف ہے اس کی داد دینے والے مجھ سے بہت زیادہ سخن نمونہ و نشان میں موجود ہیں مگر

## راہنہ را کہنی

### سوار ناٹیکا

سب قسم کی تیوں خصوصاً دہانی تب کا تیرہ بدھ میں فی کس ۸ ایک درجن ہر علاوہ محصول ایک پیر و میا بکوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواستے  
مجب انکیز و دانی بوتل عصم علاوہ محصول ایک  
عامہ محصول ایک

## راہنہ را کہنی

بان ہلی ڈانخانہ عالم بازار کلکتہ

# میر کا سر

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمپلنگز اینڈ سر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مغز انگوٹوں میں کل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پروفیسروں نے بعد تجویز اس سرمد کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمد ہر ارض ذیل کے لوگوں کے لیے منفعت بشارت تاریکی چشم دھند جالاطوال غبار پھولا سبیل سُرخِ ابتدائی موتیابند بانی جانا خورشید و غیو مغز ڈاکٹر اور حکیم بجا سے اورادویہ کے انگھون کو مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بیانی بہت بروہ جاتی ہے اور صدمہ کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمد یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص اس سرمد سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولد ہر سال بھر کیلئے کافی ہو مبلغ عمار میر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فی تولد تین روپیہ خاص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمد فی تولد ۲۴ روپیہ خرچ واک ہند خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

### انے بڑ کر اور کیا مقبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں نے اور ایک مرتبہ متعلقین ذمہ دار سرمد کو کہ سوار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اس کا حکم دیکھتا ہے۔ آنکھوں کو تروتازہ دیکھتا ہے اور بیانی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمد بیانی قائم رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

سابقہ۔ آنریبل نواب محمد حیات خان۔ خان بہادر یو ایس سابق ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندہ ہر میر کو نسل گورنمنٹ ہند +

(۲) پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک کے سفید سرمد ایک شخص جسکی آنکھیں خد ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا ارا مہربانی اکیٹوٹہ سفید سرمد اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب اسلئے بھجوا دیا۔

سابقہ۔ مہاراجہ شروجیت پرناب بہادر سہا صاحب بہادر والیہ ریاست تلکوی ضلع گورداسپور۔

(۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب

استعمال کرنے سے اسکی ثابت ہوا جسکی تعریف سناتی تھی یہاں استعمال میں مفید اور تیر ہند پایا میری رائے میں آج کا سرمد مثل بڑیہ کوئین بذریعہ ڈاکخانہ جات اور ہر گاؤں کو زوردار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب کی مرضی مستفید ہو کر ایک دعا خیر سے یاد کر رہا ہو بانی اکیٹوٹہ میر کا سفید سرمد اعلیٰ قسم دی۔ بی۔ پوسٹ بھوبین +

سابقہ۔ ڈاکٹر جود ہری امیر خان میدیکل انچارج شفا خانہ تونسہ ڈیرہ غازی خان +

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم میں آج کا سرمد استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ گوری چشم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کھل گئیں گنگا ایکس کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری کیفیت ہو کہ مرن چار روز کی استعمال سے تین تین پر بلکہ تام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

سابقہ۔ میان حور شید محمد علی ابین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوبال۔

(۵) کرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر میرے سرمد کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ اشتہار میں لکھا ہے اس کی بھی کوئی وجہ بہتر ہے۔ میری چشمہ گنگا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے کلمہ پڑھ سکتا ہوں

سابقہ۔ رادھا کشن گورنمنٹ پشتر دھنلی محلہ چوڑی گران

(۶) میں نے میر کا سرمد جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے واسطے چکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمد نہایت ہی مفید پایا +

سابقہ۔ بچ لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سٹون و پروفیسر میدیکل کالج لاہور۔

حال آنکہ ہری سہجن گورنمنٹ ہند +

### پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے سرمد کی سندت میں جو قریب تین ہزار کہ ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دی یا اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ بھولاہور کے پنجاب بینک میں ہی طلب کے لیے پانچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے



# رمضان علیہ الرحمۃ کا

## کوچ

### (باسی عید)



یا حضرت - تسلیم - باسی عید مبارک -

اب کی تو میان رمضان نے بیٹھ بھب قدم  
ہماتے تیس دن پہلے ملنے کا نام بھی نہ دیا باسی  
انتظار میں آج کو مبارکباد بھی نہ دی کہ کہیں رمضان  
صاحب پھر نہ لوٹ آئیں کبھی بارہ مہینے روزہ ہی  
روزہ رہیں الہ آباد میں ۱۵ اکتوبر کی شام کو چاند  
صاحب کے فراق میں خلقت کو ٹھون مٹا دیں  
فسلخانوں پر جا چڑھے مگر چاند صاحب نقاب عجب  
میں ریت کے عیان کی طرح ایسے غائب غلج ہوئے

## تاسخ تمدن

بکاس ہسٹری آف سولائزیشن کا ترجمہ  
نشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

کاغذ درجہ اول چکنا جلد ۱۰۰ روپے

کاغذ درجہ اوسط جلد ۷۰ روپے

غیر جلد ۴۰ روپے

شاہ محمد خان صاحب کینٹن این آف آباد لکھنؤ  
یا

دفتر سالہ "الناظر" لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

ہیں لیکن ایسا خیال ہوتا ہے کہ لکھنے میں قلم کے کچھ  
رشتے نکل آئے تھے جن سے بیانی ترکیب ذرا  
الچھ گئی -

بجائے "نسخہ و نسخہ" کے "عمل نسخہ" لکھنے کی ضرورت تھی  
مفہوم میں ذیل کے جملے کی پریشانی جنگل کے خود  
پٹیر کاواک شاخوں کا لطف دکھا رہی ہے -

"رقتیب جو گذر گیا اس سے اچھا ہے جو آگے  
کو پیدا ہوا اور نیکی وہ نعمت ہے جس کا برقع بدی  
اس لیے

پہن لیتی ہے کہ نیکی کے ہمانے سے بدی  
کی آبرو ہو جاتی ہے - عورت کے لیے جو عیب ہے  
مرد کے لیے وہی ہنر سمجھا جاتا ہے -

یعنی چھوڑنا -"

میں نے تو حضرت کے جملے کی داد دی - اب حضرت  
میر سے دماغ کی داد دیں جس نے ایسی سبے ربط شریہ  
غور کر کے مفت کی پریشانی اپنے سر لی -

حضرت کے خاص قلم نے "صلوات عام"،

کے اس نمبر میں جہان تک رفتار دکھائی ہو وہاں  
تک نگاہ اور دماغ کو پریشانی او - او کھن سے  
پالا پڑنا ہے - طرہ یہ ہے کہ ایسی بھرتی کے ساتھ  
حضرت یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان کی کثرت  
سے یہ نمبر بہت بڑا ہو گیا - کاش اخلاقی - تمدنی  
یا کسی علمی مذاق سے نمبر بڑا ہوا ہوتا -

رسم خط کی خرابیاں - یعنی بجائے "بادیہ"  
کے "بادیہ اور بجائے "پیلے" کے "پیلہ" ان نقائص  
کو بجائے کاتب کے سر رکھ دیکھ مگر اصل عیوب  
جو خیر میں ہیں وہ کسے سر رکھے بائیں -

"فہرست سچی بات تو یہ ہے کہ اردو علم ادب  
کی دنیا میں آج حضرت خان بہادر سے ہزار دینے  
بڑھ کر شائستہ لکھنے والے موجود ہیں - ان کے  
ساتھ ایسی خراب عبارت کے لکھنے سے نہ لکھنا بہت  
بشرط فرصت آئندہ پھر کبھی - مگر مرث حضرت  
ہی اردو پر - اقم سے

عرق نشہ نہ زہد مخ نکو سے ترا  
زہن مخ کہ می خواہم آبرو سے ترا



اس میں "شتر گریہ" ہے - اس وصف کی داد میں ہی  
دینے دیتا ہوں - کیا حضرت نظم کے عیوب سے بھی  
ناواقف ہیں؟ بات یہ ہے کہ ہمارے حضرت کو شتر میں  
اشعار کی بھرا مار کا شوق بہت ہے - پھر کہاں تک  
اچھے اور بڑے یا بجا اور بجا کا حافظہ فرما سکیں - اگر نہیں  
تو پھر یادوں کے فہم کا تصور ہے یا شتر گریہ کو عیب قرار  
دینے والے کا -

اسی صفحے کی تیرہویں سطر سے چھیا لیسویں صفحے  
کی چند سطروں تک رنڈیوں کی فرمائشوں اور ان کے  
آشناؤں کے مذاق حسن پرستی اور تعمیل فرمائشات کی  
حالت کا نقشہ دکھایا گیا ہے - خدا جانے - تہذیب کجست  
اپنا سر پیٹ پیٹ کس قدر روٹی ہو گی! کیا حضرت کا نشا  
یہ ہے کہ "صلوات عام" کے ذریعے ستا ایسا ہی مذاق  
پھیلا یا باسے اور اخلاق کی درستی پر مبنی کی جلد سے حضرت  
ہی انصاف فرمائیں -

صفحہ ۴ کی عبارت حسب ذیل ہے -  
"وہ بے ہوشے شکار کے شکار میں کسی شکاری کو کھن  
نہیں آتا،"

حضرت - یہ حیرت فرماتے ہوئے فقرے کو ذرا غور سے  
ملاحظہ فرمائیں - میرے خیال میں شکار ہونے سے  
پشتر ہے جو سے جانور کو "شکار" کہنا زبان کی لغزش  
میں داخل ہے - ایسی حالت میں اس عبارت کو یوں  
لکھنا چاہیے تھا -

پہلے ہو سے جانور کے شکار میں کسی شکاری  
کو لطف نہ نہیں آتا -

مگر مجھے اس غلطی کے رد و بدل پر خندان امرا بھی نہیں  
ہے - شہرت کی زبان اسے شکار کا صید - اور وقت  
سے پہلے مذہب بھی کہہ دے تو مجھے کیا - اسی صفحے  
کی چوتھی اور پانچویں سطریں ذیل کی فصیح عبارت  
درج ہے -

"عورت کے لیے اس قدر بس نہیں ہے کہ  
مرد کا دل ہاتھ میں رکھے  
بلکہ جب ہاتھ آجائے تو تنگ رکھے - یہ نسخہ

تسخیر ہے -"  
ایسی تہذیب سوا پرانے باادب لوگوں کے نئے مذاق  
والوں کو کہاں نصیب ہو سکتی ہیں - جو لوگ تہذیب  
نسون کے حامی ہیں انہیں حضرت خان بہادر سے  
سبق لینا چاہیے -

اس جملے میں "تنگ" رکھے سے خدا جانے  
کیا مطلب ہے! "آدھنٹ گرفت" یا مجبور - عاجز اور  
پریشان رکھنا - معنی تو سخت گرفت ہی کے سپان ہوتے

غصہ ایک ہی ہفتہ میں سب نے جشن منایا۔  
چولی دامن اور پتلون کا خوب سا تھرا ہوا۔  
ہندو کے آتش توار کے اختتام پر وفاتر  
اور اسکولوں کی تعطیل کا خاتمہ ہو کر سب کی  
آزادی ہوا ہو گئی۔ بس زیادہ فقط۔

سراوت



## کمال دھلی کی کمالات

(بقیہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۹ء)



دوسرے صفحے کے اخیر میں فرماتے ہیں۔  
دو فی زمانہ وہ بات نہیں۔ مضامین پر آنے  
ہیں اور الفاظ بھی وہی ہیں لیکن کس قدر  
بندش الفاظ سے ذرا سا فرق پیدا کر دیا  
ہے ورنہ شاعروں نے اگر ہم غور سے دیکھیں  
تو اس فن کو زیادہ وسعت دینے کی کوشش  
نہیں کی اور اس زمانے میں تو تقلید کے  
باتھون وہ مٹی خراب ہوئی کہ پناہ بخدا  
دو شعر جسے کہے اہل سخن ہوا۔  
جسے چار غزلیں لکھ لیں استاد بن بیٹھا۔  
ایسے ایسے استاد اس وقت ہندوستان  
میں بکثرت موجود ہیں جو فرضی لقب  
خیالی خطاب اپنے شاگردوں یا ناواقفان  
فن سے حاصل کر کے جاسے میں بھولے  
نہیں سماتے۔

اس طویل کلام کی ہنسی میری سمجھ میں نہیں آئی  
اول تو یہ ”فی زمانہ“ میری سمجھ میں نہیں آیا  
اردو میں جو بھائے خود کوئی موضوع زبان نہیں

نجات دینے کے لیے ہم پورا کر رہے ہیں۔ اسے غفار ستار  
سا جو کہ روئے ہمارا ایسا رعب باندھ کر قرض کا  
تقاضا نہ کریں۔ آمین ثم آمین۔

اب قریب بارہ بجے گھر پہنچے اب صورت دیکھتے  
تو خستہ گھجور۔ نہ کسی سے ملنا نہ جلنا بس چار پائی  
پر انشاجت ہو کر خوب ہی تھلیہ میں عید منائی۔  
دھرا تو ایسا ایسا مبارک دن کہ مسلمانوں کی بھی  
عید کا دو ہاتھ اور دھرا انگریزوں کی عبادت کا دن  
گو یادوں کی یہی صاحب ہوگ کر جا کا راستہ  
لیے رہے۔ تھے بیسی بیسی حور و ش لیلہ یاں حضرت  
عینی علیہ السلام کی یاد میں مسجدوں کو جا رہی  
تھیں کہ جن کا کچھ کچھ سے تعلق رکھتا تھا اسروازی  
اپنی ڈھلانی اپنا اپنا۔ اک والا مضمون تھا مسلمان  
اور عیسائی دونوں کے دعاؤں کے پمفلٹ انڈ  
میان کے میان داخل ہوئے۔ صاحب لوگ بھی  
ناز سے فایغ ہو کر دعاؤں کا ردہ جانے بیٹھ گئے  
اور گاڑ۔ اور دیکھ ہمارے سن۔ جلدی سن۔ تو ہائی  
پاور کے انجن سے زیادہ طاقت در ہے۔ گیس سے  
زیادہ بھین چک ہے۔ مونٹ دیپاڑ اور لیٹ  
ہے زیادہ تو بلند ہے۔ عقاب کے پروں سے زیادہ  
بھین ملاحت اور طہیت ہے۔ لہذا تو ہماری  
ضرورت سن۔ ہمارے جسم میں توج پیدا کر کے نالج  
کے جلسوں میں ہکو سرخروئی ہو۔ ڈبل روٹی  
کھن کا نرخ سستا کر۔ لینڈ سوڈا سگار میں  
تیزی پیدا کر۔ بیر برانڈی و تہکی میں سرور  
بڑا۔ ایک گلاس سے ایک ہفتہ انشاجت رہیں  
اندر سی فل گاڑ۔ اگر تو آسمان پر ہے تو ہمارے بنگلہ  
میں بغیر زینٹنگ گارڈ گھس آ۔ بھکو ہر طرح اجازت  
ہے۔ اگر تو دراصل ہمارے بنگلہ میں ہے تو  
ہمارے کوٹ کی جیب میں آجا اگر جیب میں ہو  
تو ویسٹ کوٹ کی پاکٹ میں داخل ہو جا۔ اگر  
پاکٹ میں ہے تو سید ہمارے پیٹ میں اتر جا  
تاکہ دل کو سرور ہو پیٹ میں نرا نور ہی نور ہو۔

آؤ ٹرو گاڑ۔ آؤ اپنی پونٹ گاڑ ہمارے چور ہے  
کے لکچر اور میلون میں ڈھول بجا کر گانوں  
میں کشش پیدا کر کہ پبلک مذہب عیسویت کی  
طرف رجوع ہو۔ مسئلہ تکلیف ایک میں تین  
اور تین میں ایک کے سب قائل ہوں۔ پٹ  
پٹ پٹ۔ پٹ۔ پٹ۔ پٹ۔ ایک اتوار یعنی  
۱۷۔ اکتوبر کو مسلمان اور انگریزوں کی عید اور  
۱۸۔ اکتوبر ۲۴۔ اکتوبر کو ہندو کا توار۔

کہ ہر طرح گھوڑا آگے میں مل کر دیکھا پایا۔ پائی  
میں چیت ہو کر دیکھا اچانک کر دیکھا چاک کر دیکھا  
مگر تو بہ تو بہ استفادہ انڈو بائیں کہیں آسمان پر  
۱۔ ا۔ ا۔ ا۔ خط نہ لکھو۔ جیسا کہ آج سوئے  
رشتے۔ ہم جیسے غجوں سارے روزہ رکھنا تھا تو ایک  
دن اور۔ پڑھ گیا۔ ۱۶۔ کی شام کو آسمان پر سو اگڑ کا  
نظر پڑا تو اس میں کسی کا کیا احسان۔ تاہم عید کی خوشی  
میں باچھین کھل گئیں کہ قیاس دن کے بعد دن ہوا  
منہ جلاسنے کا موقع ملا۔ چار دن طرف ہمارا کا بند  
کا شور بلند ہوا۔ ۱۷۔ اکتوبر کو عید الفطر کی تیاریاں  
ہوئیں قبل نماز مسلمانوں کے پوسٹے تر ہوئے۔  
اولی سیدھی ڈکار میں لیتے عید گاہ کا راستہ لیا  
امام صاحب کی انتظار رہی انتظار میں سب کھایا  
پیا ہضم ہو گیا۔ بارے خدا خدا کر کے قریب  
ساڑھے دس بجے ناز سے فراغت پائی اب  
خطبہ کا مشابہ بھی ضروریات سے تھا شامیہ کے  
نیچے تل دھرنے کی جگہ تھیں کہ ہر بیٹھیں اور کہاں  
جاؤں غرض کہ بھل میں جو تیان دبا کر ایک طرف  
کھڑے ہو رہے۔ تمام گناہ تو روزوں سے  
رہو چکے ہوئے باقی گناہ کھڑے ہونے کی تکلیف  
سے جاتے رہے ایک ایک پیر میں من بھر کا  
ہو گیا پیٹ میں دو دم سویوں کا بالادھار پون  
کی یہ حالت دونوں وجہ سے شامیہ نے  
کے ستون کی طرح ہم بھی ایک ستون بن کر بیٹھے  
اب خطبہ ختم ہونے پر احباب عید ملنے کو لیے تو  
بیان بخش ہی نہیں ہوتی۔ دو چار دفعہ کی رٹول  
سے جسم کو حرکت ہوئی تو ختم خطبہ کی دعا مانگنے  
لگے۔ اے قادر مطلق ہکو تو لیک دے کہ فرصت  
ملنے پر بھکو یاد کیا کریں تکلیف میں سبک مون  
سے فایغ ہو کر بھکو پکار میں دن بھر ہاتھ پر ہاتھ  
دھرے بیٹھے رہیں بہترین لڑائیں دنیا بھر کی بازیوں  
میں بازی لیں۔ گھر بیٹھے بغیر محنت ہکو رزق پہونچا  
تاکہ تیری رزاقی کی شان معلوم ہو۔ اسے ریل غرض  
ہکو نیک ہدایت کر کہ تیرے دن اور چلے تواروں  
میں جنگوں پر ڈالیاں سوچا میں اگر گرہ میں ٹکا  
نہ ہو تو قرض کر کے پہونچاؤں۔ اس طریقہ سے  
عزت ہم پہونچاؤں۔

اسے قاضی انماجات ہمارے زبردست حاجت کو  
بیزسہل موقع کر کہ شاہان بازاری کے دلوں  
میں ہمارے طرف سے رغبت پیدا ہو بلا ملائے  
ہمارے گھر آکر میرا کریں۔ انکی فرمائشات کو

اخبارات

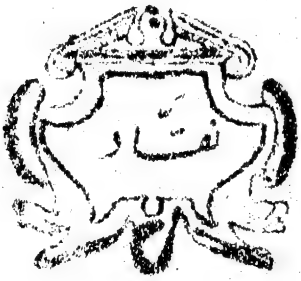


اخبارات کے لئے سناٹا





حضرت یہ الونکی شاعری اور ایسی نرالی زبان  
آپ ہی کو مبارک  
ملات



وزیر اعظم پر  
حمله



یہ بھی بتا دیتے کہ شعر ایسا ہونا چاہیے جیسا یہ  
ہے۔  
علاوہ برین صفحہ پر پرائجنس اتحاد سخن کی روداد لکھتے  
ہوئے آپ پھر فرماتے ہیں۔

اس مشاعرے میں بھی شعرا کے نامدار نے  
بڑی بڑی بڑی زور غزلین پر نصیب بعض  
اشعار کی غزلین خود انہی الجواب

تھاں  
کیا عام طور پر اس بڑی کواں میں مضمون کے ساتھ  
پر ہے۔ سب سے پہلے یہ بیچ مضمون بنیں ہوتا کہ یہ کلام  
سب سے پہلے مضمون مضمون شاعری کی یا بڑی کی بڑی  
یہی اردو کا شاعری کا رنگ ہونا چاہیے۔

مگر ایک خاص طور پر اسے سب سے پہلے شاعر کے  
غزلین میں کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوتی  
بلکہ اس میں بھی ان کے بعض شعر جیسے

ہوئے۔ مضمون میں نہیں حاصل امتیاز یا تمیز  
موضوعات کے ساتھ مضمون کے قواعد کے  
کسی غزل کی یا مضمون کی جاسکتی۔ اور یہاں  
اجتہاد نہیں بلکہ نقص عاید ہوتا ہے جسے مضمون

نہیں جواب دے سکتے ہیں۔  
بالفعل جو غزلیات میں اس تنقید کو نہیں  
فہم کرنا ہوتا اور یہی امید کے لئے محفوظ  
کے لئے ہوتا۔ یہاں تاہم ہر امتیاز کے بغیر نہیں  
ہو سکتا کہ اگر غزلیات پر مضمون کے لئے یہ مضمون

یا اس کے نزدیک مضمون کی بڑی سے ترجمہ  
کیا تھا تو مضمون کے ساتھ کسی انگریزی دان  
روست کو دیکھا دیتے۔ کیونکہ میں نے اکثر  
دیکھا ہے کہ جو مضمون انگریزی سے ترجمہ

کیا کرتے ہیں اس کے ارد گرد تحصیل کا  
جاسم کے لئے ہوا ہو لیکن انہی ارد گرد جاتی اور  
ذرا دے دے جاتی ہوں تو مادی جی اور  
سالی کو فائدہ نہیں کہنے سکتے ہیں۔ میرا  
مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی جہلی چنگی زبان کو

بگاڑ رہے ہیں۔  
حضرات ناظرین اگر اس بات پر یقین نہ  
آئے تو دیکھ لیں کہ یہی بات ہے  
مہربان رونق صاحب بھلا چکا جو اہل  
کلمہ کے لئے یہی ہے کہ جو بڑی بڑا رکا۔

زال جی کی پیچھے والا بھی بلا تکلف سمجھا  
سکتا ہے اس کی تشریح کرتے ہیں یہی ہے  
مضمون کے لئے وہ سونا جس کو دیکھا

بلکہ غزلیات زبانوں کا مجموعہ ہے یہ لحاظ انکس ہو کہ  
جب عربی یا فارسی مکتوبات استعمال کئے جاتے  
ہیں تو انکی اصلی اعرابی اور عربی حیثیت کا پورا  
نہایت رکھا جاتا ہے۔ اور پھر شریں کسی جائز

یا ناچار غزلیات کی ضرورت اور بھی غیر معقول ہوئی  
ہے۔ مانا کہ خواجہ آتش مرحوم نظم میں یہاں  
المضمون کے المعانیات بانہہ کیا۔ اول تو

وہ نظم بھی اور پھر بھی یہ سہواستاد مضمون کا  
تقریباً جائز قرار دیا جا کر مروج نہیں ہو گیا۔  
اس لئے قطع نظر اس کے اس بارہ کلام کا مضمون  
مردم ہے۔ یہ تو لکھ اسی رسالہ کے ساتھ

ایسی شاعری کے لئے وقت ہے جس میں  
معاذ اللہ یہ الزام راست آسکتا اور غور و فکر  
کی نگرانی غزل اس تنقید کی مستحق ہے۔ البتہ  
تشریف ہے کہ اس فن کو شاعری کو زیادہ

ورست دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے  
مگر یہ کہ انکو خود تو اپنی نظر میں ان الزام کی  
تواضع پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اصولی شاعر ہیں  
قرار دیتے ہیں اس سے زیادہ سخت اعتراض

اس کلام غتیہ کے آخری حصہ پر ہے جس میں  
رونق صاحب کا روئے سخن کسی خاص مضمون  
اشخاص کی جانب معلوم ہوتا ہے جس کا یہ جملے  
باز ظاہر کرنے کی وہ جرات نہ کر سکتے۔ ایک

سال کا ادب جو کہ یہ ناجائز قرار دیا جاتا  
نیک نیت اور سلیم مذاق کا فعل نہیں قرار  
دیا جاسکتا۔ یہ امر ثابت اور ایک اور شاعری  
اہم مضمون داری کی حیثیت کے بالکل خلاف

ہے اور سو قیام عملہ ذانیات پر ہے۔  
ایک بڑا لائحہ حرکت ہے۔ جس کا اعادہ اب  
ہے کہ اس کے کو نہیں ہوگا کسی کی طرف خواہ  
دلدار کی ہے۔ رسالہ کے مضمون پر اگر لکھا

کوئی دانشمندی نہیں ہے۔  
انہی میں یہ شکایت زبان تو پر اس کے  
بغیر نہیں رہ سکتی کہ اس مضمون کی بحث  
میں انظار اور تنقیدات سے بالکل واسطہ نہیں

رکھا گیا ہے۔ کیا اچھا ہو اگر رونق صاحب  
مناسب مقامات پر لکھ کر اردو فارسی عربی یا  
ہندی کے اشتراک قیاس کر کے ناظرین  
کو دامن کر دیتے۔ مضمون شاعری کوئی  
علم یا بعد الطبیقات کا مضمون نہ تھا بلکہ ایک  
عملی معاہدہ تھا لہذا انکا فرض تھا کہ یہ مضمون لکھ

تیرے بیچ۔  
کوئی امر کیوں نہ ہو اچھا یا بُرا۔  
توسلہ اور صراحت بالکتاب و تواتر ہر حال میں  
اور میں کو اچھا سکتا ہے۔ یہ مضمون غزل  
مضمون ایک اور دنیاؤں قات اور تنقید ہونا چاہیے  
نرالی ہوا کرتے ہیں۔ اشعار جو کہ سب سے پہلے  
سے ممتاز اور اشرقت قرار دیا گیا ہے انہی پر  
عادات اطوار اور مذاق کو غور کرنے سے  
مذکورہ بالا قول کی تصدیق ہو سکتی ہے۔  
علم اور تحمل اگرچہ مضمون (علاقہ اور  
انسانی ہیں۔ لیکن جب کہ انہی انہی پر  
ہو جاتی ہے تو وہ مضمون خالی اور نقصان  
ہوتی ہے۔ یہی حال تو غزلیہ کا ہے۔  
غضب اگر صراحت بالکتاب ہو تو اچھا۔ غزلیات  
اس کے وہ بڑا ہوتا ہے۔ راستہ و روش  
سینے بیچ اور جھوٹ۔ ایک ایسی اچھا اور  
دوسرے ضرور ہے۔ مگر یہاں عقل اور  
بصیرت سے مخفی نہیں کہ اکثر مواقع پر مضمون  
غیر فیک اور غزلیات مناسب۔ اور جھوٹ لغو  
اُذت اور قرین مصلحت سمجھا گیا ہے۔  
آزادی اور مقیدی۔ یہ دو الفاظ ہیں۔  
اول الذکر کو محبوب اور مرغوب کہا جاتا ہے



کے لئے ہیں۔ بکیرا سا پریرہ رکھتے ہیں۔  
 کیونکہ بڑوں کی بدخواہی سے اور فائدہ اور گزشتہ  
 سے جب بجات ہوگی۔ یہی کی بنیاد پر  
 وہ وہ چھوڑ کر جب تو شیخان ہوں۔ یہی  
 مقرر کیا جائے گا۔ کیونکہ غشی جی۔ یا سڑی۔  
 باجی۔ ہر سردار جی۔ تھیلا رتی جی۔ کلہ جی  
 سیدر و شہن جی صاحب۔ جج صاحب۔ اغو و غیرہ  
 حکمران سے آویزہ۔ اور ہندو۔ سفارت کا  
 جی ناگس طرح سے جیتے گا۔  
 آٹھ تائب یہ مضمون لکھ ہی رہے ہیں۔ شہر  
 سل جی ادا ر آئی۔ بعد دریا نیت معلوم ہو کہ  
 حیدر کا چاند نور ہوا۔ لو تیس کا تھا اور اس قدر  
 شہر کی رونوائی جاسکتی تھی۔ تاہم فی الجملہ تسلی  
 معلولی اور بعد جھٹ پٹ اس مضمون کو ختم کرنا  
 اور آیت عید مبارک باشد کہہ کے ختم  
 ہوتا ہے۔

ح - م - د

میرا میرا میرا

وفاقی

میرا میرا میرا

ہر روز تو خوشتر نہر روزت باد  
 در ہفتہ سہ عید و چار نور روز باد

بد شغفہ حضرت شیخ  
 مہین معلوم کہ آج کس شہادہ کی یاد خاں دل  
 کو سوز گئے اوتی ہے اور کس ماہ دش کے  
 خدو و جہات کی پر نور و فرخ سے ملک ہند  
 بقیہ نور رشک طور پر لیا جاتا ہے؟ غیر طلب  
 اسی پر دش میں تھا کہ جب تک خلی تہ کام

خیال میں کس سے گل مراد ہیں کے ان کی ان  
 میں طرز سے بھرتا ہوا الہیہ کیا اور  
 لویہ جانفزا اور صحت اثنا گوش جان مشتاق  
 میں پیر خانی کہ تفریب دہانی باہر ازل غنی  
 ولال امرار العیون وروہ بار دوی الاضرار  
 کے مطبوع و مرغوب انشاہ شوق و تنگ۔  
 "یہی سہری جان"

یہ انشاہ ہندوستان باراد و دنیا اسبق  
 بنامہ لکھتے رہتے۔ کہ اسے شہنہ۔ یا الہ  
 تھو لکھتے دیکھو اور ان کا یہ سفارت گشتیا  
 ہے جو سے ناگہنیم خوری وار ہندوستان  
 مینو نشان میں سن

دعائیں آج جو اس گل کی سوار جی کی

نور لیل سننے کیا با و بھاری آئی

یہ معلوم ہوا کہ اوس کی نہایت فرمائی کے  
 نہ تھک نہ مند سدا کا مقنا طبعی اثر لکھو اپنی دانت  
 کھینچ کے نہ ج کر رہا تھا۔

یہ شہر شہر کے تقریب پر تویر بالا بھر گیا  
 آگئی اور کھنکھارندوں کو اس بات کا کھنکھار  
 دیا کہ جنکو کومہ اور کیا و دعا ہا و تر اید وقار  
 و افغان رہے کے ہر امرار و استاد و جہات  
 ملے۔ دعوت شہر لکھنا۔ ہوں۔ فرمایا ہے تو کہ  
 اس سے میں رائے عالمی کیا ہے؟

کوہین ترنگ نظرات میں اس کے بجائے ملے  
 دعوت میں سے۔ یہ لکھنا اور جہات دوال  
 یہ شہر خالی ہو کر نہ فرما گئے گا کہ میں قار بازی  
 برا کھنا کے ہوا اٹھالوں۔

نہرہ ہندوستان سے تا امکان خوبت ہوا  
 مختصر و مفید رہا ہے۔ انشا اللہ البتہ  
 قمار بازی جی سے۔ یہی دشمنی وغیرہ۔ تو  
 عہد کی بات۔ یہ ہر روز۔ شخص ابتدا  
 اپنی وسعت و شہرت کے سابق حسب

کے لئے کا۔  
 گزینا۔ والا کو اسباب کی خوشی و غریب کی  
 رضا جوئی کا خیال لکھو و نہ نظر رکھنا مقدمہ  
 اشد ضروری ہے۔ علاوہ برین و دوا  
 تو یا رشاد ہے۔ بار خاطر ہی نہیں۔  
 ایک روز وہاں رہے کہ سال جو  
 پھر یہ رو کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں

اوسکی تواضع و کرم میں کوئی ہی کہانہ غیر شہر  
 ہے۔ نیز یاران و در افتادہ (مثل لہرین) کی  
 ضیانت کا بھی خصوصیت کے ساتھ لکھا رکھا  
 المزمی و انسب ہے۔  
 نزدیکان کو تو آگے ماندہ کر رہیں مسابقت  
 و مشارکت کا روزہ ہی موقع حاصل رہتا ہے  
 لیکن جناب کو مضمون بہت بڑی جانب خیال  
 رجوع کرنا چاہیے۔

دورستان انارسان یاد کروں بہت

دینہ ہر خلیہ پا۔ یہ خود شہر سے انکند

یقیناً یوا سوقت یہ فکر انت ہوئی کہ کو کوسا  
 و غیرہ اختیار کیا جائے۔ جہرہ ہوں۔ ان  
 قریب و بعید آگے ازالہ فیض عام۔  
 محروم نہ رہیں؟

اس کے لئے یہ میرا میرا میرا  
 اک۔ آسان جلی ہی ہوئی۔ یہ خطا میرا  
 ترکیب کا دیکھا ہوں۔ اس پر سے ہوا اس قدر  
 بخوبی اٹل ہو جائیں گے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 آج سہری۔ سہری و۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 جی سے اشارہ مالک و مراد۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 رہنمائی روح روان عثمانی۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 ان کی اور برداری کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 آئی ہے۔ کئی مادہ اس کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 ان کے افغان پیشی مکتون

وگلہ۔ گدے وغیرہ کی بنا و اس قدر  
 کو نہر بہت اہل دل و عقلی ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 کے بلا تفریق شبانہ روز وصال خطہ ایم  
 اقیاس۔ یہ لکھوں۔ یہ لکھوں۔ یہ لکھوں۔ یہ لکھوں  
 سہلیج سالکین و مرصہ۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 موصوفہ کے۔ یہ تراز و شہرہ او۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 جہا۔ پانچ مہینہ تک مرغ و بل لکھنا حرکت  
 مذہبی کرنے کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 میں ہے۔

یہ ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 کہانہ لکھوں۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 یہ ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 یہ ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 یہ ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں  
 یہ ان کے لئے ہے۔ وہ یہ کہانہ لکھوں



ہیں یہ ادبلا خانہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انکو سراج  
کی بنائی گھڑیوں کا پائواری عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں۔ دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں ہرقد سہت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
۱۰۰ سہزار یا ۳۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں یہ کمکتا  
میں اس قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ ملک ہندوستان میں  
ایک لاکھ ۱۰ ہزار دن دنیا ہے اس لیے ان گھڑیوں کی عام  
قیمت پچاس روپے یا تین سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت ہوئے۔ سب سے بھی جاوگی۔ ہر ایک گھڑی کے گمراہ  
۱۰ برس کی گارنٹی ہے۔ ہندوستان میں ہماری خاص قیمت  
یہ ذیل ہے گھڑیاں بینگی۔  
المشتر۔ ایست اینڈ وائچ کمپنی کلکتہ راجا بازار نمبر  
اودھ پنچ۔ یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تاہم صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدمدان وقت کی توجہ کی طاقت ہے۔





مکتبہ شریفہ محمد سجاد حسین اڈیٹر اودہ پنج

—

ظرافت لطیف میں شرابور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ ڈھنگ کا بائکا ناول۔ جیسا  
ہر لفظ میں مذاق اور غس قصہ میں مضحک طعنت  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خاخال۔ مرزا سودا۔  
البو حقی۔ عبید اکائی اور انگریزی میں مارک لین  
ڈگلس جیرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قمقمہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پنج لکھنؤ میں مل سکتا ہے



(۸) ایک شیشی عطر۔  
(۹) اُلی کا بنا ہوا ایک رومال۔  
(۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قینچی۔  
(۱۲) ایک جاکو۔  
(۱۳) ایک کنگھی۔  
(۱۴) ایک شیشہ۔  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔  
ہر ایک گھڑی کو پکنگ اور پوسٹیج دس نہ جدا  
پچھتاؤ سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

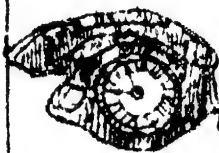
## کم قیمت کی فروخت

۱۵ دیک ۳ جولائی تک

ملائی کی گھڑیاں

مقیم تیار یاں ناگمانی نفع

ایک ہفتہ میں جیت دہ سے جانے



نہ دینا جائیے  
ایک سٹرنگ چاندی کا گارڈ۔  
چون مفت۔ شرف اور ریز دیون  
کی زر کے قابل۔

نقش و نگارست مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیا۔ روپے اور مین فیس۔ زیار یا اور ٹھیک وقت  
بتا دینا والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر کے قابل۔  
گارنٹی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ نہ ہی کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت چند روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلانی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پکنگ اور پوسٹیج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

—

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں جو مٹائی قیمت پر فروخت ہو چکی  
نادر موقع! ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئے گا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوں کی گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار جالی ہر دینہ  
سے ۳۶ گھنٹے جتنی ہی کیسوں میں فیس  
ہو۔ سلی سوئیاں اور ہند سے نہایت  
واضح ہیں۔ کل پرزوں کی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال  
کے لئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے تھار روپیہ لگے۔



درمیانی سکند والی گھڑیاں گامی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہر ایک کی قیمت  
دہائی۔ بلیک ایکشن کل جڈا۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں مین و ہاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سیکنڈز



طلباء۔ سوار افسروں کے لیے راجی  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال۔  
قیمت ساڑھے تھار روپیہ لگے۔

ساتھ ساتھ ساتھ قیمتی تحائف

جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خریدیں وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کرینگے۔

- (۱) ایک کمانی۔
- (۲) ایک شیشہ۔
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بٹن۔
- (۵) ایضا ہیرے یا لعل جڑی الگوٹھی۔
- (۶) ایضا خمدار چین۔
- (۷) ایضا ایک آئینہ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین چھپوا کے شائع کیا



عقد و صبیح	کام	کام	کام	کام	کام
ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ	ماہانہ
سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی	سہ ماہی
ششماہی	ششماہی	ششماہی	ششماہی	ششماہی	ششماہی
سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ

مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات
مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات
مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات
مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات
مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات	مسئلہ خیرات



# نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ہوتی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
شرج سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمار والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
شرید اجائیگا۔

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## شیونِ دل



کیا بات ہے یہ آج ہی دل بقر کیوں  
روتی ہے چشمِ خونِ نشانِ یہ زار کیوں  
کیوں نکلے ہنسی ہے یہ غمِ سرسراہ  
چشمِ زمانہ ہو ہی ہی اشکبار کیوں  
کیوں باغِ مین یہ ہر گل و غنچہ ہی خار  
رشتکِ خزان یہ نگلی فصل بہار کیوں  
کیوں زارِ روتی مین نگس کی گھڑیا

سنبھل کی زلف ہو ہی ہی تار تار کیوں  
بابل کی نغمہ سنجی مین مین نوحہ خوان  
قمری بکا آہ و نا اہی ہی بار بار کیوں  
کیوں فرط غم مین سر دکھڑا ہی یہ پاگل  
سر پستی ہے آہ شاخ چنار کیوں  
سوسن کیوں لباس یہ پہنا ہی ماتی  
دامن یہ ارغوان کا ہوا لالہ زار کیوں  
برگِ شجر مین کیوں کفِ انسو مل  
تجھاتی یہ غم سے چھٹ گئی تیری انار کیوں  
با دصبا بھی ڈالتی کیوں سر یہ ناک ہی

چہرے پہ ہر نسیم کچھ یا غبار کیوں  
آنکھیں ستاروں کی مین کیوں دیکھ رہی ہیں  
سینہ فلک کا ہو گیا یون داغدار کیوں  
کشتی عمر کسی تباہی مین آگئی  
دریا سے غم بھی غم سے ہی سینہ فگار کیوں  
سیلِ فنا نے کس کو کیا نقشِ آبِ ج  
چلا کے رو رہا ہی یہ پھر آتشا کیوں  
سنگِ اجل نے کونسا در سر سا کیا  
روتی صدف مگر ہے یہ زار و قطار کیوں  
کسی کی امید مل گئی آخر کو خاک مین  
حسرت کھڑی الم مین پھر سو گوار کیوں  
منہ کو کلیجہ آتا ہے یہ کسی یاد ہے

## خطر کے نشان

نیچے کے بہتے نشانات خطر یہ بھی کیلئے خطا کئے ہیں

کچھ انسی خطر کا نشان ہی

جیسے یہ صغیف مین نشان ہر کہ وقت ہر او کو قوی کرد

اسکاٹ کا ایلشن

اس خطرے کے علاج ہی

بھی بھڑوں کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرتا ہے

ہاتھ سے مین چھو رہی

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون اسٹون

دو اسٹان لندن

انکلیٹ



## را بندر اکپنی

کا

سوا نا با تیکا

سب بات کی تون خستہ و بالی تپ کا تیر بہن علاج

فی بس م را بندر مین صرا و مصولہ اک

پرو میا پچوش

امراض سوزش بول و غیرہ وضعف اعصاب کیو

تعبان گیزدوانی بول عصب عرا و مصولہ اک

را بندر اکپنی

بان ہر گلی ڈاکخانہ عالم بازار سنگھتہ

۱۱



دل سے نکلتی آہ ہے بے اختیار کیوں

دست اجل سے ہاتھ کسکا کٹا لیا

نظر و نہیں اک جہان ہوتا ریک و تار کیوں

آرام خاک کیگا آرام جان نہیں

دنیا اٹھ گیا وہ مرا غمگسار کیوں

سید کا داغ اور میری قسمت میں شک کیوں

ہی ہر یہ بھی مشیت پروردگار کیوں

سوز تب درون نہ جلاؤں کس طرح

ہمدوش پہلو سے ہوں شکیب دار کیوں

بزمِ دردہ غنچہ دل جو کرے ہر مہر محن

شور و فغان کیوں نہ بربگ نہ ہار کیوں

اوپر چیرا ہا بکاڑا تھا میں نے کیا

بے وجہ ظلم مجھ پہ اسے بدشعار کیوں

اس حقہ باز نے کبھی دھوکا نہیں دیا

گردن دون کی یاریوں پر اعتبار کیوں

اس میکہ سے میں پی نہیں میر کی مگر کبھی

پھر زیر چرخ اترے یہ اسکا غما کیوں

غفلت میں کہ تباہ یہ غضب ہرزہ کا

اوست خواب ہوتا نہیں ہوشیار کیوں

ساتی کی تریشہ روئی سے ہو میں سبک

نشتے میں چور چور میں پھر بادہ خوار کیوں

ناطورہ محمد کی ہم آنکھیں ہانگ رہیں

ذوق نگاہ کس لئے شوق نگاہ کیوں

منڈلا رہا ہی باز اجل سر پہ رات دن

پھر مرغ دل ہوا وہوس کا شکار کیوں

کیوں زندگی ہو وقف خطا ہے حساب

بھولے ہوئے دہشت روز شمار کیوں

اک گیتی بیسوا تو لا کھون رقیب ہیں

دور ہا اشک واسطے اسکے نشا کیوں

کیا یہ نہیں سنا ہی کہ اللہ دنیا جیفہ

پھر شکل سگ یہ اسکی لیے نفس خوار کیوں

کیوں روز و شب رہیں الم صرف آرزو

اک جان نالوان و غم روزگار کیوں

دام فنا کی کباب تجھے کیا خبر نہیں

پھر تم مقبول گو جتنا ہی کو ہمار کیوں

دور روزہ زندگی پہ بھلا اعتماد کیا

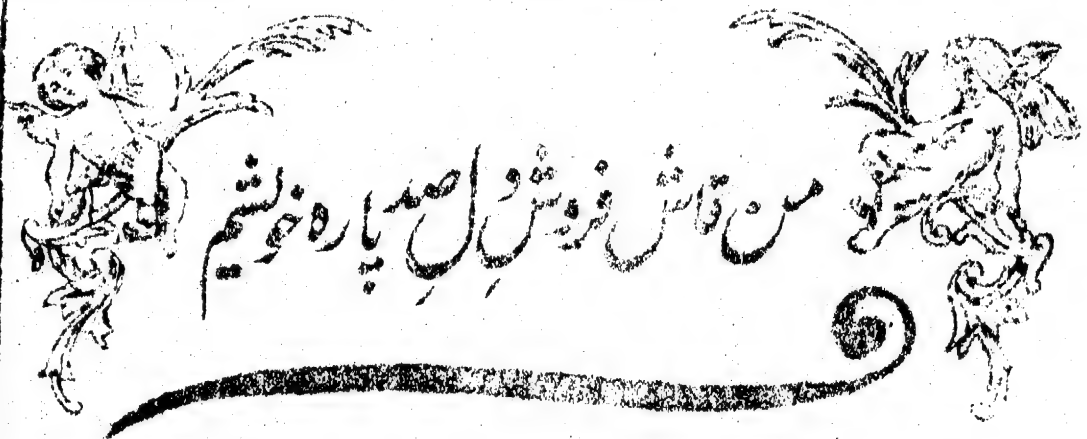
دلدادگی ہستی ناپائدار کیوں

دارنگی فریب زمانہ پہ کس لیے

دلہنگی گردش لیل و نہار کیوں

بس لا ابالی تا کجے از غم گریستن

پیوستہ نالہ کردن و پیچ گریستن



## من قاش فروش دل صد پارہ خوشیم

دنیا دم و نفا ہے بھاگی چلی جاتی ہے۔ پہلی اسیر ملکین یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
ہو تبہ اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) جو رگی  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلا سال بھر  
جلد کی قیمت ستر روپے محمولہ اک ہجرتی مگر یہ ششماہی جلد کی قیمت مع محصول چار روپے ہے  
جبکہ سب سے پہلی مضمون ہونے کے جوہر سے دار اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

# صلائے عام

اور

## اردو زبان کا علم ادب

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX  
XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

تویر پیچ

آج میں پھر وہی دسواں نمبر "صلائے عام" کا نکلا ہوں گے سامنے لیا ہے جسکے "عید" والے صفحوں کی چند خوبیاں میں باب سخن بظاہر کو چکا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس پرچے میں حضرت ناصر علی خان بہادر صلائے عام کے اوپر اپنے خاص قلم سے سید کاغذ بہت کچھ سیاد فرمایا ہے اور وہ فن ترائی کی ہے کہ انہی تو بہ تمام ہندوستان کے پرچوں انشا برداروں اور سخن فہون برطنز کی بوجہ کی ہیں اور خود سرزمین اردو کے شاہنشاہ بن گئے ہیں۔ لیکن میں تو وہ اپنے فاکشاہ کاتب قدرت کا قلم سمجھتا ہوں کہ ان کے دانا اون کو ایک بھی نظر نہیں آتا۔ گویا ہندوؤں میں غلطی طرح فہم کا بھی ٹھٹھا ہوا ہے یا فہرست تقسیم کے جھگڑوں سے گھبرا کے فہم کا جتنا ذخیرہ تھا سب حضرت خان بہادر ہی کو دے دیا۔ ان بچوں سے مجھے یہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ میں اپنے قلم کے ہاتھوں او کی شرکاء لفظ کھول کے انہیں اور اہل ملک کو اس کی خوبیاں دکھا دوں۔

مجھے "صلائے عام" کے صفحوں کا رون کچھ بحث نہیں ہے۔ وہ تو میرے ہم مشرب ہیں نہ خود پسند بنو سستا۔ نہ حضرت بیطرح ملک کے سب سخن سنجوں کو نالائق اور سب سخن فہون کو سنے وقوف قرار دینے والے۔ مجھے جو کچھ لکھنا ہے وہ حضرت ہی کی نشر ہے جو اپنے فکر و دلوں کو موتی کہہ کے جوہر ہون سے ساتنے پیش فرما رہے ہیں۔ اسی ضرورت کے آگاہ کیے دیتا ہوں کہ جہاں کہیں "حضرت" کا لفظ میرے قلم سے نکلے۔ وہاں میرا مقصد

ناصر علی خان بہادر کی ذات واحد ہی سے

ہر گاہ۔  
حضرت یقین فرمادیں کہ میں او کی شرکاء موت سے دیکھ رہا ہوں جب وہ تیرہویں صدی کی شکل اختیار کئے ہوئے تھی۔ چرچا اور نتائج کا مذہب قبول کر کے دوسرا جولا بدلا اور "بانہ" بنکر ہر گاہ کی تب بھی میری نگاہیں او پر پڑتی رہیں۔ اب اسے روپ بدل کر "صلائے عام" کا لباس پہنا ہے تو اب بھی میں اس کے دلینے والوں میں ہوں۔ مگر شوق سے نہیں۔ تلاش سے نہیں۔ بان۔ وہ اتفاق سے سامنے آئے تو چلتی پھرتی نگاہ ڈالوں حضرت یہ خیال اپنے دل سے کال ڈالیں کہ اردو کی انشا پردازی نے آپ کے قلم کی برکت ترقی پائی ہے۔ تیرہویں صدی کے زمانے میں بھی فصیح اردو کے ایسے ایسے لکھنے والے موجود تھے جنکے سامنے حضرت کا قلم خام نے جو زیادہ وقعت نہیں پاسکتا تھا لیکن انکو کج لکھا لکھاٹے میں اترنے کشتیاں لڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بے شک اردو کی معاملہ نگاری پر اگر اسان کو سید مرحوم کا۔ او کی سی لطیف۔ سلیس اور فصیح اردو ملے۔ تھوڑی۔ اور اخلاقی بحثوں میں نہ اونسے پہلے کسی نے لکھی تھی نہ آج کے ابھی تک کسی نے لکھی ہے۔ آئندہ کا حال خدا جانے۔

سید مرحوم کے مخالفین میں اگر کسی شخص کی اردو نے کچھ خوبیاں دکھائی تھیں تو وہ مولوی محمد علی حقیدار بلاری تھے۔ مگر نہ سید کے بارے۔  
حضرت کی اردو اس وقت طفل فراہون میں ضرور دھچکپ تھی۔ مارکون۔ جسے آتشباروں میں چھپو ندر۔ جسے کسی پہلو قرار نہیں۔ تسانت کیسی۔ اور سنجیدگی کہاں۔  
اب میں حضرت کی خاص انشا پردازی پر توجہ ہوتا ہوں۔  
"دیباچہ مضامین" کی پہلی سطر میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس پر تقاضہ آئے،"

"تقاضا" لفظ کے ساتھ صحیح ہے۔ ہرگز

کے ساتھ غلط۔ شیخ سعدی ہم کا مصرع بہت مشہور ہے۔

از تقاضائے زشت قضا بان

ایسے دعویدار ادب ایسی فاش غلط نویسی! جو مجھے صفحہ کی پہلی سطر۔  
"اس رسالہ کی لوح کو دہلی کے خیال سے جامع مسجد کا نقشہ اور سطر سے لیا گیا جس طرف سے شہر نظر آتا ہے"

حضرت نے جو دھوین صفحہ میں اپنی ابھی ہوئی شرکی تشبیہ "گیسوے پریشان سے دی ہے۔ مگر گیسوے پریشان تو خوشنما اور دلکش ہوتے ہیں اور حضرت کی ابھی ہوئی شر مطلب کو ابجما کے دماغ کو ابجمن میں ڈالتی ہے اس سے میری رائے میں اسکی تشبیہ برگد کی جھانڈ سے بہت مناسب ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت اپنی عبارت کے اتر ہونے سے خود واقف ہیں پھر بھی بے ربط ہی لکھتے ہیں۔ اس کو یہ بات سمجھنی پڑتی ہے کہ انکے قلم کی زبان ہی سلجھتے ہوئے بیان کی عادی نہیں ہے۔ خیر۔ میں او کی عبارت کو درست کئے دیتا ہوں۔

دہلی کی مناسبت سے اس رسالے کی لوح پر جامع مسجد کا نقشہ اور سطر سے لیا گیا جس طرف سے شہر نظر آتا ہے" یا تو حضرت اردو کی دنیا سے واقف ہی نہیں کہ اوسم گنتی آبادی ہوئی ہے یا جان کے انجان بیٹے ہیں۔ وہ اسی چوتھے صفحہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"منشاء عہدائے برائے لڑکچہ میں او کی کے ناو کی بھی نشر اردو کی شکاری کائنات ہوئے"

"گزشتہ تعلیم"۔ "المامون"۔ "الفاروق"۔ "آجیات"۔ "نجات سعدی"۔ "امام الوضیفہ کی سوانح عمری"۔ "سید کی سوانح عمری"۔ "غرض کثرت ہے"۔ اردو میں ایسی ابھی ابھی کتابیں لکھی گئی ہیں جنکی نشر حضرت کا قلم لکھ ہی نہیں سکتا۔ میر سید علی بلگرامی اور عزیز مرزا صاحب بی اس کے کی کتابیں جو علمی حرائے کی کنجیاں اور پاکر دار ہیں ہیں۔ کیا حضرت انہیں ادب میں داخل ہونے سے قائل نہیں ہوتے؟ میں کہاننگ۔

# میر کا سفر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیکل انجینئر صاحب بہادر گورنمنٹ لاہور

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر و ناظر ڈاکٹروں و البیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پورین ڈاکٹروں نے بعد تجزیہ اس سرمد کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمد اصل ذیل کے لٹو کسیر ہے نصف بصارت تیار کی چشم دھند جالا پڑوال غبار بھولا سبل سُرخنی ابتدائی موتیا بند پانی جاتا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حلیم بجا سے اور ادویہ کے انگھون کو مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی نیچے سے لیکر پورے تک کو یہ سرمد یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمد سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عمارت میر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خاص میرہ فی ماٹھ بیس روپیہ - مصری سرمد فی تولہ ۴ روپیہ خرچ ڈاک بندہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میر سے کے سرمد کے اشتہار و ان بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلو و الیہ مقام بٹارہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان مریضوں پر کہ جنکی انگلیں بہت کمزور اور بجاخصمیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی انگھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمد بہت ہی مفید پایا۔  
سہ ماہی - بیج لال گھوس را سے بہادر اہل م۔ ایس اسسٹنٹ سون دیو فیئر میڈیکل کالج لاہور۔  
حال انریری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے سے سوکریات ہو جسکی تعریف سنیں تھی یہاں استعمال میں مفید اور تیرہ دن یا میری رائے میں ایک ماہ میں مثل برقیہ کو فتنہ بذریعہ ڈاکٹرنہ جات اور ہر گاؤں کو درکار کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب کو میری سرمد مفید ہو سکے ایک دو ماہی خیر سے یاد کر رہا ہوں میری انگلیوں میر کا سفید سرمد اعلیٰ قسم دی۔ بی۔ پوسٹ بھوبند۔  
سابقہ - ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انجینئر شفا خانہ تونسہ درہ غازی خان +

لے بڑے اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے  
(۱) میں نے اور دیکھے بہت سے متعلقین نے میر کا سرمد جو کہ سردار میا سنگھ اہلو و الیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا انگھون کی بیماریوں کیلئے دیکھ کر حکم دیتا ہے۔ انگھون کو تروتانہ دیکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمد بینائی فائدہ دینے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آج تک کبھی کوئی دوا اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +  
سابقہ - آئیں نواب محمد حیات خان - خان بہادر یو ایس سابق ڈائریکٹر سسٹن جج قسمت جالندہ ہر سرگوشل گورنمنٹ ہند +  
(۲) پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک سفید سرمد ایک شخص شیلی آنکھ میں داخل ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ یہ شخص چند ڈاکٹر و نکاح علاج کر کے مایوس تھا اور میرانی انگلیوں سے سفید سرمد اعلیٰ قسم نے یہ قیمت طلب کی تھی۔  
سابقہ - ہمارا دفتر وجیت بٹارہ بہادر سہا صاحب بہادر و الیہ ریاست تلگوئی خلع گورداسپور +  
(۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب -  
تسلیم

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم میں ایک سرمد استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہے میری انگلیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پر ملکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
سابقہ - میان حور شید محمد خاٹک انجینئر محمد خان صاحب بہادر میں اعظم بھوبال -  
(۵) کرم بندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میر کا سرمد عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں عینک اشتہار میں لکھا ہے اسی کو بھی کئی درجہ بہتر ہے میری چشمہ لگاتار بالکل چھوڑ دیا اور اب اخیر چشمہ لگے کہ یہ سکتا ہوں۔  
سابقہ - رادھا کشن گورنمنٹ پشاور دھنلی محلہ جوڑی گران  
(۶) میں نے میر کا سرمد جو دار میا سنگھ نے تیار کیا

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میر کا سرمد کی سندت میں جو قریب تین ہزار روپیہ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں ہی طلب کے لئے پانچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے



گناؤں - وہ چند کتب فروشوں کی وسیع خرید و بیع فرما لیتے تو اودے کے خیال کی تکلی دور ہو جاتی۔ حضرت کی نگاہ وسیع نہیں۔ صرف اتنا ہی تصور ہے اور زیادہ نہیں۔

حضرت پانچویں صفحے میں تحریر فرماتے ہیں -

”سچ بولنا ہیچ نہیں تو رسالوں میں ایسی جہان میں کے مفصل مضمون چاہیے۔“

کس اور ترکیب کے عبارت لکھی کہ تو یہ حضرت کے فکر کو اس عبارت کے لکھنے میں ایک مشکل ضرور پیش آگئی تھی یعنی اردو میں ابھی تک اس مرکا

قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ جیم کا اظہار ضرور ہو ”چاہیے“ کہنا چاہیے۔

”چاہیے“ یا ”چاہئے“؟ مجھے کچھ پوچھی۔ اخیان آتا ہے کہ بعض انشایہ داؤن نے ”چاہئیں“ کی تحریر

اختیار کی تھی لیکن وہ عام طور پر نہیں جلی۔ وضاحت چاہی تھی کہ اس دست عبارت اس چکر ہی سے

جائی جاتی اور دوسری شکل سے تحریر ہوتی نظر آتی۔ ”سچ بولنا ہیچ نہیں تو رسالوں میں ایسی ہی جہان میں کے

مفصل مضامین کی ضرورت ہے“ اسی کے ساتھ ہی یہ بات بھی مناسب تھی کہ ”چاہیے“ اور

”چاہئیں“ پر مدہلی اور کھنڈوں دولوں شہر و کافصلیہ اور تا امکان اتفاق چاہا جاتا جس سے وہ کتنی

ہمیشہ کے لیے سلج جاتی جسکو حضرت کا قلم نہیں سلجھا سکا تھا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ہمیں ملجھا

سکتا ہے۔ حضرت چوتھے صفحے میں تحریر فرماتے ہیں -

”یہ تو آپ کی زبان کے ساتھ بڑا سلوک ہو کہ اردو کی نسبت جو الزام تھا کہ اس میں نہیں

دسنبل کے مضمون کے سوا اور کچھ نہیں۔ نہیں۔ یہ الزام سٹا جاتا ہے اور خوبی

بدستور رہی بلکہ یہ خوبی جس میں اپنی زبان لا جواب ہے بڑھ گئی کہ فلسفیانہ مضامین

جو کسی زبان میں اس طرز پر نہ ہونگے بڑھ گئے۔“

اس عبارت کی فصاحت کو تو ملک کے انشا پرداز خود ملاحظہ فرمالیں گے۔ مجھے گفتگو صرف اس فقرے سے ہے جو ”بلکہ“ سے شروع

ہوکر ”بڑھ گئے“ پر ختم ہوا ہے۔ حضرت کا یہ فقرہ ”جس میں اپنی زبان لا جواب ہے“ اس محل پر کچھ بے معنی سا ہے۔ کیا یہ طلب ہے کہ فلسفہ کے مضامین کے اردو زبان کا

کتب خانہ بھرا ہوا ہے؟ اگر ہی ہے تو صحیح نہیں اور اگر اور کچھ ہے تو وہ کیا ہے؟

اگر یہ مطلب ہو کہ ”اردو زبان“ کا ظرف اتنا وسیع ہے جس میں فلسفہ کے مضامین ابھی طبع ہو سکتے

ہیں۔ تو یہ بھی صحیح نہیں۔ ملک کے ذی فہم اور انشایہ دار چل رہے ہیں کہ علمی الفاظ کا

ذخیرہ اردو کے پاس کچھ ہی نہیں ہوا کی تحریر اور آپ کی تحریر میں صرف اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ لکھی

لکھی ہیں اور آپ لکھتے لکھتے یہ فقرہ حضرت کا یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں کہ

”فلسفیانہ مضامین جو کسی زبان میں اس طرز پر نہ ہونگے بڑھ گئے۔“

(یعنی اردو میں انگلیش - فرینچ اور یورپ کی تمام نلہ خیالہ زبان میں فقہہ گامیں۔) تو وہ انھیں پکڑ

آپ کے اور لیا بن پڑے۔ حضرت نے تو اپنے ”عید“ والے الفاظ مفہوم

کو بھی فلسفیانہ قرار دے دیا ہے۔ فلسفہ ہی آپ کے ہاتھوں اپنا سر پیشہ گا۔ اور کیا

کہہ سکتے ہیں۔ اردو اور ہر برٹ اسپنر اس طرز کو نہ پہنچے۔ اگر باہم میں کچھ رہا گئے لیکن

جب تک ملک کے انشایہ داؤن کو نہیں کا موقع ملے میں فقہہ لگا کے یہ شعر پڑھے دیتا ہوں

خندہ ملقین می کنی گل را و ریت شاد نیست درس می گوئی فلاطون را و بیت یاد نیست

حضرت ”سلائے عام کا ایک وصف یہ بھی تحریر فرماتے ہیں -

”اسکے لیے اخباروں میں اشتہار نہیں دیے جاتے۔“

بجائے ”تغیر الشرق“ میں مہینوں سے اسکا اشتہار شائع ہو رہا ہے یہاں تک

ستمبر ۱۹۱۹ء کے پرچے میں بھی موجود ہے۔ اب اس بیجا علی کی نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے

فراد بیجیے کہ کسی نے بھیجا نہیں۔ بلکہ میں بڑے کے ایک ورق دہلی سے آٹا تو لکھتے

ہو چکے ہیں۔ حضرت اسی صفحے میں تحریر فرماتے ہیں ”جن کے صلاح و مشورے کو عمل عام“

اس مرتبہ کو ہو گا۔ ”مرتبہ“ کی رسم کتابت کو کاتب کے سر جھونک بیچو

لیکن صلاح و مشورے کے بیچ میں داؤد) عطوں کا آب لائے ہیں۔ یہ غلط نویسی کس کے

ہاتھ جانی؟ ”مشورے“ میں ”ے“ ہندی ترکیب سے لائی گئی ہے۔ تو کیا حضرت کو آج تک

یہ بھی معلوم نہیں کہ فارسی اور ہندی کے بیچ میں عطف کا ”و“ لانا متروک۔ معیوب اور ناجائز

ہے۔ بجائے اسکے ”اور“ لکھنا چاہیے تھا۔

حضرت معاف فرمائیے گا۔ مجھ سے گستاخان ہو رہی ہیں۔ ”گز زبان“ کا معاملہ اور آپ

تمام ملک کے ساتھ زبان درازیوں پر تل کھڑے ہوئے۔ آخر میرا تم ہی زبان رکھتا ہے۔

ماتہ عرق نشہ زینم رخ نکوئے ترا زمین سرخ کہ می خواہم آبروئے ترا



## اشہار

نیلام قطعانہ، اراضی، باغ تعمیر کا تالوٹس سڑک

از ایٹ روڈ تالوٹس روڈ

قطعانہ ایٹنی، علاقہ سڑک جدید حصہ اول (ایٹ روڈ تالوٹس روڈ) بتایا جاتا ہے ۱۹۱۹ء یوم بدستہ بوقت ۱۰ بجے امین موقع یہ نیلام ہونگے۔

نقشہ قطعانہ اراضی جنکا فروخت کیا جانا منظور ہے دفتر میونسپلٹی میں معمولی اوقات دفتر میں دینے

موقعہ پر دیکھا جاسکتا ہے۔ دیگر امور دریافت طلب صاحب سکرٹری میونسپل بورڈ

لکھنؤ سے معلوم کیے جائیں۔

ڈبلو۔ ای۔ بانٹاک سکرٹری میونسپل بورڈ کلکتہ تحریر میرٹھ ۱۸ نومبر ۱۹۱۹ء



# دِوَالی

## کے بتائے

مغنون میں تمام طبع عالی کے دیے  
دش تین جہان میں خوشگفتاری دیے

گردون ہے کہ پھیل رہا ہے چراغِ محمدا  
تا ہے تین فلک پہ یا دِوَالی کے دیے

ایضاً

جو بُت ہے وہ ایلویوں سے دل لٹا  
جادو یہ سکا ہو کا بھی کیا چلتا ہے  
قشقہ سا آفتاب پڑا ہے کیا زرد  
ستاب دیا سا کیا پڑا جلتا ہے

جدید سراپا

یہ ہے اگر شہرِ توتل ہے گل شمع  
لوکان کی گرت زور دے تو عارضِ گل شمع  
ہرے ت جبین تیل تو ابرو دہی  
گیہو سے پریشان ہر یہ یا کا گل شمع

دیگر

کیا گہرے سے گالو پہن کالی کلین  
ہر دودھ کی سوتیل منہ لگا کر پی لین  
سینے پہ اوبھار یا بتا سے ہن دھر  
یہ دانت ہن منہ میں یا تھا کھیلین

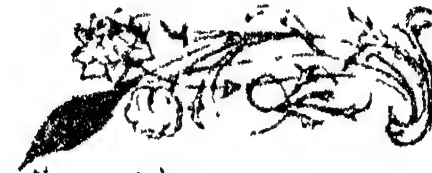
ایضاً

بازار میں ہر سمت پرچم ہن چھڑے  
چیم چیم کی صداؤں پر ہن کمان کھڑے  
ہا لے میں نہ کف ہو کہ ہاتھوں میں کرے  
ہیکل کر گئے بار کھلونے ہن پرے

سراقت



## سفید بال ہو موسمِ خضاب آیا



اس جو دھوین صدی میں ایک طرف تو بالوں  
قبل زو وقت بوجہ ضعف تو اسے داغیہ سفید  
سوئے کا بیڑا اٹھایا ہے جس سے  
بورٹھا - جوان - بچہ - کوئی بھی خالی نہیں ہے  
دوسری طرف تجارت کا وہ دور درود اور زور  
شور ہے کہ قبول شخصیکہ جو باہی ہدی کی گروہ  
لیکر پیشاری بنا بیٹھا ہے - ایسے وقت میں  
نہ فرضی تاجر بنا - نہ خیالی دراندہ نہ قائم گردینا -  
نہ جعلی اور اصلی اسناد سے حکیم اور ڈاکٹر  
بن بیٹھنا وقت طلب بات اور مشکل امر  
ہے -

پس جس کسی نے ایسے وقت میں موقع کو  
ہاتھ سے دیا گو یا بے درجہ کی حماقت کی  
کیا معنی کہ موجودہ زمانہ میں اشتہاری ادویہ  
حشرات الارض کی پیدائش اور خلقت سے زیادہ  
بڑھ رہی ہیں مگر جو احمق درجہ ان باقیست  
کر بنیاد پر - مجھ ڈار اور دانا لوگ ہی الفاظ

کے بیچ میں چھٹس احمقوں سے بڑھ کر کام کیا  
ہیں - اور اشتہاری بازار میں خریدار ہو جاتا  
ہیں اگرچہ ہرکو بحیثیت ایک کمیٹ ہوئے کے  
بہت کچھ تجربہ حاصل ہو چکا ہے مگر فی الحال ملک  
میں جن لوگوں کو خضاب کا انتہا سے زیادہ شوق  
ہو آئیں ہم اپنے ذاتی تجربے پر اطلاع دیتی  
ہیں کہ خضابی افگنی

خرید کریں - جسکا اشتہار  
فرض سے چھپ رہا ہے -

(۱) اول موسمِ بالکل نوکھی اور نئی ہے -

(۲) قیمت بہت کم -

(۳) معمولی ایک ہر سر -

(۴) گارنٹی یہ ہے کہ اگر کنگھی کنگھی ہو گیا

بالوں کو چھوئے بھی اپنے برقی اثر سے آنا فنا  
سیاہ نہ کرے یا رنگ بچت ہو یا دھوئے بھی

عبداللہ مشرقی مولانا احمد حسن صاحب کت مظلوم  
مندرجہ ذیل سنگلاخ کتابوں کو ایسا مل گیا کہ حقروں کو  
پالی کر کے بہا دیا - جن حضرات کے یہ کتابیں نہیں کہیں  
وہ کمال شاعری اور ذائق سخن سے بالکل واقف ہیں -  
حل کلیات اردو غالب دہلوی :- یہ مل چک  
الماریوں میں دھرا رہا بڑے بڑے شعرا اور  
علماء نے غالب کے اکثر شاعر کو بے معنی بتایا قیمت عمر  
حل نکات مرزا بیدل :- ہندوستان میں مولانا  
عبد القادر بدیل کا کلام کوئی کیا سمجھے گا فارس میں بھی  
اسکے سمجھنے والے نہیں - قیمت عمر  
حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی باعتبار انک  
اور بیحد بیاد اور ادق ہونے کے تمام شعرا و فارسی  
کلام کے بڑھا ہوا ہے - قیمت عمر  
مولانا موصوف :- یہ بڑی جگہ کا ہی حل کے ہیں -  
نامہ مبارک انحضرت صلعم :- جو مالک بچوں مندر  
بن سادی کے نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اس نے  
۱ - سلام بعد ہزاروں مفکروں سے قبول کیا جسکا فوٹو  
میں موجود ہے - یہ کتاب شمالی ہندوی ترجمہ ۱۸۷۷  
صفحات ایک قیمت مترتب ہے قیمت ۱۳۰  
صلعم کا پتہ ہے - علی احمد انصاری مقام شالہ  
ضلع گورداسپور (پنجاب)



دیو الی کے کھیونے  
سودیشی و شکاری



شہر سب

# ظرافت

ان کی نگاہیں یہ ضرور ہے کہ اصل میں جو چیز ہے  
 رنگ کی وہ ہوتی تھی مکیان میں۔ نگاہی  
 کی شکل کی تو نہیں۔  
 دیکھ کر یہ صفت ہے جو سب سے پہلے دیکھ کر  
 نونی گھارہ سا گھارہ ہی اسکو دیکھ کر  
 کہہ سکتا ہے۔  
 نہ ہم خود نگاہی کہیں۔ نہ کسی دیکھ کر  
 دیکھ کر اور بناوٹ بننا۔ اور نہ کسی دیکھ کر  
 نہ یہ نگاہی ہے۔ مگر یہ دیکھ کر اسکو  
 ہی دیکھ کر نگاہی ہوتی ہے اور دیکھ کر

رنگ تبدیل ہو جائے تو مشہور واپسی کا در  
 ہے۔  
 (۵) اس کے اعلیٰ اوصاف جو بیچ اشتہار میں  
 یہ ہیں کہ یہ نگاہی اور قیمتی نایاب اور بات  
 مرکب کیلی ہے کہ جو مسامات کے ذریعہ سے  
 اپنا برقی اثر دے جو مادہ سفید بالوں کو  
 سیاہ کرنا چاہتا ہے اسکو جو سے کہو  
 ہے اور جو بال سیاہ ہوں اور جو سفید ہوں  
 ہو سکتے ہیں۔  
 (۶) یہ کہ اسکو کسی عظیم گناہ چاہیے ہو تو  
 پس جیسے انصاف ہے کہ ان دو جوہر اوصاف  
 کی نگاہی ہر شخص کو ضرور دیکھنا چاہیے ہے۔  
 اور اگر عداوت اس سے تو یہ دیکھ کر کہ  
 تو اپنے دوست احباب کے لیے ان کو  
 پہلے فریاد کرے پھر خدا کا سامنے نگاہی حق  
 قسم ہو جائے۔ اور باقی رہیں باقی رہیں۔  
 کیونکہ شہر اور جوہر کا راز ہے کہ قیمت  
 عمر جو کا ٹھیکہ صرف اس قدر رہا کہ ضرور ہے  
 کہ خدائے ربی جگر پر پہلے جانچ لے کہ کہیں  
 نقالی نگاہی تو نہیں آجاتی ہے۔

نگاہی جو تو تھا اور ہے۔ اور یہ دیکھ کر  
 واقعی بات ہے جو جوہر دیکھ کر اور  
 اس کو دیکھ کر جوہر دیکھ کر  
 اس کو دیکھ کر جوہر دیکھ کر

یہ دیکھ کر

یہ دیکھ کر

یہ دیکھ کر

۱۹۰۹ء ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء  
 سواری اور مال کیواسطے ہر طرح کا دیکھ کر  
 ادھو گنج شاخ کا حسبِ میل تیار و تبدیل وقت ہوگا۔

بالا	روانگی	بگرا	روانگی	بالا
بگرا	داخلہ	بگرا	داخلہ	بگرا

حساب احکم  
 لے۔ اور جیکسین  
 تمام مقام ٹرانک پرنٹنگ

نفرات انارین۔ سراپا عز و تمکین تسلیم  
 بعد نیاز۔  
 آپ صاحبان مشر اور پنج کے بحر نظر  
 میں غور کریں۔ اور اپنی صحت فکر سے  
 مردار دیکھ کر یہ دیکھ کر کہ تماشہ و جنتی۔ انکی شنا  
 و برداری۔ انکی ایسے محو و سک رہتے ہیں  
 کہ جو وہم سے بچ سکے۔ اور جو بیار  
 مایہ و بیہوشی کا قصہ بھی محض تخیل و قو  
 اہر کر رہے ہیں۔  
 اور ان کی رعب و شواب اشتباہ و زور  
 مدق۔ اور یہ دیکھ کر کہ با فضال  
 اور اس کو دیکھ کر آف لکھ کر ادا  
 و باری اور انصاف و بلاغت میں اپنا  
 دیکھ کر دیکھ کر۔ اور آپ کا دوسر  
 دیکھ کر دیکھ کر۔ اور آپ کا دوسر  
 دیکھ کر دیکھ کر۔ اور آپ کا دوسر  
 دیکھ کر دیکھ کر۔ اور آپ کا دوسر

قد کہ پشادہ اندر یاد اندھیری  
 تاہم گاہے گاہے قدرے وقت عزیز  
 ضائع کر کے منت شیطا اگر باطل نہ ہو تو جبر  
 طبیعت کو دوسرے رخ کے مطالعہ کی طرف  
 مخاطب کر کے اسکی فصاحت و بلاغت  
 کلام۔ شایستگی امور مضامین کا خطا و غما کے  
 داخل و تہذیب دینا لازم ہے۔  
 خاکسار رسالہ اندر میں نادانستہ کا سنہ۔  
 ضلع بلند شہر مطبوعہ کم نومبر ۱۹۰۹ء دیکھ کر  
 کہ حسن اتفاق۔ یہ آدھین چند مضامین  
 از اخبار سرین میری نظر سے گزرے  
 (مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ حضرت سرین  
 کس بوستان فصاحت کے بیل ہزارستان  
 میں۔ مگر قیاس محض ہے کہ شاید محمد نشان





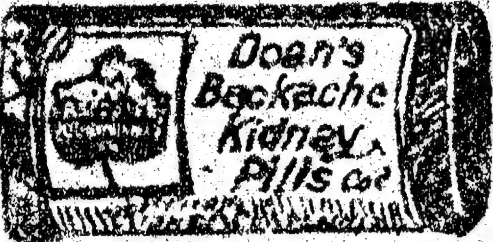


# پاسل

## صحت کس طرح حاصل کرنا

اگر اوقات پرانی کا سبب پیشاب کا بیڑا پانی اور سہو کہ جس کا  
کمزور اور ضعیف گروہ خان میں سے فطرت پیدا ہوا ہے  
اس طرح چھان نہیں گئے ہیں کیونکہ اس پر ہی کہ جس کا  
پست کہ تار و تار پر گزروں کے ضعف اور سہو کی عورت  
صحت قبول ہیں۔ بہت سے سہو۔ فطرت کا۔ پیشاب کہ اس کا  
ان اور کدنگ خواب یا وحلہ ہوتا۔ پیاس یا پیشاب کہ  
ہیں گھان معلوم ہوتا۔ وہ کہ کہہ دے۔ وہ سہو کی عورت  
لفظ و ضعیف ہیں۔ بچا کہ وہ سہو میں سہو کی عورت  
ہو بہت سہو کی عورت بہت و غیرہ۔ اگر تو یہ کہ کہہ دے  
اراضی گھٹیا۔ بہت سہو کی عورت۔ اور گزروں کا  
بہت سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
آبی امراض خیال کے جلتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ سہو کی  
بہت اور گزروں کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
گھٹیا اور گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
تیزاب اور خون میں سے نکلتے ہیں۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
عورت حاصل ہوتی ہے۔ اگر اس کا سہو گھٹیا ہوتا ہے  
تو گزروں کا چھوٹا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔

عرصہ سے اردو بیچ میں بارسل کی تذکرہ و تائید  
کا سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
کسی حد تک یا کہ کمال کو ہو بیچ چکی ہے کہ کہہ دے  
کہ حاسیان اردو سے ایسے قواعد کو جسے پورے  
منقبض کر لیتے ہوں کہ جملہ الفاظ پر منطبق ہو سکیں  
اردو کا اعلیٰ۔ اہل زبان پر بھی ہے اور زبان  
کون اہل دہلی و گھٹیا۔ اور اردو میں فرق باہمی  
ہو سکتا ہے۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
تذکرہ استعمال کرنے کے قواعد دہلی تائید۔ ایسی  
صورت میں مسئلہ کا حل ہونا معلوم۔ زمانہ  
حال سے سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
استعمال کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ اس متاثر زمانہ فائن  
مرحوم عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
میری تصدیق دلی کو میرا سلام ہو سکتا ہے۔  
کل انشا کا بارسل ہو گیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
اب ناظرین خود خود فرما کے تصدیق کر لیں۔  
اور مستفسر صاحب تذکرہ استعمال کر لیں۔  
کہ واسطے مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں۔



تو دور و دور یا ہوشیاری کے عین نام و ادوار و شش  
فرزست کرتے ہیں یا دونوں کی۔ دو۔ باکس۔ ہوشیاری  
وہوں کا کام کہ انوش و شش ایک و تپہ نکالتے  
کسی قسم کی خارش کیوں ہو تو لگم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت  
تو ایک ہی و یا جہاں لیا ہو تو باہر کی ہوش یا خونی سرخ  
اور کبھی کبھی پش۔ اور جہاں سہو کی عورت گھٹیا۔  
شور اور خارش و عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
بہت سے لگے لگے پانی گھٹیا۔ تمام و کدنگ کے پاس  
بہت گھٹیا۔ اور اس سے نیوٹریو۔



گائے کے مشابہ سفیدی میں ہو۔ پیشانی پر  
جو کہ ماسقے سے تعبیر کیا جاتی ہے۔ جسکو  
فارسی میں جبین بھی کہتے ہیں اور تہہ ہی  
اسی کا نام ہے جو کہ سر کے نیچے اور بینی  
نیچے ناک جبین دو ماسقے ہوتے ہیں جبین  
عورت پرانے خیال کی وحشی عورتیں جو کہ  
مردوں کی مادہ کھلائی ہیں جن سے مرد  
وادیہ لول کر سکتے ہیں جسکی وجہ سے بال بچہ  
پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سہو کہ جو کہ رفتہ  
رفتہ بڑھون کے کان کھڑے ہوتے ہیں۔  
وہ کان جو کہ سر کے دونوں جانب لگے  
ہوتے ہیں جسکو گوش بھی کہتے ہیں۔  
وہ گوش جو کہ سنے کے کام آتے ہیں  
وہ سنا جو کہ دماغ میں رکھا جاتا ہے۔  
وہ دماغ جبین اور اک۔ خیال۔ حافظہ  
وغیرہ مشرک۔ احساس مقیم ہیں وہ احساس  
جسکے سلم اور اعتدالی حالت پر ہونے  
سے انسان انسان ہوتا ہے۔ وہ انسان  
جو کہ راشد اور رہبر اور تادی قوم سے  
وہ قوم جو کہ ساری کی صورت ترقی کی  
کھیت آہیں لہی لہی ڈکین بھرنی اونٹ کی شکل  
گزروں اور عورت گھٹیا۔ سہو کی عورت گھٹیا۔  
مگر سچ تو یہ ہے کہ۔

کار دنیا کے تمام کرد

لہذا تم بالآخر۔

ماقہ

الخیر فی مادیق

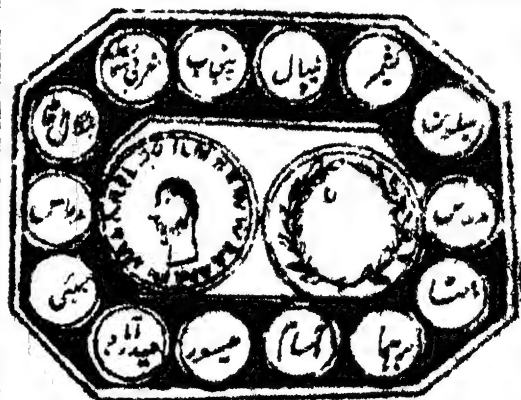
نقد الخیری

(امروہوی)





نام جنس و وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
گلاب سوزنی گول جسکو پہنکر بغیر حمامہ کے کبھری جائیو گلاب گول و کشتی ناز و دوزی دریشمی کلابتون۔	میدانی	میدانی	۴ سوسے تک ۶ سوسے تک



یہ تمامہ سارے ٹیفٹ میر کارنگمٹ سیہ نے ناٹا گاہ  
لندن میں اشیاء ذیل کی عمدگی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے جو ۱۷۷۷ء میں ہونی لگتی جو کچھ اس کا خایہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہونی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رمیوں - کاروں  
اور عام خریدار کی توجہ دیکار سب  
دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرمائیں تجربہ یوراسارے ٹیفٹ ہے

فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس	مخ و صنع کام	طول	عرض	شیخ قیمت
تھان کا دانی	ہیں بوئید از انبات	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
تھان چکن کا دانی	یعنی چکن کے گل و بوٹوں میں پر بہار کا دانی	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
چکن بوئید از انبات	طرح طرح کو	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
دو پٹہ کا دانی	سنہری بیگات کے لائق	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
دو پٹہ چکن جسکے گل	بوٹوں میں پر بہار کا دانی	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
سادی چکن جسکے گل	بوٹوں میں پر بہار کا دانی	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
پانچا سے چکن	سولی و دشیمی چکن	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
بڑی مہری کے	کرتے چکن بیل بوئے دار	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
سوسے تیار	کرتے چکن بیل بوئے دار	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک
کرتے چکن بیل بوئے دار	کرتے چکن بیل بوئے دار	۱۰ انکر	۱۰ انکر	۱۰۰ روپیہ تک

فہرست اسباب موسم سرما

فرد رضائی محمد استر و گوشت سلی	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز
سلطانی تبار	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز
نجات نین سکر و دایکین نبات	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز
عمده خوشترنگ	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز
پینگ پلوش بھالو ارو جاندار	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز
نهایت حمده	یک گز	یک گز	چهار سو و شصت گز

پانچن کھانیاں تباہی کو خوشبودار مشکی گولیاں

کہاں ہیں لہا بہن کو غیرت مشک و خن بنا لئے والے  
 گھر ہیں لب انوشین پر سرخی کی بہار دکھائے والے  
 ذرا ادھر ششرف لائین اس روحانی و راحت جہاں  
 وزینت ربان کی لذت و بان کی حکمت کو ملاحظہ فرمائیں  
 یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبو دار ہوئے اور  
 بسبب آمیزش بعض جواہر اور یہ لطیفہ کے ہوتے  
 مرے دار خوشبو دار نقیہ عطرانہ اور خوشبو  
 مفرح قلب بھرندہ اسرارِ جواہر و نباتات و انار  
 محلی دندان و مصفی خون وغیرہ کے ہیں۔  
 گولیان و رقداری ڈیسہ و ہوتا قیمت ہر  
 سادہ و مکرر

قوام : بسکی گویان ہیں فی ذبیہ ۵ توذ قیمت ۵  
زرد ۵ - یعنی بتی دار متبا کو فی سیر ۱۰

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا مین  
(بیکس برس ساری ہندوستان میں آ رہی ہیں)  
(۱) دیا جیسے دوا چھلتا ہوس دوا کے دو ایک معادہ ہی  
دیتا ہے۔  
(۲) بیمار رہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دبا بڑھتا  
۲۲ ہوئے زمانے والے یا جنگ و مارم کا سامتی ہو گیا ہو وہ بھی  
اس انسوریت صحت یا تھیں قیمت ایک شیشی ایک دبیچا لاد۔  
دومہ کی دوا۔ ڈاکٹر محمول ایک تین شیشی تک پانی آتے  
ڈاکٹری مین عاقت و خوالی دوا یون میں مشہور دوا مین

فاسفورس ہاشکشیا اور مینا ملا کر گولیاں بنی ہیں۔ مغز پر ریزہ  
رگ۔ ماس اور خون کو بھلاقت دیتی ہے اس لیے اس کا مغز کی  
ہو بہ معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی پتہ  
مقوی مردی کی گولیاں { کاپنا نقوہ وغیرہ ان گولین سے  
آرام ہوتے ہیں دو ہفتہ کی خوراک تیس گولیوں کی شیشی قیمت  
رویداد کم محصول ایک سے چار شیشی تک ۵۔

امراض مستورات کی دوا { یہ ہر ایک قسم کے مستور کی دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در۔ روگ تل کی کمزوری پر و ٹانگہ میں درد وغیرہ کو، ٹانگہ اس دوا کو استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے۔ ایک نسخہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ اسوہ خوراک ہڈیاں معمول چھ آنہ ان دواؤں کی تفصیل حال معہ سارنٹیکٹ کے یوری کتاب بلا قیمت ملتی ہو چکا کر پڑھئے۔

ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر ۶۹۰ تارا چند دت اسٹریٹ  
کلمت

۲۰-۱۹۷۸  
۶ رابرٹ انگر سون اور نیویارک امریکہ  
مقامی قیمت ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء تک



ہیں یہ املا خاصانہ صداقت کو ہیوتیج حکا ہی کیا نگر سول  
کی بنائی ٹھریونٹا پائدار ی عمد کی نام پسند اور کم قیمت ہونے  
مین - دنیا میں ٹوٹی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ خاص  
یورپ میں اس قدر شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
دس لاکھ یا ۲۶ لاکھ سلاخ فروخت ہوتی ہیں انکسٹن  
مین اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہکوسنہ دستا نہیں  
ایگل وایج کارواج دینا ہر اسلینے ان ٹھریون کی رعایتی  
قیمت چار رکھی ہر آئندہ سال شروع تک ایک لاکھ ٹھری  
فروخت کیوا سٹے بھی جاویگی - ہر ایک ٹھری کے ہمار  
دو برس کی کارائی ہے - ہندوستان میں ہمارے خاص قیمت  
پتہ ذیل سو یہ ٹھریاں بیٹگی -  
المشہر - الیسٹ اینڈ وایج کمپنی کلکتہ راہ حاجا بازار نمبر ۱۲  
اودہ پینج - یہ ٹھری عینے میں منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدر داناں وقت کی توجہ کی لائق ہے -



# پانچ روپے دو لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی بیہیت کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور ایجاب سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چنانچہ سال ہشتے کریں گے پانچ سو روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ میں شخص نے ایک دفعہ یہی اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا مجسمہ اشتہار بن گیا ہے۔ وہ بھی کمشنر صاحب، ماوراء لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ کسی کو حیات شریفہ میں نہ ہو اسکی استعداد کثرت سے بکری نامکن ہے بقول حضرت اغ و دھوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بحر فیضان اور سرطینہ تیل کی طرح سے محروم رہا ہے۔ نئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شریک کا مقابلہ اسکے بیٹے والے کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹری۔ این صاحب بہار انڈین میڈیکل سوسائٹی جنسور منشاہ ایڈورڈ ہسپتال غلہ اللہ لکھ اور گورنمنٹ انکلیف کے مخزن داروں عطرہ اصحاب سے روح حیات کو طاقت پس بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک و تیز ہڈیوں کے گوشے یا فاسفورس کو تپ کا کاربن مصالح بکثرت پیدا کر کے۔ اعصاب کی سستی راہی بجلی کی لاگت سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صیغ و تندہ مست بنا دیتا ہے کہ چرخہ حادث زمانہ اگر نکلا میں بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاؤں +

ہندوستان، افغانستان اور مالک غیر کے بہترین اور مالے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پچھاروں معزز عمدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہوئے پر بھی ان بن ترقی کرتی ہوئی مالک اور ۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو بیچنے والا کالم کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالوں کی وجہ یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اسکے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدت دوا ہے بلکہ اعصاب کی ایک طاقت اثر غذا ہے یہ مقوی روح ہے جو دایم میں ہی قوت رجوایت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں وقت و آمداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باو حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواخشات اور طفوایت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات بہتر اور آسیر ہے نامردی، ضعف باہ، ضعف مژگان، سرور، رقت، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، ضعف معدہ، ضعف جگر، ذیابیطس، اختلاج قلب، جسمانی کمزوری، لاغری، بیرونقی، زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دینا ہے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت باہ کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سربستہ رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم تہلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ بزدل کو جواند، جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم بولا و زنیہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو نو جوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپکی آئینہ نسل قوی مضبوط نہ ہوں جو تو روح حیات کو حرز جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جعقد فخر کروں بجا ہے اور فضل ربانی کا شکر میں قدر ادا کروں روئے۔ پہلک مجھے کیا کر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (دعا) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخوس دوا ہے جسکا نام روغن دافنہ سستی ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں پھٹوں کی سستی، لاغری وغیرہ دور کر کے مغزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے اور گئے گزرے مریض نامردی کو پورا پورا مردہ بنا کر مہر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنہ سستی چار روپے چار آنہ (العم) +  
یہ دونوں دوائیں انکے سوجہ حکیم محمد شریف آبی ڈاکٹر، سیالکوٹ، پورائٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

251009

REGD 16.



تعداد	مبلغ	نوع	کام	مکمل	مکمل
۱	۱۰۰	۱	۱	۱	۱
۲	۲۰۰	۲	۲	۲	۲
۳	۳۰۰	۳	۳	۳	۳
۴	۴۰۰	۴	۴	۴	۴
۵	۵۰۰	۵	۵	۵	۵
۶	۶۰۰	۶	۶	۶	۶
۷	۷۰۰	۷	۷	۷	۷
۸	۸۰۰	۸	۸	۸	۸
۹	۹۰۰	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰۰۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

نوع	مبلغ	تعداد	نوع	مبلغ	تعداد
۱	۱۰۰	۱	۱	۱۰۰	۱
۲	۲۰۰	۲	۲	۲۰۰	۲
۳	۳۰۰	۳	۳	۳۰۰	۳
۴	۴۰۰	۴	۴	۴۰۰	۴
۵	۵۰۰	۵	۵	۵۰۰	۵
۶	۶۰۰	۶	۶	۶۰۰	۶
۷	۷۰۰	۷	۷	۷۰۰	۷
۸	۸۰۰	۸	۸	۸۰۰	۸
۹	۹۰۰	۹	۹	۹۰۰	۹
۱۰	۱۰۰۰	۱۰	۱۰	۱۰۰۰	۱۰

# ضروری اشتھار

نمبر ۱

چونکہ مسٹر جیم ہیکس کارخانہ جو بن جیم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران  
جوب جیم کو ۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
کیا ہے اسوائے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں  
پار آئے اٹھ آئے یا ساڑھے نو بیس بارہ آئے یا ایک ٹینٹا ڈیڑھ بیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ

۹ بیس چھپا ہوا ہے۔

۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
کرتے ہیں۔

اگر جیم صاحب کی گولیوں کے ملنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ  
بد علاوہ محفلڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھرن انیڈکسپنی نمبر ۱۲ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

... ہو سکتا ہے

## نئے کھلونے



عشاق کے دل میں یا کھلو کیے  
ہاتھوں کے یہ پہونچ رہیں کہ دے کیے  
دیجا جو کوئی مفت کیونکر ہوگا  
جو دام دے ہین اونے پونے کیے  
”لا ابالی“

## تراشنا و لکش



کاغذی لیمو

واللہ ہین یا کیا نو کیلے لیمو  
اور خوب سبیلے اور رسیلے لیمو  
کر سکتے ہین کب مقابلہ لیمو ترش  
یہ حسن کی کان ہین وہ پیلے لیمو

جیسا دو گے ویسا پاؤ گے

دنیا میں باہوس ہر اک کو پایا

لیکن قسم سے بڑھکے کسنی کھایا

قربابے ملا آسمان کے کوئی لاکھ

پایگا اوسیقہ رجو دیکر آیا

ایضاً

جو چاہو کھڑا کرو بن کر فتنہ

منہ کی کھاؤ گے دو گے دہو کا جتنا

مقسوم میں جس قدر ہے پاؤ گرو ہی

افسوس نہ سمجھے تم سکھایا کتنا

## بچوں کا دوست

اسکاٹ المشن کو

یہ دوسرا نام لاکھون والدین نے دیا ہے جنکی اولاد کی تندرستی اور طاقت جسمانی  
کی تعمیر ہے ایسا مرنے دار ہے کہ بچے کھانے کے خوش ہوتے ہین ضعیف بچوں  
کو اچھا خاصا اور میاں بچوں کو نچوا چکا کرتا ہے۔



ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دواؤں سے نیچے ہین

اسکاٹ ولون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ

## راہنڈرا کمپنی

سوارنا یاٹیکا

سب قسم کی بتوں خصوصاً وہائی تپ کا تیز بہرہ علاج  
فی بکس ۸ راکیڈرجن صر علاوہ محصول اک

پرو میہما پچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وفتعت اعصاب کھو

تعجب انگیز دوا - فی بوتل عصم علاوہ محصول اک

علاوہ محصول اک

راہنڈرا کمپنی

بان ہنگلی ڈاکخانہ عالم بازار کلکتہ



یورپی لباس

تہذیب ہم ہندیوں کے کرتے ہیں چوٹ

اپنی تہذیب پر بہت ہوتے ہیں لوٹ

تہذیب لباس اپنی پہلو دیکھیں  
آگے سے پھٹا پیٹ ہو اور پیچھے سے گھوٹ

کلام

ذلت کا بھی عزت کا بھی بانی ہر کلام

دنیا کا نہیں ہے آسمانی ہے کلام

گو یا ہو تو کر محمد خدا سے دو جہان  
انسان فانی ہے جاودانی ہر کلام

تذہیر

ہر کام کی واسطے ہو واجب تذہیر  
بے علم و عمل نہ آئے ہرگز تقریر  
ہوتے ہوتے ہر ایک ہو جاتا ہے  
اک دن میں روم کی ہوئی کب تعمیر

سچی عشرت

ریح و راحت کی زندگانی کیا ہو

دنیا کی عیش و کامرائی کیا ہو

سچی عشرت وہ ہو جو ہر وقت رہی  
دم بھر جو رہی وہ شادمانی کیا ہو

دو دو باتیں



(عیاشوں سے)

کبتات راگ رنگ کبتک بس بھی  
انجام کا نہیں ہو تگموش بھی  
دولت کا ہی بچا کہیں کا کس بھی  
دیکھو کچھ جسم میں رہا ہی کس بھی

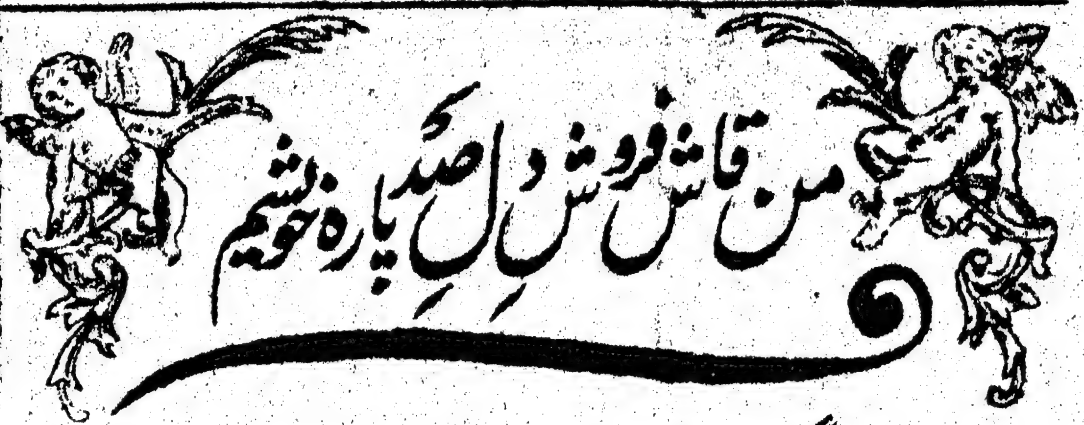
ایضاً

دولت جو کہو و گے پالو گے کیا

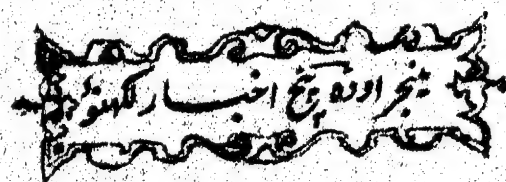
صحت جو کہو و گے بنا لو گے کیا

زرا نکو تو چاہیے کس و نا کس

جھوٹا تم نا کسون کا کھا لو گے کیا

دنیا دم اڑتا ہے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بلی السیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
اسوجہ سے اودہ پینچ کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت ہے مع محصول ایک تھی مگر اب ان ششما ہی جلدوں کی قیمت مع محصول  
مقرر ہے اس میں مجنبہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پینچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

مات



ایضاً

گو کام جہانین ہیں یہ معمولی ہی  
نسبت ہی انکی پر سدا نولی ہی  
بدنام ہوں نقصان ہوحت لنگری  
بگڑی ہو جو تقدیر بنے لولی سے

ایضاً

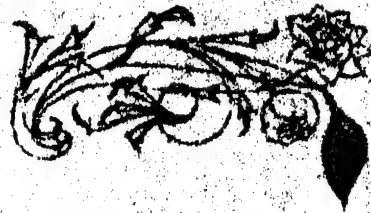
کس بات پر تجھے ہو کہاں حسن جمال  
دھوکا تھیں دیر ہا ہی قوت کا خیال  
کتے کی طرح جھنجھوڑتے ہیں لاکھوں  
پوڈر کے تلے تو ہوشی سی کی کھال

ایضاً

گالی جو کسی کو دے کوئی جو روکی  
لیتا ہی خبر وہ کیسی اس بد خوکی  
صد حیف اسکو تم بناؤ جو رو  
لیتی ہے جو خبر ہر اک پہلو کی



## عشرت بار ترانہ



کیونکر بنا کے تینی پاکٹ بیگ  
زیور سی ہے چھنا چھنی پاکٹ بیگ

رہتی ہے رو پیے سے جو ہمیانی  
رڈ سی ہے یا کوئی منی پاکٹ بیگ

راقہ  
”لافہ“



## صلائے عام

اور

اردو زبان کا علم ادب



”صلائے عام“ نمبر ۱ کے ساتویں صفحے سے  
حضرت سید ناصر علی خان بہادر نے ”صلائے عام“  
کی سرخمی دے کے ایک مضمون شروع کیا  
ہے۔ اس میں پہلے لوح کی تعریف پر قلم کی شوق  
دکھائی ہے۔ اور جامع مسجد کا نقشہ بھی دیکر  
پر وہ وہ ناز کے ہیں کہ ان کے اترانے پر  
پہنسی رو کے بنیں رکتی۔ اسکی اور طاقین تو

میں بعد کو دکھاؤنگا۔ اول اس چیز کا ذکر کروں  
جو سب سے زیادہ دیکھنے کے قابل ہو۔  
یہ مضمون کئی مگروں میں ایسا بٹ گیا ہو کہ  
ایک کو دوسرے سے نہ ربط ہے نہ واسطہ  
مشرق سے شولہ سطور تک لوں گی تقریباً  
میں اور ستر ہویں سطر سے آٹھویں صفحے تک  
”خوشی“ کا ذکر ہے۔ دنیا میں خوشی کا وجود  
اوسکی تالاش۔ ملنے اور نہ ملنے کے نتائج  
ان باتوں پر ایسی اگھڑی ہوئی عبارت  
لکھی گئی ہے جسکو دیکھ کے جی الجھتا ہے۔  
لوں صفحے کی سوا چار سطور میں۔

”محرم گلوں زدنی“

کا بے سرو پا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ پھر چار  
سطروں میں ”خالق حقیقی“

کی یہ قدرت بیان کی گئی ہے کہ وہ ریت میں  
چور کے نقش قدم بنا کے آندھی اور بوندوں  
سے شادیتا ہے۔

یہ نشر کا ہے کو جو بالی ہو اسے اشیاء حضرت  
ایسی ہی پریشان اور وحشت انگیز تحریر کو

## تاریخ تمدن



بکس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول چکنا چکنا  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خاں صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے



# میر کا مہر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمپلنگز امین صاحب بہادر گورنمنٹ

میرزا انگوینون میڈیکل کالج کیمبرج فیرن نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرکاری تصدیق فرمائی کہ یہ میر کا مہر اصل ذیل کے لٹو کیمبرج سے صنعت بصارت تاریکی چشم دھند جالاپڑ وال غبار بھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند بانی جانا خارش و غیرہ فرزند اکثر اور حکیم بجا سے اور ادویہ کے انگوینون کمرہ میٹون پر اب سرکہ کا استعمال کر سکتے ہیں چند روز کے استعمال سے بیانی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی نیچے سے لیکر پورے تک کو یہ سرکہ بیکھان مفید بہت قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرکہ سے فائدہ اٹھا سکیں نہایت قیمتی و بوسال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عمارت میر کا سرکہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ہاشد بیس روپیہ - مصری سرکہ فی تولہ ۴ روپیہ خرچہ ڈاک بندہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا وادہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرکہ کے شہتارون چنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

انے بڑے اور کیا مقبرہ شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میرے اور ایک دوست کے تعلیق میں میر کا سرکہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اس کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے اور بیانی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرکہ بیانی کا فائدہ رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آج تک کبھی کوئی دوا اس سرکہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

مقام - آریسل نواب محلہ جات خان - خان بہادر یو ایس سابق ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندہر ممبر کونسل گورنمنٹ ہند + (۲) پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک کے سفید سرکہ ایک شخص جسکی آنکھیں بخار ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا اور مہربانی اکیٹو سفید سرکہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب کی اور ساقم - بہادر امیر و جیت بٹالہ بہادر سرکہ صاحب بہادر والیہ ریاست تلکوی ضلع گورداسپور۔ (۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب

تسلیم اپنے آپ کے میر کے سفید سرکہ کو تقریباً تیس مریضوں پر استعمال کیا۔ جو کہ موتیابند - دھند بھولا ناغونہ آنکھوں میں زخم اور غبار کے مابین میں مبتلا تھے ان مریضوں پر ایک

استعمال کرنے سے اسکی نہایت ہو جیسی تعریف سنائی دیا ہے استعمال میں مفید اور تیر ہفت پایا میری رائیں ایک سرکہ فعل بڑھ کر بیانی بڑھ کر ڈاکٹر جات اور ہر گون کو ہر کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب کو ہر سرکہ سفید ہو کر ایک دوا کی ضرورت سے یاد کر رہا ہو بیانی اکیٹو میر کا سفید سرکہ اعلیٰ قسم دی۔ پی۔ یونٹ بھجودین + ساقم - ڈاکٹر جود ہری امیر خان میڈیکل انچارج شفا خانہ تونسہ درہ غازی خان +

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم میری ایک سرکہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ گورنمنٹ کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر و تحقیق لگا مارا ایک کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری کیفیت ہو کہ مرن چار روز کے استعمال سے تین تین پر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں + مقام - میان حور شید محمد علی خان قاضی بسین محلہ خالصا بہادر رئیس اعظم بھوبال -

(۵) کر مندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میر کا سرکہ عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ اشتہاد میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں چشمہ لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے لکھ رہا ہوں ساقم - رادھا کشن گورنمنٹ پبشر دھنکی محلہ چوڑی گران

(۶) میرے میر کا سرکہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائیں خاص کر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے بیانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہوئے سرکہ نہایت ہی مفید پایا۔ ساقم - بیج لال گھوس رائے بہادر اہل بم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنکہ میری سرجن گورنمنٹ ہند +

پانچزار روپیہ انعام اگر کوئی شخص میر کا سرکہ کی سندت میں جو قریب تیس ہزار روپے میں ایک کو بھی مرضی ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بیک میں ہی طلب کے لئے پانچ ۱۹۹۸ سے جمع کیا گیا ہے

# ماسٹر موصیٰ کی کتاب انفا کے چند اوراق

## پہلا ورق

سرجو کنارے گانجری ہوا کھائے کھاتے  
گھر کی مرغی وال برابر سیر سپائے نغز کا  
خیال آیا قزمنہ کی کفالت سے بھی کچی تھوڑی  
بہت عقل لے برادر شقال اور خیز نغمہ صابین  
اور خود بدولت کی ہان میں ہان ملا دی راسخا بہت  
بہر متعدد عدا ہو گئے پھر کیا تھا سفر کی تیاریاں شروع  
ہو گئیں۔ کروتون میں بن سکے اگر کھوں میں  
بند لگے۔ ازار بند کیے گئے امام منام بن بند  
اوکا ہیمان لی گئیں جوبگ میں منبر صائب معاہدہ  
نزاکت اور قصیلہ اراں معاہدہ اپنے اپنے  
سپٹ کے وسیع ظرافت کے لگا دیے رتبہ  
خدا ادا کرے۔ معاہدہ اپنے وسیع اور یہ  
سیگو۔ تھے آخر ملاکت اور قابل کے کلان راس  
گدھے کی صفحہ خیز جوڑی معاہدہ صابین کے ساز  
اور بالان کے رو بسفر لائے۔

جائیں تو کمان جائیں۔ ہمارے۔ کاپور  
آہ آباد۔ ہنر میں شہر وں پر خیال جا آخر بوجہ  
وتکرار انہیں وہی پنج والا کاپور بسند آیا اور  
کیوں نہ بسند آتا آپ جائیں وہ بھی جرمی  
شہر اور یہ بھی گو کھے چپڑے کی ساخت۔  
بیچ کہا ہے۔

## کل شی یجمع الاصلہ

غرض نکٹ کٹے اور یہ بڑی چھوٹی بے تکلی  
پو اشیاں معاہدہ میان کی غفلت کے باوجود  
سے نکلے کاپور کے بازاری کردوں کے  
ساکنون کے خنائی پیروں کے مصافحہ کے  
لیے سر بسجود ہوئیں۔  
صحت فوشش فرقہ انات کی لال کتاب کے

دیکھئے تو یہ فرق آپ کو نظر آجائے۔  
حضرت نے اس مضمون میں آٹھویں صفحے  
کی آٹھویں سطر بہت بھی تحریر فرمائی ہے۔  
جسکی عبارت حسب ذیل ہے۔

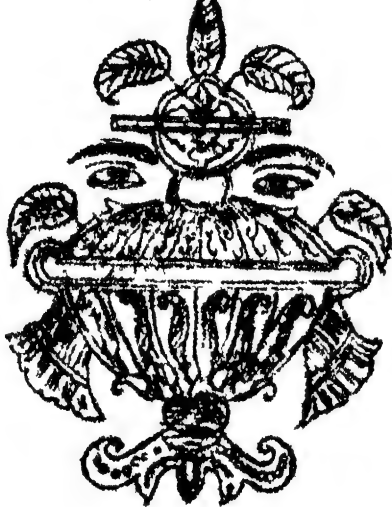
”انسان جس بات کا دعوے کوئے اور  
ادیکے بنا ہونے کی طاقت نہ ہو تو ہنس ہوتی  
ہے۔“

خطامعاف۔ اگر آپ خود ہی اپنی تحریر پر عمل فرما  
تو کیا ہرج ہو جائے۔ آپ بھی ہر دلعزیز  
ہو جائیں اور آپکا پریمی بھی۔ آپ جائے ملن  
سمجھے مگر میں اپنے یقین اور تجربے موافق  
بیچ لکھتا ہوں کہ آجکل کے انشا بردار جبکہ  
قلوں کے نواروں سے نثر شفاف پانی  
کی طرح نکل کر کھیروت روان ہوتی ہے۔  
ادنی سلیبی ہوئی تحریروں کے سامنے آگئی  
انجی ہوئی عبارت کچھ ہی لطف بہنیں بینگی  
خط شکستہ تو مشہور ہے مگر نثر شکستہ  
آپ کی عنایت سے اب دیکھنے میں آئی!  
حضرت نوین صفحے میں تحریر فرما سکتے  
ہیں۔

نہ جس خالق حقیقی نے ریگستان میں وہاں کی  
زمین میں یہ مصلحت رکھی ہے یا  
”اس لیے کہ اگر تکرار سے سوا اسکے کہ اردو  
کی مٹی چھری ہوئی۔ اور کیا لطف حاصل ہوا  
اگر نہ تکرار کی عبارت کا کہہ سکتا تو یوں کہہ  
دیا۔“

در جس خالق حقیقی نے ریگستان کی زمین  
میں یہ خاصیت رکھی ہے۔

عرق شمسہ زبدم پنج کو سے ترا  
زمن مریج کمی خواہم آبرو دے ترا



نفسیانہ لکھے ہوئے ہیں اگر میں زمین تو لطف  
حاصل کرچکا۔ اب میری خاطر سے ارباب فہم اپنی  
تکلیف کو ارفا میں کہ کہیں سے مفت کا پیر تکرار  
کر کے اس مضمون کو دیکھ لیں۔

اب میں حضرت کے مضمون کی اور خوبیوں پر لکھا  
ہوں۔ فرماتے ہیں۔

”جس طرح ہندوستان میں دہلی سے بہتر  
کوئی شہر نہیں“

”دہلی میں“ کی جگہ اگر آپ نہ تھا۔ تحریر فرماتے  
تو قدیم دارالسلطنت کا ادب کر کے اس دعوے  
کو میں بھی تسلیم کر لیتا مگر آج تو ایسا دعوے  
اوغین ان ترائیوں میں گنا جائیگا جن پر آپ کا قلم  
مشاق ہے۔ شہر کی عام تعمیر کے لحاظ سے  
یوٹھیکے تو جلیو رہے۔ تجارت اور آبادی  
کی کثرت کے لحاظ سے بہنیں اور کثرت۔ اسوی  
کر کے لحاظ سے حیدر آباد اور سہو زار کی فضا  
کے لحاظ سے گھنٹو جسے اگر میری زبان میں  
”شٹی آت روزر“ (یعنی شہر مرغزار) کا لقب ہی  
دے دیا گیا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ شہر  
دہلی نظروں سے گرایا جائے۔ وہ اپنی پچھلی  
شوکتوی کے سبب یادگار اور قدیم دارالسلطنت  
ہونے کی وجہ سے ادب کے قابل ہے لیکن  
آجکل عام طور پر اسے ہندوستان کے  
تمام شہروں سے بہتری نہیں سمجھتے۔ نہ۔ نہ۔ نہ۔  
کی خاص وصف کے ساتھ اسے بہتر فرمایا  
تو قبول کر لینے میں کسی کو ہذرہ ہوگا۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ نہ سمجھے کہ خدا نے دریا ڈوبنے کیلئے  
بنائے ہیں۔ امین تیرا کی کامتاشا  
دیکھئے“

اردو کے اہل زبان اور فصحا ”سیرنے“  
اور ”سیرنے“ کو علیحدہ علیحدہ دو الفاظ اور  
دونوں کے علیحدہ علیحدہ معانی قرار دیئے  
ہوئے ہیں۔ زبان کی ان نزاکتوں سے  
شاید حضرت واقف نہیں ہیں۔

”سیرنا“ تلوار۔ چھری اور چاقو وغیرہ کے  
متعلق بولا جاتا ہے۔ جیسے بدن کے گوشت  
میں تلوار تیر گئی۔ خیز پڑے میں چھری تیر گئی  
گرام یا گھیرے میں چاقو تیر گیا اور ”سیرنا“  
محض ہے پانی میں پرنے کے لئے تیسند  
اسانکے کلاموں کو تحقیق کی نگاہوں سے



کاؤ دیوں والے مخصوص رنگین صنف میں چونکہ اس عجیب العقل بن انسان جوڑے کے نام کے بعد دیگر سے ملے اور یا پہلو پہلو کا جل کی سیاحی سے بڑے بڑے واضح حروف میں سر سے ہی پر لکھے ہیں اسلئے اس خاص کوپے میں انکا نزول احوال مدت کے تر سے ہوئے جمع میوزان میں پر از عطر اسفالی گر و غنی مشہور سے کسی طرح کم نہ تھا ہر چار طرف سے آرزو زریالی کے دور سے تازہ غزہ کے کانٹوں میں اشتیاق ملاقات کا چارہ لگا لگا کے ڈالے گئے اور یہ لوکی دم فافہ یتیم العقل پر خوردار سر جو کے روہو کا جوڑا ہر گشتا پر منہ اترتا گانے کی حکم کی طرح دست بدست ہوتا دم لکھا تا ایک ایک کی گزری حسن سے اندر رہی اندر سلگنا جلتا ڈرے دھڑلے خالے خالے آہ شہر بار کا دہوان چھوڑتا سکہ ابض کے آسور گراتا ایسے جو من گرا جسکے باب فیض پر سہی علیہ الرحمۃ کا مشہور شعر ہے

درین در طرہ کشتی فرو شد ہزار

کہ میدا نشد تختہ بر کنار  
مینا کا رد قلی راھین حضرات کے ایسے سادہ کاروں کا کندہ کیا ہوا مطلقاً کھٹے میں جہان باہوش و خرد لوگوں کو دور باش کی صلاح دیتا ہے وہاں صاحب حوض کی بے مثل خوبصورتی۔  
لا جواب رسیلی کیٹلی آنکھیں بے نظیر سر اپا کرتی ہوئی قائم حوالی۔ چھلکتے شباب۔ ملتے جون قیامت کی شوخی غضب کی شرارت۔ حدی بے شرمی انتہا کی بے حیالی۔ اپنی کال کوٹھری کے قید لوں کی جائداد کے بھر سے پرے خاصدان کو چشم زدن میں ویران اور اکی غرت و آبرو کے دم کھاتے۔ حق کو ایک کش میں سلفہ کر کے لئے جھوٹی محبت اور بناوٹی الفت کے جلتہ رنگ میں۔ ع

بیابا کہ ترا تنگ در کنار کشم

کے خوش آئند نغمے سنا سنا کر اپنی طرف متوجہ بھی کر لیتی ہے قصہ کوتاہ اوس صاحب جلال کی آتش حسن میں یہ دونوں چاندی کے ورق بالکل کشتہ ہو گئے۔  
سچ کہا ہے۔

سگ باش و برادر خورد سہا شش

چھوٹے غریب بہت کچھ تو مجبوری معذوری اور کچھ پاس اوسکے فقط چہ صاف کرنے تو سے میں مبتلا کو جمانے کو ملے رکھنے آگ دینے ہی تک کے شریک دار ہیں باقی دم مارنے سلگانے مرانے کا حق بڑا ہے ہی کو حاصل ہے اس کلیہ سے یہ معاملہ بھی مستثنیٰ نہیں ہوا شب بیل کا ابتدائی حصہ چھوٹے ملے چھوٹے میں گھاؤ کی آڑ لیت بیٹھ کے اپنی غفلت اور جبروت کی کہانیوں سیر سالار کے بیاہ کے قصوں میں گزار کر ملی صاحبہ کو دم بخت کیا اور آخری شب بڑے لئے پہاڑ علی شنت میں اس ارھر کی پن بجھی دال کو ٹھکانے لگا دیا۔

الغرض اس بحر ناپید کنار کی باہن ریش و فش و شیب و تقدس کبھی کبھی کی شتاوری رنگ لائی یا ایر سے غیرے پچکلیان کی آؤ دن کی غوطہ خوری سے یہ حباب ادب و افسانہ لگا کیا جانے مگر ہاں سہل سہی کے سر بندھانام ان ہی کا ہوا۔ انھوں نے زیادہ انکار و انشندی کے خلاف اور بوجہ چند در چند نامناسب خیال کر کے کمال خندہ پیشانی یہ بار اپنے سر لے لیا اور جہد ا لتولہ قرضہ کے ضروری مصارف کے مدت میں اسکا بھی منہ ڈال دیا اور وہ بھی اول۔

حاصل کلام بعد ایام مقررہ ان کی حماقت فرزند اجند کی صورت میں جھنجھون کے بجائے مجیرے ہاتھوں میں لے لیڈر فیکری کے زمین دوز شیکے سے نکل کے ناظرین کی تفریح اور قلم طراست رقم کی روانی کا باعث ہوئی۔

صاحبزادے کی امان جان ہری ہری ہری ہری کر کہہ کے عیون خلاص امید و خیال یہ بکٹا شہوت پا کے کارکنان قضا و قدر کے اس بے تکے پن پر بغل و رانش اور پاٹھاے پستوا کے باہر ہو میں یا نہیں ہنکو نہیں معلوم مگر بردایات معتبرہ یہ سنا گیا کہ صاحبزادے کے منہ لو لے زبردستی کے ابا جان سلمہ بجا ہر تو نہیں مگر ان دلمین ضرور افتد میان سے خفا ہوئے مگر کرتے

کیا۔ زمین سخت آسمان و در تھا۔ بجز اسکے کہ پندری کے ساتھ ہی و شہ ناز کے بعد اس پھیرے سے کو پھیرے سے کی ہوئی بنا دینے کی بارگاہ احمدیت میں دیکھا گیا کہ ان کے نہ کر سکے۔

ماریسی نا امیدی ہی تو غم میں شکر و صبر ہی کام آتے ہیں انھوں نے بھی انھیں سب سے کام لیا اور لب سر رک کر سے برکسی کی نصیحت طلب کی گئی۔ سارنگی کی زون لہون۔ پارہ کی جھکار۔ ٹھنڈی کی جھجھج۔ تیل بھیل کی خوشبو۔ مٹی کی دھڑکی۔ گاہیل کی گاہک۔ آتش حسن و جل کی لپک۔ سینے کی اوتھان۔ اد او غزہ کی دلفریبوں۔ حسن اخلاق۔ محبت وغیرہ وغیرہ کے ساتھ اپنی نیک نامی نام و کما کو زبان زد حلقاں ہونے کے مسرت خیز بخت افزا خیال کو مجبوراً ترک کر کے صرف بخون اور ہار و موہمی و دلکش صداؤں ہی تک تنگی کے اخلاقی چھٹی کی کراری حیات کھانے کی طرح سے چند یا گھٹنا نا اخراجات تیل کی بالشرح کرانا بخوشی تمام شروع کر دیا اور انجیل پر باست کے نام اخراجات جلسہ کا سینٹ تیار کرنے کا حکم جاری کر کے اپنی شرکت کی تیاریوں میں مصروف و منہمک ہوئے۔  
یہی واقعہ کم و بیش کسی نے نظم کر کے مبارکباد کے طور سے حضور میں بطور ہدیہ روانہ کیا تھا۔ ناظرین کی تقنین طبع کے لئے عرض ہے۔

وہو ہذا

چمن شکفتہ۔ ہوا ابرو یا رہمان است  
اگر بہ تو بہ شکست رسد چہ تھا است  
بدہ ساقی آن جام یا قوت رنگ  
کہ نیز نگ عالم ہی ہو جس سے رنگ  
جو مست مئے ناب کر دے مجھے  
سناؤں نوید مسرت تجھے  
اگر ذوق مستی میں میں جان لوں  
نفیلت کی تفصیل گوں دون



## باز بھوائے چیم آر زوت

(عماد الملک مولوی حسین بی - اے - بگرامی مسلمان ممبر انڈیا آفس کا ہندوستان کی طرف قصد)





جو چاہوں تو کوچک کی تصغیر ہو  
عقارت کے مصدر کی تحقیر ہو

چلا سوے اربع یہ میرا خیال  
ہیں چھوٹے بڑے جگر ورق ان خیال  
ہیں اوپر تلے کے بائیں سال دس  
کہ دم ہوئے جسطرح رات دن  
جو پیدا ہوا استسوار کی کاشتوق  
رہا ایک کو دوسرے پر نہ فوق  
مضاج ہوئے ایک ہی راس پر  
یا چوہے تھے دواک انناس پر  
تباہی سے جب گھر کی فاضل ہو  
تو گاجر سے کمیو میں داخل ہو  
ادھوڑی مٹی وان حسن میں بی نظیر

ہوئے زلف پیمان میں دولون اسیر  
ادھوڑی نے دیکھے نہ تھے ہوش میں  
یہ جو دی کے موتی بنا گوش میں  
اگر عشق میں ایک یا جوج تھا  
تو پھر دوسرا مثل با جوج تھا  
ہر اک ذوق الفت میں مدہوش تھا  
کسی کو کسی کا نہ کچھ ہوش تھا  
یہ پھر راز سر بستہ آخر کھلا  
جباب سر موج ابھرا پھٹا

سنون غرق بحر تفکر میں آپ  
بنا بتو مچھلی کے بچے کے باپ  
بزرگوں کی عزت بڑا لینگا یہ  
مجھ سے سرنگی بجبا لینگا یہ  
کرے فخر اس بات پر خاندان  
کہ لڑکا ہی یہ عقل و دانش کی جان

تھیاب تفتیح ابواب پر  
چڑھے سائے اسلاف و انسائے

دعائے

جیسے بلبل خوشنوا کی طرح

یہ کو کے صد اکو کلا کی طرح

دیر پنج - یہ ورق بہین پر ختم ہو گیا جسکی  
نقل ارسال حضور ہے اسی طرح رفتہ رفتہ  
سب ورق نذر کئے جائیں گے۔

ملو

عقل کے بھدے سمجھ کر گول ہو

تم میا نصاحب بڑے بغلول ہو

بق



(باقی آئندہ)

ہامی فرہی کج مائی

وزن اکے پہ آخر باز نکلا

۔

قیانہ شناسی کے ماہر اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں  
کہ فرہی کس حد تک مفید اور کس حد تک  
مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر نفس فرہی کو  
کسی دوسرے معنوں میں نہ استعمال کیا جائے  
(تو افر پہ خواہ مخواہ اسے سرد آدمی کا مانتا  
ہو تو اسے بھی میں اجازت نکا۔  
حیوان مطلق کے لئے جسطرح فرہی ایک  
اچھی اور کارآمد شے ثابت ہو سکتی ہے۔

اسی طرح حیوان ناطق کے لئے فرہی و بال بیان  
خیال کیجاتی ہے۔ اور ہر موقع پر قیادہ وان  
اولن روز کو پیش نظر رکھتے ہیں جو علم کے  
روسے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

حیوان مطلق کالاً غرہونا جسطرح سخت نقل اور  
عیب پیدا کرنے والا جو ہر ہے اسی طرح  
حیوان ناطق کے لئے ضرورت کے زائد فرہی  
بے کار ہے۔ اور ایسے ہی موقع پر  
افراط تفریط کا اندازہ ہوتا ہے اور امتحان کے  
وقت زائد از ضرورت فرہی ناکام بنا دیتی ہے۔  
دور دراز سفر کرنے والے جلد ایسے مصائب  
کا صیغہ اندازہ کر سکیں گے کہ جسامت کا اندازہ  
سے زائد ہونا کن کن موقعوں پر ضرورت ثابت ہوتا  
ہے۔ ریل کا سفر تو غیر ایک معمولی سفر ہے  
جسمین ہر سیمہ دار کو ہی جھلوا عراض کا نکال  
سکنا ہے لیکن بجائے اس کے اگر  
مرکب تری میں مختصر تشریف ہو اور ایک جیسیم  
آدمی آجائے اور اس کے مقابلے میں  
ایک لاغر بھی ہو تو انصاف کیجیے کیا مشکل  
ہوگی۔ اور کیونکر یہ کشتی کنا رہے ہو بخوگی  
اور کیا وجہ کہ دونوں ہمراہی ذریعہ کشتی غرقاب  
نہوں۔

اسی طرح اگر دور دراز سفر میں ایک کے پر  
دو آدمی ہوں اور ایک اس قدر قوی و  
جیسیم ہو کہ جسطرح وہ بیٹھا ہوا وسط کی کملی  
اس قدر جھک جائے کہ زمین بوسی کی نوبت  
آوے اور دوسرا شخص اس قدر لاغر ملکا  
ہو کہ پاسنگ نظر آوے اس موقع پر کیا  
کرنا چاہیے اور اتفاق سے سواری ایک  
ہی ہو اور ضرورت دونوں شخصوں کو برابر  
ہو۔

اور بسبب زائد جسامت کے نہ پیدا دیا  
الفر پہ خواہ مخواہ کا مسرد آدمی چل سکتا ہے۔  
اور نہ بسبب لاغری و کمزوری کے یہ  
ضعیف البیان انسان چل سکتا ہے۔ اگلے والا  
کر اسے کے شوق میں انکار کیوں کرے  
اور نیز خوش اخلاقی سے دونوں کو راضی  
رکھنا بھی پیش نظر ہے۔ اور اگر کوٹ سے  
پر سخت مصیبت نازل۔ ادھر اے کی  
شعب چولین ڈھیلی۔ پئے دو دو قدم پر  
نامہ دشور کر سکتے ہیں۔ ہاں اپنی باجی



# مبری کونسل

ایک نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں -

مارے حکیم نے یوں تو ایک زمانہ سے  
بھائی والی کچھ بھی کر دیا اور نومبر ۱۹۰۹ء کو یہ نوادہ  
مستندہ بابو دھندو برہمن ابھی گیا -  
سنہ ۱۹۰۹ء سے گزرا میری پیدائش ہوئی اور مجھے جو  
دل پھر حرا سے لینے لگے ہماری قوم کے  
لایاوان رئیس منشی محمد احتشام علی صاحب کے  
صوبہ کی کونسل کے لئے اس نے کو پیش بھی  
کر دیا - منشی صاحب کے استحقاق میں کیا گنجائش  
گفت و ستید کی باقی ہے بقول شخصہ کہ  
ہر کہ شک آرد کا شرک و دود

وہ پشتون سے قومی خدمت کا سیرا اٹھا کر دیکھو  
ہیں -  
لیکن یہ عقیدہ کہ بعض رنگ پروردہ نے یہ حاصر  
ہو گیا - یہ عقیدہ کہ ہندی بھائی بھائی - یہ اور وہ  
یہ تو سب شے ہیں کہ سیطرہ اس لقمہ ترکوٹھم  
کر جائیں - واقعہ یہ ہے کہ تو جب ہی ہے  
کہ منشی صاحب محترمہ دیکھتے دیکھتے  
رہ جائیں اور یہ خدمت ہی آنگہہ چمکے مال  
یار نکا ہو جائے -

آپ جانتے ہیں کہ مذہب زمانہ مذہب سوائی  
مذہب کا رو بار یہاں تک کہ حوری و دغا بازی  
ہی قاعدہ تہذیب کے اندر جائز بلکہ مستحسن  
تو کیا کسی کا اجارہ ہے جو ہم بلا کسی استحقاق  
شرعی و قانونی و عرفی کے ضرورت پیش  
آجائے یہ قومی نیابت کی جائداد غیر منقولہ پر  
اس نے نام داخل خارج کر دینے کا دعویٰ  
پیش کرنے کو تیار ہو بیٹھے ہیں -

منشی صاحب کو خدا نے قوم کا بیکاری  
بنایا ہی ہے وہ ادھن مبارک رہے -  
سرکار و رہبرین و کالت نیابت قوم کی ہے  
یا خدا افراد و قوم کی وہ ہمارا حصہ ہے -  
معقول اور بہت معقول مانتا ہوں  
اوستاد آپ کی اس من گڑہت منطقی کو  
آدمی اتنا تو دلیر نہیں کہ جب مرد میدان بنے -

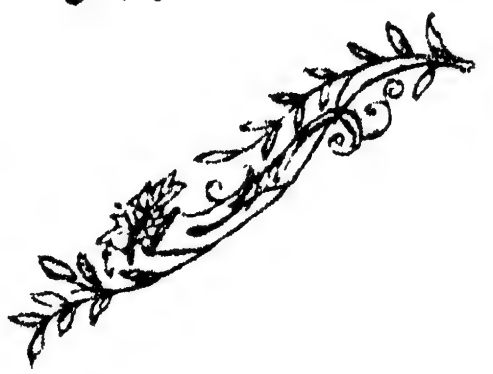
خود ملول اور بے حال ہو رہا ہے - دوسرا فردین  
اکے والے کی جان زحمت میں - نہ وہ اور ترے  
کا نام لیتے ہیں اور نہ لاغر کھسکتا ہے -

لاغر انسان و نیز ان منہ کی مقصود  
سنے کہی کو اس آگے مجبوراً اللہ کا نام نہ کے  
کو دہی توڑے - اور نہ کوڑے توڑے  
چل کر خود ہی گر پڑے - افسوس  
استقر فرم ہی بھی کسی کام کی کہ انسان خود اپنا  
آپ کسی طور سے نہ منتہال سکے - تاہنا  
دوست و کتا مقولہ یہ صحیح ہے کہ نہ بے قدری  
سے جسامت بڑھتی ہے - لیکن ہم تو اس کے  
میں ہیں - مفت کے ٹکڑوں سے  
لینے والے بعض بلکہ فریب دیکھ لے ہیں  
یا مہر دین کے پوجاری اور اوٹے جیلے -  
معمولی طور سے زندگی بسر کرنے والے  
اکثر اس قدر تعلیم دکھائی دیتے ہیں کہ بنا  
نہ بے فکری ہے - اور نہ زائد آسائش  
ایام - خلقی طور سے اگر بلغم معین ہو تو  
نہ ہر ہی آگئی -

اور اکثر اوقات بے غیرتی کو خدا - رحمت  
لیکھو اس سے ہی انسان فریب ہوتا ہے  
اور ان دھوہ مذکورہ بالا کے سوا کوئی اور  
آدمی ان ترکیب فریب ہونے کی کسی صاحب  
کو معلوم ہو جیتا نہ تو ضرر پہاں ہو اور نہ  
بدنامی ہو تو ضرور بالضرور بندہ درگاہ کو  
دھلا رہ کرین مگر اس قدر خیال و رہنمائی نظر رہی  
کہ کسی قسم کا صرفہ ہی نہ ہو - تو بندہ درگاہ  
بلکہ نظرہ الغرہ خواہ مخواہ مسرد آدمی  
بننے کو تیار ہیں - چاہے کوئی خوش ہو  
یا ناراض -

سابقہ

الفربہ  
گوندوی



آنگہوں میں خاکہ جھونک کر مال اور ۱۱ اور چھپتے  
لیکن گفتگو اس میں ہے کہ کیا اب بھی مسلمانوں  
کی قوم ویسی ہی رہی ہوگی رصیل اور ان مجاہدوں  
میں اگر ناقہ شناسی کر بیٹھی -



## قطرہ تاریخ



کون کیا پارسا میں سال تاریخ  
مگر دنیا کی یہ بھی ریس کیے

چھپی ہے کیا کتاب "حرر طفلان"  
کتا بونکی اسے باقیس کیے  
اسے کیے "تالیق القبا" یا  
اسے یا ما ستر - بے نیس کیے

رکھے جب شیطن سے بچون کو دور  
شہاب ثاقب ابلیس کیے  
مصنف اسکے ہیں رشک عطارد  
دلہن تصنیف کی بر حبیب کیے

سن فعل میں تیرہ سو اٹھارہ  
مسیحی سن نو اور انیس کیے  
یہی تاریخ صوری معنوی ہے  
کہ سنہ تیرہ سو ستائیس کیے  
۱۳ ۲۶

"میں چشتیہ"

(ازامرد)

# قطعہ تانچ

## وفات

جناب حکیم سید ضامن علی صدا جلال لکھنوی

از  
محمد شمس الحسن شمس ہاشمی امرتھوی

۱۰ حضرت جلال خلد رکان

۱۱ ہر باکمال و خوش باطن

۱۲ گرم رہتی تھی جس سے بزم فن

۱۳ رات ہوتی تھی جسکی ذات سے دن

۱۴ نہیں نے سیکھی نہ اوس طرز سخن

۱۵ کس نے مانا نہیں اوستے محسن

۱۶ اوسکا اعجاز تھا سخن سنجی

۱۷ لائے ایمان کا فرو مومن

۱۸ لکھنؤ اوس سے کیا ہوا خالی

۱۹ اندھا ہو گیا بلا کوئین

۲۰ حضر سے حق نے کیوں بدل دیا

۲۱ زندگی اوسکی اور اوسکا بن

۲۲ ہائے جھکو کمان سے جا کر لائیں

۲۳ مجلس شعر روتی ہے تجھ بن

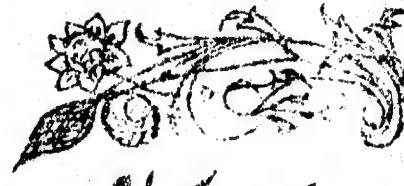
۲۴ شمس کے روبرو سہا نکے

۲۵ اوسکی توصیف مجھ سے نامکن

۲۶ سال رحلت کی جستجو ہوئی

۲۷ بولا ہاتھ بفضل مجھ میں

اوسکے دلین علی و احمد کا  
عشق رہتا تھا دامن باکن  
اسلئے اوسکے ہی شفاعت کو  
اب رسول و علی ہوئے ضامن  
۱ ہجری نبوی



## شکل

یہ غزل بھی مخزن میں بھی گئی تھی ملاحظہ فرمائیے

۱۰ سنا سنے اوسکے دل افکار بنے بیٹھے ہیں

۱۱ خدا سب گل رخسار بنے بیٹھے ہیں

۱۲ خون امید و نکا ہوا زار بنے بیٹھے ہیں

۱۳ سوگ میں بہا کل خمدار بنے بیٹھے ہیں

۱۴ غیر اس بزم میں مختار بنے بیٹھے ہیں

۱۵ ہم الگ چور گنگار بنے بیٹھے ہیں

۱۶ دیکھ کر اس گل خوبی کو شگفتہ تو ہوں دل

۱۷ غیر پہلو میں مگر خار بنے بیٹھے ہیں

۱۸ کاٹ پر اپنی تلے رہتے ہیں ہر دم ہی قیہ

۱۹ وہ کشیدہ ہیں یہ تلوار بنے بیٹھے ہیں

۲۰ حضرت شیخ جو کل تک تو تھے زیب سجد

۲۱ آج میخانے میں میخوار بنے بیٹھے ہیں

۲۲ ۱۹۰۲ء میں مطلع بلفظ ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء

۲۳ کے قتنہ عطر فتنہ میں ہی موجود ہے

۲۴ لہذا یہ کہدیا ضروری ہے کہ یہ غزل بھی قریب

۲۵ نصف کے سی مطلع کے ساتھ ۱۹۰۲ء میں ہی

۲۶ لکھی گئی تھی جسکی تمام حالت اب تکمیل پذیر ہو کر

۲۷ شائع ہوتی ہے ۱۲ -

۱۰ وعدہ وصل پہ لائے بھی تو آنا ہی کیا ہے

۱۱ وہ الگ ناز سے بیار بنے بیٹھے ہیں

۱۲ بات کرنا بھی تو آتی نہ تھی ایسا خدا

۱۳ ایک ہی پر فن و عیار بنے بیٹھے ہیں

۱۴ پوچھنے پر یہ بگڑتے ہیں الہی توبہ

۱۵ وہ کہیں جانے کو طیار بنے بیٹھے ہیں

۱۶ بگڑے غصے سے ہیں کیوں باخفت کیا ہے

۱۷ آج کیوں بزم میں سرکار بنے بیٹھے ہیں

۱۸ قتل کرنے کو مرے آئے ہیں بولہن بکر

۱۹ سرخ پوشاک میں گلزار بنے بیٹھے ہیں

۲۰ چشم نرگس ہے دہن غنچہ ہی عارض گل میں

۲۱ سرو قد بنکے وہ گلزار بنے بیٹھے ہیں

۲۲ مجد دار نہ مشرق نہ مغرب مولانا احمد صاحب شوکت مدظلہ

۲۳ مندر ذیل شکل کا کتابوں کو ایسا حل کیا کہ تھرون کو

۲۴ پانی کرنے بہا دیا جن حضرات نے یہ کتاب بن دیکھیں

۲۵ وہ کمال شاعری اور ذائقہ سخن سے بالکل واقف ہیں

۲۶ حل کلیات اردو غالب دہلوی: یہ حل جنکلیات

۲۷ ہی ہیں دھار ہارے بڑے شعر اور علامہ نے

۲۸ غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا ہی قیمت عام

۲۹ حل نکات مرزا بیدل: کلام خاقانی باعتبار نازک

۳۰ عبد القادر بیدل کا کلام کوئی کیا سمجھے گا فارس میں بھی

۳۱ اسکے سمجھنے والے نہیں قیمت عام

۳۲ حل قصائد خاقانی: کلام خاقانی باعتبار نازک

۳۳ اور مضبوط اور ادق ہونے کے تمام شعرا فارس

۳۴ کے کلام کے بڑا ہوا ہی قیمت عام

۳۵ مولانا موصوف نے بڑی جگہ کا ہی حل کئے ہیں

۳۶ نامہ مبارک آنحضرت صلعم: نام بھی گیا تھا

۳۷ جو مالک بحر بن منذر بن سادہ کے نام بھی گیا تھا

۳۸ برکت اوسنے اسلام مع ہزاروں مشکوٰۃ کے

۳۹ قبول کیا جسکا نوٹ معہ مہر و نسخہ لیا گیا مع کتاب

۴۰ شامل النبی مترجم حجم ۲۴۷ صفحات ایک لغت ترجمہ

۴۱ ہے قیمت ۱۳

۴۲ صلعم کا پتہ ہے اے - علی احمد انصاری مقام سالہ

۴۳ صلعم گورداسپور پنجاب

موسم گل ہے گلستان ہر وہ گل پہلومین  
فریادِ اغت بن گئے ہار بنے بیٹھے ہیں

رام ایسا ہی بتوں نے کیا زار ہد بخدا  
کلمہ پڑھتے لگے زنا رہنے بیٹھے ہیں  
دسے ہی بیٹھے ہیں گر گرج تو دل ہاتھوں سے

نامعنا آپ جو غمخوار بنے بیٹھے ہیں  
بچ و تاب ایسے ہی کچھ مہر میں کماؤ ہیں  
سینچ کی لٹ پٹی دستار بنے بیٹھے ہیں

دل لہجاتی ہے چمن میں یہ حسینوت کی روش  
ایک دو گرہے ہیں دو چار بنے بیٹھے ہیں  
خواب میں بھی اندر آتا کھانا نہ بھکا سائے

وہ پریر و سر بازار بنے بیٹھے ہیں  
رات دن چیخ ہو کر تکرار ہے جو تی بزار  
گھر میں سولی کو تو وہ دار بنے بیٹھے ہیں

ایک دکھ ہو تو کوئی اسکا مداوا بھی  
بان سرا یا ہی تو آزار بنے بیٹھے ہیں  
یار فکے پر نشان یہ ہیں لا ابالی

موج کا کلی خمدار بنے بیٹھے ہیں  
مراۃ  
لا آئی



# اسیدر

بشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اس  
اسیدر پر درج کیے جانے ہیں کہ اور حضرات  
جو اب تک خاموش ہیں تو جہ فرمائیں اور  
شکر یہ کا موقع دینگے۔

جناب ناظر صاحب کجھوہ

جناب صاحب منیر لیڈر الد آباد

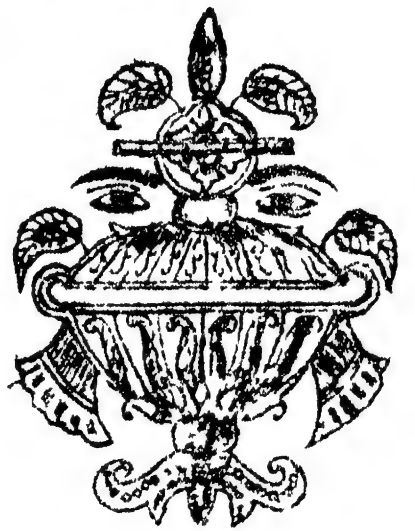
جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب

ڈون ٹریسن کمپنی

جناب ٹھاکر سوبج بخش سنگھ صاحب

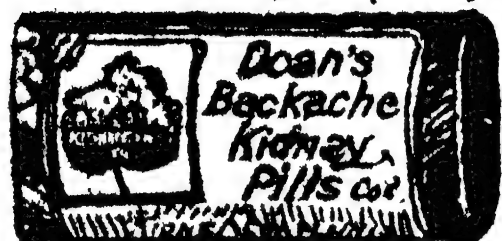
راجندر اکپنی

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کھنؤ



# صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات یہی سبب بنیاد کا بنیادی مادہ ہے کہ جبکہ  
کرنہ اور صحت کو بے ظن میں سے خطرہ جیسا یا  
اس ظن چنان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پہلی صحت کا  
بہت کچھ اور دمار ہے گردوں کے نقص اور مرض کی صورت  
سبب ذیل ہیں۔ بہت میرے دو فیصد آنا۔ جیسا کہ  
ادھ اور کاننگ غائب یا حدیث سے۔ پیاس یا شکر کا  
میں تھکن معلوم ہوتا۔ مگر گردوں کی دوسری صورت کی بیماری  
نظر کا حدیث ہیں۔ پھر آنا۔ ذہن میں صحت کا حدیث  
ہو کہ حدیث کا حدیث ہے۔ اگر تو یہ دیکھ گئی تو ہیشہ کے  
امراض۔ گھٹیا۔ جلدی حدیث یا بیس اور گردوں کا حدیث  
لیجئے شکر اور مستورات کی اس قسم کی بیماری کہ حدیث کا حدیث ہے  
آبی امراض کی حالت کے جاتے ہیں یا پیدا ہوتی ہیں حدیث کی حدیث  
بہت اور گردوں کی گولیاں اور حدیث ایک ایک حدیث ہیں  
گردوں اور ہیشہ کے اعتنا کو حدیث میں اور ہیشہ کے  
تیرا ہوا خون میں سے نکالتے ہیں مگر حدیث میں اور ہیشہ کے  
عمر و صحت حاصل ہوتی ہے اگر آپ بھڑ بھڑا جانے ہوں  
تو گردوں کو ہمارے۔ گردوں کی حدیث حدیث حدیث حدیث  
ہو حدیث ایک ایک حدیث ہیں اور گردوں کے لیے عرب و  
ہندو کی گوارا کرنا ہیں۔



نار و دردیہ یا چھ شیشیوں کے چیلے نام دوا فریڈش  
فریڈش کرتے ہیں یا حدیث پی۔ او۔ بکس۔ ۲۰ بکس یا  
وڈن کا مرہم اور حدیث حدیث ایک دھم نکالنے سے  
کسی اسکی غارتگی میں ہو تو نگہ ہو جاتی ہے اور اگر وقت  
(ایک ہی ڈیجیٹ) یا بھر یا بھر کی ہوتی یا غرتی (سرخ  
باد۔ بکس یا بکس چھ حدیث اور حدیث کا حدیث حدیث حدیث  
بشور اور غارتگی وغیرہ حدیث حدیث حدیث حدیث حدیث  
نکالنے کے لیے کان پانی کو ہے۔ تمام حدیث کا حدیث حدیث  
قیمت: ۲۰ روپے فی ڈیز۔



ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر دو ہوتا ہے خودت ہریت  
کلاکت

ہیں یہ امر بلا غافلہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگو سولہ لاکھ  
کی بنائی گھڑیوں کا پائہ اری عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں۔ دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں ہندوستان حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
دس لاکھ سولہ لاکھ سلاخ فروخت ہوتی ہیں انگلستان  
میں اسکی قیمت دس شلنگ ہے۔ چونکہ ہمسند وستانین  
ایک لاکھ سولہ لاکھ سلاخیں ان گھڑیوں کی رعایت  
قیمت ہے۔ کئی ہی آئندہ سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت کیوا سٹے جیسی جاوگی۔ ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دوسرے کی گارنٹی ہے۔ ہندوستان میں ہماری خاص رعایت  
یہ ذیل سے یہ گھڑیاں ملینگی۔  
المشتر - ایست آئندہ سولہ لاکھ کینی کلکٹہ رادھا بازار نمبر  
اودھ شیخ - یہ گھڑی جسے میں منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔

[illegible]

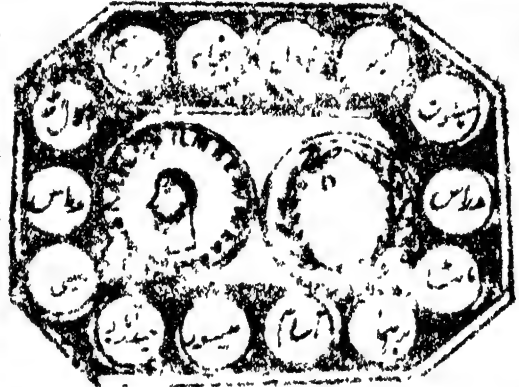
پانچویں کھانہ فیروز علی متیا کو کی خوشبودار مشک کی گولیاں

قوام جسکی گولیان مین فی ڈبیہ ۵ تولہ قیمت ۷۰  
روداد - یعنی پتی دار متا کو فی سیر ۱۲

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر ان چکن پارچہ الی کافی کلینہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(- بیس برس سارے ہندوستان میں مہالین آرہی ہیں  
ادماجیہ دوا چھلتا ہوسی دور کے دوا ایک مفاد ہی  
دینا ہے۔ اس دوا کا استعمال کیا جا تو زما بڑھ جاتا  
یوں لے ڈالو۔ یہ جکا دام کا ساتھی ہو گیا ہی وہ بھی  
اسی بہت صحت پائین قیمت ایک شیشی ایک وپیہ چارہ  
مہ کی دوا - ڈاک محصول یکس تین شیشی نام پانچ آنہ  
الہی مین طاقت دین والی دوا ان مین مشہور دوا مین

کتابخانه چکین محمد علی باقر خان حفظہ خلیل الرحمن  
پارچہ دانی لکھنؤ



یہ مقدمہ جس ساری بیسی صدی کے مصرطی انکسار سے ناپائیدار  
 انسانیت پر کیا گیا ہے اس کی علامت ہے۔ اس کی علامتیں عدل  
 فرمایا ہے جو اس کے مین ہون یعنی جو اس کے مین ہون  
 میں زیادہ تر بندہ ہے۔ اس کی علامت ہے کہ اس کے مین ہون  
 ہونے کے لئے اس کے مین ہون ہے۔ اس کے مین ہون ہے  
 عجمہ اور اس کے مین ہون ہے۔ اس کے مین ہون ہے  
 ملک دوست سے اس کے مین ہون ہے۔ اس کے مین ہون ہے  
 کہ اس کے مین ہون ہے۔ اس کے مین ہون ہے  
 ہو طاب فرماوین تجر بہ یور اسارہ نیکت ہو

فہرست اشعار موصوعہ گرامر

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا نام ہل بوتیدار نہایت کم	۱۰ گز	۱ گز	۱۵۰ روپے تک
تھان چکن کا نام یعنی چکن کے			
کل و بوتون میں بہ بار کا نام			
بہ ہولی			۱۵ روپے تک
تھان چکن بوتیدار طرح طرح کے			۲۰ روپے تک
دو پٹہ کا نام یعنی سنگھت			
کے نام میں	۱۰ گز	۱ گز	۱۵ روپے تک
دو پٹہ چکن کے کل بوتون میں			
بہ ہار کا نام			۱۵ روپے تک
ساری چکن جس کے ہل بوتون میں			
بہ بار کا نام ہوتی	۱۰ گز	۱ گز	۱۵ روپے تک
پانچاٹ چکن سموی پوشی چھوٹی			
بڑی ہوتی ہے			
بہ ہار چکن ہل بوتے دار			
سے ہوتے تیار	۱۰ گز	۱ گز	۱۵ روپے تک
کلاہ چکن دوپٹی چوکوشہ	۱۰ گز	۱ گز	۱۵ روپے تک



# پانچ روپے لاکھ روپے کی طرح

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

ہر ملکی بات ہے کہ میں ایک نام ولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان طروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد ہے جس پر انہیں سراسر حیرت ہو رہی ہے۔ دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیر سے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی وجہ سے ہے۔ جسے مال ہو سکے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا بہتر استعمال کر گیا ہے۔ وہ بھی کمشنر صاحب بہاولپور اور میری قیادت میں ہونے والی آمدنی ۸۰۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حیات تک کہ کئی عالمی شرمیلیہ مفید نہ ہو۔ انہی سب سے بہتر ہے جو کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بچہ بچہ اور شہر طبعی سے محروم ہے۔ اس سے روح حیات کی چیز ہے روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ باقی اور شہر کا مقابلہ اسے دینا والے کو سامان ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہاولپور انڈین میڈیکل سوسائٹی حضور شاہ اندور دہلی میں قلعہ اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلینڈ کے معزز داروغہ عہدہ صاحب۔ روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و پینہ میں تکب و دیگر ہڈیوں کے گوشے گوشے میں آسکرے گا۔ وہ تمام کھون مصالح بکثرت پیدا کرے گا۔ اعصاب کی سبب سے کئی کراہی بکلی کی لاگت چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا ہیج وقت بہت بنا دیتا ہے کہ چھ چار دن کے زمانہ اگر ناواریں بھی ماریں تو وہی پتہ ہو کر بے آب ہو جاویں +

ہندوستان انگلستان اور مالک نجد کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹس اور باوجود امتیاز و عزت کے استعمال نہ ہونے پر بھی ان پر ترقی کرتی ہوئی، ہنگ ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی کبری سے کون ہے۔ یہ نتیجہ نہ خالص کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی و دوائی ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالیوں کی وجہ یا خلافت قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی سام لڑتوں سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے روح حیات تریاں کامل تیر بہت دوا ہے۔ اعصاب کی ایک طاقت افزا دوا ہے۔ یہ قوی روح ہے جو دویم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھا کر شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں ولت و آمداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فحاشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفیہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے۔ نامروسی، ضعف باہ، کمزوری، نازہ جریان، سرعت، رقت، ضعف اعصاب، ضعف دل، ضعف معدہ، ضعف جگر، ذیابیطس، اختلال قلب، جسمانی کمزوری، لاغری، بیرونقی، زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مغوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ حلق سے اُترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت باہ کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سب سے رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم بتلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ مجز دل کو جو نمد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی الاموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچائیں برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو جو جوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آج ہی آئندہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو حرز جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جس قدر فخر کروں بجا ہے اور فضل ربانی کا شکر میں تدارا کروں دواسے۔ یہاں مجھے کیا لگے کہ نام سے پکارتی ہے۔ یہی ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۸) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخواص دوائی ہے جسکا نام روح حیات ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں میں کیڑے۔ تی لاغری و بکھرے ہوئے رگوں کے مغزولہ طاقت بجا کر دیتا ہے اور گئے گذرے مرض نامروسی کو پورا پورا مرنے والا عمر بھر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنوستی چار روپے چار آنہ (۴) +

یہ دونوں دوائیں ان کے موجد حکیم محمد شریف آبی بکریا گریڈ پرائیڈ شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

2 DEC 1940



زندگی زندہ رہنا  
مردہ دل خاک جیسا رہنے ہیں  
اودھ پنج

اجرت اشتیاق				
تعداد میں	چاند	کالم	کالم	کالم
ماہانہ	۸	لکھ	سے	۱۰
سہ ماہی	۶	سے	۱۰	۱۵
شش ماہی	۵	سے	۱۵	۲۰
سالانہ	۴	سے	۲۰	۳۰

نقص قیمت اودھ پنج				
نقص قیمت	۱	۲	۳	۴
۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰



اون کا نسخہ

# نوش



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶۔ اور درجہ درجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۵۔ ۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش  
جی اتھارٹن اینڈ کمپنی

نیشنل پیس صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ



# منازل السائرہ



اد الفاظ جو سنہ اور رکھے ہیں یہ اپنے میں مگر ایک انجمن اور پھر آمد کتاب کا نام ہے۔ میں اور وہ کتاب اس وقت میری کتابوں کے سامنے ہے۔ وہ اس وقت میں ہے۔ اس کے بعد سے کہ پلاڈیشن میں نہیں دیکھا تھا۔ باقی آئے ہیں اب اس کے بعد دیکھ لیں گے۔ اس وقت کا شروع ہوا۔ بڑی کتاب ہے۔ مگر میں اس صوبہ سے اس وقت تک دیکھ گیا۔ اس کے دیکھنے سے جو طبع ہوا اور اسکی مشنوں کے سفر میں جو عرصہ تھا۔ اس کے حاصل کے اس کے لکھنے اور لکھنے اس کے مختصر ریویو میں نہیں ہو سکتی اور اگر میں نقصان کے ساتھ لکھنا چاہوں تو گویا ایک دوسری منازل السائرہ کے لکھنے کا ارادہ کر لوں

الفاظ میں یہ کہنا زیادہ ہے کہ یہ کتاب اپنی خوبیوں اپنے لیے خود ہی رہا ہوئے کی مستحق ہے۔ یہ کتاب عورتوں کی زندگی اور اسکی مختلف منازل پر لکھی گئی ہے۔ منازل سے مطلب وہ تغیرات ہیں جو یہ لحاظ عمر اور واقعات کے انسان کو اس کے عالم حیات میں پیش آیا کرتے ہیں۔ جو کہ اس میں سائرہ کی وہ تمام حالتیں جو ابتدائی وجود سے امتحان سے حیات تک ظاہر ہوئی ہیں بہت معقول اور دلانیز پیرا سے میں دکھائی گئی ہیں اس لیے یہ ایسے لطیف نام کی مستحق ہوئی اور پہلے ہی صفحہ کو دیکھا اسکی دلچسپیوں نے نظروں کو ایسا گردیدہ کیا کہ جب تک آخری صفحہ ختم نہ ہو لیا تب تک نہ ہٹیں۔

اس لیے اس کتاب میں سب خوبوں سے زیادہ جس خوبی کو پسند کیا ہے وہ انسانی جذبات میں جنکا بناء قابل مصنف کے قلم نے اول سے آخر تک اس عمر کی سے کیا ہے کہ اسکی داد سوا دل کے انسان کی زبان سے مشکل ہے نہ کہ قلم کی زبان سے۔ گو یہ موقع پر الفاظ کے لباس میں دل کو رکھ دیا ہے۔

لطیف یہ ہے کہ خاندان کا کہیوں نام نہیں بدل کر آخر تک مختلف حالتوں کے لحاظ کتاب مختلف تصویر کا ایک دلاویز مرقع ہے۔ ایسا مرقع جسکی ایک تصویر کو دیکھا اور سو فیصد میں نہ آو جب تک سب تصویر میں نہ دیکھ لی جائیں۔

سائرہ جو ایک دولت مند کی لاڈلی بیٹی تھی اسکی پرورش اور پرورش اور پرورش پر اخلاقی تعلیم کا عمدہ اثر نہیں ڈالا گیا تھا۔ اس نقص اسکی رفتار زندگی کی سر زمین نا ہموار رہی تھی لیکن آخر میں وہ ایک قدرتی اثر سے مغلوب ہو کے سنبھل گئی اور اسکا انجام نہایت عمدہ ہوا۔ یہ ایسا دلفریب نظارہ ہے جسکو آنکھوں کی چھین کے دل اسے پہلو میں رکھ لیتا ہے۔ سائرہ کے علاوہ سائرہ۔

عابد نیز اور متعلقین واقعات کی نقشے ہی بہت دلچسپ ہیں۔ لطیف یہ ہے کہ صرف دلچسپ ہی نہیں۔ نتیجہ خیز بھی ہیں۔ اور اصلاح اخلاق پر ایسا قوی اثر ڈالتے ہیں کہ کچ رو راست رو ہو جائے۔

اگرچہ یہ کتاب عورتوں کی زندگی پر لکھی گئی ہے لیکن مردوں کی طرز معاشرت اور ان کے اخلاقی معاملات بھی ہمیں اس سے ہیں کہ اس کے نتیجہ اور فائدوں کی تقسیم دونوں پر برابر ہو سکتی ہے۔ اس سبب یہ فرض اخلاقی ہونا چاہیے کہ صرف لڑکوں اور لڑکیوں ہی

## ازالہ مرض کی حفظ ماقدم بہتر



جس کے قوی اور نڈام جہلی سچ ہوں اسکو طاعون اور چچاپ مہضہ اسراض سے کوئی خطرہ نہیں یہ عارضہ نفعیون اور انکو دیکھا نظام گھس گیا ہوتا ہے

### اسکاٹ کا ایشن

بیماری کو ان ضعیف حصو کی تمیز اور مستحکم کر کے روکتا ہے اس عارضہ کو سون دور بچاک جاتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہی سب افراد میں بچو ہیں

اسکاٹ و بون (متحد) دوا سازان لندن

انگلینڈ

## رابندر کمپنی

کا

سوار نا باٹیکا

سب قسم کی تپوں خصوصاً وبائی تپ تیر بہت علاج فی یکس ایک رجن صر علاوہ محصولہ اک

پرو میما بچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواسطے تعجب الیز دوا فی بوتل عظم علاوہ محصولہ اک دھم مع محصولہ اک

رابندر کمپنی

بان ہنگلی ڈاکخانہ عالم بازار اسکیمہ



کے لئے نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں کے لیے  
ہی۔ "منازل السائرہ" کی جلدیں گھر میں ضرور  
رکھی جائیں۔ اس نفیس کتاب کے مصنف جناب مولوی عبد  
الحی صاحب دہلوی ہیں جس کا نام ایک قابل  
ادب کی حیثیت سے بہت مشہور اور اپنے  
قسم کے لاجواب رسالہ "مخزن" کے سفون  
پر یوں بیکتا نظر آتا ہے جیسے آسمان پر

مطالعہ کی جنہوں کے ساتھ مری خوبان  
یہ بھی ہیں کہ عبارت فصیح اور دلکش طرز بیان  
لطیف اور سنجیدہ - محاورات پاکیزہ - خط عمدہ -  
چھاپی بہت اچھی - حجم ۲۰۵۲۰ کے برابر  
پر ٹائٹل پیج کے علاوہ ۸۷ صفحوں کا آٹا  
اوصاف کے ساتھ قیمت بہت کم یعنی چھوٹے  
کے علاوہ صرف غیر کی کامیابی اور ایسی ہی  
ہم حضرت مصنف کی کامیابی اور ایسی ہی  
کتاب کی تصنیف پر اور کو مبارکباد دیتے ہیں  
اور اذکار شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ اخلاق کے  
جواہر خانے میں ایک سونے پر ہر گز کیا - یہ

کتاب مخزن پریس دہلی سے مل سکتی ہو  
ملاحظہ

احمد علی رشوق  
قدوائی

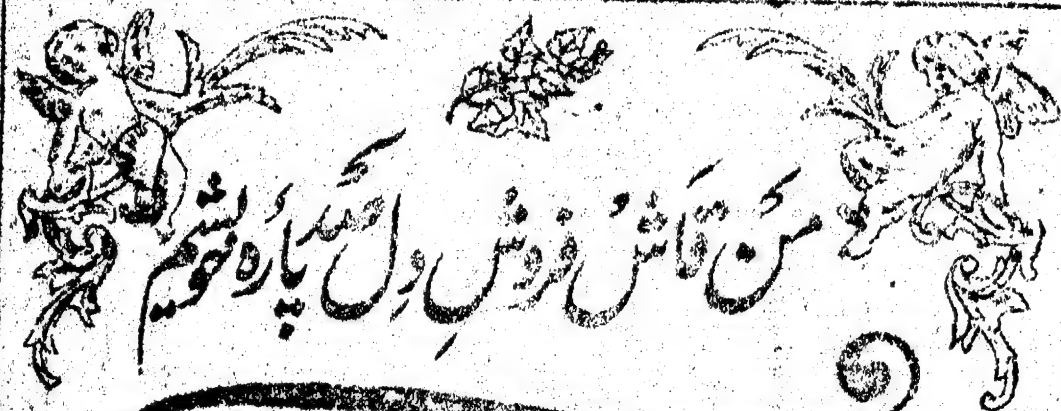


پیشکش

اور کونسل  
امیدواران مہری نسل

صوبہ آگرہ

(۱) ریفارم اسکیم کی جیسے آج تک ہمارا حلقہ



دنیا دم اٹھائے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بلی اسیر لکھن یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول اک ہمتی اگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت معہ محصول  
مقرر ہے اس میں بجز سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

ملاحظہ  
میں اودہ پنج اخبار لکھنؤ

میرٹھ وارن میں پریس کو نسل کے مہری  
امیدواران سے ایک ایک مجاہد پیش کیا  
کر دی ہے اسے دہندگان میں سے  
اکثر ریفارم اسکیم کو سمجھتے تھے نہ یہ جانتے  
تھے کہ کس طرح مسلمانوں کے مہرون کا انتخاب  
ہوگا اس غلطی میں کہ ہم بھی اکثر غلطی کرتے ہیں  
جو حق امیدواران کی فہرست میں ایسا  
نام درج کرانے کی خواہش نہ کرتے تھے  
جس کو دیکھ کر اسے آپ کو نسل کی مہری  
کے لائق سمجھتا ہے اور

"ہمیں دیگر سے نیست"  
کا تقاریر جانتا ہے خدا کے فضل سے جیسے  
امیدواران میں جیسے ہی اسے دہندگان میں  
وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ کسی کی دولت  
اور عزت کسی کی حکومت و ثروت کسی کی  
وجاہت اور شرافت محض لغو اور بیکار چیزیں  
ہیں۔ جتنا کہ اس کو اگر مہری میں اعلیٰ درجہ  
کی قابلیت نہ ہو اور نہ صرف قابلیت بلکہ اگر  
میں تقریر کرنے کا لکھ نہ ہو جتنا کہ وہ نہایت  
سیادت اور تاریخ سے کافی واقفیت نہ رکھتا  
ہو جتنا کہ وہ پارلیمنٹ کے مہرون کی  
تقریر کو بغور مطالعہ نہ کرتا ہو جتنا کہ وہ  
ریفارم اسکیم کو بخوبی نہ سمجھتا ہو کہ گورنمنٹ  
جو حقوق اپنی راہ یا کو عنایت کیے ہیں اور  
نفاذ کیا ہے اور ان حقوق سے ہم کس طرح  
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۲) خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے۔ ایل۔  
ایل بی۔ وکیل کا انگریزی انگلش اور پریس  
پندرہ روز ہوسے ہماری نظر سے گذرنا تھا  
ہم بہت خوش ہوئے کہ ہمارے کالج  
کے ایک ممتاز اور روشنیال سابق طالب علم  
نے ایسے آپ کو نسل کی مہری کے لیے  
پیش کیا ہے۔ البتہ اور وکیل نے بھی  
خواجہ صاحب کو خوش آمدید کیا جگہ کی کلکتہ  
اور ملی میونسپلٹی ہی آپ کی امیدواری کی  
خوش خبری سنائی۔ آج پانچویں کے اوپر  
ادنی ریل کالم میں قریب ایک کالم کے  
آپ کے انگلش اور پریس کا اقتباس اور ادب  
کے چند باریک دیکھے اور ہم نے مستقل  
طور پر نہایت ایمان داری کے ساتھ یہ اسے  
قائم کرنی کہ ہر ایک امیدوار کے مقابلہ میں

خواجہ صاحب کو دودھ دینے جاسیے کیا نہیں  
راستے رہندہ دست صاحب موصوف کی  
موصوف صاحب کی قریبی خدایات اور انگریزی  
دارو میں قریبی گزیر کی اعلیٰ قابلیت کا ذکر کر سکتے  
درخواست کرنی جاسیے کہ اگر وہ مسلمانوں کے  
موصوف کی حفاظت کو نسل کے ممبروں کے  
فریضے سے جاسیے بین تو ایسے ممبر کو انتخاب  
کرین۔ اور ان لوگوں کو دودھ نہ دین  
جو مرنے والے کے لئے ہیں۔

وہم انہیں یہ نہیں سکتے کہ صاحب زادہ افتاب احمد  
خاں صاحب برسرِ ایٹ لاجی امیدوار ہیں۔  
جگو خوشی بھی ہوئی اور سچ بھی ہوا۔ خوشی  
تو اسوجہ سے ہوئی کہ ہمارے کارکن کے  
وہ بھی لائق طلباء ہیں اور انہوں نے

قوی خدمات میں بہت حصہ لیا ہے۔ اور  
پہلے لوگ ہوئے کہ اگر انتخاب کو نسل کے ممبر  
منتخب ہوئے تو کالج کا کام کر سکتے یا کو نسل کا  
یا اپنی برسرِ کی فکر کر سکتے۔ بہر حال کالج میں  
یا کو نسل میں وہ آئندہ برسرِ کی طور پر کام کر سکتے۔

اسی لیے برسرِ کی کو تو خیر باد کہہ نہیں سکتے  
اب جو تین ہمارے پیش نظر ہیں وہ یہ ہیں  
کہ یا تو کالج کا کام اونسے نہ چلیگا یا کو نسل  
کی ممبری میں وہ صفر کے برابر رہ جائیں گے۔  
یا نہ کالج کا کام ہوگا۔ نہ کو نسل کا کالج کا  
کام میں اس قدر اونسے سپور ہیں کہ وہ کسی طرح  
بوجہ احسن اونکو انجام نہیں دے سکتے۔

(۳) ہمیشہ اخباروں میں اعتراض جھڑپ  
رہتے ہیں کہ ایک آدمی کو اس قدر کیوں  
کالج کے کام دیئے جاتے ہیں۔ اور  
پرائیویٹ جلسوں میں بھی ناراضی کی صدا  
گو بجتی رہتی ہے اگرچہ کہا جاتا ہے کہ ہماری  
قوم میں فحش الرجال کے سبب کام کرنے  
کے لائق آدمی نہیں ملتے اور بہت بھاری ایک  
انہی پر بار ڈالا جاتا ہے۔ یہ ہو اب شاید  
کسی حد تک درست ہو لیکن میں یہ کہوں گا  
کہ نام آدمی کی خواہش اور اپنا اقتدار قائم  
کرنے کی تمنا اس بات پر مجبور کرتی ہے  
کہ ہر ایک کام پر خود قابض ہوں اور  
جاسے اسکے کام کرنے والوں کی ہمت  
انہی کی کیا ہے۔ ان کے حوصلے بہت

کئے جائیں اور اونکو کام کرنے کا حوصلہ نہ  
دیا جائے۔ کیا کوئی شخص انہی سے  
کہہ سکتا ہے کہ ان میں وہ لوگ جو قومی ہمدردی  
کا دعویٰ کرتے ہیں اور قومی ہمدرد کہلاتے  
ہیں کہ ایک شخص جو کالج کی تعمیرات کا  
سرکاری ہو چکا خیر قریب ایک لاکھ روپیہ  
کا ہو جائے۔ جسکو بوردنگ ہاؤس کا  
بھی انتظام سپرد ہوگا کالج کی انگریزی خط و کتابت  
میں کو نسل سے وہی کرتا ہوا جو کیشنل  
کونسل کا بھی سبب کام اوس کی نگرانی میں  
ہو پھر ایسے پرائیویٹ امور ہی انجام دیتا  
ہو اور برسرِ کی وجہ سے ادھر ادھر تھکا  
ہیں ہی پیروی کرتا پھرتا ہوں۔ اونسے سبب ضروری  
اور اہم کاموں کا بار اونسے سکتا ہے اور  
اونکو اچھی طور پر انجام دے سکتا ہے  
اگر ایسا ہو تو بخیر ہم تو اونسکو معجزہ سمجھیں اور  
سائنس دان صاحب سے منوا دیں کہ خلافت  
قانون قدرت ہی ایک شخص ایک وقت میں  
دس کام کر سکتا ہے۔

(۵) شاید یہاں یہ کہان بے موقع ہوگا  
کہ اکثر صاحبزادہ صاحب کی رائے پوچھ لیں  
معاذت میں فوری اور غلط ہوتی ہے۔  
ذیل میں ہم چند مثالیں لکھتے ہیں۔

(۱) جب اکتوبر ۱۹۴۷ء ایک جلسہ مشورہ  
بصارت نواب وقار الملک بہادر منعقد  
ہوا۔ اور یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مسلمانوں  
کو اپنے حقوق کی ایک پولیٹیکل انجمن قائم کرنی  
چاہیے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے نہایت  
شد و شد کے ساتھ مخالفت کی۔ اور یہ  
صلاح دی کہ مسلمانوں کو پولیٹیکل جدوجہد  
الگ تھلگ رہنا چاہیے۔

(۲) جب برلوی کونسل نے کفایتی تسکون  
کی میعاد کی نسبت یہ فیصلہ کیا کہ عدالتوں  
قانون کے ابقاء سمجھنے میں غلطی کی اور  
انکی میعاد ساٹھ سال سمجھی۔ حالانکہ اصلی  
میعاد بارہ سال ہے۔ تو قرض خواہوں  
نے واویل کیا۔ اور سرگورنٹ خارج  
از میعاد تسکون کی میعاد دو سال بڑھا دی کہ  
مسودہ پیش کیا۔ حاجی موسیٰ خاں صاحب  
مسلم لیگ میں یہ رزیولوشن صاحبزادہ صاحب  
کے اثر کی وجہ سے نہ پیش کر سکے کہ

مہاجنوں کو دو سال کی اجازت بابت وصولی کی  
قرض نہ ملنی چاہیے۔ صاحبزادہ صاحب نے  
یہ خیال نہ کیا کہ برلوی کونسل کے اس آخری  
فیصلہ سے پہلے مسلمانوں کا سپر رقصان  
میعاد ہی زائد شود۔ یعنی میں ۴۸ سال تک  
ہوا ہے نہ کیا۔ یہ نقصان ایک کروڑ روپیہ  
کم ہوگا۔ اور اسکا بار سپر رقصان  
صاحب کے سر پر ہے۔ کہ انہوں نے کیوں  
حاجی صاحب موصوف کو اسکے خلاف رزیولوشن  
پیش نہ کرنے دیا۔ اور مسلم لیگ کو رخصت  
پر زور نہ دیا۔

(۴) ایک بات اور قابل غور ہے۔  
کہ وہ اپنے آپ کو امیدوار پیش کر کے  
یہ بات ثابت کرانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں  
میں بجز انکے اور کوئی قابل کام کرنے والا  
نہیں۔ کیونکہ علیحدہ کالج میں تقریباً اونسے  
بہت کام سپرد ہیں۔ کونسل میں بھی ممبروں  
چاہتے ہیں۔ گویا مسلمان سب نالائق ہیں  
ایک افتاب احمد خاں صاحب لائق ہیں کہ  
ہر جگہ ہی نظر آتے ہیں۔

(۶) میرے خیال میں خود صاحبزادہ موصوف  
کو اپنے آپ کو امیدوار پیش کرنے  
کے وقت انصاف سے اس بات پر  
غور کرنا چاہیے تھا کہ وہ ممبری کا کام انجام  
بھی دے سکیں گے یا نہیں۔  
اور انہیں ہرگز امیدوار نہیں ہونا چاہیے  
تھا۔ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ اونسے زیادہ قابل  
اونسے زیادہ پیرا انگریزی میں تقریریں  
کرنے والے اور اونسے زیادہ سیا  
مدن اور تاریخ کے ماہر اونسے زیادہ علمی  
مشاغل میں دلچسپی رکھنے والے  
اور اونسے زیادہ وقت اور فرصت  
رکھنے والے خواجہ صاحب موجود ہیں اور  
جنکو اب تک کالج میں کام کرنے کا موقع نہیں  
دیا گیا ہے۔ کونسل میں اونکو ایسے  
اصلی قابلیت کے اظہار کا موقع دیا جائے  
اور دیکھا جائے کہ وہ تین برس میں اپنے  
فریضے کو کس طرح انجام دیتے ہیں۔ اور  
کیا کر کے دکھاتے ہیں۔ تین برس بعد ایدہ  
کونسل کے انتخاب میں اگر انہوں نے  
خلافت امید کو نہ کیا۔ تو پھر آدھندگان







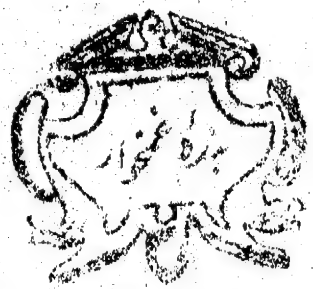


ہزاروں کو دیکھ کر اگلے  
 نہ اپنا سا کوئی عیسار نکلا  
 بہت غرت ہوئی دنیا میں اپنی  
 ہمارا نام ہی نہ دار نکلا  
 بہت ڈرے دیکھ کر عالم میں اپنے  
 نہ کیا اپنا سہرہ در بازار نکلا  
 بہت نام آوری حاصل ہوئی تھی  
 مگر بہت اسباب اور بار نکلا  
 بہت لوگ تھے ہر دو لیکن  
 روشنی ہر ایک کو نہ نکلا  
 بہت چاہا کیوں نہ لگتی نکلا  
 جو عورت تھا وہی سو فار نکلا  
 بہت آگئی آگ میں اپنی  
 نہ کوئی مددگار نکلا  
 نہ فقر و چل سکا افسوس ایسا  
 ہمارا فعل ہر سب کا نکلا  
 ہر سے ہر نام دنیا میں کچھ ایسے  
 ہمارا دوزخ کو بار نکلا  
 ہر سے ہم در بدر ہو کر نکلا  
 گرا پناہ ہر خسار نکلا  
 دیکھ کر سو سے ہر بے ہوش نکلا  
 نہ دل وان جا کے کچھ پا کا نکلا  
 گئے تھے ہر طرح آئے ہی نہیں  
 ہمارا افسوس خود نادار نکلا  
 ہر ہر کے گرد آج اپنا  
 بہت نام ہر بازار نکلا  
 کسی کا صبر بے بلا نہ بالکل  
 زبان خلق سے سو بار نکلا

خدا سے التجا ہے اپنی ہر دم  
 دعا کا تیر دل سے بار نکلا

ترس کر اپنے بندے پر انکی  
 زبان سے توبہ استفادہ نکلا

مرات



انچھ کہہ رہی تھی کہ اس سے

ہر کہہ رہی تھی کہ اس سے

بڑا غمخوار

حضرت نادر علیہ السلام کا بیان ہے۔  
 مولوی محمد سعید صاحب مدنی جنہوں نے  
 جو سادہ الفاظ میں لکھا ہے

رہ راست برو اگرچہ دور بہت  
 زبان بیہ مکن اگرچہ چور بہت

میرا اپنے شکوک و اعترافات کے اخبار  
 اور بیچ میں شائع کر کے حضرت شیخ  
 نادر علیہ السلام سے لکھا "بیوہ نامی بیوہ"  
 و عدم محبت کی نسبت دریافت فرمایا تھا جبکہ  
 جواب باصواب فاضل اذہن صاحب نے  
 بطور برائی و حضرت ت - س - ع - جگوری  
 نے بذریعہ شیخ مرحمت فرمایا تھا۔ چونکہ  
 مولوی صاحب موصوف کا مزاج ہندی - خود را  
 زود رنج - خود سنا - عروذ واقع ہوا ہے  
 جس وقت کہ حقیقت پہنچے تو انہیں کہ شعر مسنون  
 کا حکیمانہ - اعجاز - غلبہ فائدہ مطلب بوجہ

سمجھایا گیا تھا مولوی صاحب ملاحظہ فرمائیے  
 گزرا۔ پھر کیا تھا (بجائے اسکے کہ اپنے  
 مستفسر امور کے خیالات کو برو باری -  
 متانت و تسخیر کیے ساتھ لکھتے و پڑھتے  
 چھوڑ کے بیشتر اوقات ملاحظہ فرمائیے اور اگر  
 پھر بھی کچھ اسناد باقی رہتا تو کمر در دست  
 فرمایا کہ اپنا رشتہ کر کے بہت ہی  
 چار غریب ہوئے اور غصے کا پھر پھر اتالی  
 درجوں پر پہنچ گیا۔ جگوری صاحب کو  
 برا فرقہ تھا کہ معاذ اللہ اگر اسی فعل  
 میں مدد و پوری تیر حضرت شیخ کی تصویر  
 بھی پڑا ہوگا۔ بلکہ کثرت اشتغال و طو  
 غصہ کے باعث شب و دن نام سے بھی  
 دریغ نہیں کیا گیا۔

حضرت شیخ فحش کو۔ ناظرین و نامہ نگاران  
 فحش بین و فحش نویس کے فقرے  
 بلا فرق لکھ کر لکھے۔ گو مدوح و مدحت  
 لکھنے کو تو مولوی ہیں مگر سر زمین ادب و تہذیب  
 انہوں دور ہیں۔ جو شان مولوی کے  
 خلاف زبان کو سخاوت رشتہ و نامہ نگاران

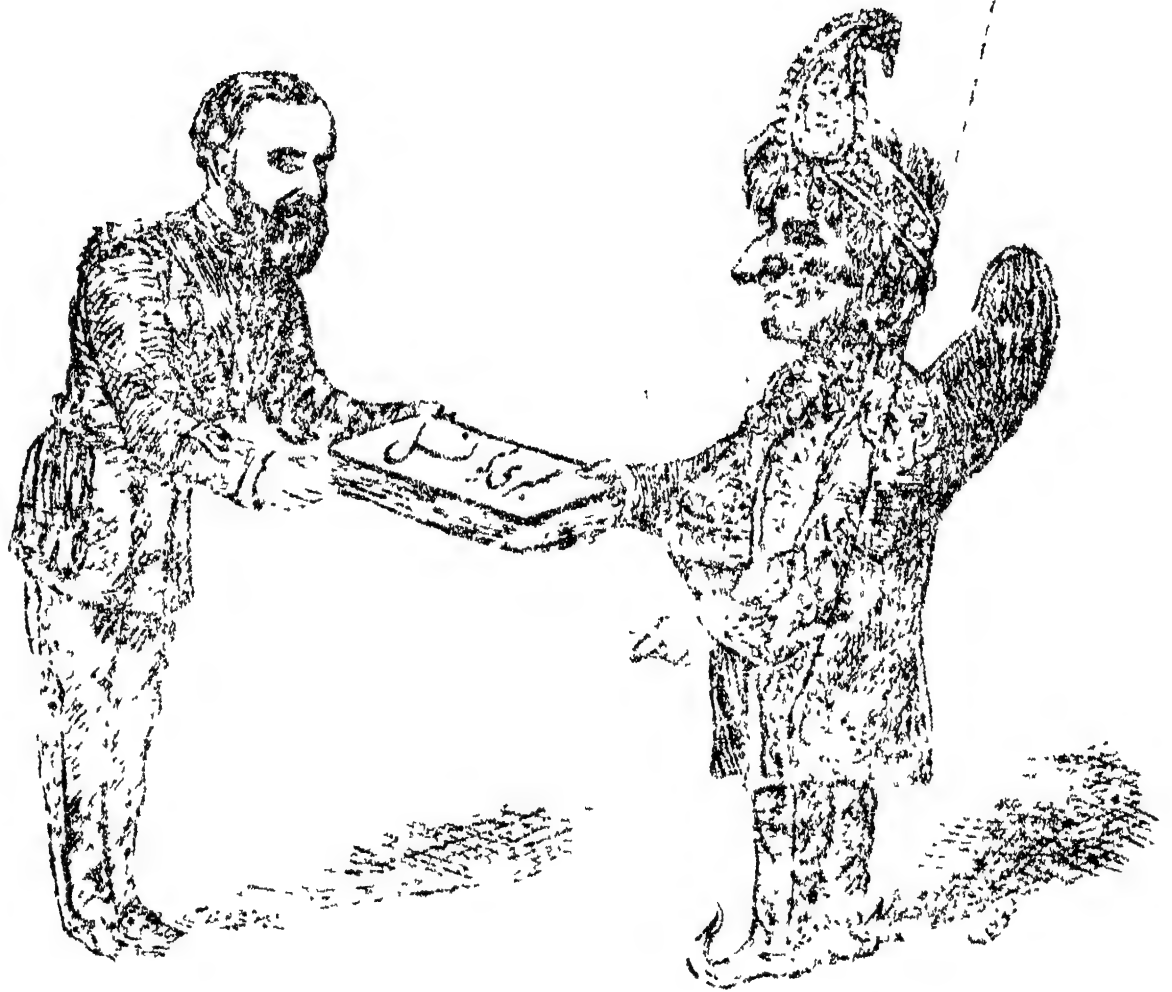
## تاریخ تمدن

کلاس میٹری آف سولزیشن کا ترجمہ  
 منشی محمد احمد علی مرحوم بی اسے ایل ایل کی  
 اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول چکنا چل  
 کاغذ درجہ اول چکنا چل  
 غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لاہور

دفتر رسالہ "الناظر" لاہور کے پتہ سے مل سکتی ہے



بزمین مشرود گریان فشانم دست

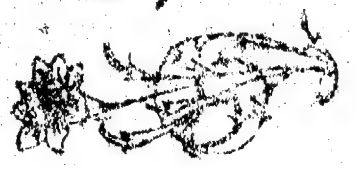






# لکھنؤ اور دہلی کی

## زبانیں



تاریخ -  
 میں نے دیکھا کہ ہوں کہ عمر میں سے بعض اخباروں  
 میں ایک کتاب بہت عرصہ بحث اردو کے متعلق  
 جاری ہو رہی ہے۔ یہ کتاب ایسی کچھوں کا  
 نتیجہ ہے جو اردو کے مستقبل کے متعلق ایک مشترکہ نقطہ نظر  
 کو پیش کر رہی ہے۔ اس کا نام یہ ہے کہ -  
 جو کہ زبان اردو کی تقلید کرتے ہیں وہ کتنے  
 ہیں کہ جس کے عربی الفاظ جو غور ہو سکتے ہیں  
 حالت میں بہ صیغہ تائید اسے جاتے ہیں -  
 وہ جمع کی حالت میں بعینہ تذکرہ -  
 جہاں مثلاً "ذیل" ایسی ہے اور "ذلال" -  
 ایچھے "ژن" - "سپین" - "سپین" - "سپین" -  
 کی زبانوں پر ایسے الفاظ کی تائید اور تذکرہ  
 دلوئی جاری ہے مگر ایسے الفاظ بھی پائے  
 جاتے ہیں جو اس کی جگہ سے مستثنیٰ ہیں -  
 استثناء کے ہر کوئی نہیں اس لیے کہ کوئی  
 فلسفہ استثناء سے خالی نہیں ہو سکتا -  
 جو کہ زبان دہلی کی تقلید کرتے ہیں وہ  
 کہتے ہیں کہ عربی کے وہ الفاظ جو مفہم دہولے  
 پر مشتمل ہو سکتے ہیں ان کی جمع کی شکل میں  
 ہی مؤنث ہی ہو سکتے ہیں -  
 مفہم میں لکھنؤ اور دہلی پر بحث لاسکتے ہیں کہ اکثر  
 شعر اسے دہلی سے اس قسم کے شعر کو  
 تذکرہ کے ساتھ لکھا ہے کہ اب تغیر کی  
 یا ضرورت ہے -  
 فارسی میں اس پر مذہب سے انکار کرتے  
 ہیں اور شعر اسے دہلی کے جہاں عربی الفاظ  
 تذکرہ ظاہر کی ہے وہاں اس کو لکھا جاتا ہے  
 دہلی کے ساتھ تائید کی طرح ہے یہی ہے  
 اس میں ذرا ایسی شک کی گئی ہے کہ یہی  
 ہے کہ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

میں اکثر تذکرہ ہی کا پہلو اختیار کیا ہے اور جو تاویل  
 ان کے خلاف کی جاتی ہے وہ تائید رکھتا ہے  
 اور اس پر تحریر ہے - جو کہ مقلدین دہلی  
 جو انکار کا پہلو اختیار کیے ہوئے ہیں ان میں  
 سے بعض پنجابی ہیں جن کے پاس زبان کی واقفیت  
 کا سرمایہ ابھی بہت کم ہے اور بعض جو پنجابی  
 نہیں ہیں وہ شاید زبان کے علمی مذاق سے  
 کم واقف ہیں - یہی سبب ہے کہ بحث میں یہاں  
 ایک سہمہ دگر مڑ رہا ہے اس لیے اختیار کیا  
 گیا ہے -  
 مقلدین زبان لکھنؤ کی یہ مذکر الفاظ مؤنث  
 کی جمع کو تذکرہ ہی کہ - زبردستی ہے - اوگو  
 اہل شہر ہرگز نہ سنے گا کوئی حق نہیں حاصل  
 ہے - پنجاب دہلی کا مقلد ہے اور دہلی  
 پنجاب ہی میں ہے لہذا اہل پنجاب کیلئے  
 مناسب ہے کہ وہ زبان دہلی ہی کی تقلید  
 کریں اور جو تائید قدرتی اسباب  
 یا نفسی سے دہلی کی فصیح اور ترمیم سے  
 زبان دہلی میں ہو سکتے ہیں ان کو پنجاب  
 خاموشی کے ساتھ قبول کر لے رہیں -  
 فصحا سے دہلی سے میرا مطلب ان  
 گواروں سے نہیں ہے جو کچھ بھی واقع  
 نہیں اور نہ ان کے دماغوں میں زبان کی  
 علمی قوت کا ذخیرہ ہے - مگر طفلانہ مذہب اور  
 سچ بچوں سے وہ دہلی کے مقلدین دہان کی  
 باکیزہ زبان اور دہان کے شعر کی صاف روش  
 کو انجما سکتے ہیں - فصحا سے دہلی میں وہی  
 لوگ داخل ہو سکتے ہیں جن کی مادری زبان  
 دہلی کی اردو ہے -  
 اس بحث کو جتنا کچھ دنوں پہلے سے  
 نقل ہے وہاں تک اکثر الفاظ عربی کے  
 متعلق مفرد اور جمع کی تائید اور تذکرہ میں  
 مقلدین کا انوکھا دعویٰ کہ اکثر شعر اسے  
 دہلی سے ہی تذکرہ کا پہلو اختیار کیا ہے  
 ایسا صحیح ہے جیسا آفتاب کو آفتاب کہنا  
 مگر اب فصحا اسے دہلی کیا بولتے ہیں ؟ -  
 بحث کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سچو  
 نے نہیں تو بعضوں نے اب دہلی میں  
 جمع ہونے پر بھی تائید کو پسند کیا ہے  
 ایسا کیا گناہ کیا - کیا تصور کیا کہ مقلدین  
 لکھنؤ کو یہ حق نہیں ہے کہ اگر فصحا دہلی

تائید کی شکل اختیار کریں اور کو فلفط کو قرار  
 دیں اور پنجاب اگر دہلی کی تقلید کرے تو پھر  
 لوگ جو ان کے کام لیا ہے -  
 میں کہہ چکا ہوں اگر لکھنؤ میں کہ پنجاب  
 کا ذکر ہی فضول ہے تو ابھی فصیح اردو  
 کی دنیا سے اس قدر ہے کہ اس کو دہاننگ  
 ہو بخشنے کے واسطے بہت زمانہ درکار ہے -  
 اور ہونے بخشنے کیلئے اسے رہبروں اور  
 خود پنجابیوں کی مداخلت میں کی ضرورت ہے  
 نہ کہ بعض جاہل اہل پنجابیوں کی طرح ضد  
 اور خود ستائی - جو سمجھ میں گر عمل نہ کریں  
 ہر جہل مرگ سے جسکا علاج صفا و علم سے  
 پاس ہی میں ہے -  
 دہلی کی زبان نے اگر ایسا لکھا کیا ہے  
 کہ عربی کے مؤنث الفاظ کو صیغہ جمع ایسے  
 ہی لکھ کر ساتھ لولا جاتا تھا اس کو اب  
 تائید ہی کے ساتھ بولنے لگے تو انصاف

میں مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شکریت نے  
 مذکورہ ذیل سنگلاخ کتابوں کو ایسا نقل کیا کہ ان میں  
 کی کر کے بدایا - جن حضرات نے یہ کتابیں زمین زمین  
 لکھاں شاعری اور تالیف سخن ہو یا نکل ناواقف ہیں -  
 حل کلیات اردو وغالب دہلی ہے - یہ حل تنہا  
 اہل یون ہی میں دھار ہاڑے بڑے شعر اور  
 عالم نے غالب کو اکثر شعر کو بے معنی بتایا قیمت  
 حل نکات مرزا میر کی - ہندوستان میں مولانا  
 عبد القادر بدیل کا کلام کوئی کیا ہے گا فارسی میں  
 اس کے سمجھنے والے نہیں - قیمت  
 حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی باعتبار ناد  
 اور عقیدہ ط اور اوق ہونے کے تمام شعر افراس  
 کے کلام کے بڑا ہوا ہے - قیمت  
 مولانا موصوف نے بڑی جگہ کا ہی حل لکھے ہیں  
 نامہ مبارک آنحضرت معلوم :- جو ایک مجرب  
 سند بن سادی کو نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت اس نے  
 اسلام معزز اور منکرون سے قبول کیا جس کا نو ویر  
 و دستخط لیا گیا - یہ کتاب شمالی لبنوی مترجم ۱۳۲۰  
 صفحات ایک قیمت مترقبہ ہی قیمت ۱۳  
 حلے یا پھر اسے دہلی احمد انصاری مقام شام  
 خلیج کو دیا ہے (پنجاب)



گناہوں سے۔  
 کسی بچہ کو اگر اس کا دل کھلا دیکھ کر دیکھیں ہاتھ  
 ڈالنے کی تمنا نہ کرے۔ بلکہ اگر وہ بول کرے  
 شربت و شادی کا نام نہ لے۔

۱۴

جاری و جاریہ کی حالت میں  
 دیکھا کہ اس نے جو کچھ لکھا ہے

۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰



۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰

۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور پھر کوسف صاحب میرے حوالے سے  
 کی صورت اس کی کیفیت پیدا  
 کیے ہیں۔

دیکھئے انہیں سے کون کون کا میاں ہوتا  
 چونکہ یہاں ان کے بارے میں  
 کچھ نہ لکھا ہے لہذا اس وقت  
 قلم سے اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰

۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰

۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰

۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰

۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰

۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰

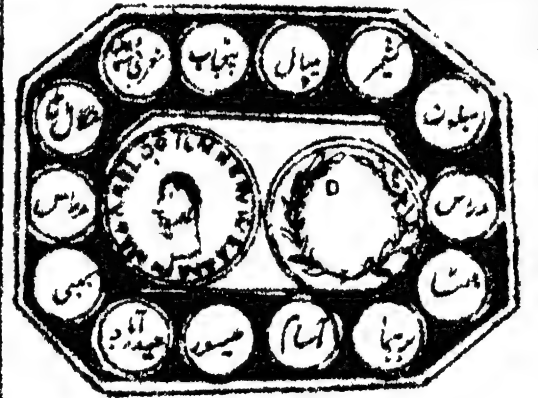
۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰

۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰

۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵



# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن پارچہ والی گلی لکھنؤ



یہ مضمون مع سارے مفید و نفع بخشہ چیزوں سے نوازا گیا ہے۔  
لہذا میں اس اشیا و اشیاء کی عمدگی کے بعد میں عطا  
فرمایا ہوں۔ چکن و مرغ و ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے لکھی ریسون۔ سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریداروں کی توجہ دیکر رہے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس سے جس کی ضرورت  
ہو طلب فرمادیں تجربہ پورا سارے مفید و نفع بخشہ

## فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان مانی بیل بوئیدار نہایت	۱۲	۱۲	۱۲
تھان چکن کا مانی یعنی چکن کے	۱۲	۱۲	۱۲
گل بوئون میں پر ہار کا مانی	۱۲	۱۲	۱۲
چکن ہوئی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان چکن بوئیدار طبع طرح کر	۱۲	۱۲	۱۲
دو پٹہ کا مانی سنہا بیگات	۱۲	۱۲	۱۲
کے لائق	۱۲	۱۲	۱۲
دو پٹہ چکن جسکے گل بوئون میں	۱۲	۱۲	۱۲
پر ہار کا مانی	۱۲	۱۲	۱۲
سندی چکن جسکے گل بوئون میں	۱۲	۱۲	۱۲
پر ہار کا مانی	۱۲	۱۲	۱۲
پانچا چکن سمانی و شیشی چکن	۱۲	۱۲	۱۲
بروزی مہری کے	۱۲	۱۲	۱۲
کرتے چکن بیل بوئے دار	۱۲	۱۲	۱۲
سے جو سے تیار	۱۲	۱۲	۱۲
کلاہ چکن مہری چکن و شیشی چکن	۱۲	۱۲	۱۲

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزی گولی جسکے پشیر پشیر	۱۲	۱۲	۱۲
چاہر کے کچری جانی	۱۲	۱۲	۱۲
کلاہ گولی و شیشی نما زردوزی	۱۲	۱۲	۱۲
دریشی کلاہوں	۱۲	۱۲	۱۲

## فہرست اسباب موسم گرما

فرد و مالی مہر و گولٹ سلی	۱۲	۱۲	۱۲
سوزی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
لیان میں سوزی و کس نما	۱۲	۱۲	۱۲
عمدہ جوئیہ	۱۲	۱۲	۱۲
بابا پوتہ چھا اور چھا	۱۲	۱۲	۱۲
نایاب عمدہ	۱۲	۱۲	۱۲

## پائین کھانہ والی نمیا کوئی خوشیہ اور شیشی گولیاں

کہاں ہیں احباب بن کوغیر۔ مشک و خضار منڈے والے  
کہ میں اسب نو شیشی و مرغ کی بار و کما  
وایت زبان کی اوتہ زبان کی کچھ لہر لہر  
لہری۔ گولیاں اعلیٰ و سوزی و کس نما  
بسیبہ میز سوزی و کس نما و کس نما  
سوزی و کس نما و کس نما و کس نما  
معدن قلب مجھ رنگ خسار بلاب و کس نما  
تباہی دندان و کس نما و کس نما  
گولیاں و کس نما و کس نما  
قوام جسکی گولیاں میں فی ذریعہ  
زور و کس نما و کس نما  
محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن

## ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا

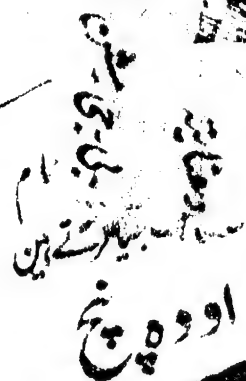
۱۔ کبیر سے سارے ہندوستانی ستھانین آج کل  
۲۔ دما جیسے دوا چھلنا ہوس دوام کے دو ایک ستھان  
۳۔ تباہی  
۴۔ تیار رہے اس دوا کا استعمال کیا جاوے گا  
۵۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۶۔ اس دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۷۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۸۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۹۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۱۰۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو

د سوزی اسٹیکٹیا اور دینا کلا کر گولیاں بنی ہیں مفر و شیشی  
رک رہا اس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے اسکی کمزوری  
سے پیدا ہوئی ہوگی کمزوری قیمت ایک شیشی  
مقوی مہری کی گولیاں کہ کافیا لہو و غبرہ ان گولیاں  
آزاد ہونے میں دو ہفتہ کی عرصہ میں گولیاں کی شیشی قیمت  
رویداد اک حصہ ایک شیشی چار شیشی تک  
امروہ حق مستور لہو کی دوا ہے۔ ایک شیشی کے مستور کی  
دوا ہی ہر طرف کا کس کی دوا ہے۔ ایک شیشی کی کمزوری یہ  
نماگ میں درد و غبرہ ہوتا ہے اس دوا کے استعمال سے ہر کمزوری  
دور ہو کر رہے گا۔ ایک شیشی کے مستور لہو و غبرہ ان گولیاں  
تحت ایک شیشی کے مستور لہو و غبرہ ان گولیاں  
مستور لہو و غبرہ ان گولیاں کی مسلسل حال مستور شیشی  
کے پوری کتابت ہوتی ہے۔ دھکا کرنا ہے۔  
ڈاکٹر برین کی گولیاں و شیشی دوا تیار ہوتی ہے شیشی  
تحت

۱۔ کبیر سے سارے ہندوستانی ستھانین آج کل  
۲۔ دما جیسے دوا چھلنا ہوس دوام کے دو ایک ستھان  
۳۔ تباہی  
۴۔ تیار رہے اس دوا کا استعمال کیا جاوے گا  
۵۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۶۔ اس دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۷۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۸۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۹۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو  
۱۰۔ دوا کے واسطے ایک ایک کا مانی ہو گیا ہو





[illegible]

# ضروری اشتھار

چونکہ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۲ روپہ روالے بکسنگی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپنس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴۲ روپہ ۸ روپہ ۱۲ روپہ کے بکس قریب قریب ایکساں قد کے ہیں مگر گولیوں کے مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴ روپہ کو ۸ روپہ اور ۸ روپہ کو ۱۲ روپہ بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے ہٹنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انیڈکپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

## مزانما و لکش



بفارم اسکیم

ہو کر منظور آگیا اسب اسکیم  
جس کے اوپر ہو گئے ہیں بعض دھیم  
ہفتہ ایڈورڈ کی ہر شاہی شیش  
لیکن ہیں لارڈ مارلی اسکی قسم

عہد آزادی

بہمت افزا ہی لارڈ اسٹو کا عہد

آزادی بڑھائی گایہ آزادی کا عہد  
ہر صوبہ میں کو نسل سے ہو گئی کام  
منہد میٹھا کر گیا سب کا آزادی کا

کپڑے جاری ہونگا

کل ہند میں سو گھنٹے کی شمیم  
شاہ ایڈورڈ کا یہ ہے لطف عہد  
شائع ہی ہو گیا گزٹ میں وہ لو  
ہو جائیگا جنوری سے جاری اسکیم

ممبری کی خواہش اور عمر وزید

کہتا ہوں یہ میں بھی ممبر بن جاؤں

## بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے  
اگر بچہ چڑچڑاہی - معدہ ضعیف ہو تو اسکو

اسکاٹ کا امشن

دینے میں توقف نہ چاہیے

اگر خد قطرے دودھ میں ملا کے دیئے جائیں تو بچے میں تغیر معلوم ہو بچہ خوش  
بیشاش چائیکلا ہو جائے اور غذا (جو صحت کی نشانی ہے) مز کھائے

ماحقہ سے نہیں چھوڑا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (متحد)

دوا سازان

لندن انگلینڈ



خواہش عمر کی ہو میں ممبر کسلاؤں  
اس فکر میں کچھ بھی غلطان ہوا  
میں اور کو نسل کی ممبری بنان

خوشامدی خیالات

ہکو تو کو نسل سے رکھیں گے دور  
اے - بی - سی - ڈی ٹی بھی ہر ضرور  
مذکی بھی چلائی گئے اشارہ پر خوب  
ہم بھی تو ہیں یا بچوں سوار زمین

ممبری کیلئے کوششیں

ہر ایک کو اب تو ممبری کی سوچھی  
یالون کہو جنگ زرگری کی سوچھی

## راندراکینی

سوار ناٹیکا

سب قسم کی تھون خصوصاً وہاں تپک تیر بہت علاج  
فی بکس ایک درجن سے علاوہ محصول آک

پرو میہا بچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب  
تعجب انگیز دوائی بول عصم علاوہ محصول

راندراکینی

بان سگلی ڈاکخانہ عالم بازار کلمتہ

۹-۱۰-۱۳





## ”رامائن“

اور  
”پرمات“

بعض لوگوں نے پرمات کی پداوت اور رکھا کی  
رامائن دونوں کی شاعری کا موازنہ کیا ہے  
پرمات پداوت کی شاعری کو رامائن کی شاعری پر  
فوق دیا ہے۔ پداوت کے متعلق ملک مہر  
چالسی اور رامائن کے متعلق تلسی داس ہیں  
تلسی داس کی تعریف سے بیشیہ بالیک کی رامائن  
سے مذکوریت میں تھی۔ مسیح نے ہایاک ہاؤ  
نصیہ کو فارسی میں نظم کیا ہے۔ اس سے میرا  
مطلب یہ ہے کہ بالیک کی رامائن اور تلسی داس  
ان دونوں کے قصوں میں کسی قدر کمی اور شبہی  
ہے۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں نے پداوت کو  
فوق دیا ہے ان کا گھڑ رامائن کی شاعری پر کتنا تک  
یہ فرض سکی ہے۔ میں ان دونوں کتابوں کو اچھی  
طرح دیکھا ہے۔ بلکہ ملک مہر کی ایک دوسری  
کتاب کو بھی جس کا نام ”اکھراوتی پنجا اور جو کیا  
ہے۔ میری سمجھ میں پداوت کو رامائن کے  
ساتھ وہی نسبت ہے جو انشا کے فائق کو  
نگہستان کے ساتھ ہے۔ اس میں کچھ شک

نہیں کہ تلسی داس نے پرجل فلاسوفی بہت مرت  
کی ہے مگر پرجل شاعری کو فی آسان چیز نہیں جو  
اصلی حالتوں کے نقشے جو تلسی داس نے  
رامائن میں کھینچے ہیں۔ وہ ابھی تک اردو میں  
تو نظر نہیں آئے۔ ہاں۔ دنیا کی اور کسی زبان  
میں ہوتا تو ہوں۔ پداوت اور رامائن کی زبانوں  
میں بڑا فرق ہے۔ پداوت کی بھاکھا بلکی ہے۔  
رامائن کی گرائن قدر بھاکھا کے لئے میں نہیں  
تکسکتی۔ رامائن میں جہاں کہیں تلسی داس نے  
پیمان کی سادگی سے کام لیا ہے وہاں بھی  
شاعری کا کمال دکھایا ہے اور شعر کو سہل مقنع کر دیا  
ہے۔ اور جہاں مضمون انفرنی کی چیزوں تو

وہ وہ مٹا فتن صرت کی ہیں جبکہ صرت کرنا اونہیں  
کے سے عالی خیال قادر الکلام کا کام تھا۔

میر سے سنا ہے اس وقت نہ پداوت نہ  
ن رامائن لیکن دونوں کے شاعر انہماکات  
ضرور باغ میں بھرے ہوئے ہیں اور  
دونوں سے شاعر بھی کچھ نہ کچھ یاد ہیں۔ پداوت  
اور رامائن کی لفظ فنون میں جو فرق ہے۔ میں  
نہم کے حوالہ صرف اس پر دیتا ہوں کہ رامائن  
ہو سکتا ہے۔ نہ ہم پداوت کے ساتھ نہ کچھ نہ کچھ۔

پرمات اور رامائن کے موازنہ میں کچھ  
چیزیں ہیں۔ ۱۔ پرمات میں پداوت کا لفظ  
ہے۔ ۲۔ پرمات میں پداوت کا لفظ  
نہم کے حوالہ صرف اس پر دیتا ہوں کہ رامائن  
ہو سکتا ہے۔ نہ ہم پداوت کے ساتھ نہ کچھ نہ کچھ۔

میں ہی مسلمان ہوں۔ اگرچہ میں اس کا  
کہ ملک مہر مسلمان اور تلسی داس  
بھاکھا میں کتاب تصنیف کی۔ ان کی تصنیف  
کو رامائن سے بہتر ہے۔ رامائن کے برابر  
تواوں۔ انصاف کا جواب ہوگا۔ وہیم تصنیف کا  
الزام مجھے رکھا جائیگا۔ نہ ہم وہاں تصنیف  
جو دونوں کتابوں کو جواب دے سکے۔ اور ان  
مطالب کو خوب سمجھے ہوئے ہیں۔ مجھ پر ضرور  
تسلیم کرے۔

میں اور کسی صاحب کا مضمون تو دیکھا  
صرت سید ناصر علی خان پادر کا مضمون ”کھلا  
میں دیکھا۔ تعجب کی بات ہے کہ وہ خود ہندی  
زبان سے اپنی ناواقف کو تسلیم کرتے ہیں مگر  
پداوت اور رامائن کا موازنہ کرنے پر تیار  
ہوئے۔ رامائن کا تو کوئی شعر انہوں نے  
لکھا نہیں لیکن پداوت کے چند اشعار لکھے ہیں  
جو لکھے ہیں۔ (میں اچھے اچھے اشعار پداوت  
میں موجود ہیں مگر زبان کی ناواقف سے وہ  
عمرہ انتہا ب نہ کر سکے۔ یہ انکی جولانی  
ہے کہ جس زبان کے نہ جانے کا وہ خود اعتراف  
کر رہے ہیں اور پھر بھی اسے لکھتے کہ آدہ  
ہو گئے۔

مگر رامائن میرے سامنے ہوتا تو میں اور  
تلسی داس کا موازنہ کر سکتا۔ پداوت کے  
کے دیکھا ہوا۔ میری دوست ہیں اور بہت

انہیں چند اشعار سے تلسی داس کی بلند شاعری  
عالی خیالی۔ مضمون انفرنی۔ اور ان کے بیان کی  
نصاحت۔ بلاغت اور لطافت کو جو ناز کیا یوں  
کے ساتھ ہے خیال فرما سکیں گے۔

افسوس ہے کہ مجھے رامائن کے وہ اشعار  
یاد نہیں رہتے جنہیں ”کیکی“ کی زبان سے  
”راجہ دسرت“ پر ہنر کی بوتھا رہیں ہیں۔ یہ  
اوس مقام ذکر ہے جہاں ”کیکی“ نے دھوکا  
دے کے ”راجہ دسرت“ سے قول  
لیا ہے۔ میں نے بار بار اس داستان کو دیکھا۔  
دل نہ آسورہ۔ میرا حساب دیکھتا تھا تب ایسا  
معلوم ہوتا تھا کہ کیکی ”میر سے سامنے  
کھڑی ہوئی“ ”راجہ دسرت“ ہاں پرمات کے  
تیر چار ہی ہے۔ بد نظری اور ”جودل میں  
سما کے پھر نہ کھلیں۔ رامائن ہی میں ہیں۔  
تلسی داس رامائن۔ کچھ تعریف میں لکھتے ہیں  
ایہ خیال ہے کہ رامائن کے اور میں تو کسے تھے  
سنا رامائن اور رامائن۔ رامائن  
میرا رامائن۔ رامائن۔ رامائن۔

## ”سرخ تھون“

بکلاس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
نشی مہر احمد علی مردم۔ بی۔ اے ایل ایل کی  
اصلی درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول بچنا مجلد  
کاغذ درجہ اول بچنا مجلد  
غیر مجلد

شاہد محمد خان صاحب کمیشن آف ایجوکیشن  
یا  
نہر سائل انٹرلوک کے پتے سے مل سکتی ہے۔

میرا نام محمد احمد ہے۔ میرا پتہ  
میرا پتہ  
میرا پتہ









شیطان اور مین

۵۵

عربی و انگریزی

چاہے کہ کی یقین ماسانہ یا نہ ماسانہ

صبح سات بجے تین نماز اور وظیفہ پڑھ کے  
دفتر میں بیٹھا۔ عالمگیر نامہ دیکھ رہا تھا۔ کچھ کام  
بھی نہ تھا۔ سوچا لاؤتو کی کتاب ہی دیکھ ڈالیں۔  
سائنس میں پرکٹا ہوں۔ ہاتھ بڑا ہلکا۔ پیرل اپنا  
شاہنشاہ غازی اور گنگا سب عالمگیر بادشاہ  
ایراکندہ سرقدو کے حالات۔ پڑھا۔ اچھا لیا  
اور دیکھنا شروع کیا۔

سبحان اللہ کتاب کیا ہے روحِ جنت کی  
ہو اسے عجب و لو الامر صاحبِ شریع اور  
ذی استقلال بادشاہ گزرا ہے اور خلافت  
حقہ کے بعد حقیقت میں ایسا جلیل القدر  
بادشاہ کوئی نہیں گزرا۔ وہ میرے آبا سے  
جنت ہے خدا ہے کرم اور سبکی طفیل بن  
ہم ایسے گنہگاروں کو بھی نجات ابدی بخشے  
آمین۔ آمین۔

کتاب کے چند اوراق او لٹے تھے کہ ایک صاحب تصنیف جامعہ میں جبریل علیہ السلام کا نام لکھا ہوا تھا۔ وہاں لکھا تھا کہ یہ ایک مسلمان ہے۔

شخص (حضرت صفات صاف۔ اور سچا سچا  
تومین شیطان ہوں۔ ابلیس میرا  
نام ہے۔

شیطان - شیطان - تجسّے اور مہنس کے۔  
شیطان - جی ہاں - شیطان۔

میں - کہئے -  
شہطان - کچھ نہیں صرف سلام -

میں - آپکا سلام اور مجھ سے - کام  
شیطان - میں سبکو ہی سلام کرنے اور سچے  
ملنے کا عادی ہوں - لیکن اسوقت حسب عادی

اودویج - مطبوعہ - ۹ - دسمبر ۱۹۵۷ء

خود آگاہ ہو گئے ہیں کیا ہوں آپ خود غور  
فرمائیے۔ سب آدمی کام سے آپ فراغت  
اس وقت حاصل کر چکے ہیں۔ آگاہ فرمیت ہو  
اسلئے آیا ہوں کہ دنیا اور زمین جو مجھے غلامی  
سے آڑے کر رکھ کر لوں۔ میں مدت اس فکر

میں تھا کہ کسی صاحب فہم مسلمان سے ملے  
 کچھ امور حسین حقیقت میں مجھے خود فکر ہے  
 مذاہب اک اور خصوص اسلام کی بابت  
 دریافت کریں اور جو شکوکہ ہیں رفع کریں  
 لیکن مولوی صاحبان کی عادت ہے وہ بلا

سیری صورت و سلیقے محمد پرچہ لکھا با حق ہر دم  
علاؤ کرے۔ ان پناغہ بعض صاحبان کے  
بخیال تقدم با حفظ بہا سنگ الترام کر لیا ہے  
کہ وہ صبح و شام چار چار پانچ پانچ سو شبیج  
میرے اور میرا اندازی کرے کوثر ہے  
پناغہ قصہ و صاف آب بھی دو ایک

تسلیج ہے اور ہر لحاظ سے اس کا چوکسہ ہر لو  
میں سے بڑا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ حال ہے  
بھول چوک میں مجھ سے کیا تعلق۔ کام خود  
بھولو۔ مارو مجھے۔ غریب کی جو رو سی سی  
سلیج ہے۔ میں مفت بد نام۔ آپ میں

استغفر اللہ انسانی ضرور ہے کہ میں نے  
نیال کر لیا اگر آپ صاف صاف کہہ سکتے ہیں۔  
اور نام و نشان آیتا دوں گا۔ تو آپ  
میرے سوالات کا جواب تسکین بخش  
دیں گے۔  
پھر یہ آکر شہنشاہت ہو کہ کوئی نہ کوئی

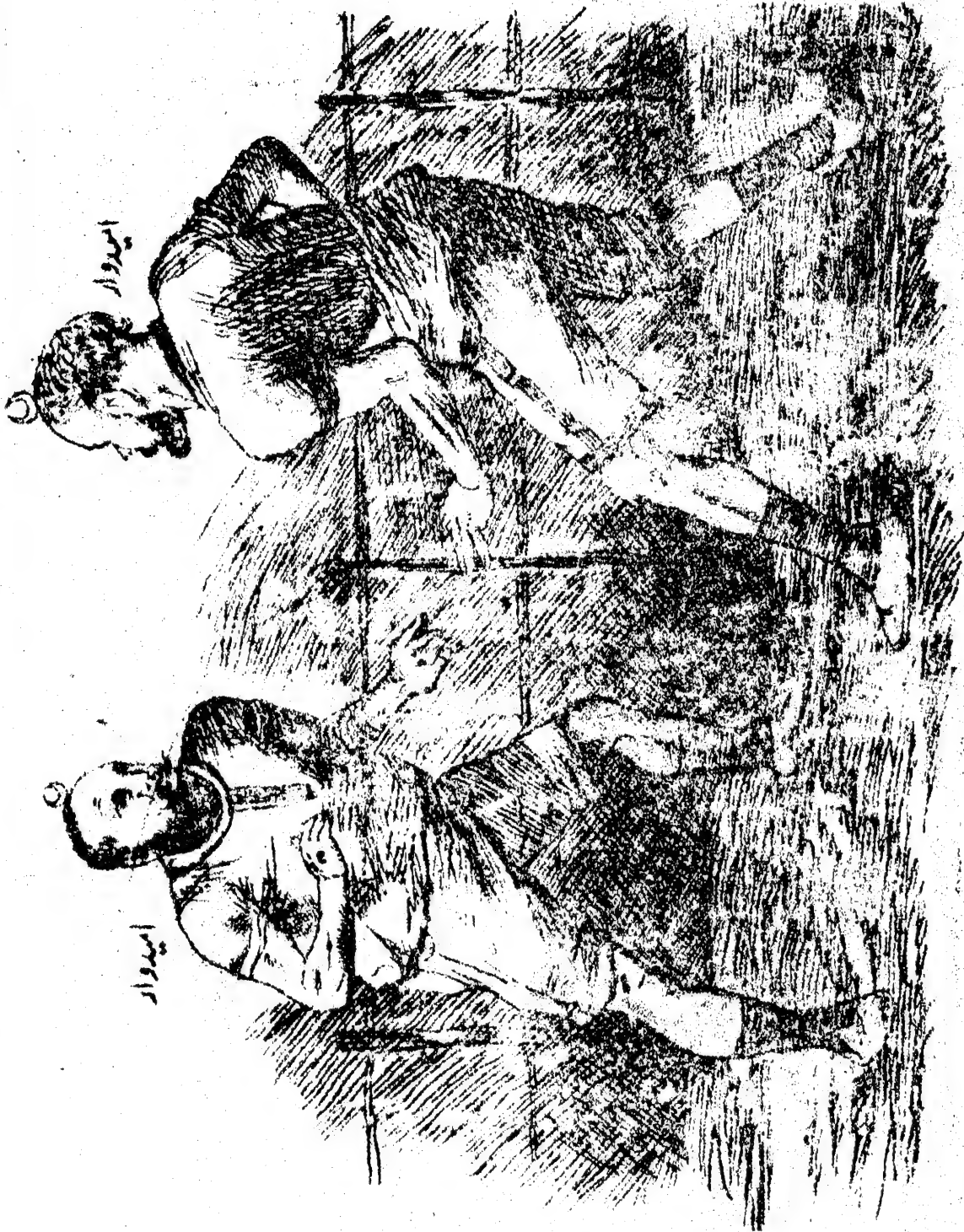
اس امر میں بھی ضرور ہے شاید اس کتاب کے مطالعہ سے محروم کرنے کے لیے (عامانگہ نامہ پر ہاتھ رکھ کے)۔

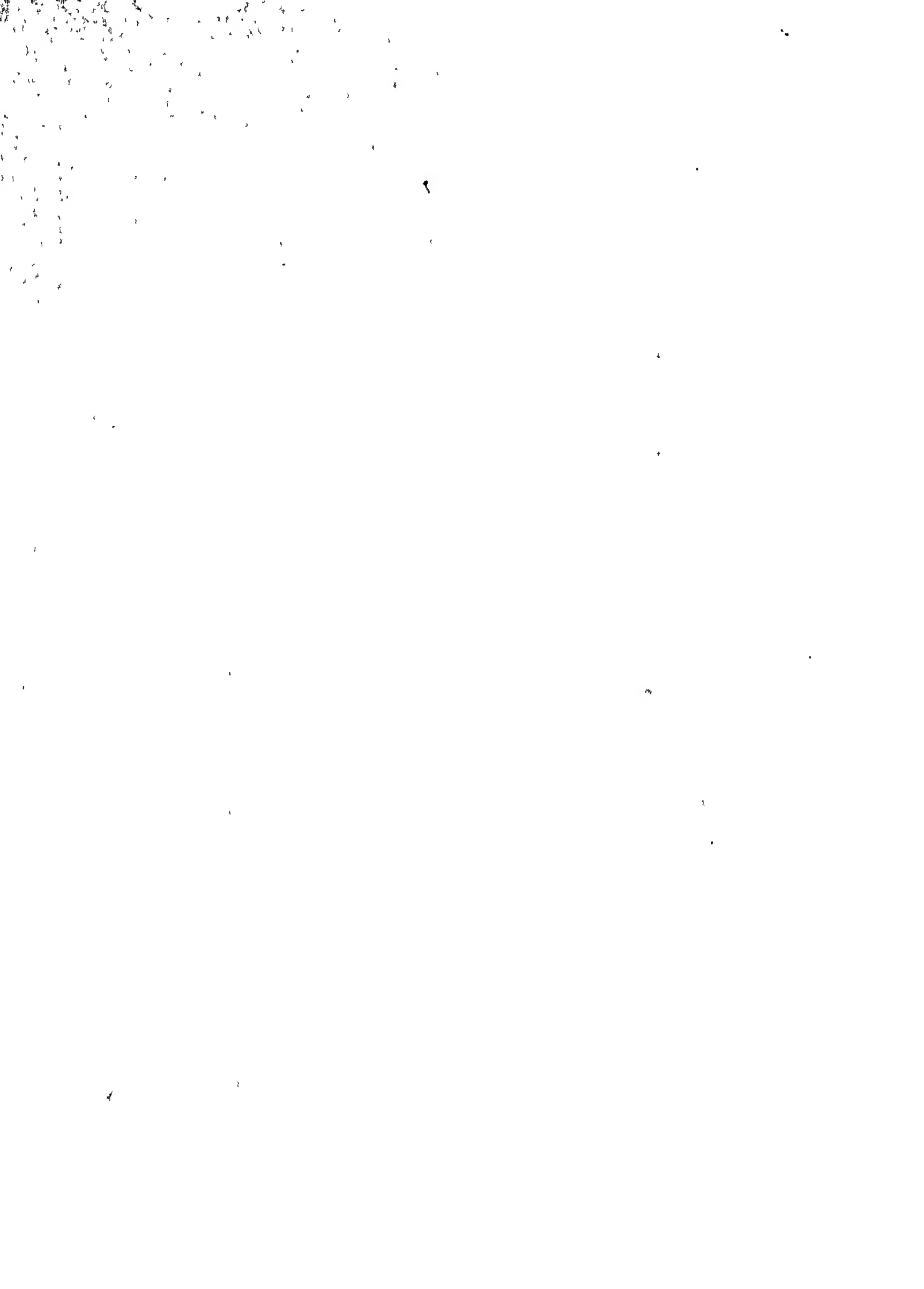
شیطان - ہنس کے کیا بلند پر از ہو  
کتاب کے چھوڑ دینے میں اور اسوقت

نہ بدھنے میں کون دینی نقصان ہوا جاتا  
ہے۔ تعلیل تو یہی ہے۔ صرف دو گنہ  
یا اس سے کم وقت دیجئے یہ تو ظاہر ہے  
کہ میں آپ کا مکمل بشارت کلام امت محمدیہ میں  
کر سکتا۔ کچھ میرے جسم کے بومین تو یہ  
تاثیر سے نکلے۔ کہ کو سنا آیا اور اشارہ دیا

میں نے یہ تو یہی بات کہ قریب آیا اور اس کے  
پھر آیا۔ بات سمجھے۔ جواب دیجئے۔  
میں چلا جاؤں۔ اپنا شغل فرمائیے۔  
میں نے یہ تو یہی بات کہ قریب آیا اور اس کے

# میری کونسل کے امیدوار















بھی بل ڈاک (گلڈنگ) ہو رہا جسکی  
تکلیف نفیسی - انگلش ای ٹی  
الوجی اور شخصی ذاتی تواریخ سے  
بجوبی ہو سکتی ہے۔ پس حضرات ترجم  
مقررہ ذاتی کا پتہ لگے مین ڈالنے اور  
مجھے کو نسل مین غوطہ نشین کی اجازت  
دلو ایسے۔

اپکا خیر خواہ و نادر  
اسرائیلی

## ریدر

لشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اسلیم  
پر دج کیے جاسکتے ہیں کہ اور حضرات جو  
ایک خاصوٹس مین توجہ فرمائیں اور شکریہ  
کا موقع دینے۔

خدا رب تعالیٰ عبدالحکیم صاحب  
ڈون ڈیسن کمپنی لندن  
مسٹر اس آر دین کمپنی  
لندن

## صحت کس طرح حاصل کرنا

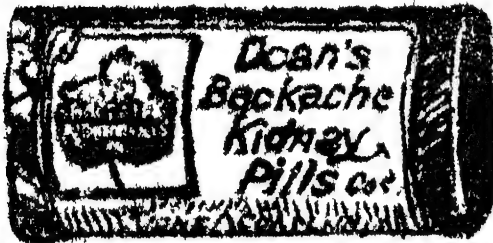
آزاد فکرت بہت ہی کاسبب پیشاب کا تیزابی اودہ ہے کہ چونکہ  
کمزور اور ضعیف کسٹ خانہ میں سے خطرہ پیدا ہوتا ہے  
اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پر ہی جسم کا صحت کا  
بہت کچھ خارج ہوتا ہے گردن کے فصحت اور صحت کی علامت  
حسب زراعت بہت ہی کاسبب پیشاب کا تیزابی اودہ ہے کہ چونکہ  
اور اسکا رنگ غلابا اور حلاوت ہوتا ہے۔ پیاسا پیشاب گناہم  
ہر نفعی معلوم ہوتا ہے۔ وہی کمزوری۔ دوسرے چھان کی تیزابی  
نظر کا حلاوت ہے۔ پکڑنا۔ جوڑن میں صحت کا تیزابی۔ حلاوت  
ہونا اور جسم کی عافیت وغیرہ۔ کہ توجہ دیکھ کر تو پیشاب کے  
امراض گنتی۔ جلد ہر تیزابی جس اور گردن کا احتیاط  
ہیئے مشاوریستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ چونکہ کسٹ میں  
آبائی اور اس خیال کے جلتے ہیں پیدا ہوتی ہیں کسٹ کی قدر  
بہت اور اگر مکی گولیاں نہ دے دے تو ایک ایک کٹائی جس  
گردن کا ویشاب کے اعصاب کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب  
تیزابی مہمان میں سے کٹائی میں دھرتی ہیں کہ جن وجہ سے  
مردمیت حاصل ہوتی ہے اگر آپ ابھد بنا جاتے ہوں  
تو گردن کا اچھا رکھنے۔ گردن کی دلتشت۔ دھرتی گولیاں  
دے دے تو ایک ایک کٹائی جس اور گردن کے لیے تجربہ دار  
میں اودہ اچھا رکھتے ہیں۔

# یاد دہانی

۱۹۰۹ء کا آفتاب لب بام ہے۔ جن حضرات معاونین  
اودہ پنچ کی پیشگی ۱۹۰۹ء کے ساتھ ختم ہوگی۔ اولے  
امید ہے پھر پیشگی ۱۹۰۹ء مرحمت فرمائیں گے۔

تلا

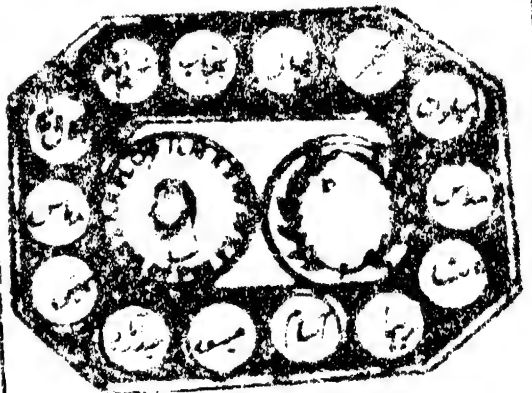
نیچر اودہ پنچ اخبار  
لکھنؤ



۱۹۰۹ء کا آفتاب لب بام ہے۔ جن حضرات معاونین  
اودہ پنچ کی پیشگی ۱۹۰۹ء کے ساتھ ختم ہوگی۔ اولے  
امید ہے پھر پیشگی ۱۹۰۹ء مرحمت فرمائیں گے۔

# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و اخلاخلیل الرحمن

## پارچہ والی گلی لکھنؤ



یہ قلمی سارنفلکٹ سرکار لکھنؤ نے نفاذ کیا  
لکھنؤ میں اشیا ذیل کی عوامی کے صندھ میں عطا  
فرمایا ہو جو قلمی مین ہوئی اسی جو شکس کا بنایا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہا ہے  
ملک دوست حضرت کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فراوان بکر بہ پورا سارنفلکٹ جو

### فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس بن وضع کام	طول	اغرض	شرح قیمت
تھان والی ہل بوٹیاں نہایت	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کا مانی یعنی چکن کے	۱۰	۱۰	۱۰
گل دیو نوں میں پر ہار کا مانی	۱۰	۱۰	۱۰
بنی ہوئی	۱۰	۱۰	۱۰
برہان چکن بوٹیاں طرح طرح کی	۱۰	۱۰	۱۰
دو پٹے کا مانی سنہری بیگات	۱۰	۱۰	۱۰
کے لائن	۱۰	۱۰	۱۰
رو پڑ چکن جسکے گل بو نوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
پر ہار کا مانی	۱۰	۱۰	۱۰
ساری چکن جسکے ہل بو نوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
پر ہار کا مانی	۱۰	۱۰	۱۰
پانچا سے چکن سوئی ویشی چکن	۱۰	۱۰	۱۰
بڑی مہری کے	۱۰	۱۰	۱۰
کیرے چکن ہل نوے دار	۱۰	۱۰	۱۰
سے جو سے تیار	۱۰	۱۰	۱۰
ٹلاہ چکن و بلی جو گوشت عمدا	۱۰	۱۰	۱۰

نام جنس بن وضع کام	طول	اغرض	شرح قیمت
کلاہ موزی گولی بسکو بسکو	۱۰	۱۰	۱۰
عامر کے کچری جاپی	۱۰	۱۰	۱۰
ہار گولی وکشی نما زرد وادی	۱۰	۱۰	۱۰
درہ چکن کلاہیوں	۱۰	۱۰	۱۰

### فہرست اسباب موسم گرما

فرمانی موسم گرما کوٹ	۱۰	۱۰	۱۰
سلائی تیار	۱۰	۱۰	۱۰
نجات تین سکرو واکس نہایت	۱۰	۱۰	۱۰
عمدہ خوش رنگ	۱۰	۱۰	۱۰
بلک بوش جھانڈا و جادو	۱۰	۱۰	۱۰
نہایت عمدہ	۱۰	۱۰	۱۰

### پائین کھانویں تبا کوئی خوشبودار مشک گولیان

کہان ہیں عالیہ ہن کو غیرت و مشک حق بائے والے  
کہ ہر جن لب لوشین یہ سرنی کی بہار دکھاتے والے  
ذرا دھڑلہ شریعت لائین اس روحانی و راحت خیالی  
و فرشتہ زبان کی لذت زبان کی نکھت کو باطن و باطن  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیار چیزیں مل جاتی ہیں اور براہ لطیفہ کے نہایت  
مرادہ دار خوش ذائقہ نقوی و مرغ و مرغ والی و مرغ  
مغرب ملک بھر تک رخصار عذاب رطوبات نفعیہ  
میں لکھان فصیحی خون و غیرہ وغیرہ کے ہیں -  
گولیان درقداری ڈیڑھ ۲ توکہ قیمت ۵۰  
سادہ ۲۰ توکہ ۱۰  
قوام زبکی گولیان میں فی ڈیڑھ ۵ توکہ قیمت ۵۰  
زرد ۱۰ - یعنی پتی دار تبا کوئی سیر بجا

### محمد عبدالرحمن و اخلاخلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ والی گلی لکھنؤ

لکھنؤ کے مشہور ذرا کہ ایس کے مین کی بنائی ہوئی

### پانچا سے چکن سوئی ویشی چکن

یہ قلمی سارنفلکٹ سرکار لکھنؤ نے نفاذ کیا  
لکھنؤ میں اشیا ذیل کی عوامی کے صندھ میں عطا  
فرمایا ہو جو قلمی مین ہوئی اسی جو شکس کا بنایا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہا ہے  
ملک دوست حضرت کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فراوان بکر بہ پورا سارنفلکٹ جو

مہو نامی اور تون کوئی بلی و ویشی چکن سوئی  
چکن ہزارہائی بگانی ہو -  
تو کہتے ہیں کہ شیشی چودہ آنہ ۱۵ آنہ ۲۰ آنہ ۲۵ آنہ ۳۰ آنہ ۳۵ آنہ ۴۰ آنہ ۴۵ آنہ ۵۰ آنہ ۵۵ آنہ ۶۰ آنہ ۶۵ آنہ ۷۰ آنہ ۷۵ آنہ ۸۰ آنہ ۸۵ آنہ ۹۰ آنہ ۹۵ آنہ ۱۰۰ آنہ  
قیمت - چوٹی شیشی ۱۱ آنہ ۱۲ آنہ ۱۳ آنہ ۱۴ آنہ ۱۵ آنہ ۱۶ آنہ ۱۷ آنہ ۱۸ آنہ ۱۹ آنہ ۲۰ آنہ ۲۱ آنہ ۲۲ آنہ ۲۳ آنہ ۲۴ آنہ ۲۵ آنہ ۲۶ آنہ ۲۷ آنہ ۲۸ آنہ ۲۹ آنہ ۳۰ آنہ ۳۱ آنہ ۳۲ آنہ ۳۳ آنہ ۳۴ آنہ ۳۵ آنہ ۳۶ آنہ ۳۷ آنہ ۳۸ آنہ ۳۹ آنہ ۴۰ آنہ ۴۱ آنہ ۴۲ آنہ ۴۳ آنہ ۴۴ آنہ ۴۵ آنہ ۴۶ آنہ ۴۷ آنہ ۴۸ آنہ ۴۹ آنہ ۵۰ آنہ ۵۱ آنہ ۵۲ آنہ ۵۳ آنہ ۵۴ آنہ ۵۵ آنہ ۵۶ آنہ ۵۷ آنہ ۵۸ آنہ ۵۹ آنہ ۶۰ آنہ ۶۱ آنہ ۶۲ آنہ ۶۳ آنہ ۶۴ آنہ ۶۵ آنہ ۶۶ آنہ ۶۷ آنہ ۶۸ آنہ ۶۹ آنہ ۷۰ آنہ ۷۱ آنہ ۷۲ آنہ ۷۳ آنہ ۷۴ آنہ ۷۵ آنہ ۷۶ آنہ ۷۷ آنہ ۷۸ آنہ ۷۹ آنہ ۸۰ آنہ ۸۱ آنہ ۸۲ آنہ ۸۳ آنہ ۸۴ آنہ ۸۵ آنہ ۸۶ آنہ ۸۷ آنہ ۸۸ آنہ ۸۹ آنہ ۹۰ آنہ ۹۱ آنہ ۹۲ آنہ ۹۳ آنہ ۹۴ آنہ ۹۵ آنہ ۹۶ آنہ ۹۷ آنہ ۹۸ آنہ ۹۹ آنہ ۱۰۰ آنہ

### دار کا چرب مرہم

یہ قلمی سارنفلکٹ سرکار لکھنؤ نے نفاذ کیا  
لکھنؤ میں اشیا ذیل کی عوامی کے صندھ میں عطا  
فرمایا ہو جو قلمی مین ہوئی اسی جو شکس کا بنایا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہا ہے  
ملک دوست حضرت کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فراوان بکر بہ پورا سارنفلکٹ جو

یہ قلمی سارنفلکٹ سرکار لکھنؤ نے نفاذ کیا  
لکھنؤ میں اشیا ذیل کی عوامی کے صندھ میں عطا  
فرمایا ہو جو قلمی مین ہوئی اسی جو شکس کا بنایا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہا ہے  
ملک دوست حضرت کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فراوان بکر بہ پورا سارنفلکٹ جو

### دار کا چرب مرہم

یہ قلمی سارنفلکٹ سرکار لکھنؤ نے نفاذ کیا  
لکھنؤ میں اشیا ذیل کی عوامی کے صندھ میں عطا  
فرمایا ہو جو قلمی مین ہوئی اسی جو شکس کا بنایا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہا ہے  
ملک دوست حضرت کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طالب فراوان بکر بہ پورا سارنفلکٹ جو



# پانچ روپے دو لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان بننا چاہتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور بجا دس ہزار روپے پچاس ہزار روپے اور لاکھ روپے کی جائیداد کا بلاشرکت غیر ملکی مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک سو نو سو روپے اس ایجاد کا اس مال کیا ہے وہ تمام کے وسط روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔

وہ بھی کشتہ صاعب بہادر لاہو میری تین ہجرتوں کی آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ فی دہائی شرفیہ معین نہ ہو اس کی استعداد کثرت سے بکری نامکون ہے بقول حضرت اعلیٰ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بھرتہ فوائد اور منطوقہ تیل لچ سے محروم ہے۔ سننے سے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شہر کا مقابلہ اس کے سامنے والے کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب الکربلی امین صاحب بہادر انٹرنیشنل میڈیکل سروس حضور شاہ ایدہ وژدہ مستم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انجمنیت کے خزانہ داروں نے عینہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گوشے یا فاسفورس کو چمکا کر خون مصالح بکشت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اسی بجلی کی لائن سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا جیج و تندرست بنا دیتا ہے کہ چرخہ حادث زمانہ اگر تاویز میں ہی نہیں تو بھی پٹ بنو کر بے آب ہو جاوے گا۔

ہندوستان پاکستان اور مالک نی کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لکچراروں معزز عمدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیشن اور باد و استیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی ان بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی میں بے اعتدالیوں کی وجہ باخلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے روح حیات نریاق کامل تیر بہدہ دوا ہے بلکہ اعصاب کی ایک طاقت افزا دوا ہے یہ مقوی روح ہے جو دیوم میں ہی قوت روحیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہ میں وقت و آمداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت مری حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض کو کثرت فوائد اور طغیانی کی نازیبا حرکت سے لاحق و گنجی ہوں اُن سے دفعہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے نامر وی ضعف عام ضعف کثرت سیلان سرحت رقت۔ منہف اعصاب ضعف دماغ ضعف معدہ۔ ضعف جگر۔ زیابطیس۔ اختلال قلب۔ جہانی کمزوری لاغری۔ بیرونقی۔ زردی پیرہ کے لئے اگر اسے تمام منوی دواؤں پر ترجیح دیکر توجہ ہے۔ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے۔ ہنر قوت مدیکار ہے۔ الغرض روح حیات ان سرستہ رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم تہلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ بزدل کہ جو اندہ۔ جوان کو متاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرسہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچائیں برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو نوجوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپ کی آئینہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو نرس جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جبقدر فخر کر رہا ہوں۔ اور فضل ربانی کا شکر جس قدر ادا کروں رہا ہے۔ بلکہ مجھے کیا کر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ تیرہ تہائی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۸۸ روپے) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب و غریب دوا ہے جسکا نام روغن دانوس ہے۔ یہ صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں پھول کی سستی۔ لاغری ویدہ دور کر کے غزوہ طمانت بکال کر دیتا ہے اور گئے گئے رے میں نامر وی کو پورا پورا مردہ بنا کر دم بھر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں جیوڑتا۔ منت ذہن شیشی روغن۔ آٹھ۔ تہائی چار روپے چار آنہ (۸۸ روپے) +

دو نو دواؤں ان کے موجد حکیم محمد شریف آبی اکر اکر کیا کر بر پرائیر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +



WAMPUR  
LIBRARY  
169E.06

تعداد	نوع	ملاحظات
۱	مرد	۱
۲	عورت	۲
۳	بچہ	۳
۴	مرد	۴
۵	عورت	۵
۶	بچہ	۶
۷	مرد	۷
۸	عورت	۸
۹	بچہ	۹
۱۰	مرد	۱۰
۱۱	عورت	۱۱
۱۲	بچہ	۱۲

تعداد	نوع	ملاحظات
۱	مرد	۱
۲	عورت	۲
۳	بچہ	۳
۴	مرد	۴
۵	عورت	۵
۶	بچہ	۶
۷	مرد	۷
۸	عورت	۸
۹	بچہ	۹
۱۰	مرد	۱۰
۱۱	عورت	۱۱
۱۲	بچہ	۱۲



## الوداعی ترانے



خصت کہ صبح کی لگی پھٹنے او  
رونگے جو دس نہیں تو خوش ہو کر سنو  
کیا تازہ و نو بود کھلا جلو  
دنیا سے اب سبھارتا ہی سن نو

(۲۱)

بربادی یہ ہی چرخ کمن کی تگ دو  
کرتا ہے یہ بیداد ہر اک پر تنو تنو

بارہ یہ مہینہ کیا کیا باہ باہ  
تھے تین تیرہ او نیس تنو سن نو

(۳۱)

گر می مزاج کا وہ اُترا پارہ  
اب شیشہ حیات کا ہی پارہ پارہ  
آیا لب لبام آفتاب اقبال  
اب سنہ نو ہوا جہان نو دو گیارہ

(۴۱)

دیکھ لائیگا بہار ہر گلشن نو  
انداز دیکھ لائیگا بت پر فن نو

ہر بات نئی جو ہو گی کیا سنو سنو  
سن نو کی جگہ پہ لائیگا کیا سنو سنو

(۵)

بر سے خوشی شادی کی کچھ ایسی رو  
عشرت کی غم بھی تو لگا کو آئے  
سنہ نو کو سنسی خوشی سے رغبت کر دین  
اند کرے جلد کہیں سن نو آ

ماہ



## ہندوستان میں بچے

منعیت کرنے والی آپ وہو سیم بہت کچھ بہت اوتھا میں ابتداء میں اونکی  
ہڈیوں اور اعصاب کو لوہا کر کے کیواسطے اور تعمیر جسم کرنے والی دوا کی  
حاجت ہوتی ہے۔



اسکاٹ کا ایلشن

بچوں کی ہڈیوں اور جسم کو خوب بناتا ہے

یہ ایک نمونہ ہے

بہ استعمال بہت جدتہ ظاہر ہوتا ہے

ہاتھ سے زمین چھو ہے

سب دوا فروش سے بیچتے ہیں

اسکاٹ و بونامیٹر دوا سازان

لندن انگلینڈ

## راہنڈرا کمپنی

سوارنا باٹیکا

سب قسم کی پتوں خف و سدا بالی تپ کا تیر بہت علاج  
فی بکس ۸ سرائیک و جن صر علاوہ محمولہ اک

پرو میما پوٹوش

امراض سوزش بول و غیرہ و منعیت اعصاب کیواسطے

تعبیب انگیز دوا فی بوتل ۸ صر علاوہ محمولہ اک

و عا / معہ حصول اک

راہنڈرا کمپنی

بان بگلی ڈاکخانہ عالم یا نیا کراکتہ







# میر کا سرمہ

پانچم از روئیہ کا انعام  
(۵۰۰۰)

پانچم از روئیہ کا انعام  
(۵۰۰۰)

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشنر انگریز امین صاحب بہادر گورنمنٹ (پنجاب)

موزا انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر ہونے والے اور ولایت کی یونیورسٹی کے رکن یافتہ پوربین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ اصل میں ذیل کیلئے ہے صنعت بعد از تاریخ کی چشم دھند جلا پڑوال غبار بھولا سیل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا غارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجا اورادیہ کی اکھوں کے مرخصیہ شراب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور بینکس کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے۔ لیکن کوئی شخص تک کہ یہ سرمہ یکساں سفید بہ قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ کا فائدہ اٹھا سکیں۔ چشم فتنہ جو سال بھر کیلئے کافی ہو بلوغ دور پہنچا میر کا سرمہ سفید اصل قیمت فتنہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ خراج ڈاک بذمہ خریدار نہ دے۔ کیونکہ اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے اور جہلی میرے کے سرمہ کو اشتہار دینا چاہئے۔



۱۱

پروفیسر میا سنگھ الہود الیہ مقام مبارک ضلع گودا سپور (پنجاب)

انست بڑا کر اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہے

(۱) میں نے میرے کامزہ جو کہ سردار میا سنگھ ڈاکٹر کیا ہے ان مرخصیوں کی انکسین بہت گہرا اور جادو جادو استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں حاصل ان مرخصیوں کو اسلئے جسکی ڈاکو نسو پالی جاری رہتا ہے اور ہند اور غلام اور کز وکھا نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔  
(۲) راقم اکبر برج اصل ٹھوس راہداد ملیم اسسٹنٹ سرحدی و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور والے سرحدی گورنمنٹ کے جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب بتلیہ میں نے اس کے میرے سفید سرمے کو تقریباً تیس مرخصیوں میں استعمال کیا جو کہ موتیا بند دھند بھولا۔ ناوہ انکسین زخم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ان مرخصیوں پر آج کل سرمہ استعمال کرنے سے اکثریت ہو سبھی تقریب سنی تھی وہ بیا ہی استعمال میں مفید اور تیرہ حد پلایا میری رائے میں اسکا سرمہ شل بڑیہ کو بین بذریعہ ڈاکھا نہ جلت اور ہر گز ان کو فرار کی معرفت فروخت نہ ہونا چاہی تاکہ ہر وہ وغیرہ آج کے سرمے سے مستفید ہو کر انکو دعایہ فرما یاد کرے۔ بلکہ میرا بانی الیٹو میر کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم دی۔ بی۔ پوسٹ بھیرن۔  
راقم ڈاکٹر چودھری امیر خان میڈیکل انجی ریخ فانا توں دیرہ خاڑی خان۔  
۳۔ مین میر کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب

بنایا ہے۔ آپ خود اور جیت بیا ویر استعمال کر کے دیکھا کریں میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ سرمہ میرے کامزہ نہایت ہی مفید اور انکسین کی تمام جادو کیو اسلئے اس کے حکم رکھتا ہے میں نے ابھی تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو جنکی انکسین میں ذرا بھی کی قسم کی شکایت ہے۔ برست زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند غارش۔ سرخی چشم کو اسلئے تمام انگریز اور دیاتے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ میں اسلئے اسلئے سے دھند دھند میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکر یہ الفاظ انگریز میں ہونا چاہیے۔ ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ آج اس سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھا لیں اور ہر طرح کی انکسین کی بجا روں کی نجات حاصل راقم ڈاکٹر بھٹ ڈاکٹر ام صاحب اسسٹنٹ جرن ڈاکٹر حسن پوراب صاحب اور ڈاکٹر ریاست جادو پور (۴) جناب سردار صاحب اجویلیٹ سرحدی میر کا سرمہ تجربہ آپ کے سرمے پاں میں بچا تھا اسکو میں اپنے چند مرخصیوں استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں اسکا ایجاد سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کز وکھا نظر اور توں دیرہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے اور سوکت تک میں نے اسکی بجا روں کے مرخصیوں پر خاص کر استعمال کیا ہے

آئندہ میں بیا روں میں مفید پاؤنگا۔ انکی نسبت بعد کو کھونگا۔  
(۵) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بتلیہ میں نے اس کے یوٹان سفید سرمہ میر کا منگو آرا استعمال کیا۔ اور ہر جگہ فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ اسکا سرمہ جلا مران چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقنت بخشا ہے۔ تیسروں فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اس کے حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑا کرانہ کیلئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔  
راقم صاحب کنور چتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست بھگوال اور دھ۔

پانچم از روئیہ کا انعام  
(۵۰۰۰)  
اگر کوئی شخص میرے کے سرمے کی سندت میں جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی مرضی ثابت کرنے لے تو اسکو مبلغ پانچم از روئیہ کا انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے امر تشریف میں ہی طلب کے لئے مارج سنہ ۱۳۰۷ سے جمع کیا گیا۔



## پھر وہی زبان

اور

## وہی بیان



”مسلما سے عام“ کی دوسری جلد کے تیسرے نمبر میں جیسے صفحے سے حضرت ناصر علی خاں بہادر نے وہی بھرتی پھر شروع کی ہے جسکو وہ باخوبی صنفے تک بھر چکے ہیں گویا پیر پیر حضرت نے اپنی اور اپنے قلمی تعریفوں کے واسطے نکالا ہے۔ اور کچھ اس سے غرض نہیں ہے۔ آغاز مضمون میں جسکی سرخی ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ حضرت یہ شعر تحریر فرماتے ہیں :-

لطف وصال یار کوئی ہم سے سیکھ جا

کہتے رہے ہیں قصہ ہجران تمام رات

اس شعر کے لکھنے سے میرا مقصد صرف سبقت ہے کہ حضرت کے جس مذاق غیر مذہب کی حالت میں بار بار ظاہر کر چکا ہوں۔ اور اس نقشہ ملک کے انشا پر داز پھر ملاحظہ فرمائیں۔ چار پانچ سطروں کے بعد پھر یہ شعر لکھا ہے :-

ہوتی ہے صبح دیکھتے تھوڑی سی رات

کروٹ اور صر کی لیجیے یہ کون بات ہی

”بے قدری کی شکایت فضول ہے۔ آپ اپنے مذاق کی شکایت کیجیے بھلا جس رزو میں سوا اس مذاق بازاری کے اور کچھ نہ ملے اور سکی قدر کون کرے۔“

کہ وہ ایسا خلافت تہذیب کیون واقع ہوا یہ شکایت او سپر طرہ ہے کہ لوگ ”مسلما سے عام“ کو لے دیکھے ہوئے واپس کو دیتے ہیں اور ڈاک کا محصول دو چند دینا پڑتا ہے کوئی پوچھے کہ حضرت بے مانگے پرچہ بھیجتے ہی

کیون ہیں؟ ایک طرف تو آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نہ ”مسلما سے عام“ کے لیے اشتہارات دیئے جاتے ہیں نہ ایجنٹ دوڑتے ہیں اور دوسری طرف آپ اوستہ بغیر طلب کیے ہوئے لوگوں کے سر ڈالتے ہیں اور واپس آنے پر ”بے قدری“ کی شکایت کرتے ہیں۔ آخر دونوں باتوں میں سے کون بات ایسی سہتہ سے ہم پسند کریں؟

حضرت کو یہ شکایت بھی ہے کہ ”اجاب میں سے دو چار قطع محبت کر بیٹھے کہ ایسا ”مسلما سے عام“ لینا پڑے“ میں سمجھتا ہوں کہ قطع محبت کا سبب ”مسلما سے عام“ کی قیمت کا بار نہیں ہے بلکہ اسکا خراب مذاق ہے۔ (اسکی ناقص اردو ہے جسے دیکھنا لوگ پسند نہیں کرتے۔)

حضرت تحریر فرماتے ہیں :-

اردو کی بے قدری میں لوگوں کو گمان ہے کہ شاید ”مسلما سے عام“ چل نہ سکے۔

حضرت نے یہ عبارت غلط لکھی۔ بجائے

”میں“ کے ”مے“ چاہیے۔

پھر تحریر فرماتے ہیں :-

”شرع میں انسان کو ہر چیز میں دراز زیادہ درد سر کرنا پڑتا ہے۔“

یہاں ہر چیز کا محل نہیں ہے ”ہر کام“ تحریر فرمایا ہے۔ آپ تو بہت غلط اردو لکھتے ہیں کہ ”شک کوئی منہج کرے۔“

آگے چل کر اس تمام مضمون میں سوا اس واسطے کہ ”مسلما سے عام“ اب دیکھے جائے جا بجائے واپس آ رہا ہے۔ اور پوچھ نہیں ہے۔ ”ٹیپ کا بند صرف التجا پر ہے کہ ”مسلما سے عام“ کو خرید کیجیے۔ معقول! جی جی ہے یا نہ جی ہے۔ پرچہ کام کا ہو یا نہ ہو مگر لیجیے اور قیمت دیجیے۔ یہ اچھی زیر دستا ہے!!

حضرت نے اسی نثر کے نوین صنف سے پھر وہی راگ بالا شروع کیا ہے جسکا ذکر میں کر چکا ہوں۔

”معرض مہل“ کی سرخی سے ”مسلما سے عام“ کی

## اشعار

## نمائش گاہ ممالک متحدہ الہ آباد

ایک نمائش گاہ صنعت و حرفت کی ایسے پیرانہ جو ممالک متحدہ انگریز و اودھ کے شان کے مطابق ہوا ۱۹۱۱ء میں بمقام الہ آباد ہوگی جس میں کلین خطالات اور ساخت و پیداوار کے طریقے دکھلائے جائیں گے۔

خاص خاص طبقہ (کورٹس) حسب ذیل ہوں گے

۱۔ زراعت -

۲۔ فنون لطیفہ و آرائشی فنون صنعتی -

۳۔ نئی ہوئی چیزیں -

۴۔ لکڑی پتھر اور دھات -

۵۔ عام صنعتیں -

۶۔ تفریح -

۷۔ انجینئرنگ -

۸۔ تعلیم -

۹۔ جنگل -

۱۰۔ کاریگری خواتین -

ابتدائی پراسپیکٹس تیار ہی۔ اسکے اور دیگر مورات کی بابت پتہ ذیل سے خط کتابت ہونی چاہیے۔

جے۔ آر۔ مرہ۔ سی۔ ایس۔

سکرٹری

نمائش گاہ ممالک متحدہ الہ آباد

(۱)

۱۹-۱۲-۹



بقدری پر غل ہے۔ فریاد ہے۔ قدر دانی  
کی التجا ہے۔ تمنا ہے۔ خواہش ہے  
اور کیا رھوین صفحے سے پارہ میں صفحہ تک  
”مذاذندان دولت و جاد“

کی سمری سے امراسہ ہندوستان کی بوجہ  
ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ ”ملا کے عام“  
کو خرید کرین۔ جب یہ حالت ملا کے عام  
کی سبب غیریت سے تمام ادراک بیکار رقی  
رق بق بن سے رنے جاتے ہیں تو قدر  
ہو چکی۔ اگر کوئی ایک بار دیکھ بھی لے تو دوبارہ  
دیکھنے کی اور سے کیا خواہش ہو سکتی ہے۔  
حضرت کی لکھنے کو دیکھنے کی کیا کر سکتے  
کوئی عمدہ سجاوٹ ہو سکتی علمی تاریخی اور اخلاقی  
بحث پر مضمون ہو تو کوئی دیکھ بھی۔  
حضرت نوین صفحے کی کیا رھوین سطر میں لکھتے

ہیں وہ اپنے کیے کی سزا بھگتیں۔ رونا  
کا ہے کیا۔  
حضرت دسویں صفحے کی تیرھویں سطر میں لکھتے  
ہیں۔

”تو لوگ کیسے جانیں“  
”ابن اکیونکر کی جگہ“ ”کیسے“ اس کے کیا معنی  
شاید حضرت کو معلوم نہیں ہے کہ ”کیسے“ اظہار  
وصف کے موقع پر بولتے ہیں مثلاً ”گھر“  
”کیسے“ میں۔ جیڑیاں کیسی ہیں۔ ”کیونکر“ کے  
معنی میں نصیحتوں میں بولتے۔ عوام بولتے ہوں  
تو وہ دوسری بات ہو۔  
حضرت کیا رھوین صفحے کی تیسری سطر میں  
لکھتے ہیں۔  
”جس طرح انسان ناچار ہے“

”ناچار“ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔  
ساتھ عربی لفظوں کی ترکیب درست نہیں  
”ناچار“ لکھنے کی ضرورت تھی۔  
حضرت بارھویں صفحے کی نوین سطر میں لکھتے

ہیں۔  
”۴۵ سال کی رقم بہ حساب پانچ روپیہ“  
اس بجاٹ کو دیدیا جائے۔  
”رقم“ اور ”دیدیا“ جیسے، ”کیوں حضرت  
کیا آپ بول چال میں رقم بزرگ ہے؟ ایسا خیال  
تو نہیں ہوتا ہے۔ پھر آپ ہی فرما سکتے  
کہ ایسی غلط اردو کے رسالے کو دیکھ کے  
سوال اس کے کہ اخلاط کے انبار سے اپنے  
دماغ کو زیر بار کرے کوئی کیا فائدہ حاصل  
کر سکتا ہے؟“

## نمائش مالک

ہو کہ مقام الہ آباد ماہ دسمبر ۱۹۹۰ء میں ہوگی

شرح کرایہ جگہ

کیٹی نمائش گاہ نے حسب ذیل شرح کرایہ نمائش کی جگہ پر مقرر کیا ہے۔

کھلی جگہ بحساب ایک آنہ فی مربع فٹ +  
چھائی ہوئی جگہ آنہ سے ایک روپیہ تک فی مربع فٹ x  
ہر درخواست کے ساتھ یا تجز و پیس رجسٹری آئی جا۔ پیس +  
کیٹی یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ خاص موقع یا کسی بہت عمدہ اقام کے لئے خاص نرخ لے۔  
کیٹی اپنی رائے کے مطابق دس مربع فٹ تک چھائی ہوئی جگہ چھوٹی نمائش اشیاء کیلئے بلا کر  
دے سکتی ہے۔ لیکن ہر صورت میں فیس رجسٹری دینا ہوگی۔ +  
چھائی ہوئی جگہ کے کرایہ میں اخراجات عام روشنی یا بیرونی آگ سے حفاظت اور عام جو کیداری  
شامل ہیں۔ لیکن جگہ لینے والوں کو چاہئے کہ وہ خود ان نظام اشیاء کی جو کی وٹھاٹھ وغیرہ پر سنبھالنے  
اور جو کیداری کے لئے کر لیں اور اگر راکر روشنی کی ضرورت ہو تو اس کی قیمت دین +  
جو نمائش میں اشیاء رکھنے والے اپنے قائم مقام نہ بھیج سکیں اسے اشیاء نمائش کا سجانا اور ان کی  
پرداخت ملا داران نمائش گاہ کے ذمہ چھوڑ سکتے ہیں جسکی شرائط درخواست دینے پر معلوم ہو سکتے ہیں +  
کھلی ہوئی جگہ کے کرایہ میں حق تعمیر ایسے مکانات کا جو کیٹی منظور کر لے شامل ہے۔ لیکن نمائش گاہ  
میں اشیاء کا فروخت کرنا اور مین قواحد کے مطابق ہوگا جو کیٹی بنا لے گی اور جو آئندہ معلوم ہو +  
کیٹی موقع جگہ دینے میں اپنا اختیار کھینچا محفوظ رکھتی ہے۔

بجے۔ آر۔ مرے

آئی۔ سی۔ الین

سکرٹری

دفتر ہائے نمائش گاہ۔ الہ آباد

ہیں۔ جو لوگ اخبار رسالے نکال رہی ہیں  
یہ ترکیب غلط ہے۔ ”رسالے“ میں ”رسالے“  
ہندی کی ہے۔ ”پھر“ اخبار، اور ”رسالے“  
کے بیچ میں فارسی ترکیب غلط کا واو  
لانا صحیح نہیں بجائے ”وہ رسالے“ اور  
لکھنا چاہیے تھا۔

حضرت تیرھویں سطر میں مصرع یوں تحریر  
فرماتے ہیں۔

”ابن ہم در عاشقی بالآغوا۔ لے دگر“

غلط۔ صحیح مصرع یوں ہے۔

”ابن ہم اندر عاشقی بالآغوا۔ لے دگر“

اس مضمون میں بھی وہی فریاد ہے کہ رسالہ  
لے درخواست بھیجا جاتا ہے تو لوگ  
بے دیکھے واپس کر دیتے ہیں اور حصول  
کا جہانہ صاحب رسالہ پر ہوتا ہے۔  
کوئی پوچھے کہ ایک ہی مطلب کو ایک ہی رسالہ  
میں بار بار لکھنے سے سراسر ایک کاغذ کا پتھر  
اور صفحوں کا کسی نہ کسی طرح بے مقصد ہوا اور  
کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ کوئی ایسی فضول  
بیانیوں کو نہایت دیکھے۔ سچی بات تو یہ ہو  
کہ بلا مطلب پر چھبھنا ہی صرف اخبار کیلئے  
نہیں بلکہ اپنے لئے بھی ذلت اور حقارت کا  
مرئیٹ لکھ لینا ہے۔ جو اخبار رسالہ ایسا کرتے



مشرقی اور لاریٹھو کا منصوبہ

آئندہ کونسل کا سامان

تیرہ دست قدرت کے قربان آنکھیں پڑناے میں خوشرو جوان کیسے کیے



حضرت چودھویں صفحہ کی بیسویں سطر میں کہتے ہیں۔

”اھن خالی کے نیچے ایک نکتہ“

کیون جناب۔ یہ نکتہ ”کیسا؟ کیا آج تک آپ کو یہ بھی معلوم کہ ”نکتہ“ اور ”نقطہ“ ان دو اذنی الفاظ کے معانی میں کیا فرق ہے؟ یہ ”نکتہ“ ”نقطہ“ لکھنا چاہیے تھا۔ حضرت پندرھویں صفحہ کی دسویں سطر میں

”دولت خاندانی یا اپنی کمائی کی بدی ہو اور میرا اختیار اختیار“

یا دولت خاندانی یا اپنی کمائی کی بدی ہو اور میرا اختیار اختیار

حضرت۔ سیکھئے۔ آپ اپنی ٹوٹی چھوٹی بٹر کھیتے رہتے۔ کوئی کچھ نہ بوسے گا۔ باب نم

کی ایسی بھر بھر کی جائے متوجہ نہ کیجئے ہندوستان میں اس وقت ایسے ایسے اندھا دیراز موجود

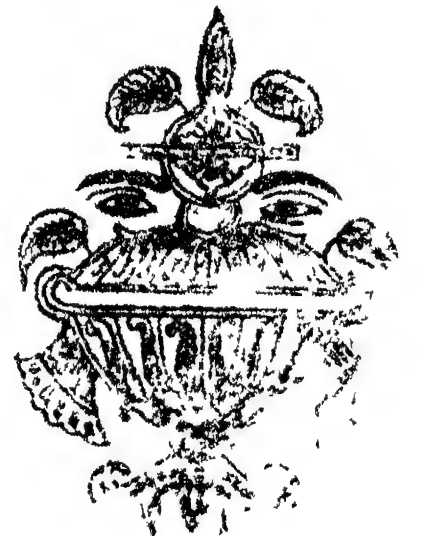
ہیں جنکی تیر و تار کے سامنے آچکا فلم جو

نکلتے سے کی طرح جا بجا کھو کر کھا کھا سک

پڑ جاتا ہے۔ کسی شمار میں نہیں آسکتا۔ آپ تو دنیا نویسی اور بھیر پر اس قدر رحم گئے ہیں کہ ان شمشوں بھی کیجیے ان شالیتہ اگر وہ

لکھنی آپ کو نہیں آئے گی۔

عرق نشستہ زہیدم رخ نکوے ترا  
زمن مرغ کہ می خواہم آبروے ترا



## شیطان اور میں

یعنی

اصلی واقعہ

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴

شیطان۔ آج کے نام سب ہندو اور وید کو  
الہام الہی بنا دیا۔ لیکن انہوں نے مسائل اور مسئلے  
ایسے نہیں بنائے کہ سب الہی میں نہ ہونا چاہیے  
چاہیے ہو کہ جو نہ تاسکے محمد نے اور  
کمالیوں عیسائیوں نے جو اسلام کو دی ہیں  
اور انہوں نے نہیں بڑا کئے جو آریہ پر اعتراض

ہیں۔ یہ ہم۔ ایک خاص ہو فوگ حکم و

مسئلہ سب ضرورت شاید وید کے حکام  
میں ہو۔ جس طرح شیعہ آدم پر دو تون ساتھ  
کے جوڑے کے بابت عقد درست تھا۔

پھر پنج شام کے مولوں کا الگ الگ جوڑا  
جوڑا بندھا۔ پھر دوسرے روز کا اسپیلج

جو جو کثرت ہوئی گئی اولاد آدم میں  
تخلیف لکھتے ہندو کا رواج ہوتا گیا اور خدائی

احکام بدلتے گئے یہاں تک کہ آخر شریعت  
پا بید میں لکھی بند ہو اور اب آخر اس شریعت

غذہ مصطفوی میں تو سب پاک وصاف  
ہو کر حکم اور تفصیلات اور ان سابق کا

دفعہ دخل کر دیا گیا۔ اور تو تو خود ہی باہر  
سب چشم دید واقعہ ہیں۔

شیطان۔ (ہنس کر)۔ بندگی عرض خوب  
اور اچھا۔ عداوت باہم و دشنام دی

جو عیسائیوں نے اسلام سے کی اور کرتے

ہیں۔ اہل تو یہ لائق جواب بات نہیں  
لیکن سن عیسائی ہمارے بھائی ہیں وہ

ہم سے واقف ہیں۔ ہم اونسے کہ مسلمان

کیا ہیں اور وہ کیا ہیں۔ بھائی کی گالیان زیادہ

گراں نہیں ہوتی ہیں۔ ہم اور وہ ایک وطن

کے رہنے والے۔ اونکی دین کی جگہ ہمارے

دین نے لی۔ اونکے ہرے لوگ ہم میں آئے

مسلمان ہوئے ہم وہ ایک ہیں پھر اونکی

بد بانی ایسی نہیں ہے جیسے آریوس کوئی

کتاب عیسائی فرقے کے ایسی دکھلائے

جیسے مسافر نیٹ کی کتاب ہو جسے علامہ

حفنور سرور عالم کو ایسی نمٹش کا لیاں دی

ہیں کہ کوئی مہذب شخص کسی ادنی قوم کے

مہر غنا کو نہیں دے سکتا۔ اور نہ وقتا ہی۔

یورپین پادری کی کوئی کتاب ایسی بد بانی

کی دکھا دے۔ گرا یون اور دیسی ہندی

لوگوں کا ذکر نہیں یہ بھی ہندوستان کی تاثیر

ہے۔ یورپین ایسے غیر مہذب نہیں ہوتے

یہ گرائی خوب اپنی کمان سے یورپ کی لاوین۔

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴

۱۹۹۶ء دسمبر ۱۴



نیا مسلمان قسائی کی دوکان میں بیٹھ جاتا۔ دیسی لوگ کرانی جب ہوتے وہ اپنی کوشیدہ عیسائی اور راسخ الاعتقاد جتنائے کو ایسا کرتے ہیں۔ جیسے عیسائی مذہب۔ ہم اور انگسار اور اخلاق کا مذہب ہوا۔ ان کے ہاں حکم ہے ایک تھپڑ کوئی مارے گاں پر تو دوسرا اگال سامنے کر دیا مارنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بہت نیک اور رحیم پیغمبر تھے۔

شیطان - اچھا - دھرم یہ ہو چکے۔ ہندو بھی اب آریہ کو بتائے یہ مذہب کیوں نہیں سچا ہے۔ یہ تو بت پرست نہیں ہیں۔ میں - بت پرست اور بات ہی اور بڑی بحث ہے۔ ہندو اصل میں بت پرست نہیں ہیں لیکن آریہ یہ ہندوؤں کے مذہب کا میل ہے جس طرح زیور بنانے میں میل مکمل سو پر بنجاتا ہے۔ یا جیسے مسلمانوں کے مذہب مکمل سید احمد خانی خیالات تھے۔ اگر ہندو بت پرست ہیں جسکو میں بھی سمجھاؤں گا۔ کہ ہندوؤں کی بت پرستی اصل میں کیا تھی اور بگڑ کے کیونکر بت پرست ہو گئے۔ آریہ تو مذہباً و اصولاً مکمل طور سے تثلیث پرست ہیں۔ یعنی ایشور وادہ و جیو ایشور وادہ بیکار اگر اہ اور جیو جو۔ جیو نہ تو مادہ بیکار خدا کا کچھ اختیار نہیں۔ عیسائی بھی تثلیث کے قائل ہیں لیکن عیسائیوں کی تثلیث اور طرح کی ہے وہ تو حید سے ملتی ہے یعنی خدا روح القدس اور فرزند۔ جزو لا ینفک ہیں۔ یہاں تو سرے سے سب الگ الگ ایک دوسرے کے محتاج۔ اکیلا کوئی کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ میں ہندو دھرم میں اسکی کافی بحث کر چکا ہوں اونکی کتاب میں دیکھ لو۔

شیطان - اچھا - یہودی - میں - واہ حضرت عزیز علیہ السلام فرزند خدا اوسکے پرسان بھی کفر ہے اور ارتداد خدا کے بیٹیا کیسا۔ قل ہوا اللہ الخ شیطان - تو پھر اسلام ہی اچھا دین ہے۔ میں - بلا شک۔ کوئی نقص توھی بتا۔

شیطان - کثرت ازدواج - میں - دور مرد و اس سے اصول دین میں کیا فرق ہے دین ہے نام خدا پرستی خدا کی تو حید کا وہ اسلام سے زیادہ گمان ہے جو چیز خیال میں آئے وہ خدا نہیں اس زیادہ اور کیا خدا کی کیا دلیل ہے

لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم و نہر یہ دیدہ ایم شہیدیم و خواندہ ایم عقل مخلوق ہے اگر مخلوق تجلی خالق کے اور اک کو پا جائے اور اوسکی ذات کو تو پھر وہ خدا ہی کیا رہا۔ مخلوق کی عقل بھی مخلوق ہے۔ خالق تو منزہ محض ہے۔ اوسپر

کیا قیاس و خیال دوڑے۔ بے صورت بے مثال۔ اگر خالق کو مادے کی ضرورت ہو تو اوسکی تخلیق کی کیا صفت رہی ہو خدا ہے جو نیست سے هست کرے۔ مادہ کا بھی وہی خالق ہے اور وہی صانع وہی رب ہی وہی واحد۔ قل ہوا اللہ الخ دار۔ شیطان - پھر وہی حرکت یہ بد زبانی پچھنی آریہ پر تو بد زبانی کا الزام اور عجیب شریف پر بد زبانی مردود ہے معنی۔ میں - یعنی یہ کہ تو بارگاہ خداوندی کا مردود ہے۔ شیطان - میں مردود ہوں۔ خود رافضیت و گیران رافضیت - تم آج صبح کی

قابل زیارت کتب دینیات و تصوف	
شرح اسماء الہی - فضائل استغفار - ذخیرہ معنی -	۸
فضائل خلفاء اربعہ مفید لائق - دلائل البرکات	۸
ان کتابوں کے مطالعہ انسان عقل مند بناتا ہے	
خزینہ نضاح - گنج ذراست - عظمت انوار - آئینہ نزد	۸
کتب حکمت جنکا ہر شخص پاس میں ناہیا ضروری ہے	
انسانی زندگی - بہار زندگی - راز مخفی - چشمہ حیات	۸
درد انگیز واقعات دل ہلا دینے والے وقتے	
طلسی بدلہ - رقص بسمل - قتل نظیر	۸
عشق محبت کا مخفی راز سچی محبت کا نتیجہ ہیں	
شرہ خاموشی - شوخ طاز - فرودس برین	۸
موہنی مورت - صفیر انتر - تلخ کامیابی	۸

نظارہ سلف - جو ذریعہ السلام سے یہ رسالہ ہوا شائع ہوا اگر نگاہ میں سلف صالحین اولیاء کا میں حکما و متقدمین کے آب زر سے کھینکے۔ قابل قوال چند نصائح کرامات - عبرت خیر حکایات شہا ہاں اولو العزم کے جلی کار نامے سفر انوار کے نو شاور۔ جگر خراش شہار نہایت دلکش سیر آمین ہمیشہ سلسلہ درج ہونے۔ اسکے علاوہ ایک اور غنیمت مخفی جسکی ہر شخص کو جستجو ہے۔ آمین شامل ہے۔ یعنی سراج العلماء علامہ جلال الدین سیوطی صوفی حرم علیہ کارہ ذخیرہ بے بہا جہین آپنے روحانی اور جسمانی دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا یہی مرض کیلئے مؤثر عمل اور مجرب نسخے جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کی ہمراہ ایک خیر علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہو کر ایک سال میں پورا ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل ہو جائیگا قیمت دور و بیلائے پیشگی مع محصول ایک مقرر ہے۔ ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ قمریہ عتبات حشرات کرامت (ع) کی ان کتابوں سے جنکا نام ذیل میں درج ہے خرید فرمائیں نظارہ سلف اوسکی خدمت میں ایک سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

شیخ رحیم الدین تاجر کتب شہر دہلی - گلی قائم خان

چار مغز - ہندی "گولیان" ازان کہ  
اطفال خرد سال بازیگر میکنند -  
فریاد - ہندی "فریاد"  
(باقی پھر کبھی)

مرات



استفسار



ناظرین باوقار پنج -  
تحفہ تسلیم پیش کرنے کے بلقی و مستفسر ہوں  
کہ حضرت واثقی کے اس شعر سے  
ماہر و یان یخ نقاب کشند  
ہیں کہ ان شوخ بے نقاب رسید

کے مصرعہ ثانی میں شروع کا لفظ "ہیں" جیسا کہ  
معلوم ہے صحیح یا موقع تسلیم کرنا چاہیے  
یا بجائے اسکے لفظ "ہیں" جو کہ باوقار  
کے ساتھ ہے راست خیال کیا جائے -  
اکثر نسخہ ہائے مایقان مختلف طابع کے  
چھپے ہوئے میری نظر کے سامنے آئے  
اوتھین اگر میرا خیال غلطی پر نہیں ہے  
تو مصرعہ ثانی شعر مندرجہ بالا لفظ "ہیں"  
ہی کے ساتھ دیکھیں -  
چنانچہ مایقان خوشنویس قلم جلی رقمہ نشی محمد  
شمس الدین صاحب لکھنوی الملت  
بہ اعجاز رقم - جو اب سوم ماہ جون ۱۹۵۶ء  
حلیہ طبع سے آراستہ ہوئے طبع نامی شہ

## موسم اللغات

گور پنج -  
جناب مولوی صاحب صمدی کی انتہا سے  
عنایت و بندہ نوازی سے چند الفاظ کے  
صحیح و دقیق معنی جو ہمیشہ سے سینہ بسینہ  
محفوظ چلے آئے تھے دریافت ہوئے  
گو یہ الفاظ اہل لغات کو بھی معلوم تھے  
مگر بدقسمتی سے وہ لوگ انکے اصلی معنوں  
کے جاننے سے لاعلم و بے بہرہ تھے -  
بالآخر مجبوراً صاحبان لغات نے ہمارے  
و منفق ہونے کے اپنے اپنے لغات میں انہیں  
الفاظ کے فرضی و غلط معنی تحریر کر دیے -  
اب چونکہ وہی الفاظ مع صحیح معنوں کے  
بغرض آگئی عامہ تحت میں مندرج ہیں - لہذا  
ناظرین پر تکیں پنج سے مستدعی و متمنی ہوں  
کہ آئندہ کے لیے یہی معنی سفر خیال و  
لوح حافظ پر ثبت کر لیں - اور لغات مرد  
کو محض غلط تصور کر کے ان الفاظ کے  
معنی بے معنی جو پیشتر سے مرقوم - مشہور  
و زمانہ خلافت چلے آئے ہیں دل سے  
اس طرح فراموش کر دیں کہ کبھی بھولے  
سے بھی یاد نہ آئیں -

وہو ہذا

احقنار - بمعنی حاضر کردن -  
ایٹیک - این راہیں -  
عمودہ - زلے کہ پستان نہ داشته  
باشند -  
تقیہ - بمعنی تودہ ریگ -  
تخلد - بمعنی دوستی -  
ملین - بمعنی دیدن و نگاہ کردن -  
کمنہ - ضد بظہر -  
گردگان - غلہ غلیل -

۱۵ یہ لفظ کہیں میری نظر سے نہیں گزرا  
شاید ایجاد مولوی ہو ۱۲ -

ناظرین وقت نماز یہ خطرہ کیوں ولین لائے  
کہ فلان دشمن کو اگر پاجاؤں یہ کروں وہ کروں -  
میری ترقی ہو جائے - میں دو لکھ ہوجاؤں  
فلان خراب ہے - فلان اچھی -  
میں - دور مردود - دور مردود - خطرات کی  
گرفت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ممان  
کر دیا ہے -  
شیطان - اصل نماز تو نبی ہے - مسلمان بنو -  
مسلمان بنو -  
میں - تھیک ہے - میرے ناصح مشفق  
تھیک ہے - توبہ کرتا ہوں خطرات فاسد  
ہے -

مرات

لوث :- واضح رہے کہ اودہ پنج مذہبی  
اخبار ہے نہ مذہبی بحثوں سے اسے  
تعلق ہے - لیکن یہ مضمون بالکل مذہبی بحث  
نہیں ہے اور نہ میں نے اس خیال سے  
کہا ہے - بلکہ چونکہ اودہ اخبار نے بھی  
جو مذہبی مباحث سے متبرار ہوتا ہے ایک  
نفس ایسے اخبار کی جہین عقاید اسلامی  
پر حملہ کیا تھا اور اسے شرک اور جھوٹا  
مذہب بتایا تھا اسلئے ہر مسلمان پر فرض ہو  
کہ اپنے نبی پر حملہ کا جواب دے اور  
پھر آخر اخبار کہان سے آوے بجز اسلامی  
اخبار کے یہ رد حملہ ہے - نہ کہ بحث  
مذہبی !! -



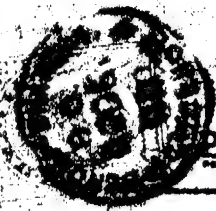




ملنے کا نتیجہ :- ایسے حکیم - لکھنؤ







جابر پادری

زندگی زندہ دل کا ہے  
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں  
او وہ پنج



اجرت اشتہار				
نقد و مع	کام	کام	کام	کام
ماہانہ	لکھ	لکھ	لکھ	لکھ
سہ ماہی	لکھ	لکھ	لکھ	لکھ
شش ماہی	لکھ	لکھ	لکھ	لکھ
سالانہ	لکھ	لکھ	لکھ	لکھ

نشر قیمت او وہ پنج				
نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت
نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت
نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت
نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت	نشر قیمت

# ضروری شہکار

چونکہ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۲ روپے روئے بکنوکی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چلر آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار پادوشلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴۲ روپے روئے بکنوکی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چلر آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار پادوشلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لئے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ موصولہ اک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انیڈ کیپنی نمبر ۴۲ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے





و نامزدین تینا - ۶

آفرین باد برین ہمت پروانہ  
اسماں بھی تہ سب دستہ قدیم پیش کی عزت  
کا ذخیرہ کل سالانہ جلد کی صورت پیش کیا ہو سکے  
بزرگ حال پنج رہا - ہیکہ - ۵

لٹا رہا ہوں مٹا میں تو کے سین امار  
خبر کرو مہر خرمین سے خوشی میری

جو عند انفرایش فی الفور کجھایت و احتیاط  
روانہ کیا جاتا ہے -

نہ انت لستہ ذرات بذریعہ دینی جلد  
کیسے کے جٹ اور ٹھانین اور جناب اور صاحب  
اودہ پنج کو بدعا سے خیر یا دفر نشان - یونگا  
بندہ و زنگاہ از وقت محلات میں شہدا  
اس مضمون محل کے سلسلہ کو بوجہ  
ذمہ کر کے ذمیت ہوتا ہے -

والسلام

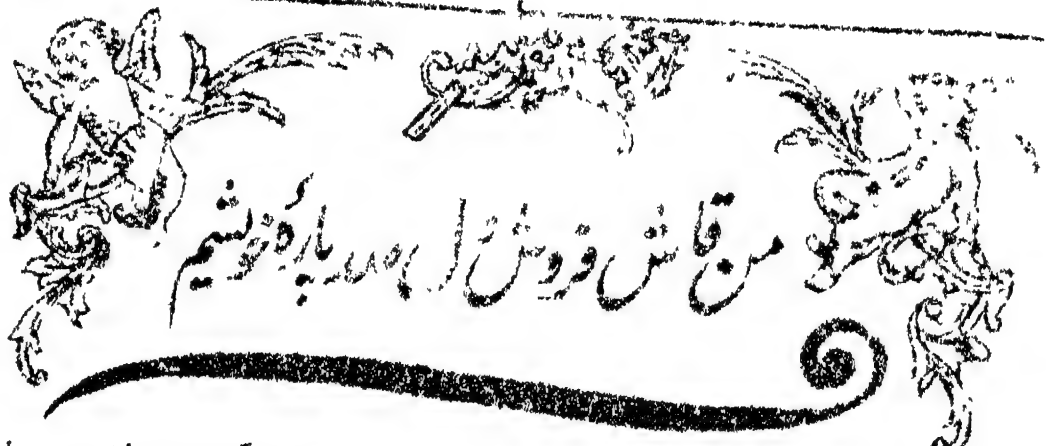
ما نامہ میرگ گل نوشتم  
باشد کہ صبا بتورماند  
بقہ -  
شیر سنگہ گوری



ہندگا

سب سے تمیز دہی

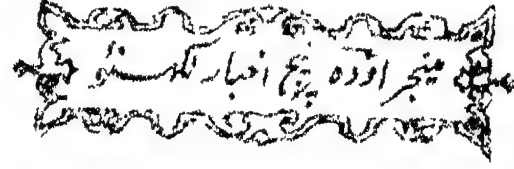
پیار سے پنج - سلام ملک  
آج مدت کے بعد تمہارا پیرانا نامہ نکار  
تمہارے سامنے ایک ہنگامہ ہے تمیزی



# من قاش فروش لہر بارہ نوشتم

دنیا و م اوٹھائے بھاگی جلی جالی ہے  
ایطی السیر لکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (پہلے ششما ہی اول و ششما ہی دوم جنوری سے  
جون اور جولائی - ۱۹۰۹ء) میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے  
سال بھر جلد کی قیمت ہے مہ محمولہ ایک مٹی مگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت مہ محمولہ  
مقرر ہے اس میں بھید سب ہی مفسر میں ہوئے ہیں مہ و اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں -

ساق



لیکھنا ہے - خطا تو ضرور ہو سکے کہ ایسے  
عہدہ تو پنج پر جبکہ گورنمنٹ عالیہ کا دست  
اعلیٰ قیود ہاں کر سمن ڈسے اور سلسلہ انون کا  
عید اعلیٰ سر پر ہے - بجائے کسی عہدہ ترانہ  
یا دل خوش کن ساگ کے یہ ہنگامہ ہے تمیزی  
ہو وقت کی شہنائی کیسی گر واثہ یا رسنوں کے  
تو پھر کجا جادو کے -

سے اب ذرہ کان دان پھر پھر اڈو خوشگی  
ونکی دیکھو آگے میں پھر کا سر نہ وال بوتاکہ  
جیت پٹ اچھی طرح دکھائی ہے - اس  
فہم مل بین پٹانوں اور پیشرو کی لڑائیاں تو خوب  
دیکھی اور سنی ہوئی - اس کے دیان کا بلوں  
اور پیشرو کی لڑائیاں میں دیکھا ہے کہ جنہیں  
کرنا پڑتے ہیں - کسی کو چکی دو - کسی کو  
موت دو - یہ کرو وہ کرو - یہاں مہر دن کی  
لڑائیاں میں نہ ہر اس کے نہ چھٹکری رنگ ہو کھا  
آئے - محض - حر کار عالیہ کے ایک  
فقر سے پر سکھ و کھا وارا نیا راستہ -

کیسے کیسے لوگ پٹے لات سکتے جیتے ہیں  
الامان و اخصیظ - آجکل مالک تیرہ آگرہ  
و اودہ کا اسٹیج قابل دید ہے کہیں جاچار  
یا پنج یا پنج و مینکا مشتی کر رہے - کہیں  
و و و گتے ہیں - انصاف سے کہنا تو  
کہ یہ جو مہر ہنگامہ تاشا مین کا ہے کو  
دیکھنا نصیب ہوا ہوگا - ہم نہایت غاوس  
کے ساتھ اسٹیل کو نسل کے لیے راجہ  
محمد علی محمد خان نادر صاحب مجہد آباد اور  
ایجنٹ کو نسل کی ایک سیٹ کینڈ  
مولوی سید محمد علی محمد صاحب بہرہ ایل  
و تعلقہ دار جو نہ بلیا آغلہ کو مبارکباد  
دیتے ہیں کہ یثرات تو اللہ بلا کسی جنگ  
و جدل کے ہم اپنی ذاتی لیاقت سے  
قومی ہمدردی و غرضی کیوجہ سے  
ہر مقام سے - ہوئے اور اقلی  
موصوفین اسٹیل ہیں - مگر بقیہ کیان  
مسلمان - کیا ہنگامہ اپنی اپنی گاورنریا  
کر رہے ہیں ادب ہر ایک اپنے  
مخالف کو بچانے کی فکر میں سلطان  
بیان ہے

۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء انتظار عید کے جاند  
سے بڑھ کر کیا جاسکے کیونکہ اسی دن







بنادیتے ہیں۔ رنگ بجانے والے روشنائی کے شوخی پر کوئی حرج اصلاحی بڑھا سواسطے دیتے ہیں کہ مضمون کے شوخی پر کوئی نقطہ نظر نہ آسکے۔ اور ہر ایک شخص شناس بجز خدا کے کوئی لام و کات شکل آفتابی پر نہ رائد کرے اور نہ سفیدی صورتوں سے اپنی ذاتی کشش کو لفظ کرے۔ مگر صورت و نقاش بھی اپنی ضرورت سے خطوط کو کام میں لانا مصلحتاً پسند کرے ہیں۔ لیکن ہمارے خطوط کے روبرو اور ادنیٰ رنگینی و شوخی اور سحر آفرینی کے سامنے سب خطوط گدہ ہیں کیا معنی کہ یہ وہ خطوط ہیں جو امیدوارانِ ممبر کو نسل سے بنے اپنے کارناموں اور خاندانی واقعات اور قومی ہمدردیوں کی یاد دہانی اور حقوق کے لیے شائع کیے۔ اور جنہیں خود ستائی پر لیاقت علی - اخلاقی کے جوہر دکھلائے گئے ہیں۔ اور ایسے موقع پر بے اختیار دل چاہتا ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کے لیے دو ایک خط بطور تحفہ پیش کیے جائے۔ مگر اندیشہ ہے کہ لوگ خطا ہو جائیں گے۔ اور نہ نے پر آمادہ ہونگے اسلئے اخلاقی جرم کا اپنے کو لازم ٹھہرنا ٹھن بکار ہے اور علامہ اس مہول غدر کے چونکہ نڈر گاہ خود بذاتِ خاص واحد بجائے خود اپنے کو بھی مستحق ممبری کو نسل تصور کرتا ہے۔ لہذا دیگر خطوط مجرب کے مقابلے اپنے خط کو ایک و دیگر حضرات و دوت و ہذہ کے روبرو بسیار عجیب و انکسار ہے پیش کر کے ملتس ہے کہ آئندہ ایجنٹ کے لیے و دت خود بھی دین و اپنے کل خزا و اجاب کو صبراً مجبور کریں و رہی شکایت تا ابد رہے گی۔ اور نیز اپنے واسطے و دت لینے کو وجہ ذیل بطور حق کے پیش کرتا ہوں (وہو ہذا)

- (۱) اجانب نہ خواہیں اور مسلمان ہونیکا دعویٰ بھی ہے اگر جبراً ہے آزاد ہے۔
- (۲) کئی پشتوں سے مسلمان ہے۔ اور بزرگوں سے بھی رہے کہ بزرگان سلف بھی سے مسلمان ہے۔
- (۳) بادشاہ و قہتال اور گزشتہ کا خاندان

نکھڑا اور دعا گو ہے۔  
(۴) آنے والے بادشاہ و حاکم کو نذر کھائے خوش کیا اور جانے والے کو سبھا بوجھا کے راضی و رخصت کیا۔  
(۵) نہ کسی قانون کی پابندی کی اور نہ ابتدا آج تک لازم ہے۔  
(۶) مذہبی جھگڑ و کدو بر یا ہمیشہ کیا۔ اور صلح کل کا جامہ پہنکر عوام الناس میں رہے۔  
(۷) قوم کو وہ راہ بتائی جس سے جھگڑا ہو۔ اور جب فساد برپا ہو گیا اور سوقت اپنا اثر پیدا کرنے کے لئے پائی لائے۔  
(۸) قوم کا رویہ پر موقع پر بر باد کر دیا یا خود کھایا و کالت پیشہ لوگوں کو دلوایا۔ اور

خیر خواہ قوم رہے۔  
(۹) نہ قوم پر جان نثاری کا دعویٰ ہے اور نہ آئندہ جان نثار ہونگے۔ دلخوش کن تقریر البتہ یاد ہے۔  
(۱۰) بی نامہ۔ جو ہے نامہ۔ بارہ ماسہ مناجات وغیرہ تصنیف کر کے قوم کو مسون کیا۔  
(۱۱) مشکل اور اہم ضرورتوں پر سکنا نہ دیا بلکہ خاموشی اختیار کی۔  
(۱۲) قومی ضرورتوں کے لئے ہمیشہ پہلو بچا اور فتنہ و فساد میں سر غمار ہے۔  
(۱۳) بھاگنے والے کے آگے اور مارنے والے سے دس قدم پیچھے ہمیشہ رہے۔  
(۱۴) نہ زمینداری پہلے تھی اور نہ اب کوئی بسوہ اراضی ہے مگر نام کے آگے اگر نواب

۹ - ۱۲ - ۱۶

## نمائش ممالک متحدہ

جو کہ بمقام الہ آباد ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء میں ہوگی  
مشرح کرا یہ جگہ

کیٹی نمائش کا لئے حسب ذیل شرح کرا یہ نمائش کی جگہ پر مقرر کیا ہے۔  
کھلی جگہ بمقام ایک آنہ مربع فٹ +  
چھائی ہوئی جگہ آنہ سے ایک روپیہ تا ۱۰ مربع فٹ +  
بہر درخواست کے ساتھ یا بخر روپیہ فیس حسب ذیل آتی جا ہے +  
کیٹی بہت محفوظ رکھتی ہے کہ خاص موقع یا کسی بہت عمدہ مقام کے لیے خاص نرخ لے۔  
کیٹی اپنی رائے کے مطابق دس مربع فٹ تک چھائی ہوئی جگہ چھائی نمائشی اشیاء کیلئے بلا کر دے سکتی ہے۔ لیکن ہر صورت میں فیس حسب ذیل دینا ہوگی +  
چھائی ہوئی جگہ کے کرا یہ میں اجراجات عام روشنی یا بیرونی آگ سے حفاظت اور عام جو کداری شامل نہیں۔ لیکن جگہ لینے والوں کو چاہیے کہ وہ خود انتظام اشیاء کی جو کی و تحفظ وغیرہ پر سجاوٹ اور جو کداری کے لیے کریلین اور اگر زائد روشنی کی ضرورت ہو تو اسکی قیمت دین +  
جو نمائش میں اشیاء بچھنے والے اپنے قائم مقام نہ بھیج سکیں اشیاء نمائش کا سجاوٹ اور کداری پر ذرا اہل زمان نمائش گاہ کے ذمہ چھوڑ سکتے ہیں جسکی شرائط درخواست دینے پر معلوم ہو سکتے ہیں +  
کھلی ہوئی جگہ کے کرا یہ میں حق تعمیر ایسے مکانات کا جو کیٹی منظور کرے شامل ہو۔ لیکن نمائش گاہ میں اشیاء کا فروخت کرنا اور جنین قواعد کے مطابق ہوگا جو کہ کیٹی بنا کے گی اور جو آئندہ معلوم ہوگا +  
کیٹی موقع جگہ دینے میں اپنا اختیار کلیتاً محفوظ رکھتی ہے۔

جے۔ آر۔ مرے

آئی۔ سی۔ ایس

سکرٹری

دفتر ہائے نمائش گاہ۔ الہ آباد



نکاح ہو و خوشی ہوتی ہو۔

(۱۵) اگلے وقت میں نہ اعزاز خانہ اپنی واقعی تھا اور نہ اب جو اور نہ شاید یہاں سے آئندہ ہو۔ یہی گونا گوں دوروں کا کردار یا اور شاید یہاں سے نہ ہونے لگی۔

(۱۶) وہ مندرجہ ذیل آیت صاحب اور خاتمہ وراثت و ہذا سے غور کریں۔ اگر آئیے نزدیک انصاف پر وہ مذکورہ بالا مستحق راتھی ہو تو وہ وراثت لے دینے اور بدلے میں میں سر پر پہلوئی نہ کریں ورنہ اسلئے جو نسیب ہو رہا ہے اس پر عمل کرنا بدعت کے عداوت کی بنیاد ہے۔

صداق نکاح

موقوفہ

ایک۔ امیر

بقیہ

شمش ظریف آبادی

ازہر راج



”صداق عام“

پر

سر سری نظر

جناب اوردہ پنج صاحب

اوردہ پنج میں ”صداق عام“ کا ذکر دیکھ کے مجھے بھی شوق ہو کہ دیکھوں وہ کیسی ہے پہلے تو دل لے جا کہ دہلی سے منگا کون۔ مگر بے دیکھے بھالے منگا لینا تجربے کے خلاف تھا۔ مجھے بارہا اپنی جلدی پریشانی ہو چکی ہے کہ کسی سے تعریف سننے پر چہ

منگا لیا۔ دیکھا تو ڈھاک کے تین بات کی مثل پوری اتری۔ غرض اوردہ کی جستجو سے ایک دوست کے ہاں چند پرچے نظر آ گئے۔ مانگ لایا۔ لورج کو دیکھ کے میں سمجھا کہ ظاہر اچھا ہے تو باطن بھی اچھا ہو گا مگر جلد دوم کے منبر اول کا پہلا ہی ورق اکتا ہوں تو فائنل غلطی سامنے آتی ہے لا حول ولا قوۃ۔ اگر میں رسالے کو اپنے نام جاری کر لیتا تو وہ تقوین سے کام پڑتا۔ ایک۔ تو وہ پہلے جاننا دوسرے غلط ارادے کے نتیجے سے طبعیت گھبرا آتی۔

تیسرے صفحے پر ”زبان کی صیغہ و شام“ کا تذکرہ ہے۔ سرخی کے بعد مضمون کی سطر اول ہی کچھ کہہ رہی ہے۔ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ اس کے زبانی ہے۔ ذیل کی عبارت دیکھ لیتے۔

”جہاں اور غلطیاں سے بھرا زبان در

خاص و عام ہیں۔“

”غلطیاں سے“ کی تفسیر غلط ہونے میں

ہر اچھی شک نہیں ”غلط“ طور۔ ہمارے

یا۔۔۔ معروہ کے ہاں۔۔۔ نے یہ لفظ

ہندی بنا اور ”غلطی“ پر معاف کیا۔ ہندی

ہو جانے پر فارسی کے قاعدے سے

انسانی جمع نہیں بن سکتی لہذا ”اسے“ کی

ترکیب کے جو شکل جمع کا دکھائی گئی ہے غلط

غلط ہے۔ غلط ہے۔

ناصر علی خان بہادر ”صداق عام“ کے اوپر

جنکا یہ مضمون ہے یا تو ”غلطیاں سے“ کی صحت

ثابت کریں یا اپنی خود ستائی اور اردو کی

انشا پر وازی پر فائدہ ہوں۔ شاید وہ یہہ

کہہ دیں۔ کہ حضرت ”طالب“ فرما گئے ہیں

”غلطیاں سے مضامین مت بوجھ“

میشک وہ فرما گئے ہیں مگر اونسے ویسی ہی

چوک ہوئی جیسی حضرت سعدیؒ سے عفو جہنم ”فا“

اور حضرت نظامی سے ارنی بہ سکون ”را“

کہنے میں۔

یہ کیا ضرور ہے کہ اگر ایک استاد سے

انسانی خطا ہو گئی تو آپ بھی باوجود ڈینگ

اور خود ستائی کے غلط نویس نہیں۔ بات

یہ ہے کہ چارے خان بہادر متانت کیساتھ

اردو عبارت کا گھنا جانتے ہی نہیں۔ دشتک طرز تحریر۔ گھبرائی ہوئی روش۔ پریشان نگاہ۔ اکھڑی ہوئی عبارت۔ ان عیوب پر پردہ یہ کہ صحت الفاظ نہیں۔ صحت ترکیب نہیں۔ صحت ایسی بازاری اردو کو سوانا واقف طفل بزرگوں کے اور کون پسند کر سکتا ہے۔

اسی نمبر کے صفحہ ششم میں عشرت عید کی سرخی سے عید الفصحی پر عجیب مضمون لکھا

گیا ہے۔ یہ بھی خاص حضرت خان بہادر کی

دماغ اور قلم سے نکلا ہے۔ نصف صفحہ اسکا

ایسا ہے۔ جسمیں مضمون ٹھوس ٹھوس کے الفاظ

بھڑکے۔ گئے ہیں۔ بناوٹ کیلکی ہے۔ مگر

پیرانی روش کہ بھونڈی ترلیوں سے۔ ہر

نقطہ اچھا ہے۔ ہر بحث پریشان خیالی سے

انشاء کے دماغ کا پتا دے رہی ہے

آگے جیتے وہی مذاق رنگ لایا ہے جس

بناب خان بہادر کا قلم ولیدہ بیانی کے ساتھ

مشاق ہو۔ ہاں ہے۔ یعنی کہ رتو کا ذکر۔ آپ

تحریر فرماتے ہیں۔

”ناز و اداس کے ذکر میں کسی دل گرفتہ کی

زبان سے نکلا کہ بیٹے ایک پری رش کی

محبت میں کبھی کیسی۔ سو اٹیاں اٹھائیں؟“

اس پر کسی حسین شوخ زبان نے غضب

کی تہ کوئی کہ ہمارا ضبط و نفرت۔ یہ لکھ کر شب

رسوا ہوں تو صبح کو زبان پر نہ لائیں، ماہ

افسانہ خاموشی رسوا نہ بیسی

اردو ادب کے واسطے اس سے بڑا بڑا تہذیب

سامان اور کیا مہیا ہو سکتا ہے۔ شاید

جنا بہ خان بہادر کی رائے میں زولیدہ بیانی

کے ساتھ اردو کا لطف یہ بھی ہے کہ زبان بازاری

اور مذاق بازاری ہو۔ ایک رسالہ جو علم ادب

کا مدعی مگر نکلے اور سکوا ایسے بیہودہ مضامین

سے بچا چاہے جن سے دیکھنے والوں کے

اخلاق بازاری مذاق کا اثر پڑے اور

جن سے بچاے شائستگی کے حسن پرستی

کے دلوں پیدا ہوں۔ بیٹے تہذیب صرف

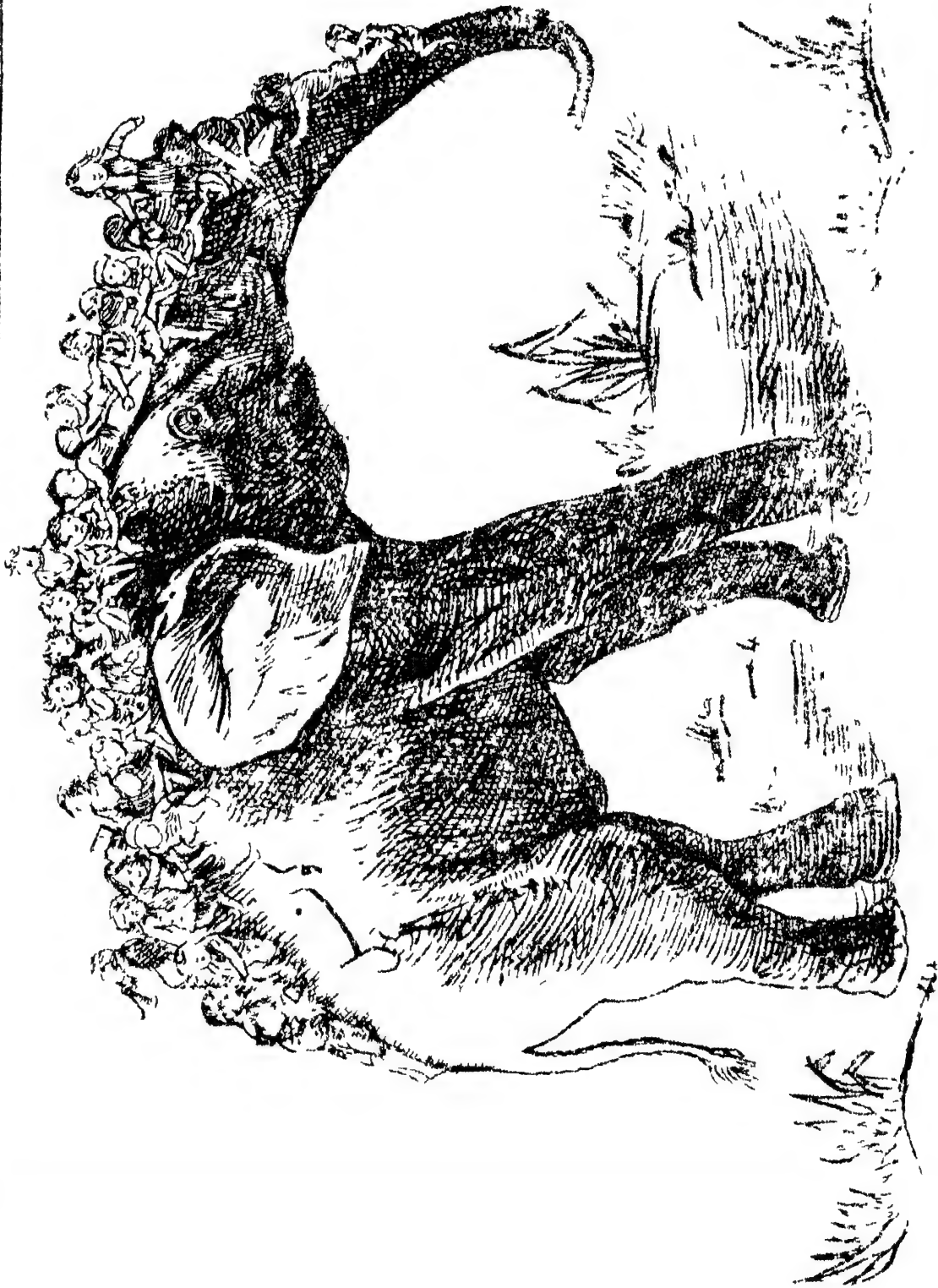
”حسن پرستی“ کے لکھ دینے پر قناعت

کی ورنہ بہادر کی تحریک اس سے

زیادہ وضاحت چاہتی ہے۔

مصرعوں کو لکھا گیا ہے۔ اس میں ”نہ“ کا

# نیوٹنسل کی بھڑیا دھسان مہیریاں





لفظ وارد دینے کے قابل ہے۔ جناب خان بہادر  
نوشاد اضطرار کے ایسا گھیرا کہ اچھا مفرع تلاش  
کرنے کی ہمت نہ مل سکی۔

سب سے بڑا ہجو لطف اس مضمون میں ہے  
وہ اس کے آخری حصہ میں ہے۔ ولایت کے  
ایک نواب کا قصہ بیان کیا گیا ہے جس نے  
میش پرستی میں اپنی جان دی۔ سب سے آخری حصہ  
عبارت کا حسب ذیل ہے۔

وہ ایک دن کا ذکر ہے کہ دور سا غم  
چل رہا تھا کہ نواب صاحب کے ہاتھ میں رعیت  
ہوا۔ ایک دل آرا نے اسے جسکو چاہتے تھے  
اشارہ کرنے کا ارادہ کیا کہ سنا ہے  
اوتھا دے۔ وہ گارہم بھتی۔ ناز گھیا لی  
وہ کیونکہ یہ گوارا نہ ہوا کہ اس مامور شہر کے  
گالنے اور سرور میں خلل ہو۔ تاہم کیا کہ نہ  
پتہ چکا کہ سب سے ختم کر کے۔ اور  
فہم کرنے کے سنا غم بڑا ہوا۔ معلوم ہوا کہ نواب صاحب  
عالم کو بھی تسلیم کر چکے ہیں۔

اس لیے گرد شمش حشم تو شہرست  
"قاری را فہمست گردیدنی کو"

اس تان۔ یہ دور آگ پیدا ہوئے۔ ایک  
یہ کہ وہی مہذب مذاق چھوڑا جس کا ذکر میں  
اوپر کر چکا ہوں۔ دوسرا آگ۔ یہ کہ عید کی  
خوشی کا مضمون غم پر ختم کیا گیا۔ شاید جناب  
خان بہادر کو معلوم نہ ہو کہ ایسی مذہبی خوشی  
کا تو غم اور ماتمی حالت پر مضمون کے  
دیکھنے کو ان کو سقدر ناگوار ہو سکتا ہے۔  
مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ جناب کی نثر کو ربط و  
ضبط۔ محل اور بے محل۔ باموقع اور  
بے موقع با سلسلہ اور بے سلسلہ۔ غرض  
اس قسم کی باتوں سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔

ساق  
از ورزش جفا پیش دل را جو سنگ گرم  
بایار آہن دل سامان جنگ گرم

## شیطان بہادر کے

### حرکات

ایہا النبی۔ علیک۔ سلیک۔ مراج وزاج۔  
لو تو نیا کے ڈکھو سٹے میں۔ اینجا نب سے  
دو دو جو چین کر لیجیے۔  
سنے بندہ درگاہ بھی آج شیطان بہادر کے  
بہر راج پیچھے پڑے ہیں۔ مردود نے ناک میں  
دم کر رکھا ہے۔ یہ ملعون جہان یونجا۔ ایک نیا

گل کھلایا۔ آئے دن پریشان ہی کرتا ہے۔  
مزے سے محاف میں ڈانگنیں بھیلانے  
دنیا مافیہا سے بے خبر۔ خراٹے لے رہا تھا۔  
جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اٹھایا۔ سخت ناگوار ہوا۔  
اور سطرچ ہنگام ہوا۔

کیون صاحب۔ آپ تو چین سے گزار۔ تین  
دنیا کی بھی کچھ خبر ہے۔ اودہ میں آپ ادراپے  
قریب کی خبر نہ باشد۔ اتو بندہ درگاہ سخت  
متعجب ہوئے۔ بوجھ کچھ شروع کی۔  
شیطان۔ کیے حضرت۔ کچھ اخبار بازی بھی  
ہوتی ہے۔  
میں۔ میں تمہارے مطلب کو نہیں سمجھا۔  
شیطان۔ آپ نے انڈین ڈینی ٹیلیگراف

## نظر سے خوش کرنے

نظارہ سلف و جنوری سلف سے یہ سالہ نام  
شمار ہو کر گیا۔ میں سلف صاحبین اولیاء کاملین  
کلمہ و مقصد میں کہ اب زب سے لکھنے کے قابل اقوال  
بند نصائح۔ کرامات۔ عبرت خیز حکایات۔ شاہان  
اولو العزم کے جنکی کارنامے شمع ارادہ کے نور اور  
جگر خراش اشعار نہایت دلکش پیرامین ہمدیہ سلسلہ  
درج ہو گئے۔ اس کے علاوہ ایک اور عجیبہ مخف جس کی  
ہر شخص کو جستجو ہے۔ میں شامل ہی۔ یعنی  
سراج العلماء علامہ حلال الدین سیوطی صوفی رحمۃ اللہ علیہ  
کا وہ ذخیرہ بے بہا جس میں آپ کے روحانی اور جسمانی  
دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا ہے۔ ہر مرض کبوت  
مؤثر عمل و موجب نسخہ جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت  
بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کے ہمراہ ایک جز  
علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہو کر ایک سالین  
پورا ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل  
ہو جائیگا۔ قیمت دو روپیہ سالانہ پیشگی مع محصول اک  
مقرر ہے۔ ۱۳۹۹ دسمبر ۱۹۹۶ء تک جو حضرات کم از کم  
رکھ کی ان کتابوں کو نام ذیل میں درج ہو کر خرید  
ویا میں کے نظارہ سلف اور کئی خدمت میں ایک  
سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

## قابل زیارت کتب و تصوف

سراج اسناد اہل۔ فضائل استغفار۔ ذخیرہ عقبی

فضائل خلفاء اربعہ مفید المفتی دلائل برکات  
عمر

ان کتابوں کے مطالعہ سے انسان عقلمند ہوتا ہے

محزون نصائح۔ بیخ فراست ظلمت انوار۔ آئینہ خود

کتب حکمت جنکا ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے

انسانی زندگی۔ بہار زندگی۔ راز معنی حیات

دروانگیر واقعات دل ہلا دینے والے قصے

طلسمی بدلہ۔ رقص سبل۔ قتل نظیر  
عصر

عشق و محبت کا مخفی راز۔ سچی محبت کا تہ سہن ظاہر

شرہ خاموشی۔ شوخ طناز۔ فردوس برین

موہنی مورت۔ صغیر اختر۔ تاج کامیابی  
عمر

شیخ حیم الدین۔ تاجر کتب۔ شہر چلی۔ کلی قائم خان







# تراشیدنی

کرسمس کی مبارکباد

بہت پیچ کے دیکھنے کا بندہ عادی

ہر مہینہ ہی دیتا ہی یہ بھت شادی

ہر ماہ دسمبر اور ہر ختم پہ سال

لے لیجئے کرسمس کی مبارکبادی

مجدد اسنہ مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شریعت نے  
مندرجہ ذیل سنگم خ کتابوں کو ایسا حل کیا کہ پھر دنیا کو  
بانی کر کے بہادیا جن حضرات نے یہ کتاب بین زمین و آسمان  
وہ کمال شاعری اور فائق سخن سے بالکل ناواقف ہیں۔  
اصل کلیات اردو مرزا غالب، دہلوی، دہلوی، دہلوی  
آج کل انارکون ہی میں دہر بار بار سے بڑے بڑے شاعر اور  
علاوہ نام کے اکثر اشعار، بعض کتابت سے بعض سے  
حل نکالت، مرزا بیدل، ہندوستان میں مولانا  
عبد القادر بیدل کا کلام کوئی ایسا سمجھتا کہ فارسی میں بھی  
اسکے سمجھنے والے زمین قیمت پھر  
اصل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی باعتبار نازک  
اور مضبوط اور ادق ہے۔ اس کے تمام اشعار فارسی  
کے کلام کے برابر ہوئے ہیں قیمت ہم مولانا موصوفی کی  
بڑی جگہ کا ہی حل کئے ہیں۔  
نامہ مبارک انحضرت صلعم :- جو مالک بکر بن نذر  
بن سادی کے نام بھیجا گیا تھا۔ جس کی برکت سے  
اس نے اسلام مع ہزاروں منکروں کے قبول کیا۔  
جس کا نوٹ مع مہر و دستخط لیا گیا مع کتاب شامل النبوی شریف  
جم ۲۷۴ صفحات ایک نعمت مرقمہ ہے قیمت ۱۳ روپے  
ہالینے کا پیچہ اسے اسے - علم احمد انصاری منقام پور  
منبع گورد (سیدور) پنجاب

(مہبت کا فک - مالان)

کیا عیدین کا فرسہ مسلمان کی

لوٹا تو ہمیں غیر کی مہمانی کی

اللہ اکبر، ظلم یہ ظالم میسر

ارمان کے بکرون ہی کی قربانی کی

دیگر

تم شمع ہو تو میں شہستان ہو جاؤں

تم ہزار بھی ہو تو میں سنگمستان ہو جاؤں

میت سے بھی لئے عید کا دان ہو جاؤں

پہلو میں ہو جاؤ تو قربان ہو جاؤں

دیگر

ہنہ عید، لہو گلے تسلی گردو

یا آج گلے پر تیسرے خنجر دمزد

کہتے ہو جو، "بے کی طرح پہولا"

و نہی ہی تیرے کے ذبح تو تم کردو

مات



لا سکتی ہے۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کوئی۔ کہہ  
دوسری جگہ بھی اس نفاق کو پھیلنے دے۔ جیسا  
کھنڈ میں بھلا ہوا تھا۔ ہمارے ہر آئینہ  
نواب فٹنٹ گورنر صاحب بہادر باسانی اشکو  
طے فرما سکتے ہیں۔ کھنڈ میں قریب قریب دونوں  
میں پھر باہم رسم و اتحاد ہو چلا ہے۔ اسی طرح  
پر کسی معقول تدبیر سے وہاں کا بھی انتظام ہو چکا  
تھ۔ آپ تو پہلی جھوٹے ہیں۔ اور  
نہیں بتائے کہ کیا انتظام کرے گی۔  
میں۔ لوتے تو آج مجھے سخت پریشان  
کر دیا ہے۔ خدا کے واسطے چلا جا۔ یہاں  
دور ہو۔

مش۔ کیا کہی۔ ایسا وعدہ پورا کیجئے۔ اور  
صاف صاف بتائیے۔ ورنہ ہرگز نہ ٹھوٹکا۔  
میں۔ اچھا تو پھر کہی آنا اس وقت بتا دینگے  
اس وقت مجھے قیمت نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

مات



## بقر عیدی تراشے



(بقرون اور بکرون کی مین میں)

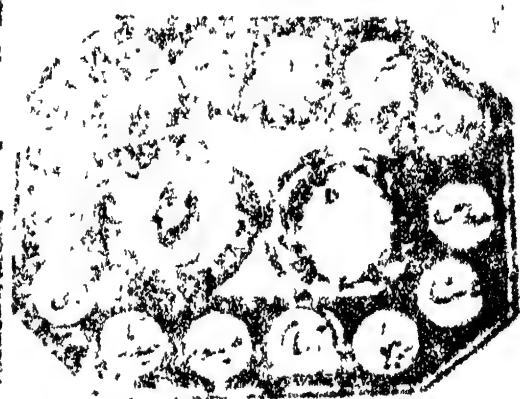
یہ بزم طرب میں رون و رین رین کیا ہی

یہ بنیڈ کے سر میں لون و بین بین کیا ہی

گاتے ہیں عید ہی کی عیدی گویا

بکرون کی اور عید میں مین میں کیا ہی



[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

Handwritten text in Urdu script, likely a list or ledger. The text is written in a cursive style and is partially obscured by a grid-like structure, possibly a table or a form. The visible text includes:

- Handwritten entries in Urdu script, possibly names or descriptions.
- Some entries are written in a larger, bolder script, possibly indicating headings or important items.
- The text is organized into columns and rows, suggesting a structured list or ledger.

۱۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۲۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۳۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۴۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۵۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۶۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۷۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۸۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۹۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے  
 ۱۰۔ ہمارے دل بہاگہ تڑپتا رہتا ہے اور ہمارے دل کی تڑپ کو روکنا ہمارے

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا نَالُوا لَوِ اسْتَأْذَنُوا مِنَّا لَوِ اسْتَأْذَنُوا مِنَّا لَوِ اسْتَأْذَنُوا مِنَّا

[illegible]

جہاں پر دریا خون کی آواز  
 نہ کہ لہریں کو گانے ہو  
 یہاں پر نہ ہی شیشی چوڑا آواز  
 نہ ہی شیشی کی آواز آواز  
 قیمت یہوں شیشی آواز  
 دوسری تار جید آواز

داد تا مجرب مرغام

ایک تہ کو کہتے ہیں اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ دیکھو۔  
 یہاں بھی اچھی ہو جاتی ہے۔ قیمت - فی ڈیڑھا چار آنہ  
 صنوبر - ایک تہ کو ڈیڑھ تک ہر اور بارہ ڈیڑھ تک بھانڈا  
 یہ ایک ٹھکانہ ہے۔ وہ اٹھانہ کی مفت ملتی ہے

۱۰ شہر : ان کے بریں بھرتی ہوا راجہ دستا

ایسر حکیم لکھنؤ کا تیار کردہ منتخبی اعضا

ماہنامہ غنبری

۱۔ دقت کافی گرامی اصحابان مند و مغر زکا و  
 ۲۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۳۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۴۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۵۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۶۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۷۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۸۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۹۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی  
 ۱۰۔ ایامہ اود بعضا جزاء مفیدہ نئی ترکیب تیار کی گئی

عالم کا یہ ہے :- ایں لے حکیم ۔



# پانچ روپے سے لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل لی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور ایجابی بات ہے جس پر ہزار نہیں بچا جس پر ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیر سے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج کل دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا مجموعہ اشتہار بن گیا ہے۔  
دینی کشتی کا صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ دینی رازی شریف مفید نہ ہو اسکی استعداد کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت شیخ و ہلوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج کل روح حیات کے بڑے فوائد اور طریقہ تیل کی سے محروم رہے۔ سننے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شریک مقابلہ اسکے بیٹے والے تو انسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر لی این صاحب بہادر انٹرنیشنل میڈیکل سوسائٹی جنورل ہنشاہ انڈیا اور ڈاکٹر غلام اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلینڈ کے عزیزانہ دار و دروغ غیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رک و ریشہ میں تحریک و کیمیا یوں کے گودے یا سفسوس کو چمکا کر خون صلیب کثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی اور اپنی بجلی کی لگ سے جان و چہرہ کر کے ہر انسان کو ایسا صحت مند و سرگرم بنا دیتا ہے۔ کہ چہرہ اثر زمانہ اگر تواریں بھی ماریں تو بھی پش ہو کر بے آب ہو جائیں +

ہندوستان افغانستان اور مالک کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میں بجلی کا لوج کے لکچراروں مغز عمدہ داران سلطنت کے سر شیف کلون اور باد و جود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی ان بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی بین و ان کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالیوں کی در باخلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاں کامل تیر بہدف دواست بلکہ اعصاب کی ایک طاقت انرا غذا ہے یہ مقوی روح ہے جو دیوم میں ہی قوت روحیت کو بڑھا کر شریعت کر دیتا ہے۔ چہ سے میں دین و آداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت و حالات عیسیٰ پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواہشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے رفیعہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے۔ ناروی ضعف عام جنون۔ بے نمانہ میلان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دل۔ ضعف معدہ۔ ضعف بکری۔ ذیابیطس۔ اختلال قلب۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرونی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیکھا ہے تو بجائے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت مدد کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سب سبب رازوں کی عجیب غیب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم بتلا نا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ماشائے نہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ بمنزلہ کو جو اندر۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد زریعہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو نو جوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپکی آئندہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو حرز جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جس قدر فخر کروں بجائے اور فضل ربانی کا شکر میں تدارا کروں روئے۔ بلکہ مجھے کیمیا گر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (دعا) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخوص دوا ہے جسکا نام روغن دافنوستی ہے جو صرف برونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ مریگوں چھوٹ کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے مغز و طاقت بحال کر دیتا ہے اور گئے گزرے مریض نامرئی کو پورا پورا مرد و بنا کر عمر بھر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنوستی چار روپے چار آنہ (دعا) +  
یہ دونوں دوائیں انکے موجد حکیم محمد شریف آبی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائیٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

مطیع شام اودہ لکھنؤ نیا گوالین محمد سجاد حسین پٹنہ پٹنہ کے شائع کیا



اجرت اشتہار				
فردار میں	ملانہ	سدا ہی	ستسہ ہی	سالانہ
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام

نہایت اودہ پنج				
فصل خردار	طلباء و کرام	عام حریدار	روسا و	دالیان ملک
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام

فروسی استعمار

چونکہ مسٹر جیم ہالک کارخانہ محبوب جیم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریداروں کو  
جوب پیچم کو ۴۰ روپے اور ۲ روپے بجائے بیعت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع  
کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر کپس پر انگریزی میں  
چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پنس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ  
۹ پنس دیا ہوا ہے۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں سے کہ جتنے میں وقت واقع ہوئے نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے قشوک فروش ایجنٹ

جی اے مین اینڈ کیپی نمبر ۱۲ اکلایو اسٹریٹ کلکتہ

ہے دستیاب ہو سکتا ہے

# مسدس مشر لا فر

(المقابہ)

”قاہ قاہ“



ترجمہ

بدگوئیوں نے سنئے ہیں کہ کالی چھوڑی  
بہانڈوں نے سنئے ہیں کہ خالی چھوڑی  
حالی کو نہیں ہے قوم نے چھوڑ دیا  
آفر نے مگر نہ خوشمقالی چھوڑی

صریحی نے اکدن بطورے یو چھا  
کہ مقصود ہے زندگی سے بھلا کیا؟

کہا: ہر یہ قافل سے ہر دم ہو دیا  
کہ ہے زندگی میں فراق و تقو کا  
بسر زندگی ہو مگر تقو میں  
رہیں ہر گھڑی تقو چھوڑ نہیں

وہ دیکھو تو نگلشن میں گل نہیں ہی ہیں  
چھٹکتے ہیں کیا جام گل نہیں ہی ہیں  
بند ہا تقو کا ہی گل نہیں ہی ہیں

جو ہیں زندہ دل و دل کو گل نہیں ہی ہیں  
زمین نہیں ہی ہی زمان نہیں ہی ہیں  
کسب نہیں ہی ہیں مکان نہیں ہی ہیں

چٹک چٹک ہیکو ہی یہ کلیو کا نہیں  
چہرے بھول ہیں یا ہی دلیو کا نہیں

یہ دالے کے ہیں انت پھلیو کا نہیں  
یہ ہر کھد بدی یا ہے دلیو کا نہیں  
جلین لاکھ ہو چھو تو ا نہیں رہا ہی  
تلا بانڈی کا بر ملا نہیں رہا ہی

خوشی سے ہے شعلو کی کیا سرخوئی  
طرب سے ساقی نہیں بھولی روئی  
دہن و ابسم میں ہی دیکھو سوئی  
تبسم شرار و نکی ہی ٹیک خوئی  
وہ آنشکدہ اور مغان نہیں رہیں  
سبھی بھٹیان عود دان نہیں ہی ہیں

یہ حق بھی تو بے شک نہیں رہا ہی  
یہ موج غن کیب ایک نہیں رہا ہی  
کوئی بار غم کو ٹپک نہیں رہا ہی  
جو بے غم ہے وہ بے کھٹک نہیں رہا ہی

## خطر کے نشان

نیچے بہت نشانات خطر ہیں جن کی توجہ رکھنی چاہیے

کھانسی خطر کا نشان ہے

چھپک چھپک ہن نشان ہے کہ وقت پڑو تو قوی کرو

اسکات کا نشان

اس خطر کا علاج ہے

چھپک چھپک و نگو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھو ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکات و لون امتحان

دوا سازان لندن

انگلینڈ





رو و ام ام میں بھنسی آ رہی ہو،  
بہت روئے نہیں بھی ہنسی آ رہی ہو

سہو میکہ سے تر آجوتہ کا ڈھن  
خوشی کی دھکا کر جھلک ہنسی رہی ہیں  
سکائے یہ دندان کا سہن رہی ہیں  
ستارہ ہیں بایہ فلک ہنسی رہی ہیں  
تبسم میں یاد انت نکلتے ہیں  
صبح و شام یا نام ہیں ہر دو اس کے

غضب جال میں غم کر پھینا پھینا  
تفکر کی دلیل میں دھنسا دھنسا  
خوشی کو کمر پر نہ کھینا کھینا  
قیامت سے دن رات ہنسا ہنسا  
نہ بانگی وہ پگڑی نہ وہ گل طرسنا  
یہ زندہ کچھ مورت، مرد نہیں لبنا

پڑی کھل کھلاتی ہیں کیا دیکھو کھیلین  
چھڑکتی ہیں کیا کچھ طرب میں یہ چیلین  
ہنسی آئے لب پر آ کیا منہ کو سی لین  
یہ مردہ دلی ہو تو پھر خاک جی لین  
ہنسی کے طریقے بھی سستے ہیں کسی

جو ہنستے ہیں گھر کی بستے ہیں کسی

ہنسی کر تو آسان ہیں سب لاک  
سو شہ شادمانی طرب اس لاک  
طبیعت کا اپنے ہی ہر ایک مالک  
بشر کو یہ مردہ دلی تو ہے ہالک  
ہذا کہتے بچھڑ کو لا تھلکوا "ہو  
"اذا انسان ضاحک ہو فلیضحکوا" ہو

نہ اب بھی ہنسو تم تو انسان نہیں ہو  
نہ کیونکر ہنسی آئے حیوان نہیں ہو  
ہو آزاد محبوس زندان نہیں ہو  
ہو جاندار تم کوئی بیجان نہیں ہو  
پھللا ہوئے منہ ہو کیون بت بنی ہو  
کہیں ٹوٹ جائے دم کیون تنے ہو

کسی کو جو تم دیکھو روتا تو ہنس دو  
کوئی رو کے ہو جان کھوتا تو ہنس دو  
پڑا دین کوئی ہو سوتا تو ہنس دو  
کوئی دن چڑھو منہ ہو ہوتا تو ہنس  
کسی ہنستے کو تم رولا دو ہنسی میں  
کسی روتے کو تم ہنسا دو ہنسی میں

کسی کو یونہی دانت اپنی دکھا دو  
بنائے جو منہ منہ ہی اسکا چڑا دو

غم و رنج کو خاک میں تم بلا دو  
غرض یہ کہ روتے ہو تو کو ہنسا دو  
گزار روزیانا ہنسی اور خوشی میں  
لگے ہر گھڑی تم رہو دال لگی میں

جو دیکھو کسی کو تو ہنسنے لگو تم  
کسی پاس بیٹھو تو ہنسنے لگو تم  
اشارہ نہ سمجھو تو ہنسنے لگو تم  
اکیسے ہی گر ہو تو ہنسنے لگو تم

راہنڈرا کمپنی

سوار نا بائیکا  
سب قسم کی پتوں خصوصاً آبائی تپ کا تیر بہت علاج  
فی بکس مر ایکدرجن صر علاوہ محصول ایک

پرو میہا بچو شش

امراض سوزش بول وغیرہ صنعت اعصاب کیواسطے  
تعجب انگیز دو - فی بول عصر علاوہ محصول ایک  
علاوہ محصول ایک

راہنڈرا کمپنی

جگلی ڈکخانہ عالم بازار کلکتہ

ہنسی ہو کوئی وقت خالی نہ جا  
دلوں کی ہنسی نہ کالی نہ جا

جو بولے گدھا قہقہہ تم نگا دو  
اڑے گر لوا قہقہہ تم نگا دو

ہو شاہ و گدا قہقہہ تم نگا دو  
ہر اک پر سرا قہقہہ تم نگا دو  
نہ ہنسنا ہنسنا تا یہ تہذیب کیا ہی  
نہ انسانیت ہی نہ ترکیب کیا ہی

سنا رعد کا قہقہہ کیا نہیں ہو

بڑی لوتی بجلی ہے یا نہیں ہو  
یہ او لے ہن اول کا ہنسنا نہیں ہو  
یہ پر نالے پانی کا کھٹکا نہیں ہو

چچی کھلیاں آبشار و نین ہن کیا  
یہ غل اور غیاظ پہاڑ و نین ہن کیا

چکورین ہن کیا کوہ سار و نین ہنستی  
ہو کوئل بھی کیا کچہ بہار و نین ہنستی  
یہ چڑیاں ہن کیا مرغزار و نین ہنستی  
ہنسی پھر ہی ہی ہزار و نین ہنستی  
ہنسی ہی ہنن لال یہ چہا

ہنسی ہو ہنن کیفیت یہ لہلہا

سے جو کوئی اسکی نقلین بناؤ

خوشی میں ہر اک قت بغلین بجاؤ

شگفتہ ہی سب کو یہ سکھلین کھاؤ

خوشی میں ہی ساری یہ فصلین مٹاؤ

ہر اک شب کو شبرات نیر فر سمجھو

ہر اک روز کو عید نور روز سمجھو

کھڑے جھومتے نخل ہن کیا خوشی میں

بجاستے ہن پتے بھی تالی ہنسی میں

ہن مرغ چمن بھی تو خندہ زنی میں

نبات اور حیوان بھی ہن لگی میں

نہ آئے ہنسی اس پہ بھی تگو تو بہ

نہ بھائے ہنسی اس پہ بھی تگو تو بہ

ہر اک عفو کو ایک رزش ہی لازم

کہ قوت رہی اسکی ہر وقت قائم

ہنسی پھیپڑے کی ہی گویا ملازم

لو کے لیے اسکو پھیلاے دائم

رگو نین لہوتا شب و روز پھیلے

کہ صحت بد نین مرض سوز پھیلے

۵۲۰

ہو صحت تو دل بھی شگفتا رہیگا

وہ پودے کی صورت پھکتا رہیگا

شگفتہ جو ہوگا چمکتا رہے گا

خوشی رہیگی نہ سکتا رہے گا

رہی پٹا کٹا جو خندہ جبین ہو

سے ہنس نکھر دم وہ چاہا کہین ہو

۵۲۱

علامت ہی صحت کی ہنسنا ہنسنا

نشانی ہے بخت کی ہنسنا ہنسنا

سب ہے سرت کا ہنسنا ہنسنا

سند ہی ظرافت کی ہنسنا ہنسنا

خوشی ہی تمہید غمخوار یوں کی

اوداسی تو علت ہو یار یوں کی

۵۲۲

جو افسردہ دل ہن وہ بیار سے ہن

جو خاموش ہن وہ بھی غمخوار سے ہن

جو مگر جبین ہن وہ بیزار سے ہن

سدا روتی صورت سدا زار ہن

مزا جو کئی خشکی سکھا چھوڑتی ہو

یہ ہنزدگی تو روا چھوڑتی ہو

بیت المصروفین العام (۵۰۰)

24

[illegible]

اگر کوئی شخص میرے کے لئے یہی سند دے دے  
جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرقی  
ثابت کرنے کو اسکو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام  
دیا جائیگا اور اگر اسے شک یا کسی مطلب  
کے لئے یہی سند دے دے مع سزا ہوگا۔

۵۲۳

معدن خندہ زن ہی تو موتی مین بکھر دی  
شگفتہ ہے گلشن تو مین پھول جھڑنے  
شگفتہ جودل ہو تو بلبل بھی چپکے  
کرشمے مین سب مینسی دل لگی کے  
بہوتم بھی ہر وقت شادان و دھان  
کہیں جاؤ تھانہ رو اور خندہ ان

۵۲۴

نہ باتین کرو سخت روڑے بنو گے  
مقطع نہ ہو پیکچوڑے بنو گے  
بناؤ زیادہ تو تھوڑے بنو گے  
جو انسان ہو خود ہنسوڑے بنو گے  
رہو گے یہ امجور کی کھانپ کتبک  
بنو گے یہ زہریلے اکسانپ کتبک

۵۲۵

جو کھاؤ مین گلیس بناؤ ہنسوتم  
گمرو مین جو میچس جلاؤ ہنسوتم  
اگر بی بی کو میں بناؤ ہنسوتم  
اُسے جو ہو بے حس ہنسو ہنسوتم  
کرو زندگانی مین تم شادمانی  
کہ یہ زندگانی تو ہی آئی جانی

۵۲۶

وہی وقت اچھا خوشی مین جو گزرتے  
وہی وقت اولے خوشی مین جو گزرتے  
وہی وقت اعلیٰ خوشی مین جو گزرتے  
وہ اللہ والا خوشی مین جو گزرتے  
یہ حقیقی کو جا سیکھا خوش خوش یہاں  
وہی بہرہ پار سیکھا از رخ جان

۵۲۷

خدا کی نہ مانے وہ غم مین رہیگا  
بڑو نکو نہ جانے وہ ہم مین رہیگا  
گنہ جو کرے گا الم مین رہیگا  
تیرے کار یون کو ستم مین رہیگا  
جو بدکار مین وہ بلا مین رہیگا  
نکو کار بہر دوسرا مین رہیگا

۵۲۸

وہ ترگس کے دیکھو اشائے چین مین  
چہل دیکھو سوسن کی سائے چین مین  
اچھلتے مین کیسے ہزارے چین مین  
نظر آتے مین کیا نظائے چین مین  
انارون کو گردانت دکھلاؤ گوتم  
شریفون مین بھی تو ہنسی باؤ گوتم

۵۲۹

وہ سورج بھی دیکھو کھڑا ہنس رہا ہی  
وہ لوجا ند مامون پڑا ہنس رہا ہی  
ستار بھی چھوٹا پڑا ہنس رہا ہی  
وہ جوتا بھی گوہی سٹرا ہنس رہا ہی  
شفق پھولتی ہے سحر ہنس رہی ہی  
گزر تا ہی دن شام پر ہنس رہی ہی

۵۳۰

جو ہنستا رہیگا وہ بستار ہے گا  
نوشی پر بھی آواز کی ستار ہے گا  
مسرت کا چلتا جو رستار ہے گا  
اُسے نرغ شادی بھی ستار ہے گا  
جو ہنستے بھی ہو کھل کھلا کر ہنسوتم  
ہنسی کو لبون پر بلا کر ہنسوتم

۵۳۱

ستار اپنی دکھلا تا ہی دانت کتنی  
لگا تا ہی یہ قہقہے تانت کتنی  
ہنسی کے مین اقسام اور بھانت کتنی  
ہنسی سے ہی بل کھاتی ہر آنت کتنی  
مزہ کیا سرخوان نکدان ہو کر  
نہیں لطف ہر زخم خدان ہو کر



۳۲  
 ادا اس ہوئے جو وہ نوا فکاش ہوئے  
 نذرہ ہوئے جگر پاش ہوئے  
 دلی راز مہ سستی فاش ہوئے  
 شہادت ہوئے بے نشان ہوئے  
 تبسم ہے چہرے کی دولت ہوئے  
 فرودہ دہرہ دہرہ غرق ہوئے

۳۳  
 مسیحا ہوئے ایمان ہندنا ہندنا  
 اور ان سدا ادا رہے دل لہنا

نہیں تو لجا لیا کسی شہرہ جانا  
 کبھی جھپٹ جاتا کبھی سکرانا  
 جو معنوی اندر وہ دل ہو دیا ہی  
 جہلا نک پڑ مرہ کل میں دھرا ہی

۳۴  
 خوشی ہے سہ سال کی اب تو ہنس دو  
 ترقی ہے اقبال کی اب تو ہنس دو  
 ملی جنس کیا مال کی اب تو ہنس دو  
 سہو ست وہ پامال کی اب تو ہنس دو  
 خوشی بنے کیا جوری آرہی ہی  
 پری بنے زیب و فوری آرہی ہی

۳۵  
 مبارک ہو سن دلی آمد جان کو  
 خصوصاً تہذیب ہندوستان کو  
 مبارک ہو بچوں کو پیر و جوان کو  
 مبارک ہو بونڈی کو بی بی میان کو  
 مبارک خوشی کی ہوا ب آمد آمد  
 کہ چلا آئے ہیں اب آمد آمد

۳۶  
 مبارک ہو انیس سو دس کی آ  
 مبارک ہو انیس سو نو کا جانا

مبارک برٹش ونگوٹور و زلانا  
 مبارک کو پور کو سب زانا  
 یہ جشن خوش اور طرب ز مبارک  
 ہو فیر طرب کی پو با مبارک

۳۷  
 کہیں چپ کا ہرے کا ہی شور و غوغا  
 کہیں شادی اسنے میں بنیڈا باجا  
 کوئی ہی جولوب کوئی سہ راجا  
 غرض شادی ہین سار کاجہ یا چا  
 مبارک نیادن نئی رات آئی  
 خوشی اور جشن طرب سات لائی

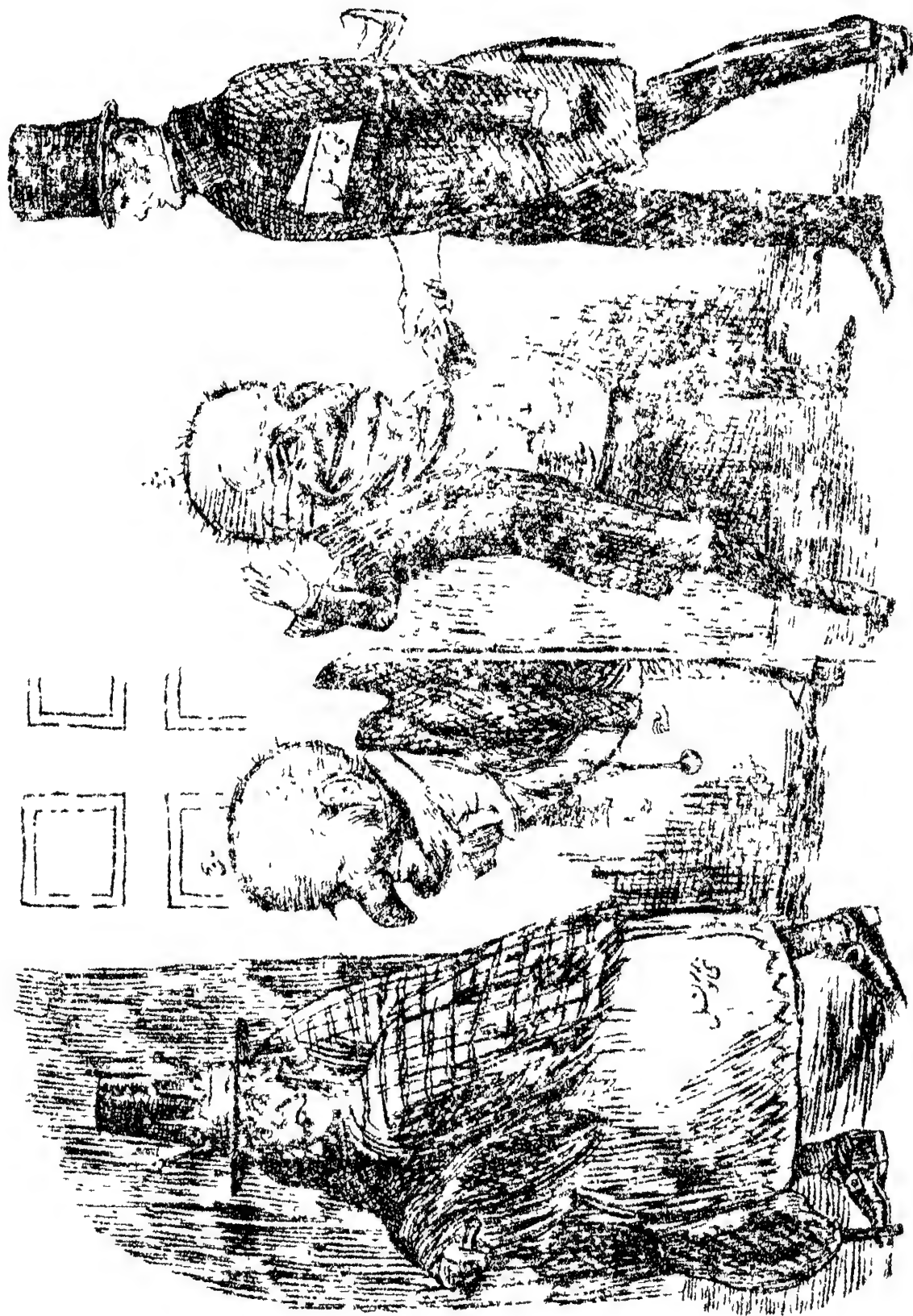
۳۸  
 مبارک ہو لاف کو بے شادمانی  
 مبارک ہو عشرت بے زندگانی  
 مبارک سخن کو ہوشیوہ بیانی  
 سخن پر طبیعت کو اور حکمرانی  
 اودہ پنج تمکو ظرافت مبارک  
 عبارت میں شوخی شرارت مبارک

۳۹-۱۲-۲۳  
 ہو کار و شحال ہر سو کھڑا رہو  
 شمع مومی یہ جلا کر ہم دیکھیں تو آپ

مومی تہی :- فالو س وکالٹی کی لٹلین کیواسے ہزار  
 دینے ہر قسم کی جھوٹی بیانی سفید رنگین نہایت دیر پالی  
 اور شفا و راوشینی دینے والی -  
 صابون :- ہر قسم کا نہایت خوشبودار جو ہر طرح سے  
 علمی ہول کے موافق تیار کیا گیا ہی - نیز گھوڑوں و قاتلوں  
 واسطے ڈاکٹری ہدایات کے مطابق تیار کردہ شدہ  
 نہایت مفید صابون -

چمڑہ کا سامان :- موم روغن سوخت سوپ سپڈل  
 سوپ ڈین وغیرہ ہر سار کی میں - مفصل فہرست  
 مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو فرمائش بہت جلد ہی  
 تعمیل ہوتی ہی - تاہم ان کیواسے خاص رعایت -

نارتھ ولیمٹ سوپ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ و میرٹھ  
 ایجنٹ  
 شیخ حاجی احمد انید بسنر نمبر ۲۲ نیویل مارکٹ  
 و صدر بازار دھلی



اگرچہ پتہ بدستور ہے کہ یہ سال اچھا  
تھو سال تو



# نیاسال

اور  
نے  
پیش



(۱۹۱۰ء)

اب موقع نہیں ہو تو پیش دہیں کا  
کچھ کام نہیں ہو نہ تو اور دیکھیں کا

عشرت کا لگا ہو تو اب لو چیک  
پیتے ہیں جام طرب ہم نہ دوس کا

(جنوری)

کیون آج جہان میں ہو یہ لہجہ سی مچی  
ہر سمت یہ ہو رہی ہو چھیل کیسی  
دنیا یہ بنی ہو کیون سمجھا اندر کی  
آتی یہ جنوری ہی ہے یا سرخ پری

کیون حسن گندی نہ دکھلائے نہیں  
سینہ ہے جو نایب تو ہے سینہ فتن  
جھانکے گی کنوین یہ یوسف خور کیلئے

لالی پھر خبر ہو ہی ہے کیون دلوور سن؟

(فروری)

جو گل ہو بنا ہوا ہو وہ سرخ پری  
وہ کندنی رنگ اور وہ پوشاک زری  
اٹھ رہی ہو کیسی یہ شوکت و شان  
اٹھ رہے فروری کی یہ زیب و فزا

(اپریل)

دیکھا فروری کو جب ہوا بس مہوت  
کھا لسنی ہو گو دم بخود ہی ہر جہجہ فرقت  
طباخ فلک بیکار ہا ہے جہجہ  
ظہار زمین دسے نہ کیون شربت تو

(مئی)

آمد ہو یہ اس کی تو خندان ہے چین  
ہو گل رویش شگفتہ ہر غنچہ دین

سر زئی ہو کوچ جو مایچ آیا  
اب بوج حمل میں آئی خورشید و لہن

(اپریل)

دریا سے ہزل کی بجے اب بھی نہ سیل  
دھو جائے دلون کا سب کیون سیل چل

روٹون کو کیون ہنسانہ چھوڑا پرل  
جب شاہ فلک کا میزبان ہو اکٹیل

(جونی)

چھینے نہ فلک رقیب عوا کی طرح  
شرمائے نہ خور دلبر عذرا کی طرح

مے جام میں اپنے اور مہینہ مے کا  
مہوش ہو وہ آغوش میں جو را کی طرح

لے سکے کہ بسیار باگ زند و فزا کند نام شکستہ از گال  
شمالی و اکن بصورت مرد استادہ و رستا کشیدہ الخ ۱۳

کیلخت یہ جون کیسا بد لا گرمی  
دنیا میں یہ کی بیا قنات کیسی

گرمی کی پیش سے جان بچانی کیلئے  
خورشید ڈھال سر پہ طعن کی لی

(جولائی)

گرمی جولائی رنگ ہوئی بربادی  
دل کا تھا بخار آتش بیدادی

کیون آب سنون شیر لون کرتے  
ہو شاہ فلک سے جب اسد فریادی

(اگست)

دیکھو یہ مہینا اب اگست کا آیا  
برسات کے کیا رنگ جمایا اپنا

مہتاب نے جو کھیت تھا اپنا کاٹا  
خرمن ہی آفتاب بنا خوشون کا

(ستمبر)

برسات سے بھی خلق کی میزان نہ بٹی  
برسی یہ ہوئی خلق کی بارہ باٹی

بادل ہیں رولی ٹھونس لی کاٹوین  
کیا چرخ ستمبر سے ہو کیسی نہ سنی

(اکتوبر)

اکتوبر میں ہوا زور جو بیماری کا  
عقب رہنے کیا قصد دل زاری



# تراشہا دلکش



مردوٹا

اے وہ کہ بھی نظر میں آتا ہی نہیں  
دلو کوئی تجھ سے بڑھ کر بھاتا ہی نہیں  
سنتا ہے امیر و نکی فقیر و نکی بھی تو

مشتاق کو سب عشق فراموش ہوا  
مشتوق بھوئے دھنگ طرح دارن کا

ایضاً

بیدرو پھنسا ہوا ہون میں چکڑیں  
تپ لڑنے میں مبتلا ہون درد میں  
جائینگے مرے پاس سے صد ہا مر  
آجائے اگر آج ہی اکتوبر میں

تجھ سا کوئی دوجہان میں آتا ہی نہیں

ایضاً

لو عرش سے فرش تک ساتا ہی نہیں  
خالی کوئی تجھ سے جا میں پاتا ہی نہیں  
کیا جانے کیا حشر میں اوسکا ہوا  
تجھ پر ایمان جو شخص لاتا ہی نہیں

## نظرے خوش گزرے

نظارہ سلف: جنوری سنہ ۱۹۹۰ء یہ رسالہ ماہوار  
شائع ہوا کر گیا۔ ہمیں سلف صاحبین اور کاتبین  
حکماء و متقدمین کے آب زر سے لکھنے کے قابل قوال  
پند و نصائح، کرامات، عبرت خیز حکایات، شان  
اولوالعزم کے جنگی کارنامے شعر و نادر کلمات اور  
جگر خراش شعار نہایت دلکش و پراثر ہیں ہمیشہ سلسلہ  
درج ہونے والے اسکے علاوہ ایک اور کتب خانہ مخفی  
شخص کو جستجو ہی نہیں شامل ہی نہیں سراج العلماء  
علامہ جلال الدین سیوطی صوفی رحمہ اللہ علیہ کا وہ  
ذخیرہ ہے بجا حسین آئینہ روحانی اور جسمانی  
دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا ہے۔ ہر مرض کا  
مؤثر عمل اور موجب شفا جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت  
بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کے ہمراہ ایک جز  
علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہو کر ایک سلسلہ  
پور ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل  
ہو جائیگا۔ قیمت دو روپیہ لائے پیشگی مع محصول  
مقرر ہے اس دسمبر سنہ ۱۹۹۰ء تک جو حضرت کم از کم  
(ج) کی ان کتابوں سے جنکا نام ذیل میں درج ہے  
خرید فرمائیں گے نظارہ سلف ان کی خدمت میں ایک  
سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا

بیماری کی سرد مہری سی تھا تنگ جہان  
ہر ایک کے لبو نہ بھتی فریاد و نغان

آتے ہی نومب کے جوبی خورن لکمان  
امراض پر کرون کر پڑے تیر و سنان

سردی بھتی جدی اٹھ پڑ سبر آیا  
اس سال کا یہ آخری نمبر آیا

گو کانفرنس کے سمت ممبر لیکے  
مقصود مگر قوم کا کم بر آ یا

کبتک یہ پکائیگا خیالی کچھ دی  
رہنے بھی دی باتو نکی پکائی کچھ دی

یان بھوک پیٹ میں لگی ہو اک آگ  
ہم کھالین گے وہی لا آ با لی کچھ دی

قابل زیارت کتب دینیات و تصوف

شرح اسماء الہی - فضائل استغفار - ذخیرہ حق  
فضائل خلفاء اربعہ مفید الفقہ دلائل البرکات

ان کتابوں کے مطالعہ سے انسان عقلمند ہو جاتا ہے

مخزن نصح - گنج فراست - ظلمت الوار - آئینہ خود

کتب حکمت جکا ہر شخص کے پاس ہونا نہایت ضروری

انسانی زندگی - بہار زندگی - راز مخفی - حیرت بیات

دروائز و واقعات دل ہلا دینے والی قصے

طلسمی بدلہ - رقص بسمل - قتل نظر

عشق و محبت کا مخفی راز سچی محبت کا نتیجہ نہیں ظاہر ہے

شرہ خاموشی - شوق طراز - سر دوس برین

موتنی مورت - صغیر اختر - تلخ کامیابی

شیخ رحیم الدین - تاجر کتب - شہر دہلی - گلی قاسم جان

مناجات

خالق اپنی شنا میں گویا رکھنا

اپنی ہی رہ کا محک جو یا رکھنا

جو کچھ دیکھوں ترا گلو سوز ہو حسن

نظارے میں وہ عالم رو یا رکھنا

ایضاً

میرے میری زبان میں وہ روائی حقا

اور اشہب خامہ میں دوائی حقا

ہو تازہ بہ تازہ تو بنو ہر مضمون

ہر صفحہ ہو گلزار کا ثانی حقا

خطاب یہ استاد ی مولانا صفی

خواص محیط نکتہ دانی ہے تو

حلال و قائل و معانی ہے تو

تیرے دم سے ہر رونق بزم سخن

کشاف رموز خوش بانی ہے تو

خطاب بہ دنیا

کہتے ہیں کہ جائے شادمانی ہو تو

اسباب عیش و کامرانی ہے تو

لیکن جب غور کر کے دیکھا میں نے

دنیا کچھ بھی نہیں ہے فانی ہے تو

خطاب بہ اہل دنیا

عیش دنیا سے دون کو فانی سمجھو

اسکے چہرے کو اک کہانی سمجھو

نیکی ہی کرو عوض بدی کے ہر آن

عقبی کی خوشی کو جادو الی سمجھو

خطاب بہ پنج

سال نو تجھ کو ہو مبارک اے پنج

ہو تاج مہی بہ اوج تار کا ی پنج

اس سال ہوں دہل گئے خریدار

بڑھ دینا تو جلدی "قتبارک" اے پنج

سنہ ۱۹۱۰ء کا نزول

سنہ نو کا بچتا ہے چکارہ اوترا

گرمی غائب ہو جس پارہ اوترا

صبح کا دب بھی جا چکی پھٹکائی پو

نور سنہ نو بہ یک اشارہ اوترا

نور روز کی دھوم

سنہ کا بھی پیش خیمہ آھی پہونچا

وہ نور منزل پہ اپنے راھی پہونچا

نور روز کی دھوم چرخ چارم تک ہی

شہرہ ازماہ تا بہ ماضی پہونچا

نذرت سنہ ۱۹۰۹ء

سنہ تھا بد بلا بلا شریر اور ہمہ گ

بھرتا تھا شرارت کی طرف ہر اک ڈگ

سنہ کہ میں اوسکا نہ تتبع کرنا

ہو جانانہ تم بھی یار اوسکے ہمت گ

سنہ کی الوداع

سب باعث انقطاع کہتی ہیں تجھ

کر لے خود استعاع - کہتے ہیں تجھے

جو کچھ کہ ہوا وہ ہو گیا رفت و گشت

سنہ ہم الوداع کہتے ہیں تجھی

سنہ چلتے پھرتے نظر آئے

سنہ چلیے حضور بس بس بس بس

دھڑ دھڑکے وہ ایچھو دہل دہل دہل دہل

انگلش کہتے ہیں - گو ٹوٹل یونائی

کشمیری بھی کہتی ہیں گس گس گس گس

مراق



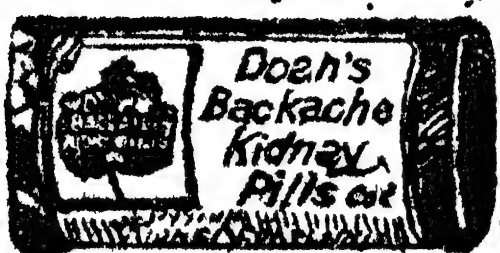
صحت کا سطح حاصل کرنا

یہ افواہ بھی گوشِ سماعت آئی کہ حضور نظام والی حیدر  
دکن کی خلافت بھی کوئی خفیہ سازش قائم کیگی مگر جیسی  
پاداش میں پردہ راز فاش ہوئی پچھتر عرصہ دلا  
صدیقہ ملازمت کے بیڑوں کر کے ملک بدر کر کے گئے منجملہ  
دیگر شہر کا سازش کو شہاد کے ایک نام مولوی عبدالحکیم  
صاحب شہر کا بیان کیا جاتا ہے۔ مجبورہ نہیں جلد ہو کر  
اس خبر کی صداقت و اصلیت کہا تک جی یا ہے۔  
مگر نیاز مند ان تمام نافو شکوہ کار روایتوں و بدعنوانیوں  
کو گزشتہ سنی کے کچھ ستون ہی پر محمول کر دگا۔  
جو کچھ شعبہ باز فلک کو کبھی ایک پہلو پر سکون نہیں  
ہو م تا ف بازی پر رو کار لاتا رہتا ہے اس لیے بارگاہ  
دنیا کی سینٹیں بھی جو کہ اوس سو متعلق بین تبدیلی  
عظیمہ واقع ہوئی رہتی ہے۔

[illegible]

ساتی بنور بادہ برافروز جب سام ما  
مطرب بگو کہ کار جهان شد یکام ما  
سرست صہبا نظر افت مسطرینچ تسلیم معہ مبارکباد  
سال نو مستجاب باد۔  
آج صلیب عالم میں زندان سے آشام سرور کا سین  
رضیق مرقی اقراح و انشراح سے بلب و  
سہشار ہو رہا۔ جو کہ اس کے عرصہ کے  
بابت کمال نالہ نیم شبی وہ۔۔۔ سہ سہی کے اثر نے  
آخر کار سیان فرشتہ موت نخل و زخمت انداز مجسم  
انقلاب شیخ <sup>۱۹۰۵</sup> ع کے کالا وجود نابود کو  
معہ یہ دوستار مسجلیستی سے اوٹا کے کفن  
سے ثباتی دہرین لپیٹ ضرر عدم میں مدفون  
کر دیا ہے  
برین مرثوہ گرجان فشانم رواست  
کہ این مرثوہ آسائش جان ملست  
جبریدہ روزگار و صحیفہ زمان کے اوراق لیل و  
کی قدرتی گردش یا الٹ پلٹ سے افسانہ حزن  
والم کے بعد داستان بھجت آگین دیکھنے کی نوبت  
آئی۔ ع  
اے وقت تو خوش کہ وقت ماحوش کروی  
گرچہ <sup>۱۹۰۹</sup> ع کے دور دوازدہ ماہی میں طوفان  
انقلاب نے جوش آزادی و حب الوطنی کی صورت میں  
ظاہر ہو کے ترکی و ایران کے فرمانرواؤں کے  
عزل و نصب جدید کا جو عبرت انگیز سان اہل عالم  
کے روبرو پیش کیا ہے وہ تو اس کے دریا  
صفحوں میں ہمیشہ یادگار۔ تنوع نیزنگ زمانہ کا  
متوحش نمونہ رہیگا۔ قطع نظر اسکے اور بھی بہت سے  
واقعات پر آشوب و ساحت ہوشربا جو نفوس  
سال ختم کے دوران میں ظہور پذیر ہو کے  
غم و اندوہ کا باعث ہوئے۔ وہ بلا احتیاج  
تو اذیع اخبار میں دنیا سوسیدہ نہیں ہیں۔ ان  
یہ ضرور ہوا کہ جسوقت سقہ مرحوم کا خورشید  
جہان تاب حیات ظلمت شب مات کو پرے  
میں نہان ہونا چاہتا تھا "ماری انیکم" کی

اکثر اوقات بیدری کا سبب پیشاب کا شیرازہ ہوتا ہے جو جبکہ  
گزرے اور ضیعت گروے خون میں سے نکلے جیسا یا کسی  
اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ اس پیم کی حرکت کا  
بہت کچھ دباؤ اور ہر گز خون کے ضعف اور دوسری علل  
سب ذیل ہیں۔ پشت میں دوسرا نذرہ آنا۔ پیشاب کم آنا  
اور اس کا رنگ غریب یا دھندلا ہونا۔ پیاسا ہونا۔ جسم  
میں تھکان معلوم ہونا۔ دلی کمزوری۔ دوسرے ٹھون کی مایہ  
نفر کا دھندلا ہونا۔ پکڑا ناز و خون میں دباؤ ہونا۔ غرض  
ہونا اور جسم کی عام نفاست و رفور۔ اگر توجہ نہ لگی تو پیشاب  
اور اصر۔ گھٹیا۔ جلد تھریا۔ بلیس اور گردوں کا اضمحلال  
یعنی شرارہ در سوراخ کی اس قسم کی بیدریاں کہ جبکہ اکثر غلی سے  
آبی امراض خیال کئے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ خون کی دیر  
پشت اور گردوں کو لبالبان (دوسری ایک کٹنی بلیس)  
گردوں اور پیشاب کے اعضا کو تباہی بخشی ہیں اور پیشاب  
تیرہ ماہ خون میں سے کٹنے میں بدگئی ہیں کہ جس وجہ سے  
وہ صحت حاصل ہوتی ہے اگر وہ لچھڑ ہونا چاہتے ہوں  
تو گردوں کو اجار کیلئے۔ خون کی دیر نشت دو گردوں کی گردوں  
دوسری ایک کٹنی بلیس) جو گردوں کے لئے مجرب و  
ہیٹاؤن کو اجار کسے ہیں۔

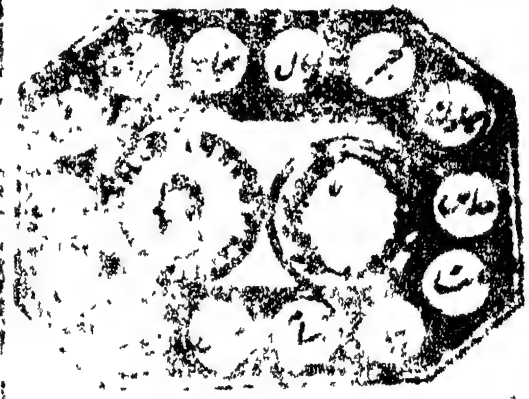


۱۰۰ روپیہ یا چوبیس تھین کے چھتے نام دو از پیش  
 فروخت کرتے ہیں یا دو روپیہ ۱۰۰ روپیہ ۲۰ روپیہ یا  
 دو روپیہ کا روپیہ از پیش دس روپیہ ایک روپیہ کا روپیہ  
 کس نام کے فارسی کیون پر دو روپیہ دو روپیہ ۱۰ روپیہ  
 نو ایک روپیہ یا چوبیس تھین کا روپیہ یا چوبیس تھین کا روپیہ  
 یا دو روپیہ کا روپیہ ۱۰ روپیہ ۲۰ روپیہ یا دو روپیہ  
 بشمار اور فارسی و روپیہ کی گزری ہوئی حالت میں بھی  
 بخشنے کے لئے کافی ہائی گئے ہو۔ تمام روپیہ کا روپیہ یا  
 قیمت کا روپیہ ۱۰ روپیہ یا دو روپیہ

$\frac{A}{\sqrt{\epsilon}}$



# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن پارچہ والی گلی کھنڈ



محکمہ صحت و صیانت، حکومت پاکستان، اسلام آباد  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
محکمہ صحت و صیانت، حکومت پاکستان، اسلام آباد  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰

کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰

نمبر	تعداد	قیمت
۱	۱۰۰	۱۰۰
۲	۱۰۰	۱۰۰
۳	۱۰۰	۱۰۰

نمبر	تعداد	قیمت
۴	۱۰۰	۱۰۰
۵	۱۰۰	۱۰۰
۶	۱۰۰	۱۰۰

## تفصیل کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن

کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰

کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰

کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰

## کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن



کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰  
کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی کھنڈ  
تعداد: ۱۰۰۰  
نمبر: ۱۰۰۰  
تاریخ: ۱۰/۱۰/۱۰۰۰





۱۔ ایک پکٹ سنہری سفوف - گلجہ۔  
 ۲۔ ایک لٹری کایلیگ اور نو سو بیس روپے جدا  
 پھونکے سے - جن کے میں جلد آرڈر بھیجیے۔

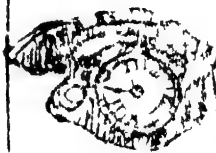
## کم قیمت کی فروخت

۵۰۰۰ کی ۳۱ جولائی تک

## علاقوں کی گھڑیاں

عظیم تیاران! نامہائی نفع

ایک موقع پر، ہاتھ سے جاسنے  
نہ دینا چاہئے۔



ایک طرف انٹرنیٹ جیسے ذریعہ کا کار  
 یبیین مفت۔ شہنشاہ اور امیر اولیوں  
 کی نذر سے محفوظ۔

نقش و نگار سے مزین، نجات ہی، لکشی کیس  
ایکس، اوین دیس، ریا اور حبیب، انت  
بتایا عوامی ہرمان، نذرین میں کرینا، قابل  
گھارٹی، سات سال، کل کیس، ان کی موت  
سات روپیہ، سہی کیس، ان کی موت، سات  
سات روپیہ، چاندی کے کیس، ان کی قیمت  
نوز روپیہ، چودہ کراہ، طلائی دیس، ان کی رعایتی  
قیمت، بیس روپیہ، لوگرت، طلائی دیس، ان کی  
قیمت، پندرہ روپیہ۔  
یہ گھر دیان کھائی پیر، باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھر دی کے لئے یکیناٹ اور پوسٹیج۔ دس روپیہ  
حدائے گا۔

دسی انڈین اسٹانڈرڈ وچ اپنی خبر  
ہری پال کی کھلی۔ ڈاکھیہ شملہ۔ کھلی۔

میں نے اس کو

مل غنی سہ بان پر سخاوت قیوت پر فروست تمجائی  
نارہ قور نگارانی نفع

میں نے جو کہیں دیکھا ہے

مرتب ایک مہینہ پہلے  
رہے رگیاں لہریں نہایت سست  
ہی رہے۔ وقت بتائی کہ انہیں بارہا  
سے مہینے جتنی بھی میں میں  
ہم ان کو بیان اور مذہب سے  
واضع میں۔ میں نے وہی  
شکوہ ان کی نسبت ہی اس طرح استعمال  
کئے۔ اب میں ہوں۔ گا ہی کہ  
نہت سارے چار روپے



در میلان سکنا جو الی کرو پو گران گھڑی

ایسی غمخیز اور صحیح وقت بنانے والی گامری  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہوائی ٹکٹیں مل کر  
چابی۔ سٹاپ ایکسٹن کل جوائنٹ۔

مکھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوویت  
ہیں۔ کھنٹے منٹ اور سکنڈ کی  
طلباء۔ سوار افسروں کو یہ پڑھنا  
کی ہے۔ گارنٹی جا۔ سال نہیں  
قیمت ساڑھی بیس روپیہ ہے۔



ساتھ ساتھ ۵ ا قیمتیں تحائف

جو صاحب بالائز کو رکھ دیاں نہ بد نیکے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ آٹھ لاکھ مفت  
حاصل کرینگے :-

(۱۱)، ایک کہانی -

(۲) ایک شیشہ

(۳) اہل نہایت خوبصورت گھڑی کا بکس۔

(۴) کنڈین سویڈیا ایکسٹریکٹ۔

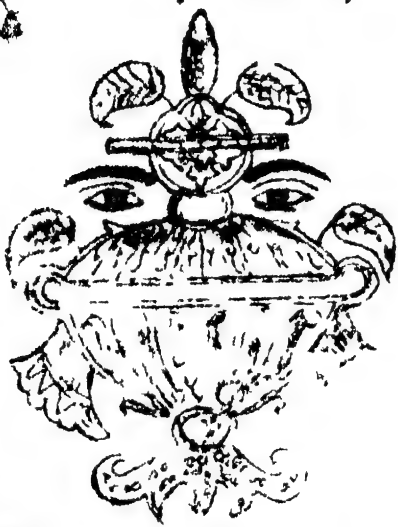
(۵) ایضاً میرزا علی قلی خان (نکولہ خان)۔

(۶۱) الفنا حمی ارضین -

(۲) الفنا اکر الت



دفتر اودھ پنج لکھنؤ مسکن ہے



مطلع شام اور پھر ایک کھانہ کھا کر حسین علی صاحبی کے شائع کیا



اجرت اشتیاء				
تقدار طبع	کام	کام	کام	کام
مالیہ	سے	سے	سے	سے
سہ ماہی	سے	سے	سے	سے
ششماہی	سے	سے	سے	سے
سالانہ	سے	سے	سے	سے

نقشہ قیمت اودھ پنج				
مصلحت	مصلحت	مصلحت	مصلحت	مصلحت
عام حریر	عام حریر	عام حریر	عام حریر	عام حریر
روسا	روسا	روسا	روسا	روسا
دانیان	دانیان	دانیان	دانیان	دانیان

اورہ پنج



نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزوں رتی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ سنگہ والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خرید اجائیگا۔

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۴۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## ساقی نامہ

الف

بایہ

سے ساقی خوش حال آنا  
اپنا رخ خوش نما دکھانا  
سب سے تیرے نہیں ہیں چین دل کو  
سے غلصہ غم سے پا بہ گل کو  
یہاں شہر لب بہ لب ہے  
فرقت کی اب اخیر شب ہے  
پیری صورت پر ہیں ہون مرتا  
ایک دم واپسین ہون بھرتا

## بچوں کا دوست

اسکاٹ المشن کو



یہ دوسرا نام لاکون والدین نے دیا ہے جنکی اولاد کی تندرستی اور طاقت جسمانی  
کی تعمیر ہے یہاں سے دار ہے کہ بچے کھا کے خوش ہوتے ہیں ضعیف بچوں  
کو اچھا خاد اور بیمار بچوں کو بھلا بھلا کرتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھو ہے  
سب درافروش نیچے ہیں  
اسکاٹ دلوں متحد

دو اساتذان

اندن

انگلینڈ

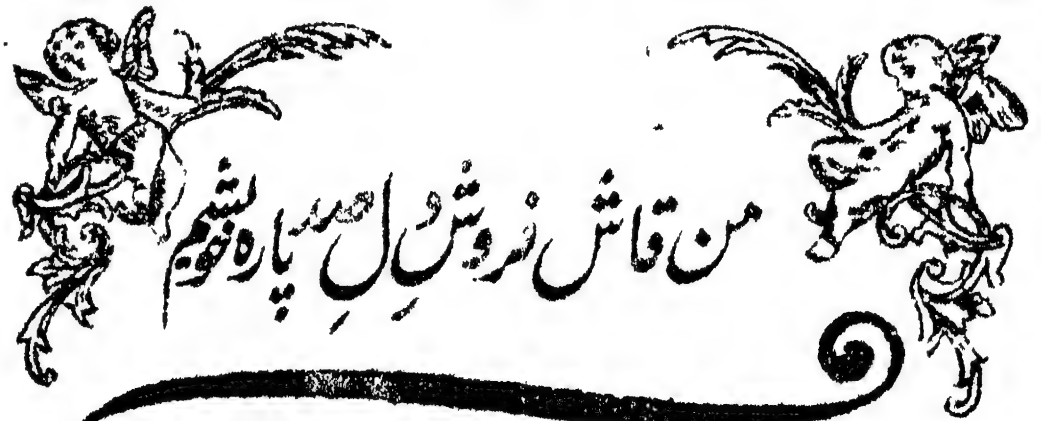
ڈاوان ڈول اپنا دل ہوا سب سے  
نبت رز پر جو بیسوا ہے  
ذکر اوسکا زبانہ ہر گھڑی ہے  
نیچینی آج تو بڑی ہے  
روے روشن ذرا دکھائے  
شیشے کی آڑ میں بلا لے  
زہار نہ دیر اب لگا نا  
اک لمحہ ہے محکوب اب زانا  
سرین : سائی ہے مرے اب  
پیمانہ ہو، ور ہو تجھ سے مطلب  
شیشے سے نکال آتشیں آب  
پتے ہی بنوں میں شیخ سے شاب  
صبر اب نہیں نا صبور ہے دل  
یہ نور ہے اور طور ہے دل  
ضایع اب وقت ہو رہا ہے  
ظلم فرقت بہت سہا ہے  
طالب مطلوب کو بلا دے  
خالق اسکا تجھے صلا دے  
ظلمت شب غم کی دور ہو جائے  
مہر بخت کا نور ہو جائے  
عاشق ہے نبت رز پر بندہ  
جام اور صراحی پر ہے کندہ  
خواص محیط آتشیں آب  
مجھ کہہ کہتے ہیں سارے احباب  
فکر دنیا نہیں ہے باقی  
سے جام شراب ناب ساقی  
قندی نو بہر گال کی ہو  
کھینچی کسی خوش حال کی ہو



ک کب تک کوئی انتظار کھینچے  
کشت غم آنسوؤں سے سینچے  
گم ہوش بہن ہوش کی دوائے  
ستیشے دوچار - بر ملا دے  
ل لب سے لب جام میں گالوں  
دنیا مافیا کو بھبھلا دے  
م ممبر کونسل کا اپنی کر لے  
مجھ کو آنا ایل کا نقب دے  
ن نامی ممبر ہون کا تیسرا  
جامی ممبر ہون کا تیسرا  
و واقف ہوں راز راز سے میں ذرا  
ناپونگنا شہ گز سے میں خوب

۵ ہر وقت رہو نگاہور اسین  
ہوگا نہ کبھی قصور اسین  
لا لاکھ دوچار پاس رکھ دے  
سن دس کے سکے نذر لے لے  
ی یا راسے کام اب نہیں ہے  
پڑے خم و جام اب نہیں ہے  
دے جام اک دیت کا جلدی  
ہو خیر نہ پھٹکری نہ ہلدی  
زنگ نشہ ہو خوب چو کھا  
پابندوں میں نہ کھادوں کھیا  
اونیس سو دس کا دوری اب  
بدلا دینا کا طور ہے سب  
آزاد خیال میں ہماں میں  
وہ تھکلی لگا آ آسمان میں

ہر شخص کو سوچتی تھی ہے  
آزادی کے جوش میں تھی ہے  
سرکار نے کونسل عطا کی  
ہر شہر میں سعی ہی بلا کی  
سب کو خواہش ہے مبری کی  
ہے سر میں سائی خود سری کی  
کھلا میں گئے آنا ایل ممبر  
لجائینگے کالے گورے یکسر  
اپنی اپنی کہیں گے بانی  
لکھ کر نہیں بلکہ "مغز بانی"  
مجھ کو بھی ہے مبری کی خواہش  
دلوا دے ہوگی رنواز سنس  
دس سینل ہزار تک نہیں بند  
جتنا ہو خیر میں ہوں خورسند  
کچھ ہو آنا ایل جھکو کر دے  
اسل کر پنا تو ان کو پر دے



دنیام اوٹھائے جھلکے جلی جاتی ہے - بلی المیر ملکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھر  
کی جلد کی قیمت ہے مع معمولہ اک تھی گرا ب یہ ششماہی جلد کی قیمت بیشکی معمولہ بھر  
نی جلد مقرر ہے - اس میں مجنسہ سب وصی مضامین مضامین ہو جو ہفتہ وار اودہ پنج میں شائع  
ہو چکے ہیں -

ش

مینجر اودہ پنج اخبار لکھنؤ

## راہنڈراکپنی

سوار نا با شیکا  
سب قسمی تپون خصوصاً دانی تپ کا تیر بہت علاج  
فی کبس امریکہ جن صر علاوہ معمولہ اک  
پرو میہا پچوش  
امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواسطے  
تعجب انگیز دانی بول عصر علاوہ معمولہ اک  
مع معمولہ اک  
راہنڈراکپنی  
بان ہنگلی ڈاکا نہ عالم بازار کلکتہ

لیجاؤ نکا گھر سے خوب رٹ کے  
برودہ دو نکا کونسل میں ڈٹ کے  
ہاں بھٹ تو پیر ہی کھیر ہوگی  
خاموشی تب مشیر ہوگی

یہ بھی نہ سہی اوتھاؤ نکا ہاتھ  
دو نکا چاہو نکا جسکا میں ساتھ

لیکن ممبر بنو نکا لا ریب

وٹیا چاہے لگا کے سوعیب

ساتی شے جام اک سویشی

کونسل میں ہے آج پہلی پیشی

سال نو جنوری ہے پہلی

جھٹ پٹ پلو اے ایک پہلی

سن دن کا ہوا ہے دور دورہ

۱۰۔ سن نو کا نگیا ہے چورہ

میں انشہ میں بک رہا تھا کیا آج

سیج کہنا مے کشون کے سرتاج

کچھ ہوش کی بات کر رہا تھا

یاد اہی تباحی ہی بکا تھا

جو کچھ ہونا تھا ہو گیا خیر

ہے شکر کہ یان نہیں کوئی غیر

سب ہیں اسوقت یان یگا

خاموش ہی رہ نہ کی جائے

ساتی نوروز ہے مبارک

بھٹ اندوز ہے مبارک

رضعت ہوتا ہوا لے ولا رام

دینا اسوقت رختی جام

وہ جام کہ پی کے نور برے

محفوظ رہوں میں شور و شر سے

سال نو سبکو ہو مبارک  
جام مے لب کو ہو مبارک  
رضعت - رضعت - سلام ساتی  
والیں لے خالی جام ساتی

مراۃ  
متشاعر



لیو پولڈ (ثانی)



شاد بلجیم - جنھوں نے ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۹ء

کو بھر منقاد و چہار سال انتقال فرمایا



اودہ روہیلکھنڈ ریلوے

اشعار

(بوجہ تعطیل محرم ۱۹۱۰ء - واپسی ٹکٹ کی تخفیف کرایہ)

صرف درجہ متوسط (اندر بھٹ کلاس) کے مسافر کو کرایہ اودہ روہیلکھنڈ ریلوے لین ۱۰ میل تک  
ہر سفر میں دو تہائی پے رہ جائیگا اور ٹکٹ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء اور ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے مابین مل سکتے  
ہیں اور واپسی سفر نصف شب ۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء تک ہو سکتی ہے -

مگر یہ رعایت ہر دو وار دیر ریلوے میں نہ ہوگی -

دفتر ٹرانک سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ  
۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء

حکم

لے آر جیکبسن بہادر  
قائم مقام ٹرانک سپرنٹنڈنٹ





## نوٹس تخلیہ منزل کوین

بنام

۱۹۰۹ء عیسوی

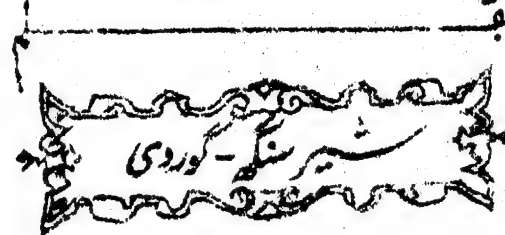


چونکہ زمانہ دو ازادہ ماہی شہر کوئی آفرینش نامعلوم۔  
ہر ب و معائب آگین دانستہ و مسجوع شدہ است  
چرا کہ اہل عالم بہ بد نظاروں و نفی آن یکہ تازمیان  
نظم و لازاری کتاب تحمل نیاوردہ بحال و جمال و  
تضرع شور فریاد و فغان تا این حد باوج رسائی نہ  
کہ اصوات "انفیات و الحفیات" آہنا پادشہ عرش برین  
بلرزہ درآمد۔ نیز زمام توجہ رحمت احکام الحاکمین  
و دادرسی مستغنیان بر یکسی بجا و شیون مظلومان  
آفت رسیدگان معطوف گردید۔  
چنانچہ بحد استراک و آگاہی احوال مظالم سفاکانہ  
و برجانہ شہا با یا و قاضی روز جزا از تحکیم قضا و  
قدر قرآن واجب الاذعان مشتمل برین احکام  
شرف نفاذ یافتہ است کہ  
شہا شکر و ستم کو شش را بہ تجلید و سہول از  
بارہا سے گران خدمات مفوضہ و متعلقہ سبکدوش  
ساختہ چندے براے اصطلاح اطلالت  
ستردگان عنان حکومت و اختیار بدست  
خود گرفت۔ بعلم اجسام طرح اقامت  
و استقرار اندازد۔

معذا برطبق مشیت ارقام می شود  
کہ جناب مصیبت تاب نخست از یک جنوری  
آیندہ رخت غربت بر قامت خویش آراستہ  
این دار عجزہ را فریاد۔ الفراق و الوداع  
گفتہ بہمت عالم علوی بالافل و تہادان  
لے درنگ و اعتذار عازم و مسترد شوند  
و آنجا تا حین البعث و نشر از ہلکین امور  
معلل ماندہ سکونت و قیام مکرر یافتہ و رہنمائی  
تسلی و تقوی علاوہ معذولی از منصب  
جلیلہ حال (ہر کہ بہر صورت لابدی است)  
آن شکر دار تا بدجہم خات و زری عدم

پابندی احکام قوانین قدرت مستوجب عقوبت  
گوشتگون و مورد عتاب خواہند ماند  
زیادہ چہ تسوید نایم۔ آتفا بدار المرقوم۔  
تاریخ "۱۹۰۹ء سنہ" ما، علوی  
سلاف

سنہ ۱۹۱۰ عیسوی



## مسٹر بلگرامی ممبر انڈیا کونسل



جو عہدے سے مستعفی ہو کے بوجہ شدت برقی  
فضل انگلستان کے اپنے ہندوستان میں  
معاودت فرما ہوے۔

## صلائے عام

اور

## اردو زبان کا علم ادب

ڈیر پنج

"صلائے عام" کی دوسری جلد کے تیسرے  
نمبر میں سب چودہ مضامین ہیں جنکی فہرست میں  
نکلتا ہوں۔

۱۔ دیباچہ مضامین۔

۲۔ میری زبان اور میرا بیان۔

۳۔ پھر وہی زبان اور وہی بیان۔

۴۔ عرفی حال۔

۵۔ خداوندان دولت و جہاد۔

۶۔ شہنوی راسخ۔

۷۔ آجکل کی اردو لٹریچر۔

۸۔ داد و بھروسہ۔

۹۔ سنہ کی بات ہے۔

۱۰۔ صلائے عام کے متعلق۔

۱۱۔ بہار یہ۔

۱۲۔ ریلوے۔

۱۳۔ نازش حسن طبیعت۔

۱۴۔ اشتہار صلائے عام۔

ارباب سخن انصاف فرمائیں کہ انہیں کون مضمون  
علی۔ اخلاقی۔ تمدنی یا سیاسی ہے؟ حضرت  
ناصر علی خان بہادر نے پورا پرچہ اپنی فضول بیانیوں  
سے بھر دیا ہے اور پھر شکایت ہے کہ اہل ملک  
اسکی قدر نہیں کرتے۔ آخر قدر کس چیز کی ہو؟  
حضرت کا مذاق تحریر زلف و کمر کی شانوں میں  
الٹا ہوا۔ تشبیہات اور بناوٹوں میں فسانہ عجیب  
کا رنگ وہ بھی بگڑا ہوا عبارت کا تسلسل نہ لڑو  
زبان جو شہر میں صحت کیجاتی ہے وہ عوام کی۔  
اغلاط کے روٹے مضمون کے سطح پر چاہا  
پھیلے ہوئے۔ یہ سنجیدہ تحریر اور شائستہ  
نثر کا زمانہ ہے۔ بھلا حضرت کی ایسی حشتناک  
عبارت کو قدر کی نگاہوں سے کون دیکھے گا۔  
ان تمام مضامین میں جو کچھ کسی امر خاص سے متعلق  
ہے وہ شہنوی راسخ، کارلویو ہے۔ مگر ستم یہ  
ہے کہ حضرت نے ریلوے بھی لکھتے نہ بنا۔ "راسخ"  
سہرندی کی شہنوی جناب شہاد حیدر آبادی نے  
چھپوائی ہے۔ جناب شہاد وزیر دکن ہیں۔  
اسی قدر اوں سے آگاہ کر دینا کافی ہے۔  
انھوں نے اپنی فہم کے موافق راسخ کی شہنوی  
کو علی سہرندی کی شہنوی پر فوق دے دیا۔ خدا  
جائے نہ خیال اونکا کس بڑا پر قائم ہوا۔ علی  
سہرندی کی شہنوی فی الواقع ایسی لطیف اور  
بلند ہے جسکی پیروی بہت شعرا نے کرنی  
چاہی مگر نہ کر سکے۔ حضرت خان بہادر نے  
در علی، کی تائید کی۔ بات تو اچھی کی مگر جو  
فریگز اشعت اور سے ہوئی، یہ بھی کہنا



کی شہنوی کے اشعار تو ریویو میں بھر دیئے اور راسخ کی شہنوی کا ایک شعر بھی نہ لکھا۔ کوئی حضرت سیوچھ نہ آپ راسخ کی شہنوی کا ریویو لکھنے بیٹھ تھے۔ یا علی کی شہنوی کا حضرت کا یہ کلمہ دیکھ کر راسخ کی طرف سے جو جواب لکھا وہ اس قدر بڑا تھا کہ اس کے لئے ایک صفحہ لکھنا پڑا۔ اور راسخ نے کہا کہ یہ کلمہ فضول ہے۔ ریویو کے واسطے کافی نہیں ہے۔ کیا یہ مطلب ہے کہ جو شخص آپ کے ریویو کو دیکھے وہ راسخ کی شہنوی میں ضرور خیر کرے؟ ایسی بات لکھ کر ریویو کا نہ ملنا بہتر تھا۔ بیشک یہ امر ضروری تھا کہ راسخ اور علی دونوں کے اشعار یکساں تھے اور موازنہ کیا جاتا۔

شاید حضرت خان بہادر لڑا بہادری پر غصہ آگیا ہو کہ راسخ کی شہنوی اور خان بہادری کے شعر میں وہ خود سولہویں صدی میں تحریر ہوئے ہیں۔ "میں بھی ایک چاندنی کی بھوس آئے۔" لیویا پہل سے فراموش ہے جو بھوس کے پلکڑے نہ رہا۔ یہ ہیں۔ وہ اہل مطالع جانتے ہیں کہ بعد دیار کے اصفیٰ کی بھوس کی تاریخ کی تاریخ کا ایسی کوئی بات ہی اور ان کی بھوس میں یہ بیت سب کو اس کی زیارت ہری تو جہاں سے ڈر جائے وہ شیخ ہے۔ حضرت خان بہادری نے یہ شعر اپنے نام کی نظر زیارت تو نہیں سمجھا ہے۔ سچا ہے یہ شعر۔ "بوسیدہ آہستہ سے صفوں" بہ صوفیوں جمع لکھنا تھا۔

حضرت نے لفظ "زیارت" تحریر نہ کیا اس لئے غصہ کا پردہ کھول دیا۔ کیا یہ مطلب تھا کہ جناب شادوکن کے محرم کی تقلید فرماتے اور شہنویوں کا نکرہ باندھتے؟ جناب شادوکن نے راسخ کی شہنوی کے چھپوا دینے پر جو فخر کیا ہے وہ ان کے ست عالی شان سخن سنج کے لئے ضرور نازیا ہے۔ تو لکھنؤ پریس نے اعلیٰ درجہ کی ہزار ہا کتابیں چھاپ دیں لیکن ایسا محرم کسی پر نہیں کیا جیسا اس چھپوں سی شہنوی۔ چھپوا دینے پر کیا گیا ہے دو فخر بھی فرما۔ "مگر غضب تو یہ ہے کہ علی کی شہنوی جس کے مقابلے میں راسخ کی شہنوی کو سوا شکست ملنے کی اور کوئی بات نہیں حاصل ہو سکتی۔ اوس کا رتبہ بٹھانا چاہا۔ بالآخر مورخین سخن سنج اور شادوکن سے مستند سنی کی شہنوی کو لاجواب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور دونوں شہنویوں کے

انشار اور اس زمانے میں ان کی شہنوی نہیں کر سکتے۔ ہاں۔ طفل مزاج اور لڑا آمیز اوسے دیکھ کے خوش ہوں تو ہوں۔ حضرت خان بہادر نے اس ریویو میں راسخ کی شہنوی کا تو ایک شعر بھی نہیں لکھا مگر غصہ ان کے ساتھ کہ اپنے بھی راسخ کا کلام دیکھا ہی۔ ان کی غزلوں کے چند اشعار لکھ دیئے ہیں۔ جیسے اشعار ہیں سب اوس مذاق کے استعارات سے بھر دیئے ہیں جو سہروردیوں کی طبیعتوں میں جا ہوا تھا۔ یہ تو یہی کہ حضرت خان بہادر نے راسخ کے اشعار میں بھی اپنی معمولی غلط نویسی کا رنگ نہیں چھوڑا۔ حضرت راسخ کا شعر یوں تحریر فرماتے ہیں۔

قابل زیارت کتب و نیات و تصویب شرح اسناد الہی فضائل استغفار ذخیرہ عقوبت

فضائل خلائد الاربعہ مفید المفتی دلائل البرکات

ان کتابوں کی مطالعہ سے انسان عقلمند ہو جاتا ہے نون فضل کتب قرأت ظلت انوار آئینہ خرد

کتب حکمت جبکہ ہر شخص کے پاس نہ نہایت ضروری انسانی زندگی بہار زندگی۔ راز مخفی چشمہ حیات

در نگیز واقعات دل ہلا دینے والی قصے طلسم بدیہ رقص بسمل قتل نظیر

عشق محبت کا مخفی راز بھی محبت کا نتیجہ سبیل

شرہ خاموشی شوخ طنز۔ فردوس بریں سوہنی موت صغیر اختر تاج کامیابی

۸

دیکھئے آج بھی راسخ کی شہنوی اپنی کمزوریوں سے خود گری پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں جناب شادوکن کی تحریر کو دیکھ کے ارباب فہم۔ ظاہر ہو گا کہ ریویو اور دلیں جو سمجھیں گے سمجھیں گے۔ حضرت خان بہادر نے جناب شادوکن کے فخر پر کہ ان کو تعجب کیا ہے۔ انھوں نے سلا سے خان کی لوح پر صرف جامع مسجد کا نقشہ چھپوا کے اتنا فخر کیا ہے جتنا مرحوم شاہجہان نے مسجد کو بنوا کے نہ کیا تھا۔ حالانکہ اس نقشے سے ہزار درجہ بہتر اور کارآمد تصویریں دوسرے پرچوں میں ہر عینے چھپا کر لی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت سلا سے عام کی تصویروں کے بل پر یہ ہے کہ میں بدھا کر لے جانا غلط ملک کے انھیں

نظرے خوش گزیرے

نظارہ سلف: جنوری سال ۱۴۱۸ھ سے یہ اشعار شائع ہو آگیا۔ سہن سلف صاحبین اولیاء کا فہم حکما و متقدمین کے سب سے نفیس کے قابل اقبال پند امواج کے رات غیبت خیر حکایات۔ نمایان اولو العزم کے جنگی کارنامے شعر و انداز کے موثر اور جگہ جگہ پر نمایاں۔ دلکش ہر ایک میں ہمیشہ سلسلہ راج ہو کر ان کے علاوہ ایک رنجینہ مخفی جس کی شخص کو جیتو ہے۔ سہن شامل ہی۔ یعنی شرح اعلام علامہ ابوالدین سیوطی صوفی رحمہ اللہ علیہ کا وہ ذخیرہ ہے جو جہنم آگے روحانی اور جسمانی دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا ہے۔ ہر مرض کیلئے موثر عمل و مجرب نسخے جمع کر کے مخلوق حذایرت بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کے ہمراہ ایک جز علاوہ دیگر مضامین کا ہوا رشتہ ہو کر ایک سا دین پورا ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل ہو جائیگا۔ قیمت دو روپیہ سالانہ پیشگی مع مصلحت مقرر ہو۔ ۳۱ دسمبر تک جو حضرات کم از کم (۱۱) کی ان کتابوں سے جبکہ نام ذیل میں درج ہوئے فرمایاں گے نظارہ سلف ان کی خدمت میں ایک سال تک بلا قیمت مہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

الشیخ رحیم الدین۔ تاجر کتب۔ شہر علی۔ کلی قاسم جان



## عمرت دراز باد

اسے دیکھ کھتے ہیں طفلی میں ہندی  
یہ لڑکا طرح دار پیدا ہوا ہے



گشت خون از درد عشق آخول بکینہ ام  
از سہ خویش است چون یاقوت رنگین شام  
حال آنکہ هیچ شعر لایں ہر سہ  
گشت خون از درد عشق آخول غم پیشہ ام  
از سہ خویش است چون یاقوت رنگین شام  
دوسرا شعر لایں تحریر فرماتے ہیں :-  
جلوہ کام آہ کہ ہم گر شود سجانہ یا  
خشاہک گرد نہ ہو نہان وفا خیالہ یا  
گراہج شعر لایں ہر سہ :-



# اوصم پاشا

مشہور ترک جنرل جنگ بونان و ترکی  
زین بہت شہرت ہوئی ۔ لایں پلونا واسطہ  
مشہور جنرل عثمان پاشا کے مستر شد تھے

کھلی مٹھی  
جناب مولوی شبلی نعمانی کو  
نام

بجائی شبلی کوڈ انٹرنل  
برائے خدا مجھ سے ناراض ہو جائے کہ میں نے  
تاکہ عمارت میں لکھا اور چنان اور چنان کے القاب  
و آداب میں لکھے میری رائے میں محبت  
اور مصلحتی اعزاز کا طریقہ یہی ہے اور باقی سب  
چالو سی اور غیر نفاذ ہے ۔ کہ تم ہم امید ہوئے  
کی تھی رائے میں مندر اق ہوئے تو میں نے  
لکھتا عمارت تو مولانا عبدالعزیز نے لکھا ہے العلوم  
اور آخر دور میں مولانا عبدالعزیز کی محلی ہوئے  
اب آئندہ لکھا ہر ہونے کی امید ہو اور حسین

بود از درد و شست نشہ و خون طبعیت  
شود دامن پناہیدہ زور میں ہوتا  
واہ جنیت : واہ البرہہ : کہنا تو ہمارا جہنم ہوس  
اصل معنوی کا کوئی شہر ہی نہیں ہے ہر جہنم لکھا گیا  
ہے ۔ اور بلا ضرورت غزلوں سے استعارے  
تو غلط ہے ۔ لکھا ایسے علم اور ادب سخن کا کوئی  
پرچہ ہوا لکھا ۔ عالم کے اور کون ہوسکتا

عرق نشہ زہدیم رخ نکو سے ترا  
زمن مریخ کہ می خواہم آبرو سے ترا



آگے مشیت ایزدی جانے اور اس کا کام خدا کا  
ایک منٹ میں وہ کیا سے کیا کرتی ہے ۔  
اگلے زمانے میں یہ مشہور تھا کہ بایزید اور  
اولیں قرنی اور سعدی اور غزالی مد فوہین پیدا  
ہوئے ۔ تھے اب وہ چار تہیت ہوئے مصون  
دو چار شعر زبان سے کل نہیں کہہ ذرا چلتا پنا  
ہوا اور سعدی کا خطاب یا گئے ۔ علامہ بنگلہ  
سچ کہو کہ سید مہم غزالی وقت تھے اور  
اس لقب کے موزون تھے یا سعدی ہند بنے  
کے لایں حالی اور تم ہو سکتے ہو ۔ اچھا  
عزیز سربراہ ہمارا صاحب بین کو ان ایسی با فوقی اعاد  
ایمان ہے ۔ بہت جسکے سینے ان کی شہرت و قدر دانی  
کا نور ہے کہ رنکے سب ہیں یا کیا سچ  
جوان باہر ہم کے لایں ۔ اس سے سمجھائی اور پر

۴-۶-۶-۶  
ہر روز روشن حال ہر منہ کھرا ہر تہہ لیسٹ  
شہر و نیا یہ جہاں کہ ہم میں دیکھیں تو آپ

جو کی بات :- تو تو س و گاڑی کی انجین کو اپنے ہاتھ  
میں دھرتے ہو ۔ جیسے بیٹیاں سفید رنگین نہایت دیرانی  
اور شوقین اور شہر والی :-  
حاصل ہوا :- ہر قسم کا ذوق و اشتیاق جو ہر طرح محلی  
اصول کی موافق تیار کیا گیا ہے ۔ ہر رنگ و روٹ و مکھڑی  
کے واسطے ڈاکڑی ہر ایات کے مطابق تیار کردہ شاہ  
نہایت مفید و مایوس :-  
چیمبر کا سامان :- موم و روغن ۔ سوپ کا سوپ سبیل  
شوپ و بن وغیرہ ہر سائز کی ٹین یہ فصل فہرست  
مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کردہ فرمائش بہت جلد  
تفیل ہوتی ہے ۔ تاہم و ن کیواسے ہم سے رعایت

نارنگ و لیسٹ سوپ کمپنی لکھنؤ کلکتہ و میرٹھ  
ایجنٹ  
شیخ حاجی احمد ایڈیٹر : نرسہ پورہ  
و سردار بازار دہلی



نئے سانچے میں ڈال کر مسر کی طرح کوئی جدید  
یونیورسٹی بنائو گے تو وہ تو ابو حنیفہؒ اور  
شافعیؒ نہیں پیدا کر سکتی غزوہ کیا مذہبی  
درسنگا ہے یا دنیاوی درسگاہ مذہبی درسگاہ  
اگر سے تو ارسین ایک انجی کی تغیر تبدیل  
کی گنجائش نہیں وہ تو جس رنگ پر اسلام  
کی گامی کا پیہ چلا آیا ہے اسی رنگ پر  
قیامت تک کے لیے چلا جائیگا آپ  
جائیں، ریلین جاری ہوں چاہے موٹر گاڑی  
چاہے ہوائی جہاز مگر ہمارے قربانی کے  
میں ہوں گا یوں اور خون کی رفتار کو بل صراط  
کے چشم زون میں اوچک جائے کو کوئی بھی  
نہیں یا سکتا اب کیا دنیاوی علوم سے  
یہ مذہب ہموار مال کو گناہ تو ہوا اسکی ضرورت  
کیا (نگریزی زبان جس میں یہ اصلی علوم ہیں  
کیا جارہے فائدہ پہونچانے کے لیے

آزاد اور پائیدار ہے کونسی عداوت  
اور جو نہیں بان وہ کوئی سر پر شخص کو اسکے  
رہے سمجھ نہ پادہ نہیں پڑا تا اب تم ہلو کھا  
ترجمہ کے الفاظ سے کیا چاہتے ہو  
کیا ایک یونیورسٹی کے قائم کی ہے  
راہ اس سے انعامیہ بعد اسکے طرح سعدی پیدا  
کرنا چاہتے ہو اگر ایسا ہے تو انصاف تعلیم  
میں پرانہ کیا اور انصاف میں کچھ نقص  
ہو اگر نقص بھلا ہے مگر اس سے کہہ نہ پادہ کیا  
نہ کہہ سنا ہے وہ ہم پر ہر گز کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا

یہاں ایک شور مچا رہا ہے کہ  
اس سے کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا

## اب کیسے نہ خریدیے لو اپنی قسمت

یہاں ایک شور مچا رہا ہے کہ  
اس سے کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا

یہاں ایک شور مچا رہا ہے کہ  
اس سے کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا  
یہاں اس میں خود انگریزوں اور اس سے  
عربوں میں علی بن ابی طالبؓ کی معرکہ  
میں ہوا تھا اس سے ہی کہہ نہ پادہ کیا





